UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232770
UNIVERSAL
LIBRARY

به عون صنایع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

عجائب القصص

مطبع منشی نول کشور میں طبع ہوا

مرتبہ مولوی احمد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز دیباچہ کتاب سماۃ باسم بزرگ اوس واجب الوجود تعالی شانہ کہ ہو الاول ہو الآخر وہو علی کل شئی قدیر شجہ صفات تقدس آیات اوسیکا ہی شایستگی رکھتا ہی کہ بمقتضای مصلحت سنجی ارادت کی جسطرح ابو البشر علیہ بنیا وعلیہ السلام کو اول جمیع انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام سے پایہ سرفرازی وشرف منصب خلافت ونبوت کا دیا اسیطرح خاتم الانبیا محمد مصطفے صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شایستہ تمکین وسادہ صفوۃ وصلحا وصدر نشین ایوان ختم رسالت کا کیا اگرچہ بظہور سعادت نشور سرور کائنات شرف مخلوقات علیہ افضل التحیات کا بحسب ظاہر ابو البشر اور اول انبیا علیہم السلام سے پیچھے ہوا لیکن اس حیثیت سے کہ نور محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول مخلوقات اور واسطہ تکوین کائنات ہو نشاء خلق وایجاد جملہ عالم وآدم ہوا اور بظہور جمیع مکونات وارضین وسماوات وما فیہما شجرہ اوس کا ہی اور اخبار متین وارد ہی کہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس عالم میں مربی ارواح انبیا اور اونپر واسطہ افاضہ علوم الہیہ کی تھی اور اوسی نور سے شب معراج کو ارواح جمیع انبیا نے اونکی اقتدا کی الور حشر میں بھی طوائف مرسلین لوای محمدیہ ہی استظلال کرینگے اور جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت آدم علیہ السلام میں بطہور پہنچایا میمنت وسعادت اوسی نور کرامت بظہور سے حق سبحانہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو بفضیلت علم اسمای جمیع مخلوقات ممتاز والبسجود ملائکہ سرفراز فرمایا پس درحقیقت ذات مقدس حضرت کی سب سے اول ہر ہر ولایت ولیفہ خوار ان بسیط خاک سزاوار خطاب قدسی لولاک لما خلقت الافلاک شایستہ تمجید آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما سید الاشراف جامع الاوصاف بمنصوب باعلی المراتب والمقامات المؤید بواضح البراہین والدلالات سیدنا محمد المخصوص الایجاد ورسولہ خاتم النبیین وامام المتقین وسید المرسلین

رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین بعد حمد ونعت کے اوپر سخن
فہمان والاگہر وخرد پیشگان دانش گستر کے پوشیدہ نہ رہے کہ عمدۃ الحکمای رفیع المنزلت گرامی خطاب سابق الالقاب مولف اس نسخہ عجیبہ نے بنا بر
انتفاع عموم ناس کے کتاب عجائب القصص کو بزبان ہندی ترجمہ کیا اور باندراج انتخاب بیگیر فوائد وحالات انبیا کے کتب تواریخ معتبرہ سے اس نسخہ
بدیع وغریب کو اور نسخ تاریخیہ مشمولہ قصص وحالات انبیا سے رونق کا دیا اگر بنا بر استدراک ان حالات کے مطالعہ کتب تواریخ کیا جاوے بخوبی واضح
ہو کہ کوئی کتاب نسخہائے تواریخ مشہورہ سے واسطے دریافت تمام حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز شرح وبسط کافی نہوگی اس سبب سے کہ یہ قصص
ہر کتاب میں متفرق باندازہ جداگانہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہے کہ جامع جمیع حالات ومرسوم
بہ تتبع روایات ہو اور اس نسخہ بدیع فی اسطر طراز حسن ترتیب پایا کہ نظر بمراعات ان امور کی ملحق ہر باب منتخب ہر کتاب اسمیں مندرج ہے علاوہ
اسکے رعایت اندراج ہر قسم فوائد کی مفاتح اوراق اس تالیف میں سب ہر مقام کی عمل میں آئی اور جب خامہ نکتہ سنج مولف ممدوح الصدر نے
بعد حصول فراغ تحریر احوال انبیا علیہم السلام سابق کے سرزنش کا اوتھایا باندازہ تسطیر حال میمنت مآل حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی سجدہ ریز زمین صفحات ان اوراق کا ہوا جو حالات انبیا ترتیب تقدم وتاخر زمان ظہور انکی کی مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی
مقتضی اسکی تھی کہ حال حضرت خیر البشر کا پیچھے سب کے رقم کیا جاوے اور ذات کامل الصفات آن سرور کا اولیت انکی بیچ خلق وایجاد کی
سائر مخلوقات سے مستدعی تقدیم کی تھی اسواسطے علیحدہ اس نسخہ بہ جلد دوم اوس کتاب کی رقم پذیر ہوا کہ پایہ شرف منزلت اولیت بھی
استقرار پاوے اور سررشتہ رعایت ترتیب بھی ہاتھ سے نجاوے والدلیل وہ یستعین اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ بحق نبیک محمد المجتبی وصلی علیہ وآلہ الائمۃ واصحابہ بدوی ومانا اشرع فی المقصود **پوشیدہ نہ رہے** کہ جو یہ کتاب
بیس باب پر شامل تھی اور نویں باب اسمیں کی جلد اول میں بیچ حال پیغمبروں کی بترتیب مناسب لکھی گئی اور بیسواں جلد ثانی
میں لکھا جاتا ہے **باب بیستم** ذکر بعضی احوال حضرت خاتمین سرور انام محمد مصطفے علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور اس باب میں
پانچ فصلیں ہیں **فصل پہلی** بیان نسب شریف اور پاک فرخندہ فال آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم میں کہ پیش از ولادت باسعادت
اور قبل از نشاۃ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ظاہر اور ہویدا جانا چاہیے کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور باسرور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی میں مرقوم ہوا اور اب جو کہ اول آثار ات وجود با جود واحوال
اجداد امجاد حضرت سے اطلاع ضرور ہے تو پیشتر سلسلہ نسب شریف لکھا جاتا ہے **پوشیدہ نہ رہے** کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا سوا سب علیہ میں اسطر چہ مذکور ہے محمد بن عبد اللہ بن عطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی بضم قاف وفتح صاد

مہلہ شدید بن کلاب بکسر کاف بن مُرّہ بضم میم و تشدید رای مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن لوی بضم لام و فتح ہمزہ و تشدید یا
تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف و دو نون بن خزیمہ بضم خاء
منقوطہ و کسر زا منقطہ و سکون یای تحتانی بفتح میم و ہائی زدہ بن مدرکہ بہم و سکون دال مہملہ و کسر رای بے نقطہ بن الیاس بکسر الف
بروزن بعضے و فتح تردد گرو ہی اور یہ لفظ مشتق کیا گیا ہی یاس سی کہ ضد رجا بمعنے ہی اور صاحب مواہب کی تردید یک یہ قول صحیح ہے بن مضر بضم
میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون و زا منقطہ دار بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ و سکون دال سیہان تک
نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیان اہل تاریخ اور صاحبان علم سیر علیہ ہی اور فوق اسکی معلوم و صحیح نہین مگر اتفاق ہی اس امر پر کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام
مین سی ہین فائدہ علوت الی تعالی و تقدس اسطرح پر جاری تہی کہ حضرت الانسان حوا صلوات اللہ علیہا ہر ولادت مین دو فرزند ایک پسر اور ایک
دختر توام جنتی تہین الا حضرت شیث علیہ السلام کہ جد حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تنہا وجود مین آی تا نور نبوی انمین اور اولاد انکے غیر مین
مشترک نہووی حضرت ابن عباس سی روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نسب شریف کا ذکر کرتے معد بن عدنان سی تجاوز
فرماتے تو ہمین توقف کرتے تہے اور فرماتے کذب النسابون یعنی دروغ گویند نسب نویسون فاور اسیطرح مروی ہے مسند الفردوس مین ولیکن سہیلی
کہتا ہی کہ صحیح یون ہی کہ یہ قول ابن مسعود ہے اور نہ رسول خدا جب کہ تلا فرماتا اس آیت کو آیت الم یاتکم نبوا الذین من قبلکم قوم نوح و
عاد و ثمود و الذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ یعنی آیا نہین پہونچی تمکو خبر لوگونکی کہ پہلے تمسے ہوگذرے ہین گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور
وہ کہ بعد انکی ہوئی نہین جانتا انکو مگر خدا تعالی اور حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ سی مروی ہی کہ کہتے تہے کہ نسب کرتا ہو تمین اپنے
عدنان تک و بالاتر اس سی نہین جانتا اور عروہ بن زبیر کہتا ہے کہ نہیں ہمنی کسیکو کہ شناسا ہووی بعد معد بن عدنان کی غرضکہ عدنان سے
تا اسمعیل اور انسی تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہی بعضے میان عدنان و اسمعیل تیس ۳۰ تن ذکر کرتے ہین کہ معروف و مشہور نہین ہین اشخاص
اور احوال انکی اور بعضے کم زیادہ لیکن باین ہمہ اختلاف جمہور مورخین ہین اسبات پر کہ چہل تن انبیاء مرسل ہین سی یعنی حضرت اسمعیل
اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلہ آبا حضرت خاتم ہین تا بحضرت ابو البشر منتظم ہین اور
اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی فی حاشیہ روضۃ الاحباب ہین عدنان سی تا حضرت علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح پہونچایا ہی عدنان بن اود بن ہمیسع بن
سلامان بن ثابت بن جمل بن قیدود بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام آذر بن تاخور بن ارغو بن قانع بن فاخر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح
بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام مالک رحمۃ سے

حال اوس شخص سے کہ پہونچاتا ہے نسب اپنا تا آدم اپس ناخوش معلوم ہوا اونکو اور کہا کسنے خبر دی اوسکے پدرون نے اور اسیطرح روایت کیا کیا
اونسے پہونچائی نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہیے کہ توقف کرین ہم مافوق عدنان سے بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ باوجود کہ ہو فائدہ
کہ پہنچ اسکے اور اسیواسطے وحی نکی گئی آنحضرت پر اب احوال بعض اون اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہے تفصیل
مناقب اور مآثران اسامی کی یہ ہے کہ والد بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول اللہ عبد اللہ ہین اور یہ بہ بنا بر اوہ جلالت نسب اور لطف
گفتار اور حسن کردار اور کمال اتم ملائم محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون رجوانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت
اپنے تھے نور کوکب نبوت محمدی طلعت زیبای اونکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدی چہرہ دل افروز انکے سے باہر اور اوس اوان
مین اخبار اور السنہ کاہنان حجاز مبنی اسطرح مسموع ہوتا تھا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ مین لکھا ہے
کہ بیہ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی علیہ السلام کہ آغشتہ بخون اونکا پاس ہے جب اوسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور
پکڑین سو اب اوس جامہ خشک مین سے خون سرخ ٹپک رہا ہے یہ وہی جوان ہے کہ جسکے صلب سے ولادت اوس باسعادت کی ہوگی کہتے ہین کہ جب
عبد اللہ حد بلوغ کو پہونچے تو اون قریش اور سیاہ چشمان عرب ایسے شیفتہ جمال اور طالب وصال انکی ہوئین کہ دامن اختلاط اپنی ازواج کی صحبت سے اوٹھایا
اور نفس نفیس اپنا باکرائم اموال اور غرائب عطایت جمال عرض کرنا شروع کیا ولیکن یہ بتوفیق ربانی امتزاج اون پیچدون نا امید بیکطرفہ اسی متحیر اور محجوب
رہتے تھے اور ذیل عصمت اپنا بلوث ہی عفاف آلودہ نکرتے تھے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب مکرمت اوس دریتیم کا صدف غربت مین پرورش
پاوے سفر بمود شام اور دیار ان خون آشام کا عزم باندہا کہ مکہ مین جاوین اور جب تک وزیر راحت عمر عبد اللہ کو بشام کربت مبدل نکرین نہ پھرین اوس
غیرت سے روانہ ہوئی اور خوف استمرار ہوشب تار مین قطع منازل کرتے تھے اور دنکو راہ سے منحرف ہو کر آسودہ ہوتے تھے تا آنکہ اسیطرح سے بحوالی مکہ پہونچے
اور فرصت کا انتظار کرنے لگے ناگاہ عبد اللہ کو ایک روز رصید گاہ مین پاکر بمیات اجتماعی انکی طرف چلے بسبب اتفاق وہب بن عبد مناف طریدی بنی اوسلمہ
بامر شکار اوس صحرا مین مشغول تھا جب دیکھا کہ ایک جماعت شمشیر بائی ابدار کینے ہوئے بجانب عبد اللہ متوجہ ہین جمعیت عرب انکو مانع ہوئی کہ اوس مملکہ
مین سانحہ چنہ بلا زرون کا کہ ہمراہ تھے قدم بڑہا کر انکی دفع پر قیام نکرے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا یہ ارادہ تھا کہ انسے درخواست اصلاح کرے بہر تقدیر
اسوقت اسکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بمردم دنیا نہ رکھتے تھے ابلق گھوڑون پہ سوار اوج سمار ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہوئے اور جب زمین پر پہونچے
یہود پر حملہ کیا اور اون شوربختون نے شکست فاش پائی وہب اس واقعہ سے متحیر و متغیر گھر مین آیا اور جو کچھ شاہد کیا تھا اپنی منکوحہ سے بیان
کیا اور اوسکو بخدمت عبد المطلب بھیجا تا مژدہ نہ کر کہ وہب کی ایک کریمہ ہی مجلہ عفت مین چاہتا ہے کہ اوس محجوبہ نقاب عفت کو سانحہ سلک ازدواج عبد اللہ
فرزند تمہارے کی منسلک کرے چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو بعرض عبد المطلب پہونچایا اور وہ چونکہ جمیل صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ جانتی تھے

ملمس وہب کو بحسن قبول مستقبل کیا اور جانبین سے یہ تمہید ماتجاح سور اور ترتیب اسباب سور شغول ہو کر ایک ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتی تھی زہرہ کو سانحہ مشتری ماہ سیما کی قرین کیا کہ یہ جشن عروسی مکہ شریف مین سبب ماتم ہوا کیونکہ قریب دو سو خواتین شیرین لب شکر گفتار ذی سور عشق اور محنت مفارقت عبداللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ جسکی اجل موعود مین تاخیر تھی فراق گلرخسارہ اوسکے سو مثل ہزار داستان ہمہ زبان درد ترجمان سرائیدگی کرتی تھین بیت مثل خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ۔ ور نیچہ ازدل بیرحم تو تقصیر نبود ۔ اور وجوہات اس مقال کی تفصیہ فاطمہ شامیہ ہے بیان اس مجمل کا باین تفصیل ہے کہ یہ ایک حکام دیار شام کی مخدرہ تھی سہ اپرہ عصمت مین کہ عالم دلبری مین سانحہ مورشید خاوری کے دعوی برابری کرتی بیت بابرو کمان و بگیسو کمند ۔ ببالای وکردار سرو بلند ۔ اور یہ دختہ عالمہ واہرہ جو کہ بعضون کتب الہی اور صحف سماوی ہی تھی اور فن کہانت کو بھی جانتی تھی کہ اب وہ وقت ہے کہ حقیقت خاتم الانبیا رصلب ایک ابنائی عبدالمطلب سے متصف بصفات ہذا منفصل ہو کر شیمہ پاک مین قرار پاوے فاطمہ یہ تصور اسکے کہ شاید بنسیم عنایت ملک متعال سے شجرہ آمال اوسکا سانحہ ثمرہ اقبال کی باور ہووے بانفاس وکرائم اموال عازم صوب بانصواب مکہ متبرکہ ہوی اور منزل مقصود کو پہونچی اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنے کی ہوئی تا انکہ ایکدن اتفاقا عبداللہ شکارگاہ سے پھرکر روبرو فرودگاہ اسکے سے گذرے ہرگاہ نظر فاطمہ کی جمال جہان آرا انپر پڑی ایک شخص دیکھا کہ خورشید رخسار اوسکا ضیا بخش زمان و زمین ہے اور سوا اس یوسف ملقی کے اور علامات کہ صحف سابقہ مین مرقوم ہین اوسمین سب موجود ہین لاجرم سراسیمہ وبحواس دوڑ کر عنان اشہب بہزار کام انکی پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدوم ارزانی فرماوین چنانچہ انہون نے وسعت خلق سے استدعا اوس پری پیکر کی قبول کی اور اوسکی مجلس کو بنور حضور اپنے منور کیا مکہ شام نے بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب درمیان سواد ظلما کہ جو کہ خانہ خیال مین مخزون رکھتی تھی طبق عرض پر رکھا اور بنہج عرض کیا کہ مجکو اپنی حبالہ نکاح مین لاؤ انہون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت و ابتہاج ہی لیکن یہ امر خطیر بی استجازت و استصواب عبدالمطلب کہ مین اونکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکھتا ۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت ہو تقدیم ہونچا چاہیے بعد ازین ہنگام شام جو انہون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنے گھر مین آئے بمقتضای قضای ربانی آمنہ کی سانحہ شکوہم بستہ ہوی اور یہ اوس شب مین حاملہ بار لعانت ہوئین اور اوس نور جہانتاب ذی ناصیہ عبداللہ سے جدا ہو کر شکم آمنہ مین قرار پکڑا بیت آنچیوان کرد کند طلبت بے فرمود ۔ روزی جان خضر گشت خضر شد خوشنود ۔ علی الصباح عبداللہ عبدالمطلب کی خدمت مین گئے اور جو کچھ کہ فاطمہ سے سنا تھا بدرض پدر بزرگوار پہونچایا اور بسبب فرط رغبت امر تزویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت متوجہ سرور فاطمہ کی پاس گئے اور حدیث موافقت پدر در باب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرہ عبداللہ کو جو نور نبوت سے ضیا دیکھا ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچی اور کمار فرد ای حسن احوال تو دیگر شدہ ۔ انچہ از اول بدی اکنون نہ ۔ بعد ازشرائط استفسار جانا کہ قضای اپنا

کام کیا زمام اختیار اپنے ہاتھ سے دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خدا وانا فی زمان وانکا گواہ ہے کہ باعث اس تگ ودو اور جستجو کا نہ وسوسہ شیطانی تھا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصود و حاصلت تیرے سے صاحبت اوس سعادتمندی کی تھی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز خاک مناک ہو کر ہمہ وشہر اوخشک وتر سے واہب خیر اور مفیض جود و بطفیل اوسکی اونکو لباس وجود پہنایا اور مین ہر چند یہ دو واسطے باقافلۂ حسرت والم اپنے دیار کو جاتی ہون لیکن دونگا رفرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب وخرمی مین گذران ہو جیو القصہ اسنے بعد اظہار مافی الضمیر اور اشارات بطلوع خورشید زمہر یر عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر پریشان بجانب شام ہو گئی اور اپنے وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات بتاسف گذرانی اور رشل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک روایت سے رفیقہ دختر نوفل یا قتیلہ بالیلی عدویہ کہ اولاد علمای نصارا مین سے تھی منقول ہے اور بعضون نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین یون لکھی ہے کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تھا اور قبل از انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ امو عجیبہ وغریبہ مشاہدہ ہوئی تھی کہ کتب سیر اونہ ناطق ہین اور کہتی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف مین روزگار گذارتی تھین کہ عبد المطلب نے انکو بنا بر عبد اللہ کی خواستگاری کی اور ہالہ بنت وہب کو اپنے واسطے خطبہ فرمایا اور دونو عقد ایک مجلس مین منعقد ہوئی اور سید الشہدا حمزہ ہالہ سے وجود مین آئے اور خاتم الانبیا آمنہ سے متولد ہوئی اور بروایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ دیار شام مین گئے اور بہنگام مراجعت اکثر کہتی ہین کہ در وقت توجہ اوس جانب کی اور بعضون کا یہ قول ہے کہ جب خرما خریدنے کو مدینہ مین پہونچے وہان ہادم اللذات بہدم قوائم بنیان قصر وجود انکی مشغول ہوا اوس سرا مین کہ بدار النابغہ موسوم تھی مدفون ہوئی مدت عمر انکی پچیس ۲۵ سال اور ایک روایت سے تیس ۳۰ برس اور احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق نے یون لکھا ہے اور وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ جب یہ پیدا ہوئے تو انکے سر مین سفید بال تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تھا اور شیب بمعنی سفیدی ہے اس نسبت سے یہ شیبہ موسوم ہوئے اور پس از انکہ بسن تمیز پہونچے اہل قوم بسبب انصاف کثرہ محامد انکو بہ شیبۃ الحمد کہنے لگے کہ حمد وثنا کرتی تھی خلائق انکی نیک افعال پر اور بعضے کہتے ہین کہ نام انکا عامر تھا صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہے کہ یہ قول ابن قتیبہ کا ہے اور محمد شیبہ ازی بھی اس امر پر متفق ہے اور کنیت انکی ابو الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ حارث تھا اور بعضون نے بسبب اشتہار انکا بعبد المطلب یہ لکھا ہے کہ باپ انکے ہاشم بعضے اسفار مین مدینہ مین پہونچے سلمی بنت عمرو بن لبید نبی النجار سے تزویج عقد نکاح مین لاکر بعد از ولادت شیبۃ الحمد بجانب شام گئے اور اوس دیار مین مریض ہو کر فراش ناتوانی پر پہلو رکھا اور حسرت وطن مالوف سے اس عالم غربت وکربت مین کہا بیت سفر گزیدم وشکست عمد قرب ترا ۔ مگر بحیلہ بہ نیم جان سلمی را ۔ اور وقت نزع اپنے بھائی مطلب بن عبد مناف سے فرمایا اذرک عبد الذی فی یثرب یعنی جناح مرحمت وشفقت حال بندہ پر کہ مدینہ مین رکھتا ہے بسپرد تا رکنند اور قول مشہور اس باب مین یہ ہے کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش مین سے مدینہ مین گذر ہوا وہان اوسنے ایک طفل کو کون مین دیکھا کہ یثرب کا رہنے والا ہے اور کہتا جاتا ہے انا ابن الماشم اوس شخص نے مدینہ سے مکہ مین آکر حریم کعبہ مین مطلب سے کہا کہ برادر زادہ تیرا مین نے دیکھا ہے کہ یثرب سے آتا ہے

مصروف تھا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکے پر لائح و پیدا تھی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اسقدر شاہد تھین کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب دریافت کیا کہا کہ زمین گنہ مین جایکا جبتک مدینہ مین سے اپنے بھتیجے کو نہ لاؤنگا اوس شخص نے کہا ابھی اسیوقت میرا اونٹ حاضر و موجود ہے چنانچہ مطلب اوسکی ناقہ پر سوار ہو کر بلا توقف مدینہ کو گئے اور بعد اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کی شیبۃ الحمد کو اپنے ساتھ سوار کرکے مکہ مین لائے اور بنا بر اسکے کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور زرد رو اور چرک آلودہ نظر آتے تھے جو کوئی راہ مین دیکھتا تھا احتمال بندہ و مملوک کا پوچھتا تھا کہ یہ کودک کون شخص ہے مطلب در جواب کہتے تھے کہ یہ غلام ہے الغصہ جب مطلب اپنے گھر مین پہونچے جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس و پیش مین لاکر کیفیت حال اور جا و اپنے سے مدینہ مین لیجانے اور سبب اسکے کہ راہ مین انہون نے دیدن کیا کہا تھا کہ یہ عبد ہے شیبۃ الحمد نے یہ عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ انکی صغیر سنی مین انکے باپ ہاشم نے وفات پائی اور مطلب انکے چچا نے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تھا کہ جو کوئی کسی یتیم کو پرورش کرتا تھا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتے تھے اور لکھا ہے کہ عبد المطلب بجلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنے زمانہ مین عدیل نہ رکھتے تھے اسواسطے سلاطین عرب و عجم کے نزدیک نہایت موقر و محترم تھے اور بمت سے اعمال خیر انسے صادر ہوے از انجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہے اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہے کہ زمان نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین یمن قدوم حضرت اسمعیل سے آب زمزم نے حریم حرم مین ہمت ظہور پایا تھا چنانچہ بشرح و بسط قصہ حضرت ابراہیم مین بیان ہو چکا ولیکن جس قدر کہ لائق اس مقام کے ہے لکھا جاتا ہے کہ بعضے رفقہ قبیلہ جرہم نے ہنگام عبور حوالی مکہ بعد تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہان جاکر مدد یافت سیرابی جدید از مجموع جانوران مرور اوس مقام پر کیا کہ جہان چشمہ زمزم جاری تھا اور باجازت باجرہ مشروط باین شرط کہ متصرف اس پانی پر بسبیل تملیک نہون قیام پذیر ہوئے چنانچہ مدت قلیل مین انبوہ خلائق وہان فراہم ہوئے منقول ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام از قوم جرہم مین نشو و نما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بنای خانہ کعبہ مین اشتغال کیا جب تک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ انکے سامنہ متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے انکی حکومت اولاد ثابت پر قرار پایا اور بعد از نقل ثابت بدار سرور ہو کہ اولاد اوسکی صغیر السن تھی منصب ایالت بہ مضاض بن عمرو پدر مادر فرزند اسمعیل پیوستہ منتقل ہوئی اور اعقاب ثابت کہ حق تربیت انکی مین بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد از انقضای ایام حیات مضاض اور اولاد اوسکی ابطالہا بعد ابطال سریر فرمانروہی پر تمکن ہوئی مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام باوجود حقیت امر حکومت مین اور باوصف شوکت و کثرت بیاعتنا حقوق تربیت مضاض امور ریاست مین انکی سامنہ نزاع و خصومت نکرتے تھے ہرگاہ ہجوم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پہونچا کہ فضا و صحرا و صفحہ مکہ معظمہ مین گنجایش نہ رہی ناچار حرم سے باہر گئے اور اطراف و بوادی مین توطن کیا پس از چند گاہ انکی ایک جماعت کو بعد قبیلہ جرہم اور اضمحلال مضاض کے مکہ مین ظلم و فساد اور جور و بیداد کی ڈالی اور دست تصرف متعدیانہ خانہ کعبہ مین کہ اطراف و جوانب بلاد سے آتا تھا دراز کیا اور زیادت کرنے اوقاف بیت اللہ مین شروع کی اور اللہ تعالی انکا بتقسیم ساز و پیچ بلا از زوال و اشتراف قبائل ذکر نواحی مکہ اور حوالی جرہم مین اقامت رکھتے تھے چند

اوس جماعت کو سرزنش کی خیر تھی پر آتہ الامر نوبکر بن عبد مناف بن کنانہ کی اولاد اسمعیل علیہ السلام مین سے تہا ایک سفید مو فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس
ہو نیچا خلاصہ پیغام یہ کہ ہم قبل ازین بنا حسن معاش اور ملاحظہ صلۃ الرحم درباب حکومت کہ بحسب ارث و استحقاق ہمکو ہو نچا ہی مضایقہ کرتے تہے اوس طریق
مستقیم آباء اجداد سے منحرف ہوکر ہوا و ہوس اقتساب کہ سب اوقات مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہ مذموم ہی بہ تخصیص مکہ شریف مین اپنا شعار کیا ہی اب بتہارو
مناسب یہ ہی کہ دیار تہامہ سے نکل کر جہان چاہو تو ملن اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور پہر بدستور سابق اپنے افعال ناشایستہ پہ اڑی رہی
بلکہ نیچگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی حد کے ساتہہ ہی طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پہ اقرار کیا کہ سب قوم جرہم سرحد
مکہ سے باہر نکل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑا اور صورت آہو بہ طلا کر ایک
نے ملوک عجم مین سے بہ ہم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہی سو چند دستہ سلاح کو کعبہ مین سے نکال کر چاہ زمزم مین مدفون کی اور اوسکو مسدود کیا اور
سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمہ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تا زمان عبد المطلب اسی وتیری پہ خاک تیرہ سے انپا شتہ رہا اور جو کہ اوس
گروہ مین سے کہ ہنگام وقت مین انسان اوچاہ ہوا تہا کوئی زندہ نہ رہا بلکہ چند پشتہ اونپہ گذر گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام بہی اوسکا معلوم نہ تہا مقام کا
تو کیا ذکر ہو لیکن جب قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام ریاض آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب مین دیکہا کہ
کوئی قائل کہتا ہی برزمزم کی کندہ کرنے مین مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص سے پوچہا کہ زمزم کے کیا معنے ہین اتنے مین انکی آنکہہ کہل گئی اور یہہ خواب
سے اوٹہہ کر بحر اندیشہ مین غوطہ زن ہوے کہ آیا مقصود حفر زمزم سے کیا ہی تا آنکہ دوبارہ خواب مین ایک شخص نے انسے کہا کہ زمزم ایک مغاک پر آب
ہے کہ برکت قدوم ہاجر سے ہوا کہ آخر اسمعیل علیہ السلام اور اوسکی اتباع کا رہا ہے عبد المطلب بیدار ہوئی اور کما الی یہ خواب مجہہ پر مکشوف فرمایہ
بہتیرے نے تشنہ ہی باز خواب مین علامات موضع آب کو مشتہر جا انسے بیان کیا تفصیل اس اجمال کی یہ کہ عبد المطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم تو
بدو ضمم قریش ہے کہ اوسکو اساف و نائلہ کہتے ہین اور کل جب ایک کلاغ ملون ساتہہ ایسے رنگونکے آوے اور منقار زمین پہ مارے اور وہان آشیانہ مور
ظاہر ہووے اوس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبد المطلب محل معہود پہ گئے اور منتظر طریقہ غیبی رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسے ہی رنگ
وصورت کا ظاہر ہوا اور جس طرحسے کہ خواب مین دیکہا تہا اونہی اون دو بتونکے نزدیک منقار سے زمین کھودی اور وہان آشیانہ مورچہ ظاہر ہوا عبد المطلب
نے اپنے فرزند کے ساتہہ کہ اوس زمانہ مین وہی ایک بیٹا تہا پاہ کی کندہ کرنے مین مصروف ہوے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور بہ ممانعت پیش
آئے کہ چاہ متصل اصنام حفر نہو نے پاوے کچہہ موثر نہوا اور تائید الہی سے عبد المطلب ہی دوس قوم پہ غالب آئے اور اوسدن انہون نذر کی کہ بعد از حصول
ثمرہ مقصود بستان مطلوب ہی اگر حضرت واہب بے منت دس پسر محکو کرامت فرماوے تو ایک کو انمین سے بموافقت اپنی حد خلیل الرحمن کی اوسکی راہ مین
قربان کرون القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچہہ سرد اتبیلہ جرہم نے وہان دفن کیا تہا نکل ہاتہہ آیا قریش اس حال پہ مطلع ہو کر

انے کہا کہ اس عطیہ الہی مین ہماری حقیت مقرر کرو کسواسطے کہ ہمی سنا ہی کہ منافع اس چاہ کی زمان سابق مین ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل تعیم سے ساتھہ تعلق رکھتے تھے انھون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہ چاہ وقف بیت الحرم ہی اور یہ دفینہ مین نے اپنی قوت بازو سے نکالا ہی اس دولت خداداد کا کوئی حق نہین ہی الاعذر مقبول افراط طمع نفسانی سے اونکو مقبول نہوا اور انھون نے طلب مال مین اس مرتبہ خصومت کی کہ معہ یہ نزاع تحریر ہوا اور آخرکار اس طور پہ قرار پایا کہ اس مال کو کاہنہ بنت سعد بن مدام کے پاس کہ حدود شام مین وارد ہی لیجاوین تا وہ انکے درمیان براستی حکم فرماوے کسواسطے کہ اوس زمانہ مین جسکا کوئی مشکل درپیش آتی تھی وہ اوسکی رای دور بین پہ عرض کرتا تھا اور جو وہ تجویز کرتی تھی فرط اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تھا بنابرین عبد المطلب اور تمامی حضار دید قریش نے اوس طرف توجہ کی اکثر منازل اوس راہ مین کہ آب و گیاہ نہ تھا عبد المطلب مانند معدہ کرسنہ کہ آب و نان سے خالی ہووے طی مسافت کرتے تھے اکثر تشنگی اپنے اور اونکے اتباع پہ غالب ہوی یہ بقدر طاقت و توان صبر کیا کیے اور جب کار باضطراب پہونچا منازعون سے قدرے آب چاہا انھون نے آبرو دیرت خاک پر کرکے جواب سرد دیا خلاصہ جواب اونکا یہ کہ اگر تم تجکو پانی دیوین شاید کہ اس بیابان مین تم ازطرح عذاب تشنگی مین مبتلا ہووین انکو اس جواب تلخ سے نا امید جان شرمندہ یقین ہوا نکر یہ چاہا کہ راجعت بوطن کریں جب اپنا ناقہ اونہایا دیکھا کہ دریائے رحمت الہی موج مین ایا اور زیر قدم شتر چشمہ آب خوشگوار کہ اطاعت خدا و بہت مین آکھیات اور دریائے فرات پہ طعنہ زن تھا ظاہر ہوا عبد المطلب نے شکر ملک وہاب ادا کیا تا انکہ مجموع ظروف اپنی اوس پانی سے کہ ہر قطرہ اسمین بہا لوے ابدار عمان پہ ترجیح دیتا تھا مملو کیا اور مخالفونسے کہا کہ پانی جو حرارت آفتاب سے گرم ہوگیا ہی کرادو اور اس چشمہ سے کہ نہایت سرد اور تازہ ہی بقدر احتیاج ہمراہ لیوین قریش نے جب یہ معجزہ براہی العین مشاہدہ کی آنسو انکے نمین بہ لائے اور کہا آفرینندہ آب و خاک و پروردگار انجم و افلاک تو کہ حاکم عادل ہی ہمارے اور تیرے درمیان یہ حکم فرمایا اب تمکو یہ سزاوار نہین کہ خصومت اور نزاع نہین ہی اب التماس یہ ہی کہ بمقام ابراہیم اپنی عہد و مدت فرمائی کہ آیندہ سلوک ہمارا خلاف اطاعت و انقیاد تمہارے نہوگا اور جو سہو و غلطی کہ ہمسے بہ نسبت تمہارے وقوع مین آئی ہی معاف فرماوے عبد المطلب نے اوس سفر خیریت اثر سے بخوشی و خرمی مراجعت کی اور نظر خلائق مین جاہ و شرف اونکا نسبت بزمان سابق تضاعف ہوا اور امر حکومت و ایالت مکہ بتجدید اپنے تقرر ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہو برطلا اور اسلحہ کہ حارث بن جرہم و جرہمی نے اوس مقام مین دفن کیا تھا متصرف عبد المطلب ہین آخر اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا عبد المطلب نے درجواب کہا باوجود اس امر کے کہ چاہ زمزم مین تمنے یہ ہی ہدایت نہین کی بلکہ تمہاری طرف سے معاونت قوی اس باب مین تمسے صادر ہوی مین نے بمقتضای حزم کہ انکے درمیان مین متعارف تھا عمل کیا قریش نے اس معنی پر راضی ہوکر اموال کو وقسم کیا آہو برہ کو خزانہ کعبہ متعلق کیا اور اسلحہ بہ عبد المطلب حوالہ ہوے انھون نے بنا بر نیت آہو برہ انکو بستور سابق خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا کہ وہ بغزال کعبہ مشہور ہوی اور اسلحہ کو بیچکر بمایحتاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ ایک مدت تک حجاج و مسافرت طوائف لشکر رہی آنکہ ایک شب باتفاق ابوالہب و دو نو آہو برہ لیکر تجار کے ہاتھہ بیچڈالے چنانچہ یہ قضیہ مشہور ہوا آنحضرت مقام مین نکو ہوگا بہ حال جب اولاد عبد المطلب نے مرتبہ اعادہ سے تجاوز کیا اور بعد دعشرات پہونچا انھون نے چاہا کہ بوفای نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنی

اولاد مین سے قربان کرین جسطرح کہ عرب کے اوس زمانہ مین عادت تھی بعد از استرضای فرزندان انکی درمیان مین قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ پدر اپنے کے نکلا قصد قربان انکا کیا اور یہ فرزند سعادتمند بھی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان مادری عبد اللہ تھی عبد المطلب کو اس حرکت سے مانع آئی اور عبد المطلب نے صورت واقعہ مفصلہ رای شکل کشای کاہنہ شجاع نام پر کہ شیوہ کہانت مین در انحال عدیل و نظیر اوسکا نہ تھا موقوف رکھا اور جب اوس سے یہہ ماجرا کہا اوسنے جواب دیا کہ دیت ایک آدمی کی تمہاری قوم مین کیا ہے عبد المطلب نے کہا دس شتر شجاع نے کہا دس اونٹون اور فرزند و نے درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر پڑے نہ مانو والا دس دس اونٹ بکر پر قرعہ ڈالو اور دیکھو مصرع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون × عبد المطلب نے بموجب فرمودہ اوسکے عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ نکلا تا آنکہ تعداد سہ صد تک پہونچی اوسوقت بنام اونٹون کے برامد ہوا اور عبد اللہ نے اوس مہلکہ سے نجات پائی اور جملہ اتفاقات سے یہہ کہ دیت احرار شریعت حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت انسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات سے یہہ ہے کہ تفسیر غریبی اور شواہد النبوۃ اور روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ جب ابرہہ ولایت یمن پر مستولی ہوا اوسنے ارادہ تخریب عمارت کعبہ کا کیا اور موسم حج مین جو انکو ادای مناسک مین مصروف دیکھا اسکو جہت جاہلیت مذہب دانستہ حال ہوئی اور تعظیم خانہ کعبہ پر حسد لیگیا چنانچہ اسکی رای سنت تربیت عنکبوت سے تھی اسپر مقتضی ہوی کہ برای خانہ کعبہ ایک کنیسہ بناوی تا کہ کوئی شخص بطواف و زیارت خانہ کعبہ پر تکلب نمووے اور اوسی خانہ تو احداث کی پرستش کیا کری بنابران نبایان مبانی ولایت اپنی طلب کر کے حکم کیا کہ جلد شد صنعا مین تعمیر کریں انہون نے نہایت تکلف و تزئین بمرتبہ کہ دیدہ سپہر بین نے روی زمین پر ویسی بنا کم دیکھی ہو بنائی اور نقاشان شیرین نگار نے سقف و جدار اوس عمارت رفیع کو بنقوش غریب اور صور بدیع آراستہ کیا اور بعد از اتمام اوس عمارت کے عرضداشت بپایہ سریر نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اوس زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ تھے مضمون عرضداشت یہہ کہ مین نے ایک ایسا کنیسہ بنایا ہے تا مطاف حجاج ذوالاحترام سدود ہو اور حجاج والی کہ مشعاب اوسکے بعاجل و آجل روزگار فرخندہ آثار بادشاہ کو متواصل ہو وی نجاشی نے بھی یہہ امر پسند کیا اور مجاز اوسکے تعظیم پر کردانا چنانچہ ابرہہ نے خلائق کو پرستش کنیسہ پر کہ اوسکا فلیس نام رکھا تھا دعوت تمام شروع کی اور اطراف بلاد سے ملوائف عباد بعضے بنا بر تقرب بادشاہ اور بعضے حجۃ تشریع بمعاینہ اسی خانہ زر نگار کے صنعا مین آئے اور جب یہہ خبر بلاد عرب مین شائع ہوئی نفیل نامی کہ بنی کنانہ مین سے تھا اسکو تعصب دینی دامنگیر حال ہوا اور بنی حافظان کنیسہ سے یہہ بہانہ اسکے کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون اجازت شب باشی حاصل کی اور نگاہبانون نے اسکو تمام شب تنہا اوس کنیسہ مین چھوڑ کر دروازہ مقفل کر دیا اور آپنے گھر چلے گئے نفیل نے اوس رات دوا سہل سے فراغ بال در و دیوار اوس گھر کو اپنے بول و براز سے آلودہ کیا اور منتظر فتح الباب رہا ہر گاہ انہون نے بدستور معہود سحر گاہ در کنیسہ وا کیا نفیل نے مانند تیر کمان سے گریز کی اور وہ لوگ اوس مقام با توقیر کو آلودہ نجاست دیکھکر نہایت آزردہ ہوی اور ابرہہ یہہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کے عوض مین خانہ کعبہ کی منہدم کرے اسی اندیشہ مین تھا کہ ایک اور نیا گل کھلا یعنی ایک قافلہ ساکنان حرم مین سے اوس شہر کی متصل شب باش فرو کش ہوا وقت صباح کہ ارادہ کوچ مصمم تھا انمین سے کسیکے آگ روشن کی اتفاقاً

اودھ کو موت نہ چلی اور اوس گھر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زیور جو تھا اور فرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوین نے نقشہائی رنگین اوسکی
دیوار پر کھینچے اور مردم قافلہ اس حرکت سے خوفناک ہوکر بھاگے بادشاہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر کہ ال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہہ حرکت مخصوص تتابع بالبعیت عرب سی
ہے اور ہم پر غضب ہے قسم کھائی کہ تو سی کہ اس سو بہتر خانہ کعبہ کو خراب کرون اور اسپر اپنا علم مصمم کرکے باحضار لشکر حکم دیا اور قاصد نجاشی کی پاس بھیجکر بیوقت
حادثہ اور غربت اپنی کا اعلام کیا اور فیل سفید کو کہ گویا مجسم تھا ظفر و نصرت کی مسمی بمحمود بادشاہ سے طلب کیا اور وہ ہاتی بغایت سفید و بلند تھا فرد
بلون ابر و بسیر صبا و قعست چرخ ۔ بشکل کوہ و محل زمین و فعل زمان ۔ اور بیاض اوسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اوسکے سے نور بصر متفرق ہوتا تھا کہ جمعیت اوسکی
سر اپردہ دیدہ مین محال معلوم ہوتی تھی اور قعتا اوسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ اوسکی نجاشی کی تجاوز نکرتی تھی نجاشی بلتمس ابرہہ بندول رکھہ کر محمود کو معہ چند نیزہ
فیل دیگر کو ہمراہ بھیجکر بغیرت منتظر روانہ کیا اور رمن بعد ابرہہ بامرداں صف شکن اور پیلان مردافگن ولایت یمن کی متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن وہ بادشاہ
جلیل القدر اس نعمت نامبارک پر بالشکر گران بقصد افعاد خارہ اسکی روانہ ہوئی چنانچہ بعد از تلاقی طرفین جانبین نے بتسویہ صفوف قیام کیا اور نایرہ
جنگ مجدال ذباہہ گرد اشتعال پایا اور بالآخرہ ابرہہ غالب آیا اور وہ دونو بادشاہ چنگال تقدیر اسکی مین اسیر و دستگیر ہوئے اور ابرہہ نے بنابر قتل انکا حکم دیا
ان دونو نے بتضرع و زاری کہا اگر بادشاہ ہمارے سے خون ہو درگذرے مدت عمر شاہ الطبنہ کی تقدیم پہونچائین گے ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق
و زنجیر زندہ محبوس کرین اور اپ بولایت حجاز کر قبیلہ اسیف کو تاخت و تاراج کیا اور مراعی اور مواشی اور نواحی و حواشی انکے سب لوٹ لی چنانچہ ایوین
سے دو سو اونٹ عبد المطلب کی بوڈا ایک باعتبار قبائل عرب مین سی بہا کہ یہہ مانند پیش آوین لیکن جب دیکھا کہ تیر تدبیر ہدف مراد پہ نہین لگتے کا
ناچار سپہ تاوت قوالدی ۔ ۔ ۔

بھی موقوف نکری اور اپنی مملکت کو پہچاوے لیکن عبد المطلب ذرا دیر سوچ کر اونٹ کے لشکری اونکو بتا رہا تھا کہ یہ سب طلب کیا اور مطلق نکر خانہ کعبہ کا نکیا ابرہہ انکی اس التماس سے ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اوسکے ہاتھ سے نکل گئی اور بسبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سید اور سردار قریش کا ہے اور شرف منصب تخصیص قریش کا وجود خانہ کعبہ سے ہے اور میں آیا ہوں صرف واسطے خرابی اس مقام کے اور تمنے کچھ بھی اس باب میں نکہا محض بناہ روا سی چند شتر کہ قیمتا اونکی میزان خرد میں چندان گران نہیں ہے سہل انگیہ کیا یہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب و بدیع ہے انہوں نے جواب دیا کہ اس گھر کا خداوند توانا اور بینا اور دانا ہے کہ محافظت اسکی کرتا ہے اور ضرر اعدا سے نگاہ میں رکھتا ہے میں خداوند چند شتر ہوں سو مانگتا ہوں فرد

حدیث من ز مفاعیل فاعلاتن بود	من از کجا سخن ملک و مملکت ز کجا

ابرہہ اونکی اس دلوادیگی اور عبد المطلب کی حدیث العود احمد زبان پر لاکر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ الحرم سب منتفرق ہو گئے اور بعضے اطراف کوہستان میں جا چھپے اور اپ انہوں نے اکر مسجد الحرام میں در کعبہ کو پکڑ لیا اور لفظ بمناجات اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شرشہریان بدخصال سے پناہ بحضرت بادشاہ ذوالجلال چاہی کہ اثنای اس حال میں ناگاہ اونکی نگاہ ابابیل پر پڑی کہ تعجیل تمام جدہ کیطرف سے کہ متصل بندر دریای شور اور سمت غربی مکہ کے واقع تھی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضی روایت کرتے ہیں کہ سیاہ رنگ بگر دنہائے سنہ تھے اور صاحب علیہ میں لکھا ہے کہ اون جانوروں کی منقار زرد تھیں مثال مرغ کے اور پنجے اونکے مانند کتوں کے اور سر اونکے شیر ببروں جیسے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ جانور سبز تھے با منقار ہائے زرد ہر ایک چنگاڑ سی چوڑا اور ٹڈی سی پر اگر کسی نے ایسے جانور کبھی نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا یعقوب جرخی میں لکھا ہے کہ چنگاڑ جیسے تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے کتے جیسے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفید تھے لیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے اسبات پر کہ ابابیل تھے اسمیں شک نہیں کہ یہ جانور غیر چنگاڑ تھے جسکو عرف اطبا میں خطاف بضم خا معجمہ اور طا مہملہ کہتے ہیں اور عربی اوسکی ابابیل ہے عبد المطلب بمجرد رویت ان طیور کے بہ نشاط و سرور بعد از رفع نیاز بدرگاہ ملک کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوئے اور اکثر صنادید قریش انکے گھر میں جا کر چھپ رہے القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق شرق سے طالع ہو کر بصوب ولایت تہیر و زرطیران میں آئے اور فیل گردون نے جہت قلع و قمع تخریب روضہ حیات مخالفان خر بلوم انتقام در آنکی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتیونکو بلباس ہا ملون آراستہ کرکے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکھکر روان ہوئے اور لشکریان بعد دسوار ہو کر مثل دریای جوشان حرکت میں آئی فیل محمود نام نامحدث حوالی بیت الحرام میں دور تر کڑا ہو رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسنی اوسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بھی کیا ہر چند فیلبانون نے تحریک افیال میں حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود نے اصلا حرکت نکی اور اوسکی نہ بڑھنے اور اوس جگہ پر اڑی رہنے سے کسی ہاتھی نے حرکت نکی اور سوای جانب کعبہ جسطرف کو اشارہ کرتے تھے وہ دوڑ جاتے تھے۔

اس اثنا میں لشکر انہی کر عبارت طیر ابابیل ہوتھی پیدا ہوئی اور ہر جانور کے پاس ایک سنگ گل خشک سے چونچ میں اور دو سنگ دیگر ویسے ہی دونو پنجون میں

کہ ہر سنگ پر اون سنگدلوں کا نام بمکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال سی بڑی اور چنے سی چھوٹے تھے جب وہ جانور بمجارات لشکر پر یا اثر پہونچے انکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ پتھر گرا معاً ناف چار پا سی باہر نکل گیا اور جس پیادہ کے سر پر آیا اوسکا سوراخ مقعد سی روان ہوا اور مجموع لشکریان معہ چار پایان سوائے محمود کی بقہر الٰہی اور غضب پادشاہی جل کر گرفتار اجل ہو کر واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سی بھاگا لیکن اونمین چند روز مین مرغ روح اوسکا پنجگال عقاب موت کر گرفتار ہوا اور صورت واقعہ اسکی یون لکھی ہے کہ اوس روز ہولناک مین یہہ اپنی لشکرگاہ سے الگ ہو کر باستعجال تمام بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیر ان طیور مین سی طوق ملازمت اوسکا اپنی گردن مین ڈال کر عقب اوس خون گرفتہ کا باہر آیا اور راہ مین ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ فحوای کریمہ آیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اسپر ناظر ہے اوسکی انگلیون کی بند جدا ہو گئے اور وہ نہ مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہنچکر پایہ سریر شاہی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر اور حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سی مقام تحیر اور تعجب مین تھا کہ ناگاہ اوس جانور نے ابرہہ کے سر پر وہ سنگریزہ چھوڑ دیا اور یہہ بھی فی الفور انپو یار و ناصر طوق ہوا اور یکہ اوسکا حیلہ بگر پہ ضمن قرار مقام نزول عذاب سی اسباب مخلصی اپنا سمجھا تھا موثر نہ پڑا بلکہ باعث ندمت و خواری زیادہ ہوا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے بیچ سورہ فیل کے بہ تفصیل فرمایا ہے آیت اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۱ یا نہیں دیکھا تو نے اے محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے ساتھ صاحبان فیل کے ۔ یعنی ساتھ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے آگے بنا بہ ہدم خانہ کعبہ کے لاتے تھے اور لفظ دیکھنے مین بطرف اشارا ہی کہ واقعہ عظمیٰ اساس تیری نبوت کا ہوا اور دیکھنا اوس کا شمہ سی اثبات پیغمبری تیری کا ہے گویا رب بیت الٰہی کہ تیری حق مین بندول ہی بہہ مدد غیبی آسمان سی نازل فرمائی اور جو کہ تجلو اتفاق پر یگانہ بحمت قوم ایک لشکر کشی کریگا کوئی ممانعت و مزاحمت غیب سی دپیش نہ آویگی آیت اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۲ یا نگردانا مکر دانا مکر بدانديشونکو بیچ گمراہی اور بیجا صلی کی ۔ یعنی تعمیہ خانہ نو احداث مقابل خانہ کعبہ کی اور حکم کرنا رعایا کو کہ اوس گھر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تھی بغایت قوی البطال حرمت اس خانہ معظم مین لیکن وہ سب ایگان گئی اور خفت پر خفت اونکو حاصل زیادہ ہوئی اور ہر چند عقلا کو ضائع ہونی سعی اہل اپنی مین عبرت کافی حاصل ہونی ہے مگر جو کہ وہ عقل سلیم نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ انکے عقوبت شدید آسمان سے انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرماتا ہین ایت وَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ اور بھیجا اوپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتی تھے ۔ لفظ ابابیل اصل لغت مین بمعنی جوق جوق ہے اور واحد اسکا مستعمل نہین ہے بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہے اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور سیہ کہ جانوران غیبی بصورت اسکے سنگ لیے ہوئے آئے تھے اطلاق کرتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل ذوی قوی ترین حیوانات کو کہ ہاتی ہی بنا بہ ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تھا لہذا منتقم حقیقی نے انکے جواب مین جانوران ضعیف و ناتوان کہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خورد تھی مسلط فرمایا تاکہ جانین کہ بتائید الٰہی ضعف فحاد قات اقوی موجودات کو زیر کرتی ہین اور بدون تائید اوسکی قوی ترین مخلوقات کی قوت کچھہ کام نہین آتی آیت

[illegible]

ہو جاوے کہ جسکو ہندی مین کنکر کہتے ہین اور جو حق تعالی نازل کرتا ہے ان جانورون مین حکمت تہی کیونکہ یہ مقدر تہا کہ بعد از شکست اندازی مردم لشکر متفرق ہو کر باطراف وجوانب فرار کرینگے ناچار جانور بہی متفرق وپراگندہ ہونگے اور زاریکہ مافوق اونکے پرواز کرینگے تو کوئی انمین سے کمین چہپ نہین سکیگا اور تاثیر ان سنگریزہاے خورد کی اس قدر اونکے بدن مین پیدا ہوئی کہ بیان اوسکا اس آیت مین ہے آیت فجعلکم کعصف ماکول پس گردانا لشکر یونکو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اوس کاہ کے کہ جسکو دواب کہاگئے ہین اور آخور باقی رہتی ہے اور کنایہ تفرق اجزاے بدن سے بحیثیکہ شکل وبدن تمام نہا اور یہ تاثیر بہی جملہ خوارق عادات سے ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تہا کہ بمجرد پہنچنے کے بدن پر اجزاے جسم پاش پاش ہو جاتی تہے اور یہ بہی اور تعجب اس روایت سے کرتی تہی کہ تماسک والتصاق اعضا بالکلیہ زائل ہوتا تہا اور یہ قصہ نمونہ تہا مصوبات الہی سے اور مشتمل تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون ہاتیونکا آنا اور قریب مکہ کے نجانا اور دوسری ایسی جانور سے کہ کثرت اور ہجوم کے طرف دریاے شور سے کہ بحسب ظاہر جاے بود وباش اونکی نہ تہی اور بعد اس واقعہ کے بہی اون جانورونکو کسینے نزدیکہ تیسرے لانا اون سنگریزونکا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہین چوتہے یہ تاثیر قوی کہ اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نے مرقوم کیا ہے کہ وہ جماعت ابابیل بنا بر عبرت واستعجاب اکثر اہل قریش کی رکہ چہوڑ گئے تہے اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب کی نظر سے گذری تہے اور جو کہ مرسوم عرب یہ تہا کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم ظہور مین آتا تہا ابتداے تاریخ اوس سے مقرر کرتے تہے تو اس برس کا نام عرف اعراب مین عام الفیل مشہور ہوا اور جمہور اہل مکہ اور تواریخ اس امر پر ہین کہ سانحہ اصحاب فیل پچپن یا چالیس روز پہلے ولادت باسعادت آنحضرت سے ظہور مین آیا اور حق تعالی کی برکت مقدم حضرت سے بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اوس مقام سے دفع فرمائی اور جملہ علماے اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتے ہین اور ایک قول یہ ہے کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن مین واقع ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تیس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کے نزدیک چالیس برس پہلے ولادت حضرت سے یہ حادثہ واقع ہوا تہا لیکن یہ قول ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہے واللہ اعلم روایت کرتے ہین کہ بعد اس واقعہ عظیم کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلہ جبال حرا سے ہر چند نظر بجانب آسمان کی اور دیدہاے دوربین سے مشاہدہ طیور کیا کچہ نظر نہ آیا بنا بر این چاہا کہ ببیات اجتماعی اوس جانب توجہ کرین اور عبد المطلب نے کہ بسادی احوال وخواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تہے بنا بر کسی مصلحت کے تسکین قریش کی اور کہا کہ شاید اعدا کی خیال مین آوے کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اونسے ضرر ہمکو لاحق ہووے اور یہ جانین کہ محکوم ابرہہ کے ساتہ فی الجملہ معرفت سابق ہے سے قرین ثواب یون ہے کہ اول مین جاکر کیفیت اوضاع علوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو راے عبد المطلب مستحسن پڑی یہ تنہا اوس لشکرگاہ مین گئے اور جو زنقد کہ انکی ہاتہ آیا انہون نے ایک مقام پر نظر اغنیا سے مصئون مدفون کیا اور جب اس مہم سے فارغ ہوئے اور وہانسے پہرے جمیع قریش کو کماہی حالات سے مطلع کیا انہون نے فی الفور وہان آکر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم کیا مگر بمقدر کہ عبد المطلب انکی اموال سے متمتع ہو کر کسی اور کو ایسا فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سے کثرت مال اور زیادتی منال اور

علو شان اور رفعت مکان انکو بہت ہوا بعد ازین لکھا ہی کہ جب ابرہہ سیف ذویزن پر کہ دو دمان ملوک حمیر و یمن سے تھا مستولی ہوا اور دم ذویزن کو بنا بر شرف خاندان اوسی طرح چشم احترام دیکھتے تھے اور اوس زمانہ مین ایک خاتون تھی نہایت جمیل جسنیکہ اوسکی پیشانی پر داغ کیا چاہتی تھے ابرہہ یہہ معنی سنکر اوس جمیلہ کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ ذویزن اوس عورت کو جیو دیوے لہذا ذویزن غصہ ہوکر اول بدرگاہ قیصر روم داد خواہ ہوا اور وہانسے مایوس ہوکر تانیا بحبشہ گیا تمام نوشیروان عجوبہ کی اور اسنے بھی بنا بر تہاعد ہر دو ملکت اور بنا بر اسکے کہ یہہ ضعف باصرہ رکھتا تھا پوچھا کہ مسروق نسا ہی اوکس مقام پر ہی اوسکو مجکو دکھاؤ اسکی اہل لشکر نے دکھاوہ فیل پر بیٹھا ہوا ہی اور تاج مرصع اوسکے سر پر ہی اور ایک یاقوت خوشرنگ اوس تاج مین لگا ہی کہ اوسکی

پیشانی پر اوس نیزان ہی سر پر اوس یاقوت کو دور سے دیکھکر کہا میل مرکب بزرگ ہی اسوقت اسکیطرف قصد کرنا نچاہیے بعد ایک لحظہ کے مسروق ہاتی پر سے اوتر کر گھوڑے پر بیٹھا لوگون نے صورت واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بھی مرکب غرو شرف ہی کچھ دیر اور توقف کیا چاہیئے جب مسروق گھوڑے پر سے اوتر کر نچہ پر سوار ہوا ہرمز نے کہا نچہ پر ہے اور وہ مرکب ذلت و حقارت ہی اب کہان مجھے دو کہ وقت کار ہی اور کہان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرد و تا تیر میرا خطا نکرے اور مقارن اس حال کی اپنے خواص سے کہا کہ بعد تیر چھوڑنیکے اگر سپاہ حبشہ اپنے مقام پر سے متحرک ہو کر بادشاہ کی گرد آوی تو جانتا کہ تیرا کام کیا والا بتعجیل تمام اور تیر مجکو دینا بالجملہ بیت چو پیکان ببوسید انگشت او ۔ گذر کرد از سرہ پشت او ۔ عقاب اجل کہ عبارت تیر جہار پر سے ہی اشیانہ کہان سے پران ہو کر نشانہ پر پہونچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو ہدف کیا فرو زتر ک چشم تو ہر تیر غزہ کہ در راہست ۔ درون سینہ نشست آنچنانکہ دل بیخبر است مسروق نچہ پر سے گر پڑا اور سب لشکر حبشہ نے گرد اوسکے مجمع کیا سیف ذو یزن اور ہرمز نے جب یہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام بیام سے کیکر لشکر پر دوڑے اور سپاہ حبشہ نے فرار کیا اور اتنا قتال و جدال ہوا کہ کشتونکے پشتہ لگ گئی اور دریائی خون مقتولون سے روان ہوا سیف ذو یزن ظفر منصور صنعا مین آکر قصر عدان مین کہ دیدۂ نظا گی نے زیر گنبد خضر نظیر اوس عمارت رفیع کا بنایا تھا سریر سلطنت پر متمکن کیا اور اعیان و اشراف اطراف و اکناف بلاد جہت تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار کے متوجہ ہوئے از انجملہ صنادید قریش بھی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف زہری اور امیہ بن عبد الشمس اور طلحہ اور خویلد اور عبد اللہ بن جرھان وغیرہ عازم قصر عدان ہو کر بعد طی منازل و مراحل شہر صنعا مین ہو نیچے اور ملاقات بادشاہ کو وجہ ہمت گردانکر حاضر بارگاہ ہوئے حاجب نے اجازت دست بوس حاصل کر کے اوس جماعت کو معہ گردن کشان آفاق کہ دست سینہ پر رکھے کھڑے تھے حاضر کیا قریش نے تحف و ہدایا گذرانے اور عبد المطلب نے اوس محفل مین رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس سلطانی سے عہدہ برآ ہو سکے تو ممانعت نہین ہے عبد المطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس اسطرح بجا لائے کہ آوازِ تحسین رفقا اوس انجمن مین باوج علیین پہونچی مضمون اس رباعی کا انہون نے ادا کیا رباعی گرچہ پیشیت نکرد کس تعریف ۔ کہ مرا چیست پایہ و مقدار ۔ سخنم خود معرف ہنر است ۔ چون نسیمی کہ آید از گلزار ۔ جب بادشاہ نے انکے کمال حسب پر وقوف پایا اور کیفیت نسب دریافت کی عبد المطلب نے شمہ اوسمین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرما کر کہا کہ میری خالہ کا بیٹا ہے کیونکہ مادر بادشاہ بھی اشراف قبیلہ بنی النجار سے تھی پھر بادشاہ نے انکے آنیسے مسرور و متبسم ہو کر انکو دار الضیافت مین بھیجا اور وہانکے متصدیونکو حکم دیا کہ مایحتاج جملہ ماکولات و مشروبات سے ایسا سرانجام کرو کہ انکو کچھ حاجت نرہے اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبد المطلب کو خلوت مین طلب کیا اور بعد تمہید مقدمات کہا کہ امور مخفی اور قضایائے مختفی نے ہماری مرات ضمیر پر انعکاس پایا ہے اونکا اظہار مین وقوف اعتبار سے اندیشناک ہون جو کہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع محاسن شیم اور مظہر سر موعود اور اصل ثمر مقصود ہو خردمند خوردہ دان تجویز نہین کرتی کہ یہ حال تم سے

پوشیدہ رکھون ہیت سرسیت درین سینہ کہ گفتن نتوانیم ۔ گفتن نتوانیم ونہفتن نتوانیم ۔ اور اس اسرار پر جز اہل بصیرت اور ارباب فراست
اطلاع نہین رکھتے چاہیے کہ اصلاً وعلی الفور دبروی آشنا و بیگانہ اس باب مین کچھ زبان ہر ملا و بلکہ اپنی سایہ کو بھی اس راز سے محرم نکرنا پر بادشاہ زبان آنکہ اخفا
مین مبالغہ کیا اول کار بطریق تمہید بیان فرمایا کہ عنقریب عرصۂ غیب سے ایک امر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات احیاء دنیا مین اور سبب
رفعت درجات موتی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتھہ زیادتی اختصاص اوس موہبت عظمی کی مستثنی ہونگے بتخصیص تیرا دودمان شریف
انہون نے عرض کیا کہ واضح تر ارشاد ہوتا اصل مدعا شہود ہو حضرت بادشاہ نے عبد المطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہرگاہ کہ حریم حرم
محترم اور بلد مکرم مین وہ مہمان کریم فضای غیب و بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ در میان کتف اوسکی خال ہوا و جن و انس کو بمتابعت اوسکی ایک
انس پیدا ہوگا اور بواسطہ ظہور اوس صاحب سعادت کے شرافت تکلم با جن سعادت پہونچاوینگی عبد المطلب نے کہا الحمد للہ والمنہ کہ خزانۂ افضل
ملک متعال سے باخلعت گرانمایہ اور تحفہ قیمتی کہ موجب سرافرازی سیری اور سیری اعقاب کی ہے بوطن مالوف مراجعت کرتا ہون ۔ اگر مہابت
واحترام مجلس عالی نہوتا حقیقت حال سے اس طرح پر استعلام کرتا کہ ہیچ نوع شائبۂ شک و ریب اوسمین نہوتا بادشاہ نے کہا کہ اب وہ وقت ہے کہ ایک
نوع فضیلت خلیل خلت ہوی قدم عیسی دم محمد اسم حسن رسم تولد کرے اور شاید کہ پیدا ہوگیا ہو اور ایک علامت اوسکی سے یہ ہے کہ ہدایت سن مین
مان باپ سے جدا ہوی اور جد و عم اوسکی بکفالت حال خجستہ مآل اوسکی اشتغال کرین اور محض عنایت خداوند بیہمتا بموجب ہاتف غیب ہوی
از ریا و جود اوسکا کہ کما ینبغی اتمام قلم نسخ صحف سابقہ پر کنجی خلق کو متابعت شیطان سے اجتناب رحمان و صوت خدا وندی اور تعلیمات اتم پر کہ اوسکی
ساتھہ مخالفت کرین غالب آوے اور بتوں کو توڑی اور بتخانوں کو برباد کرے اور حرارت آتش پرستان بآب تیغ ابدار ستابعون اوسکی کو منطفی ہوی اور
اگرچہ مقام محبوبی حضرت سبحان مین ہو لیکن کوئی دقیقہ دقائق عبودیت سے نارعی نچھوڑی عبد المطلب نے کہا کہ اسید بدا عظم خسروانہ یہ کہ زبان
گوہر فشان بادشاہ سے یہ معنی اس وجہ واضح تر ارشاد ہوے مین سیف ذو یزن نے کہا کہ برب العزت خداوند کعبہ ہمارے نزدیک صحت کو پہنچا ہے کہ جد
صحیح اوسکا تو ہے اور جو کچھ کہ مین نے تجھسے کہا ہے محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہ حدیث کتب الہی اور اخبار سماوی سے کہ فہم ہر شخص بسر جد
اور اکل اوسکی نہ تو ہی ہمکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب نے از سر خضوع و پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکھہ کر سجدۂ تعظیم مین گرے بادشاہ نے کہا سر سجدہ سے
اٹھا اور اس سے پیشتر سے اگر کچھ دیر ہے تو شرف اعلام از زبانی فرما انہون نے سر اوٹھایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تھا عبد اللہ نام کہ سعادت گیتی
و فرزانگی با زعفت صورت و سعادت سیرت جمیع اقران و اماثل سے ممتاز و نمایان تھا سایہ امتنام پانتظام حال اوس عزیز کا امنہ بنت وہب بن عبد مناف
کو کہ بجلیۂ جمال و عفاف آراستہ تھی اوسکی سلک ازدواج مین لایا ولیکن آسنہ جب حاملہ ہوئی وہ قوم العین اور قوم نواد سیر اعنفوان شباب اور ریحان جوانی
مین ببساط زندگانی طی کرکے زینت حیات بعالم بقا دیگئی اور مجکو بدشت اندوہ و محنت چھوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہائلہ کہ ایک فرزند پیدا ہوا محمود الخصائل

ساتھہ اون صلحات کی کہ بادشاہ نی بیان فرمامین اور بہ محمد سوم ہوا تا اسم مطابق مسمی ہو دی اب اونی سر حد طفولیت سی گذر کر بمقام صبی انتقال کیا ہے
ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار سیادت اور انوار سعادت بشرہ ہمایون اوسکے سے مشاہدہ کرتی ہین اور بنا بر اوس موانست کی کہ محمد کو اوسکے ساتھہ
واقع ہی ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ اتبک قید حیات مین ہی عبد المطلب ذبیان تک کلام پہونچایا کہ سیف ذو یزن کی ماکہ صورت واقعہ یہود سی پوشیدہ
بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اوسکے ساتھہ نہایت عداوت رکھتی ہے اور اپنی قوم سی ان باتونین سی کچھہ نکہتا اور اونکی حسد سی ڈر تو رہتا اور جان اور
آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہوگا تو قریش اوسکے ساتھہ مخاصمت کرینگے اور اوسکے رفع مین بہت فتنہ و فساد اوٹھاوینگے اور آنحضرت بحسب ضرورت
مکہ سی کلکر قدم باوجہ ہجرت مین رکھینگے تا آنکہ اہل مدینہ اونکی متابعت مین آوینگے اور ہم دین ہوین اوس سرزمین مین تمکنت قبول کریگی اوسوقت مین
اگر حیات مستعار پر اعتماد رکھتا تو لشکر ترتیب دیکر بہ یثرب پہنچتا اور انتظار قدوم سمینت لزوم کھینچتا اور نصرت دین حق مین کوشش کرتا اور تاخیر اس امر مین
اس سبب سی ہی کہ غالبا زمان دعوت خجستہ آغاز فرخندہ انجام اوسکا پاون فرد ذرشتہ است برین بام لاجورداندود کہ پیش آزوی عاشقان کشندبود
اور بعد از بشارت صاحب دودمان طہارت اور اتمام وصیت محافظت اس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو کہ دس نفر تھے طلب کیا اور ہر ایک کو
بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس بردیمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک ظرف پر عنبر اور سو اونٹ سرفراز کیا اور جتنا ان سبکو نوازا
کیا تھا اوسکا برابر عبد المطلب کو دیا اور انسے التماس کیا کہ سال آیندہ دار الملک صنعا مین اگر تجدید عہد ملاقات کہ اشتغال کرین سے پہر سبکو بدرقہ
کام بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت کیا اور قضای ایزدی سی اوسی سال مین مرغ روح اوس بادشاہ حمیدہ خصال کا شکارگاہ مین بدام صیاد
اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب اس مقام کی نہین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ عبد المطلب کو مرگ ذی امان ندی کہ دوبارہ بملاقات
بادشاہ جاذی الاسمین نشتگان سیف ذی یزن سی وثوق تعبیر خواب کہ پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکھا تھا زیادہ
ہوا اور چونکہ ان اوراق مین مرتہ بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگی ذکر ثمہ حقیقت منام اور اوسکی اقسام کا شاید کہ نزدیک خردمندان
صافی ضمیر چندان نامناسب نہ معلوم ہو دی بلکہ واقفون کو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو بمقتضای قول مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست
موجب مزید افادہ ہو رای ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نرہی کہ خواب عبارت ہی از رہنی حواس ظاہرہ کہ مشاہدہ محسوسات سے
بواسطہ میل کرنی روح حیوانی کی بسوی باطن پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہی تو اوسکو خواب کہتے ہین اور خواب بمعنی ثانی دو قسم
پر منقسم ہوتا ہی راست اور دروغ خواب راست وہ ہی کہ جب نفس بشری شعاع عقل سی کہ فائدت پاوی بنا بر مناسبت اصلی کہ بملا اعلی اور جسمان
عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین منطبع ہوین جو بدیہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمع حکما کی مقرر ہوا
کہ مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب حس مشترک مقدم دماغ ہر نی نوع انسان کی ہے اور چونکہ

کہ اس حس مین حواس ظاہری پہنچتا ہی مخزون خیال ہوجاتا ہی اور سب صور اشیا اوسمین ارتسام پاتی ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہی اور متخیلہ ضعیف
پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم نوم مین نفس پر قابض ہوتی ہین وہ اوسمین کچھ تصرف نہین کرسکتا اور نہ بصورت دیگر قدرت انتقال رکھتا ہی بلکہ اوسیطرح
حافظہ کو تفویض کردیتا ہی اور نایم بعد از بیداری اوس نفس کو کہ نفس فلکی ہی نفس بشری پر انعکاس پایا ہی اپنے خیال مین موجود پاتا ہی پس خواب ہوتا ہی راست غیر محتاج
بتعبیر اور اگر متخیلہ بھی قوی ہووے اور اوس صورت مین کہ نفس فلکی ہی نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کرے اور بالمناسب اوسکو اپنا کر خیال کو سونپے یہ خواب ہوتا ہے
راست محتاج بتعبیر ان مقدمات سے لازم آیا کہ خواب است بھی دو قسم پر تقسیم پاوے جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہی اور رای ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویاے صادقہ
مخصوص ہی بمتقدان ملت اسلامیہ و ملل ہوتا ہی جب قوت متخیلہ قوی ہو اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر رعایت قدیم خواب مین اپنی حرکات تشبیہ و تمثیل
اور تالیف اور تفصیل ہی مشغول کرے کہ مطالعہ عالم معقول سے اوسکو مانع آوے کیونکہ متخیلہ کا یہ کام ہی کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوے اور اشیاے منفصلہ کو مالگدر
ملتئم کرے کبھی ہووے کہ اجزاے ملتئمہ کو جدا کردانے اور تصویر نفس اسمیہ پر خالی ہووے مصرع زہی تصور باطل زہی خیال محال اور کبھی ہو کہ کوئی خلط
اخلاط اربعہ مین کہ بدن پر مستولی ہووے اور متخیلہ بمقام مناسب اوس خلط کی مختلف صورتین نفس کو دکھاوے مثلاً جب خون بدن مین غلبہ پاوے اور اوسکے
تجاوزات نفس مصاعد بسوئے دماغ ہون اور نفس ناطقہ از بستیاری تخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین حس
مشترک مین منطبع ہو تو خواب مین اشکال سرخ رنگ انیش ملاحظہ ہووے اور صورت از دیاد صفرا صور زرد اور زیادتی بلغم مین دریا و باران اور کثرت
سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکھائی دیتی ہین پس نحوائی ان سطور سے واضح ہو کہ رویاے کاذبہ تین طرح پر ہوتا ہی یعنے ایک تو بسبب
ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اوسمین تصرف کرتی ہی اور دوسری غلبہ اخلاط بدنی سے اور تیسرے جو ندکور کہ اوقات بیداری مین ہوتی ہین بسبب فرط توجہ
طبع کے وہی امور یا مانند اوسکے اختلاف دیکھتا ہی مصرع چو پیر دمبتلا میر دچو خیزد نبتلا خیزد ۔ بہرحال منجملہ منامات صادقہ مستغنی التعبیر ہی ایک خواب عبد المطلب کا
ہی کہ صورت واقعہ اوسکی یہ ہی کہ ایکدن حجرہ مین مشاغل سے فارغ ہوکر یہ سوتے تھے کہ قلم قضا نے انکی لوح خاطر پر ایک سطر عجیب لکھی اور مرات ضمیر انکا ساتھہ
ایک صورت بدیع کی نقش پذیر ہوا یہ بادل صدیم ایک کاہنہ پاس گئے کہ فن تعبیر مین عدیم المثال زورگار تھی کاہنہ آثار خوف و رعب انکی بشرہ پر مشاہدہ کرکے
پریشان حال ہوئی عبد المطلب نے کہا سچ ایک خواب دیکھا ہی کہ اوسکی مہابت سے پریشان خاطر ہون اور سچ اسطرح پر دیکھا ہی کہ ایک زنجیر سفید پیدا ہی صلب سے
ظاہر ہی اور اوسکی چار طرف ہین ایک جانب اوسمین سے ثریا سے پیوستہ اور ایک بطرف تارہ بشری اور ایک اوسکا ملحق بمشرق اور سر دیگر ملتصق بمغرب ہی اور مین بیحد متعجب اوسکو
دیکھتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و خرم ہوگیا کہ مشتمل تھا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات مین ہوتی ہین اوسمین موجود ہین اور دو سبز روشن ضمیر
فرخ لقا باصفا اوس درخت کی نچوٹی پر ہین اور سچ اون دونون کے نام و نشان اونکا پوچھا ایک نے کہا میرا نام نوح ہی اور دوسرے نے فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے
پھر مجھکو کہا اے عبد المطلب یہ درخت وہ اصل شریف ہی کہ اباو اجداد سے تجھ تک پہونچا اور تیری پشت سے ظہور پایا اور قرون بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق

انتقال پاتا رہا ماہنہ یہ کہا اگر اس امر مین تو صادق ہی تو ایک شخص تیری نسل سی ظاہر ہوگا مقیمان صوامع ملکوت اور ساکنان حصار ناسوت حاشیہ طاعت
اوسکا اپنے دوش پر ڈالین اور حلقہ اطاعت اوسکا گلا مین پہنین گے اور زنجیر ذلیل ہو اوسکے حکام قواعد دین اور کثرت انصار پر اور حلقی اوسکی منبی ہین ثبات امر اور
استحکام کار اوس صاحب سعادت کی جو کہ اوسکی ساتھ مخالفت کری مانند قوم نوح بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اوسکی فرمان برداری کری
آتش جہنم اوپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احبار سر اسم ملت ابراہیمی مین شرط التفات اور حسن اہتمام بجا لاوی کہ تا انقراض عالم قصور واقع نہ ہو عہد
قصر نبوت اور ارکان امامت اوسکی بین راہ نپاوی اور راویان اخبار صادقہ روایت کرتی ہین کہ زمان عبد المطلب مین غلبہ قریش اوس گروہ پر کہ انکی ساتھ
مجادلہ و قتال کی لیے آئی تھی یہ تھا کہ نور نبوت انکی چہرہ پر بشکل مستدیر کہ فضا اتشکال ہی ظاہر ہوتا اور از روی تجربہ کوئی اہل مکہ مین سی کہ شک نہ کرتا تھا اور جب کہ
واقعہ صعب و سخت درپیش آتا ساکنان ام القری دست بدعا اوٹھا کر اوسکو نزد حضرت مجیب الدعوات شفیع کرتی تھی اور وہ مہم و مشکل بطریق مہل کفایت ہوتی تھی
مصداق اس مقال کا یہ کہ ایک نوبت مکہ مین قحط غلہ اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمامی زمان سی بیتاب شای فراوس و جنان مشغول ہوتی تھی و ما احسن قیل بیت
چنان قحط سالی شد اندر دمشق ۔ کہ یاران فراموش کردند عشق ۔ اور گاہی خشک سالی اس حد کو پہونچی کہ نم ہی زبان بیوہ اور یتیمونکی انکھونمین نہ رہتا تھا
اور جہاں اشتیاق نان و گوشت سی جان بلب اور دل و رفقان ناتوان عضو بدقرایش اور سرداران عرب عبد المطلب کی ساتھ کوہ شبیر پر جاتی اور انکو تضرع و تخشع
وسیلہ گردانکر منعم حقیقی منت سی وہ مویدت کہ بالدات واسطہ سبب حیات جانیان ہی مسئلت کرتی اور دعا اوس جماعت کی باسرع اوقات قرین اجابت ہوئی اور سبب
نزول باران حمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم و شاداب ہوتا اور یہ محض برکت قرب نہان ظہور سید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ و سلامہ علیہ
الی یوم الدین سی حصہ ور پاتا تھا اور لکھا ہی کہ تتابع لطف ایزدی سی عبد المطلب بوجود دس پسر اور چہ دختر مسرور و مستبشر ہوئی اول پسر انکی فرزند نہین
کہ بخلعت ہستی مخلع ہوا حارث تھا اور اسنی حفر چاہ زمزم مین اپنے پدر بزرگوار کی ساتھ سعی بلیغ کی اور ابو سفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ فرزندان حارث سے
تھا اور ابو سفیان سال فتح مکہ مین مسلمان ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اوسکی باب مین فرمایا کہ ابو سفیان سید جلسای اہل جنت سی ہی اور بالات
اور قضایای عام انکی آیندہ مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور یہ وہ ابو سفیان نہین ہی کہ پدر معاویہ سلطان شام ہی اور دوسرا ابو لہب اور اوسکو ابو عتبہ
بھی کہتی تھے اور جملہ سادات غزال خانہ کعبہ سی ایک یہ ہی اور باعث ذردی اسکا یہ تھا کہ ایک شب ابو لہب ہمراہ قریش کی کہانا کھاتا تھا اور کنیزکان معینہ نزد
کرتی تھین جب اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی رائج ترا دون دو آہو برہ طلای کہ عبد المطلب نی چاہ زمزم سی نکالی تھی نظر آئی لاجرم وہ غزال کعبہ چوراکر
بیچنے کی اتفاقا عبد المطلب سرای اہل عیش کی دروازی پر گذری اور آواز اون عورتون کی کہ بانگ سنی کہ یہ وہ ابیات گاتی تھین کہ مشتمل تھین اس امر
پر کہ وہ فعل منکر انسے صادر ہوا عبد المطلب نی اور اہل قوم کو اس معنی سی آگاہ کیا ہو اوس گروہ کو پکڑکر فراخور حال تنبیہ و تادیب کی اور زوجہ ابو لہب سی متعلقہ اور حتیہ بین کہ مان انکی نام جمیل تھی چونکہ معاویہ کی اور خواہر ابو سفیان کی کہ فحوای آیت حمالۃ الحطب اوسکا حال کا سبین ہی تفصیل اسے

اس مجمل کی اسطرح پر ہی کہ ام جمیل یعنی زنت ابولہب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بغایت کوشش کرتی تہی مکری کہ پشتارے خارستان اور درخت سنبلان سی لاکر شب راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ کرتی تاکہ جب وقت صبح دولتخانہ سی مسجد الحرام مین جاوین وہ خارہاے مبارک کو آزار پہنچاوین کہتی ہین کہ مین اسی خارکا بار سر پر کیا اور رسن اوس پشتارہ کی اپنی گلی مین محکم باندہی کرناگاہ وہ اسکی سر پر سی گر پڑا اور اوس رسی سی اسکا گلا کٹ گیا اور یہہ اس خنگی سی راہی دوزخ ہوئی **اور** اسیطرح سی ابولہب بہی تا آخر عمر حضومت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مصروف رہا یہانتک کہ بارہا اسنے بنا بر ہلاک آپ کی قصد کیا لیکن محافظت الہی مانع آئی **اور** بیچ تفسیر عزیزی کی تفسیر سورۂ تبت مین لکہا ہی کہ جب سورہ شعرا مین **آیت** وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو ای محمد خویشان نزدیک اپنی کو عذاب خدا سی **آیت** وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ہ یعنی اپنی پانو نیچے رکہدا نکی واسطے جو تیری ساتہہ ہون ایمان والے پہر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہدے مین الگ ہون تمہارے کام سے لذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوے اور ہر ایک کو اپنی اقارب مین سی آواز دی اور سب جمع ہوئی بعد ازان فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دوں از عقل تسے کہوں اوسکو باور کرنا شلا اگر کہوں کہ لشکر جرار تمہاری تاخت و تاراج کو اسطی عقب اس پہاڑ سی چلا ہی اوسکو باور کروگے اسلئے کہ تم بسبب نشیب مقام ایستادگی نہین جانتی کہ پہاڑ کی پیچہ کیا ہی اور مین قلہ اس کوہ پر سی جو کہڑا ہون دور دور کا مجمع نظر آتا ہی پس جو کچہہ کہین کہون قابل اعتبار ہی سب نے کہا درست ہی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس تمکو ڈراتا ہون عذاب خدا سی کہ اگر میری اطاعت نکروگی اور بقرآن شریف ایمان نلاؤگی تو تمپر عذاب نازل ہوگا اور جیسی اوسوقت کچہہ نہوگا ابولہب کہ نام اسکا عبد العزی ہی کہ یہہ عم علاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کار دبار کو اسلئے تمکو بلایا اور جمع کیا تمہارا ہلاک ہو جیسا نوای محمد یہہ سورت اس خبیث کی جواب مین نازل ہوئی **قال اللہ تعالی** تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ یعنی ہلاک ہو جیسا ہاتہہ ابی لہب کے تَبَّ اور ہلاک ہو جیسا ابولہب مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ یعنی کچہہ فائدہ نکیا اوسکے مال اوسکی ذات اور جسکو کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سی اور بعضون نے اس سے مال مورونی اور مال مکتسبی مراد رکہا ہی اور بعضی فرزند سی مراد لیتے ہین ہر کیف ہر ایک ان امور مین سی متحمل ہی اسلیان بی نفعی مال و مکسوبات اوسکی کافر مانی مین کہ اگر یہہ چیزین دنیا مین اوسکو فی الجملہ نفع کرین گی تو یہی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جای استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرین گی کیونکہ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ اشتاب ہی کہ داخل ہوا تش مین یعنی بمجرد مرگ اوسکو آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت اسکی حق مین نکرین بخلاف اور کافرون کی ذات لہب صاحب شعلہ ہای عظیم کیونکہ کہڑا اوسکا اورون کی کمر پر زیادتی رکہتا تناسب قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور علاوہ اس سے بنا بر مزید عداوت اوسکے اور علاوہ ازین اسباب زیادتی عذاب اوسکے یہہ ہین کہ اوسکی محبوبہ کہ ساتہی اوسکی عذاب مین جلاوین گی اور اسیواسطی فرمایا وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ مراد یہہ کہ وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین پشتارۂ خار لاتی تہی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین پراگندہ

کرتی تھی اور زمین مقابل اسکی ڈالی جاتی تھی جسپر کوئی بیٹھتا تھا جو اہر زمین نہیں آتی تھی اور اس عورت میں کہ جای باندھتی تھی اور

نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم لیکن اتفاق سب کا اسپر ہے کہ بیشک وشبہ عبدالمطلب نسبت بحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکھتے تھے اور محبت اور شفقت انکی حضرت پر اس مرتبہ تھی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر جانتے اور گاہ گاہ کہتے اور ایما کرتے کہ اس کودک کو شان عظیم و پیش ہے اور عنقریب بمعارج سروری اور مدارج نیک اختری ترقی کریگا کہتے ہیں کہ ایک سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تھا اور اوسپر وساوہ واسطے نشست عبدالمطلب اور اونکی اولاد کی بچھاتے تھے اور یہ وہاں اور انکی اولاد اوسپر بیٹھتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس فرش پر بالاتر انکر جاز انو بانکین تمام جلوس فرماہوتے اور اعمام حضرت خیر الانام آپکو اس حرکت سے منع کرتے تو عبدالمطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبدالمطلب خواب مین ہوتے تو بیخبر آنحضرت کی کوئی یارا و قدرت نہ رکھتا تھا کہ اونکو بیدار کرے اور اگر خلوت مین جاتے تو سوای حضرت کے وہان کوئی بار نپاتا تھا اور پیوستہ عبدالمطلب حرکات اور سکنات معجزآیات حضرت سے آثار سیادت و سروری مشاہدہ کرتی اور بر سبیل تفاخر اشنا دیجانے سے اوسکو تقریر فرماتے اور ایام حیات اپنی مین کفالت آنحضرت کو بابو طالب حوالہ کیا کہتے ہین جب مرض موت عبدالمطلب پر استیلا پایا اور طبیعت انکی دفع بیماری قوی سے عاجز آئی اپنے فرزندونکو جمع کیا اور کہا اب وہ حال کہ ناگزیر مخلوقات ہی نزدیک پہونچا اور ضمیر مین کوئی وسوسہ نہین ہے مگر اس اندیشہ محبت کے کہ اسکا باپ اور نہ مان اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان ہونی چاہیے کہ تم سب فرزند قبول کرو بعد از فوت میرے یہ تصدا سکے قیام کرو ابولہب اور بعضی اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتمس انکا مسبدول نہ پڑا جب ابوطالب نے دیکھا کہ طلوع براہ ران باتباع مقرون نہوا لاجرم بعرض پدر بزرگوار پہونچایا کہ رضای سرور قریش و دیار عرب ہو تو اعلاء شان احمدی اور ارتفاع مکان محمدی اور اہتمام ترتیب ثمرۃ الفواد اور سعی نرسیج اوس دودمراد مین حسب مقدور واز امکان بتقدیم اوپہچانا مین اور روا نہ رکھون کہ غبار ملال احوال و مال اسکے پر بیٹھے عبدالمطلب کو یہ التماس موافق طبع آیا کیونکہ ہمیشہ سوانح حالات اور حدوث واقعات محمد نیز باوجود صغر سن کے مستشار میرا تھا آرا مین اوسکے ساتھ ہی مشورہ کرتا ہون دیکھون کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہ کلام کرکے بسوی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئی اور کہا تیری داغ فراق اور سوز مہاجرت کو جہان فانی سے بعالم جاودانی لیجاتا ہون بعد از موت میری اپنے کونسے چاہے سپرد رکھتا ہے مین اوس سے ہر قسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجالاؤن خواجہ علیہ التحیۃ والسلام اوٹھے اور ابوطالب سے معانقہ کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبدالمطلب نے کہا الحمد للہ کہ رضا تیری میری اختیار کے موافق سے مصرح ہر چہ بدہ رضای تو ہست رضای ہمان ہے پھر ابوطالب سے کہا کہ محمد کو مین تجھے سپرد کرتا ہون چاہیے کہ شرائط تحفظ اوسکے مین لوازم تیقظ بجالاوی ایسا کہ وفور سعی اور کمال اہتمام تربیت مراعات اس فرزند مین کوئی دقیقہ نامرعی نہ رہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت مین یہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال تیرا مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکی کو پاویگا اوسوقت تجھکو معلوم ہوگا کہ دانا ترین اہل عالم اسکا مین تھا ابوطالب نے وصیت پدر صمیم قلب سے قبول کی اور ہاتھ پکڑکر عہد و میثاق باندھا بعد از وقوع پیمان عبدالمطلب نے کہا اب سکرات موت اور تلخی جان کنی میرے اوپر آسان ہوئی اور روی مبارک حضرت رسول کو جو منشا وقوع

کیا اور کہا کہ کسکو اپنے فرزندون مین سے خوشنود اور خوش رو تر عجیب مینے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی نقد زندگی بتقاضی اجل سیر ہوکی مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کی تھی حضرت رسول مقبول آئمہ سبکی عمر مین انسے جدا ہوی اور رعایت کنف ابو طالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہی اور ابو طالب ذی مادر العمر اپنی بوفای عہد و پیمان قیام کیا یہ تما حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت لکھا کیا اور ہاشم کہ پدر بزرگوار انکی تو نام او نکا عمرو ہی اور ہاشم اس جہت سے کہ گویند ہشم یعنی نان ریزہ کرنیکے ہین اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ نام انکا عمران ہے بنا بر رفعت رتبہ کہ یہود کہتے تھے انکو عمران العامی کہتے تھے کسواسطے کہ یہ سال قحط اور عسرت مین بسوی دیار شام جاکر وہان سے نان باندازہ شتران کثیر پر لاد کر حرم مین لاتے اور روز دو اونٹ ذبح کرکے پکاتے اور نانہای خشک کو ثرید بناکر ہر روز دس دفعہ تقسیم کرتے اول جنکے کہ عرب مین مہمانونکو بہ ثرید ضیافت کی ہی تھی اور اسی جہت سے ملقب بہ ہاشم ہوئی اور یہ سخاوت مین ضرب المثل اور صباحت مین بدیل اشعہ انوار مصطفوی جبین مین انکی سی ایسی درخشان تھی کہ جو کوئی انکو دیکھتا تاب نظر نہ لاتا اور پیشانی زمین پر رکھتا۔ بعضے سلاطین ترسا کہ تقلد ملت نصاری تھے اس معنی کو اجبا سماوی سے جانکر بہ مصاہرت انکی راغب تھی از انجملہ ہرقل ذی ایک قاصد انکے پاس بھیجا اور وہ مخدرہ کہ اپنی شبستان عزت مین رکھتا تھا اپنے عرض کی ہاشم نے قبول کرنی التماس اوسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اوس خواب کے کہ مدینہ مین دیکھا تھا سلمہ کو کہ اشراف قبیلہ نجار سے تھی اور بزیور عقل و گیاست محلی حبالہ نکاح مین لائی شروط باین امر کہ وضع حمل خانہ سلمی مین ہووی اور بعد از عقد اوس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اوسکو حمل عبد المطلب رہا بنا بر اوس شرط کے کہ واقع ہوئی تھی اوسکو مدینہ مین لای اور حبب عبد المطلب پیدا ہوی ہاشم بجانب شام گئی بمقام غزہ مین کہ توابع دمشق سے ہے مریض ہوکر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمان اسمعیل پیغمبر و علم اور کلید خانہ کعبہ کہ باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتا آتا ہی عبد المطلب کو تفویض کرین اور ایام جوانی مین عالم فانی سے انہون نے رحلت کی اور قبر انکی اوس دیار مین معروف و مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین ہاشم پیش از ولادت عبد المطلب شام مین گئی اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنے بھائی کو سپرد کیا اور اپنی حکومت بھی انکی رای پر قرار دی پہر اون اشیا مذکورہ نے مطلب سے عبد المطلب انتقال پایا اور انکی چار بیٹے تھے اسد کہ پدر مادر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہین اور نوفل اور صیفی اور عبد المطلب کہ ہمارے پیغمبر کے جد ہین اور نام عبد مناف انکی پدر بزرگوار کا مغیرہ ہی اور کنیت انکی عبد الشمس ہی اور مناف نامی ایک صنم تھا صنام مین سے اور غایت حسن و جمال سے کہ یہود کہتے تھے انکو قمر بھی کہتے تھے اور انکی بھی چار فرزند تھی ہاشم کہ جد عبد اللہ ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہے اور نوفل کہ جد جبیر بن معظم ہے اور مطلب کہ جد اعلی امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئی اور حکومت کہ انکی باپ سے انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نے باتحاف عبد مناف مبادرت کی اور کہتے ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوی تھے اور پیشانیان انکی باہمدگر ہنگام ولادت چسپیدہ تھین اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہی کہ مشہور اسطرح پر ہی کہ پشتین دونونکی چسپیدہ تھین ہر چند لوگون نے سعی کی کہ افتراق انمین حاصل ہووی میسر نہوا آخر الامر بتحریک شمشیر جدا کیا و لیکن اوسوقت بعضی ارباب بصیرت نے بملاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہ اس امر کی علامت ہی کہ اولاد ان دونو بھائیونکی اظہار رائی و تصمیر

اپنا اپنا حصہ شمشیر اور معمات اپنی باہم بحکومت تیغ بالقطاع پہنچائین چنانچہ بانجام کار بمقتضای العقل نصف الکرامات اسیطح ظہور مین آیا اور انکی نسل مین
سے مراد سکا باقی ۔ بامصداق اس مقال کے وہ قضائی ہین کہ درمیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وابوسفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید مین واقع ہوئی کہ تفصیل اونکی سے کتب سیر مشحون ومشحون ہین اور قصی
بمعنی بعید ہی نام انکا زید ہی اور لقب مجمع اور فضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے کہتے ہین کہ قریش بعد از پراگندگی سعی انکی سے جمع ہوی اور صورت واقعہ
اسطرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بنی خزیمہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کرکر نازل کوا پر قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ بنیادی شرف التماس رکھتے تھے مکہ مین جگہ
دی اور بعضونکو کہ انسی مرتبہ مین نازل ہوتے ظاہر مکہ مین جای تعین کی اور زمرہ اول قریش ایاطح اور فرقہ دوم کو طواہر اور وجہ توصیف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانطحی اس جہت سے ہے اور قصی انکو اس سبب سے کہتے ہین کہ بعد از فوت پدر اور ملازمت مادر بمکہ وشام مین جاکر چند مدت
وہان رحل اقامت ڈالا جب انکو قصی یعنی مباعدت قبیلہ اور قوم سے حاصل ہوئی قصی ملقب ہوئے بنظر اسکے کہ القصی بمعنی بعید یعنی خورد کہ اور
افتادہ ہی اور یہ دور پڑے تھے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جائے فیصل قضایا ئی کعبہ قرار دیا تھا انہون نے اسکو بنا کیا دار الندوہ مجلس
قوم اور جایگہ سخن بانگو کہتے ہین ۔ ندوہ ۔ لغت مین بمعنی سخن گفتن اور ندی ۔ اور نادیہ بمعنی مجلس ہے لکھا ہی کہ قصی نے ایکدن ایام حیات مین
اپنی اہلیت کو جمع کیا اور بتقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے ڈرایا اور بعد از اتمام نصیحت اپنے ہر ایک فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا
اور نقابت و ایالت کو بعبد مناف قرار دیا اور حلم و ربانی خانہ کعبہ بعبد الدار اور رفادہ کہ عبارت ضیافت حجاج ہے بعبد العزی تفویض فرمایا اور سقایت
زمزم اور حجابت کعبہ اور رفادہ اختراعات انکی سے ہے اور کلاب بکسر کاف بمعنی جمد گرخصومت کرنا جامع کلب اور کلب بالفتح بمعنی سگ اور سرزد بعضی
کتب مین جیسے اکسباع بالکسر جمع سبع ہے بمعنی درندہ نام کرتے ہین اور واسطے اعراب تھا کہ اپنے فرزندونکی اسطرح نام رکھتے ہین ایک اعرابی نے دیکھا کہ تم
اپنے فرزندون کی نامہائے بدشکل کلب اور ذئب کیون رکھتے ہو اور اپنے غلامونکو باسمہائی نیک مانند مرزوق وریاح کسواسطے موسوم کرتے ہو جواب دیا
کہ نام کہتے ہین ہم اپنے فرزندن کی بنا بر تحدید دشمنون کی اور غلامونکی اپنے واسطے اور نام کلاب حکیم ہے اور بعضی کہتے ہین عروہ اور یہ سردفتر قریش اور
اشراف قبیلہ عدنان تھے اور بعد از آنکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئی کما بشارت ہوئی منجانب قریش کہ یہ فرزندونکو شرف حاصل
ہوگا بواسطہ مناسب ملت کی کہ انسے ظہور مین آویگا اور تمہاری اولاد بھی اوس شرف سے محروم نہ ہوگی کہ اوسکی مکافات کریگا خات دعاجل وآجل سے
سالم رہیگا اور دار الندوہ جس پر کہ یہ سنگر بی طغیان وعناد اور سرکشی کیا کرتے تھے لیکن درحقیقت اس غلام کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ تھی
اور یہ دربر کہ انکی عمر مین آثار النبوت اور مدارج مین لکھا ہے کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ [illegible] کو اور [illegible] مہمانان اور [illegible]
جمع کرتے تھے اس روز مین قریش کو اور خطبہ پڑہتے انپر اور نصیحت کرتے تھے انکو [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو اور

اولاد میں سے ہے اور حکم کرتے تھے انکو بمتابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ اونکے اور انشا کرتے تھے اس باب میں اشعار کہ اونمیں سے ایک بیت یہ ہے شعر یا یتنی شاھد امواعی بعوتہ ہ اذا قریش تنفی الحق خذ للتا ہ اور لکھا ہے کہ قریش جمیع امور میں برای دوربین انکی عمل کرتے اور انکی فرمان واجب الاذعان سمجھتے تھے اور یہہ سرانجام اسباب معیشت فقرا و مساکین میں ہمیشہ آمادہ رہتے تھے کہ سالہا کی قحط میں الوان اطعمہ انکی خوان ضیافت پر مہیا رہتا تھا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلایق پر ترغیب دیتے انہوں نے قرب سفر آخرت اپنی اہلبیت کو جمع کیا اور کہا کہ سنو اے میرے آباؤ اجداد کی اسطرح سنا ہے کہ ایک پیغمبر عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ ہر یک طاعت اوسکی سعادت جاوید کا اور کفر انقیاد اوسکی بدبختی کا ہوگا میری وصیت یہ ہے کہ اظہار نبوت کو ارحام طاہرات میں کہ کفار اور منافقات سے مصون تفاوت کریں کہ اوسکی اصل کریم ہے اور فرع شریف ہے اور جو کہ کسی کار میں اقدام کریگا اور بجو کہ عواقب امور میں اندیشہ ناک ہوگا تائب نہ ہوگا اور کہا ہے میں نے خواب میں ابراہیم اور اسمعیل اجداد تمہارے کو دیکھا دیا اور اپنی اولاد کو گواہ کیا تمکو چاہیے کہ بلت حنفی تمسک پکڑو کہ میری باپ نے تمکو اسطرح وصیت کی تھی اور لکھا ہے کہ اعون نے خلاب سے اپنی آخر عمر میں کہا کہ جو منصب سیادت میری ساتھ تعلق رکھتا تھا تو تمکو رعایت زیردستوں میں طریقہ دیانت بمقتضای وصیت اسلاف بہت طیبہ لازم تھا اور سفہای قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آنا اور مجالس قوم استماع علم سے زمین رکھتا تھا اب یہہ انجام رحلت نزدیک ہوا تو قریب ہے کہ میری نسل سے ایک شخص ظاہر ہو کہ سروری شرق و غرب عرض بلکہ تمامی ملک و ملکوت اوسکی ساتھ تعلق پکڑی اور تمکو میری وصیت یہہ ہے کہ تو اپنے فرزندکو وصیت کرے تا فرزندان پسندیدہ بطن بعد بطن عہد بمیثاق دیوے کہ مروان اعمام اور مختران عمات کو کہ ہم کفو ہیں وصیت کریں کہ ہر امر میں عقل اور علم کو کار فرما ہوتا کہ فلاح پاتا وہ شخص کہ بمقتضای عقل و علم عمل نہیں کرتا اور مخفی نہ رہے کہ سیر جوادث تیری واسطے یہہ ہیں صادق ہستلزم عزوشرف اور فہم موجب حمد پذیرے اور رجوع قرین فیروزی اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا اسمہ ہی دوست وہ کوئی ہووے کہ دوست ایمان رکھے اور دشمن وہ ہو کہ اعدا ثبات ہووے اور والد بزرگوار انکے اکعب اشراف اور صنادید قریش میں سے تھے اور مرجع الیہ جمیع امور اور والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور ملجا قریش اور حاکم اور مطاع اور مقبول القول تھے اور والدہ بزرگوار انکے غالب بعنی شدت اور سختی معیش اشراف لوی صنادید قریش سے تھا اور قبائل عرب مرجع الیہم امور میں انکو گردانتے تھے اور والد بزرگوار فہر میں اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر پر ہے کہ انکا لقب قریش ہے اور جملہ قریش انہی سے نسبت کرتے ہیں اور جو کہ فہر نہیں ہے اوسکو قریشی نہیں کہتے بلکہ نانہ کہتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک قریش لقب نضر بن کنانہ ہے اور اونکی اولاد کو قریشی کہتے ہیں اور قریش ہوں وجہ تسمیہ انکی میں بہ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہیں مشہور یہہ ہے کہ قریش نام ایک جانور بزرگ کا ہے کہ وہ دریا میں رہتا ہے اور اوسکو کوئی جانور نہیں کھاتا اور یہہ غالب آتا ہے سب جانوروں پر اور غالب نہیں آتا اوسپر کوئی جانور اور صاحب بعضے شعر میں ذکر کیا ہے ابیات شاہد اس بحث پر انشا کی ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جمیع دریا میں بعد اسکے کہ متفرق ہوتے تھے قریش بمعنی جمع ہونے

اور فراہم کرتے تھے اور بنا برین کے یہ اہل تجارت اور کسب ہوتے قریش بھی کسب کرنے اور جمع لانیکے بھی آیا ہے اور بعضے کہتے ہین جب خلق جمع کیوا سطے
ائی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور اونکو کچھ دیا کرتے تو تقریش معنی تفتیش کی ہے **اور** صراحین لکھا ہی کہ تقریش و غلاننا اور اقتراش سعی کرنا بقصد ہے
اور انکو انکے والد نے مرض موت مین وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سی یہ ہی کہ قبل از وقوع مصائب اوس سے پرہیز کرے جب بواختیار کوئی حادثہ
لاحق ہو تو عروہ وثقای صبر و تحمل کو پکڑی بوکہ مین اپنے سرہ موتی مین ہون وظیفہ یہ کہ ہرگاہ خوف اشتغال نایرہ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہو جاہی ہے
کہ اطفاء اوسکا باب شکیبائی عمل مین آوی اور بی صبری اور بیقراری نکیجاوی ولیکن یہ دولت اوسوقت حاصل ہووے کہ تعلق اور التفاتی بلیات کو
اطراف و جوانب بدنسی بعید نجانی اور ہر دیحیات کو اہل ممات سی تصور کری اور تھوڑی مال پر قانع ہو کر وظایف مکر یجالاوی کہ وہ قلیل نا اوس کثیرین
سے ہو کہ قناعت سی منتظم نہووی اجتنبیس کہ اوسون کی پاس ہووی **اور** والد بزرگوار انکی **مالک** ہین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ قریش عبارت
انسے ہوا اور اطلاق لفظ قریش کی قبیلہ پر وجہ مناسب لکھی ہین کہ اوسی مناسبت سی انکی اولاد کو بھی قریش کہتے ہین **اول** یہ کہ دریا مین ایک دابہ ہی
کہ دواب بحری پر ستولی ہی اور وہ بقریش منسوب ہی جب نظر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اوسکو قریش کہنے لگے **دوسرے** یہ کہ
قریش ماخوذ ہی تقریش سی اور تقریش بمعنی تفتیش ہے اور جو کہ یہ جویای حال مردم کی نیبقی کرتی اور مراسم رعایت بجالاتی تو بقریش ملقب ہوئے
تیسرے یہ کہ یہ مشتق ہی قریش سے بمعنی کسب یعنی یہ جو اپنے متعلقون کو اکثر تجارت بیجا کرتے تھے لوگ انکو قریش کہنے لگے **چوتھی** یہ وجہ مختار الیہ اور
صحیح ہی کہ بنزدیک بعضے از اہل لغت قریش بمعنی فواہم کرنیکے ہی اور نضر نے بنا براسکے کہ اولاد احفاد تمامی اپنے کو جمع کیا اس اسم کی ساتھ ملقب ہوئے
اور والد بزرگوار انکی **نضر** ہین کنیت انکی ابو نضیر ہے **روایت** کرتے ہین کہ نضر ایک شب اپنے حجرہ مین سوتے تھے ایک آواز سنی کہا یا بو نضیر تمکو
فخر گردانا در میان ملک ظاہری اور عزت ابدی کی کہا کلا یا رب قد اخترت ما یبقی ابدا یعنی ای رب میری تحقیق اختیار کی ہے وہ چیز کہ باقی رہی دوام
اور ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح و انصاف خلق ترغیب اونجل و حسد سے ترتیب کی اور سیادت عرب انسے تعلق رکھتے تھے اور یہہ
رجوع الیہ اونکی تھے **اور** ایک روز انہون نے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزندون ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ مجدد و بزرگی اباواجداد
سے تمکو پونہچی پس مراتب اپنی ملحوظ رکھو اور تمسک اسکے کہ سروری عرب نے تمپر قرار پایا ہے احکام الہی کی تعظیم کرو اور خالصًا للہ باعمال صالحہ تقرب
ذہونڈہو اور امور مستلزم دنائت ہمت سی اعراض اپنے نفس پر واجب جانو اور عقود دایم اپنا ورد کرو اور جو کہ تمسے قطع کرے اوسکے ساتھ ہم
پیوند ہو اور اکفای شایستہ اپنے سے بواسطہ قلت اموال اعراض نکرو کہ مال باطل اور ہایل ہے **اور** والد بزرگوار انکے **کنانہ** بن خزیمہ
کہ باکثر صفات نیک قوم عرب مین مشہور تھے اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی کہ اوقات تنگدستی
مین ہی بذل و ایثار مین بقدر مقدور دریغ نکرتی تھے اور حالات طیش و تعب مین کلمہ مکروہ حق اعدا کی انکی زبان پر نہ آتا تھا بالجملہ آخر ایام حیات

مین انمون نے بھی بہ سبب عادت آبای کرام اپنے وصایای صیانت نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بروقت ورود قابض ارواح نقد حیات کو تفویض اوسکے کیا اور والدانکے مدرکہ مین انکا عامر یا عمر ہے اور انکو مدرکہ اسواسطے کہتی ہین کہ جب غروشرق انکی آبا واجداد کہتے تھے اوسکو انہون نے دریافت کیا اور منصف اوسکے ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ الکدن ایک خرگوش کو پیچھے دوڑی اور اوسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لفظ نے شہرت پائی اور بہ تقدیرہای ہوز اس کلمہ مین سالفہ کیواسطے ہو اور یہ معنی کلام عرب مین متعارف ہین اور والد بزرگوار انکے الیاس ہین روایت کرتی ہین کہ ہرگاہ دیدہ ابوین بعد از یاس بمشاہدہ جمال فرخندہ انکے روشنی پذیر ہوے لاجرم بالیاس موسوم کیے گئے اور بعد از اکتساب فضائل اور عروج معارج شرف ابتدای نبی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیم اور طریق مستقیم سے منحرف ہوگئے تھے اور سالک مسالک ادی ضلال تھی باتباع ملت خلیل الرحمن دعوت کی حب وفور دانش اور کمال انکی عرب پر ثابت ہوئی اقاسے اور اوانی ذکر متابعت انکی باندہی اور یہ ممدوح آفاق وعصر ہوے چنانچہ قصائد شعرای عرب نکی مدح مین بہت ہین اور یہ اول وہ شخص ہین کہ بنا بر ہدیہ خانہ کعبہ اپنے اونٹ بھیجے اور آوازہ زنجانی مین ہماری سل انکو عائد ہوئی انکی بی بی نے کہ خندق نام تھا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کی سایہ مین نہ رہی اور اپنی نفس کو کسیکے عقد مین نلاوی اور لباس سکلف کبھی نہ پہنی غرض کہ بعد از فوت شوہر خندق نے اپنی وفای نذر پر قیام کیا اور رفیانی حیرت اور وادی سرگردانی مین پڑا کیے تا آنکہ وہ بھی رحیل ملک بقا سے ہوا اور انکو والد مضربت تقویت ملت حنفی مین ساعی ہوے اور شریعت ابراہیمی نے اسے رونق بہت پائی اور اول سب جو فدای شتر بہ خانہ کعبہ انہون نے کیا اور بعضے کہتے ہین فدای شتر بھی انکی فتحرات سے ہے اور والدانکے نزار ہین اور کنیت انکی ابو ربیعہ ہے اور ابو اباد بھی کہتے ہین لکھا ہے کہ نزار انکا اسواسطے نام رکھا کہ ہنگام ولادت انکو والد نے شکرانہ مین ہزار شتر قربانی کیے خلائق نے باسم انکو منسوب کیا اونمون نے کہا ایسی نعمت کے مقابل مین کہ خدا تعالی نے عجاوزانی فرمائی ہے مین ابتک اسکو اندک شمار کرتا ہون اور آثار النبوۃ مین لکھا ہے کہ نزار مشتق ہے نزر سے کہ بمعنی اندک ہے مشہور ہے کہ جب نزار پیدا ہوئے انکے باپ نے انکی دونو آنکھون مین نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ کیا اور کمال سرور وابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کھلایا اور کہا یہ سب اس فرزند کے حق مین اندک ہے اسی رعایت سے نزار انکا نام رکھا کہتے ہین کہ نزار مال بہت رکھتے تھے اور در حال نزع وصیت کی تھی کہ نقود مضر کو دیوین اور خیول ربیعہ کو اور عبید آباد کو اور تمامی اموال اور فرزندونکو اور والدانکی معد ہین اور معنی اسکی نقل اور ثمر تازہ کی ہین چونکہ یہ بمرتبہ کمال تازہ رو تھے موسوم اس نام کے ہوئے اور از بسکہ بمشاہدہ خندہ روی انکی جن اور انس انگشت تعجب دانتو تلے مین پکڑتی تھے کنیت انکی ابو قضاعہ ہے اور انکے [illegible] فرزند [illegible] روایت کرتی ہین کہ ابنای معد بغایت شجاع اور دلیر تھے چنانچہ ضحاک بن معد یا چہل ہزار نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم تحریر مورانکی سے عاجز ہے اور کمیت اونکی احاطہ حصار سے افزون پڑھ گئی اور بعد کشش وکوشش مفتوح ہوئی اور اموال غنائم اونکا غارت وتاراج کیا اور بقیۃ السیف یہود کو اسیر ودستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی کا پیغمبر وقت سے کیا تا بنی عدنان کو [illegible]

دعا کرے کہ بلا انپر نازل ہو وہ نبی نے پیغمبر نے روبقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکی قیام کرے ناگاہ وحی انہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کہ جو خاتم النبیین اور افاضل ترین اولین و آخرین انبیا جلد اولاد اور احفاد اسکی سے ہوگا دعا ہی بد انکے حق مین قبول نہو گی اور رعد بیٹے عدنان کے کہتے ہین کہ ایکدن عدنان ایک جاہی تنہا جاتے تھے یہودیون نے کہ انسے عداوت قلبی رکھتے تھے انکے عقب مین جاکر انکو دو پہاڑونمین گھیر لیا عدنان ذرا تنا محاربہ کیا کر انکا گھوڑا گر پڑا اور متوجہ قلعہ کو وہی دشمنون نے پیچھا انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ یہ اوسوقت بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوئی اور بمجرد رجوع بجناب آسمی ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور انکو اوٹھا کر قلعہ کوہ پر لیگیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا پونچی کہ سب اوسکی خوف سے ہلاک ہو گئے الحاصل یہہ بھی ایک معجزہ تھا معجزات ماتقدم حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عدنان سے نسب شریف بالاترنمین بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ کسواسطے کہ اہل علم انساب کو اوسمین اختلاف ہے جیساکہ حدیث نبوی سے واضح ہے اور ظاہر بواسطہ کسی مصلحت کی حکمت الٰہی ہی اس امر مین مقتضی نزول وحی نہوئی اور آنحضرت تک بھی پونچا سلسلۂ انساب اجداد کا متصل تا بابو البشر نہا بواسطے قلم شکین رقم ذہبی اس مقام مین سر مخامہ موئی بہ گلو کینچا ولیکن کمیت خوف خوار قلم سیدان بیان رویا می صادقہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مین کہ قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت منجر وجود باجود آنحضرت دیکھی تھی شدید نر تعبیرات غرا مین جولان پاتا ہی پوشیدہ نرہے کہ ایک خواب مرثد ابن عبد کلاب ہوا نواہ رجال نے سمع ہی کہ مرثد موصوف کہ مملکت عرب مین ایک بادشاہ ذیشان و شوکت تھا ایات آنمی ایسا خواب ہائل دیکھا کہ اوسکی مہابت سے مثل بید از ہمگر بعد از بیداری صفحہ خیال کو حالات مفصلہ تمام سے سعرا یا غیر از ین کہ خوف عظیم اسکی خاطر پر قوی تھا لہذا اسنی اپنی مان سے کہ علم کہانت مین کچھ بانصیب تھی تمام اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اوسنی بواسطہ نسیان خواب جواب سے عاجز ہو کر تماضی کا ہنان بلاد عرب کو بلایا اور ماجرا اسکے گوش گذشتہ انسے بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہو کر کہا اگر صورت واقعہ سے ہمکو آگاہ کرتے البتہ اوسکی تعبیر مین ہم ذہن لگاتے جو کہ خواب بالکل فراموش ہوا ہے تمہاری طرح ہم بھی اس باب مین کچھ کہنے سے قاصر ہین لیکن شاف اس طلب کا ضمیر مرثد مین راسخ رہا یہہ اکیروز تنگدل ہو کر بہ شکار شہری باہر آیا اور صحرا و بیابان مین طواف کرتا تھا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک آہو پر پڑی اپنی بادہ شکار اوسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور تا دور اوسکی تعاقب مین تنہا گیا چنانچہ اہل لشکر مبت پیچھے رہ گئے اور بمدیکہ شدت حرارت آفتاب سے بیتاب ہو کر متلاشی سایہ ہوا تا ذرہ وہان استراحت کرے اس اثنا مین بواسن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گز کر وہان آبادی دکھائی دی یہہ اوسطرف متوجہ ہو کر ایک دروازہ پر اون کھڑے سوار کھڑا رہا کہ مقارن اس حال کو ایک عجوزہ ایک گھر مین سے نکلی اور اوسنی عرض کیا بیت رواق منظر چشم من آشیانہ تست کریم من فرود آکہ خانہ خانہ تست مرثد بن کلاب بموجب کہنے اوس عورت کے وہان اوترا اور اندرون خانہ جاکر فرش بہ استراحت تمام تمام بچھا لیا اور گرمی شکارگاہ سے آسودہ ہو کر کچھ دیر سو رہا جب بیدار ہوا اور آئینہ کو لی اپنے منہ پانی ایک خنزیر دیکھی کہ طراوت رخسار اوسکی بہشت برین پر طعنہ زن تھی اور نسیم زلف

عنبرین اوسکی ہوا می اردی بہشت سی حکایت کرتی تھی اوسنے مرشد سے کہا کہ ای شہریار واجب التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سی محروس و مصون رہی از کچھ آزردی طعام ہو تو ارشاد ہو دی مرشد اس سخن سے کہ ستلزم اوسکی مرفت کا تھا متوہم ہوا کہ مبادا کوئی دشمن مجہیز ستولی ہو جاوی اور اوج سلطنت سے بحضیض ندلت گراوی لاجرم جواب سی تغافل کرکے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا ای بادشاہ وہم کو خاطر اشرف مین راہ ندینی چاہیے اور طریق اندیشہ مسدود کردینی نیز بخت بلند تیرا متتبع ہی رجایہ واثق ہم عطایای ارجمند تیرسے محفوظ و منتفع ہووین اور بعد اس مقال کی الوان اطعمہ حاضر کیے جب بادشاہ تناول طعام سی فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اسکے پینی کیواسطے دیا مرشد کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنای مناکحت اوسکی نی اسکے ضمیر مین رسوخ پایا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے جواب دیا کہ غنیمہ مرشد نی کہا وہ شخص کہ تجھسکو ملک ہوی زمین خطاب کرتی ہے جانتی ہی کہ کون ہی دختر نی کہا بادشاہ باستقلال نی کہ جمیع کامہان اور رعیان عرب کو بنابر انکمشاف عقدہ ضمیر اپنی کہ جمع فرمایا تا اور اوس مشکل کا حل اونسے نہ ہوا وہ آپ ہی حسین مرشد نے کہا اس واقعہ عجیب سی تجھ پر کیونکر منکشف ہوا غنیمہ نی کہا ہان خواب مین کی دیکھا تھا ہول فراوان وجود شہاریر تھا اگر حکم ہووی تو تمام اوسمین سی کہون مرشد استماع اس حدیث سی مسرور و مبتہج ہوا اور اوسکے بیان کا مبالغہ کیا اسنی کہا ای بادشاہ تو نی خواب مین دیکھا ہی کہ یکبارگی پیدا ہوی اور باہمدگر شعاعین بجانب آسمان متوجہ ہو کر قریب افق پونہچے اور اونمین سے آگ چمکتی تھی اور دہوان اونمین سی نکلتا تھا اور بعد ازین ایک جوی آب روان ظاہر ہوی مساہدگی اور مقارنت اس حال کی ایک آواز سنی کہ خلائق کو اوس پانی پینے پر دعوت کرتی اور کہتی تھی کہ جو کوئی اس پانی مین سے تدریج تجرع کریگا یعنی بعدل پیوی سیراب ہووی اور جو کہ بظلم مرتکب شرب ہووی اور حرص کو اپنا شعار کریگا انجام مین خسران و ضلال اوسکو نصیب ہو کا مرشد نی کہا صورت واقعہ تو یہی تھی جو تو نی بیان کی اب تقریر خواب صادق کو بتعبیر موافق بمقرون کر غنیمہ نی کہا بادشاہا یکبارگی لاعبارت بادشاہون سی ہے اور آتش فرالفت اور رہ موافقت انکی اور جوی آب عبارت ہی منزل شریعت بیضا سے اور وہ کہ خلق کو پانی پینے پر دعوت کرتا تھا ایک پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو بانجور شریعت دعوت فرماوی جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو متابعت اوسکی کرے اور نشنگی ہادیہ غوایت سی خلاصی پاوی اور جو کہ مرتکب افراط ہوا اوسے ساتھ مخالفت کرے اور غرق بحر ضلالت ہووی مرشد نے سوال کیا کہ یہ پیغمبر بصلح مبعوث ہوگا یا بحرب غنیمہ نی جواب دیا کہ بغرت فرازندہ آسمان رسم خونریزی کو خلاف حکم الٰہی ہو ہرطرف کری اور دختران ملوک کو ماسر کنیزان لیجاکر پردہ بناوے کہ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار آوے پھر مرشد نے کہا خلق کو کس نہج پر دعوت فرماویگا کہا تعریف صوم و صلوۃ و صلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت ملک العلام دیگا اور احکام اجتناب اور ارتکاب عبادت اوتان اور قربان دوری ملاہے و مناہی کریگا اسنے کہا کونسے قبیلہ مین سے ہوگا جواب دیا کہ اولاد نضر بن نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا آنکہ محکوم حکم قضا شیم اوسکے ہونگے پھر پوچھا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت اوسکی کون فرماویگا کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اوسکا بنور معرفت روشنی پذیر ہوگا **القصہ** بعد جواب و سوال بایمین تمام ہوئے مرشد

اندلسیہ مین گیا کہ غیفرا کو کسطرح سے خطبہ فرماوی اور اوسنے یہ امر مفید است دریافت کیا کہا ای بادشاہ خواہندہ میرا ایک غیور بیباک ہی تم اوسکی ہم پلہ ہوسکو
یہہ بات سنکر اسنی سودای خام و اماوی کا چھوڑا اور بر سبیل تعجیل سوار ہوکر اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور تنوشتر بختی برسم ہدیہ غیفرا کے پاس بھیجا اور
یہہ حکایت اوس شاہ عالیجاہ سے برصفحات روزگار یادگار رہی **اور ایک خواب** ربیعہ بن نصر ہی افواہا رجال ہی مسموع اور بستون کتب مین مکتوب
ہی کہ یہہ ایک حکام دیار عرب سی مین کا تھا ایک مرتبہ اسنی ہی خواب ہولناک دیکھا اور بحسب اتفاق بروقت بیداری اسکو فراموش ہوا واسطے رفع
تردد کی اسنے سعیران ولایت اپنی کو جمع کیا اور بی انکو صورت واقعہ انسے کہی تعبیر خواب ہی استعلام چاہا انمون نی کہا کہ خواب نا معلوم کی کیا تعبیر کرین
ربیعہ نی غضبناک ہوکر کہا غرض تربیت تمہاری سے اس مدت تک یہی تھی کہ جو کوئی مشکل درپیش آوی تو اوسکے حل مین اقدام کرو اگر یہہ واقعہ مبہم رہیگا
تو تمکو سیاست کرونگا ایک نی ادنمین اوسکو سطیح اور دوشق نشان دیکر کہا کہ یہہ دو شخص دانا ترین روزگار ہین عجب نہین ہے کہ حل اس عقدہ مالانحل
کا انکی ناخن تدبیر سے ظہور مین آوی بنابران ربیعہ نی اول سطیح کاہن کو طلب کیا اور رمافی الضمیر اپنی سے استعلام کیا سطیح نے جواب دیا کہ تو نی اسطرح
خواب دیکھا کہ آتش باریک آئی رنگ اوسکا مائل بسودا اور تمام خلق مین کو جلا دیا **اور** بعضے کہتے ہین سطیح نے کہا ای بادشاہ تو نی مشاہدہ کیا ہی
کہ ایک ابر سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آیی اور مجموع اہل دیار تیرے نی اوسمین ہی کہا یا **اور** بر برخے کتبی ہین سطیح نے کہا کہ آخکر سیاہ تاریکی سے نکلی
اور اوس سے زمین تہامہ یعنی مین کو آگ لگی اور تمام صاحبان استخوانکی کاسہ سر کو جلا دیا بالجملہ جب سطیح نی اوسکی خواب کو کہ جسطرح دیکھا تھا تقریر کیا
ربیعہ نی کہا تو نی سچ کہا اب تعبیر اوسکی کیا ہی اوسنے قسم کھا کر کہا کہ حبشہ سی ایک لشکر آویگا اور تیری مملکت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے
پریشان خاطر ہوا اور پوچھا کہ یہہ حادثہ یہہ زمانہ مین ظہور پاویگا یا بعد سی اوسنے کہا کہ سامہ برس بعد تیرے زمانہ کی سیف ذی یزن یمن پر مسلط
ہوگا پھر ربیعہ نی کہا بادشاہ زنگبار کی پاس ملک حبش پایدار و دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد ہفتاد و چند سال کی سیف ذی یزن جانب عدن
سی آویگا اور مملکت حبشہ پر مسلط ہوگا ربیعہ نی پھر پوچھا کہ حکومت خاندان سیف ذی یزن مین دائم رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا
کہ بعد از حکومت سیف ذی یزن باندک فرصت ملک یمن ایک ہمبر غالی قدر منتقل ہوگا ربیعہ نی سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا
اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اوسپر براستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت ربیعہ جو کہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تھا اور بقیامت ایمان نرکھتا تھا اس
کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بھی کچھ شے ہی کہ ہوگی سطیح نی کہا قیامت البتہ ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو اوس
روز مجمع فرماکر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکو کار بپاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگے اور بدکردار بجزای بد بیادرکات جہنم مین
گرفتار ہونگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نی کہا سوگند کھاتا ہون مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق اور
جو کچھ مینے کہا صدق ہی جب سطیح جواب سوال بادشاہ سی فارغ ہوا دوشق کو طلب کیا اور اوسنے بھی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا

کرنا قوال سطیح موافق تھا اور شمہ ہول رو زر ستاخیزی بیان کیا بادشاہ کو جو ان سوا عظ حقہ سے انتباہ کامل حاصل ہوا تو بہت سا رویا اور
بنبوت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیا حالات او رخبر پر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب یا عجنہ بھیجکر ایک سی اولاد ساسان
میں سے کہ اوس زمانہ میں بادشاہ تھا سفارش کی شہریار عجم نے برعایت سفارش اوس جماعت کو کنار فرات پر ایک مقام دلکش میں اوتارا۔
کہتے ہیں نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ میں سے ہے اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب کو بنضر بن ربیعہ منسوب کیا ہے اور جو کہ سطیح عجیب
الخلقت اور بغایت مہارت عظیم کہانت میں رکھتا تھا چنانچہ کمال اوسکا اس خبر بای غیب مذکورہ سے ظاہر ہے اور آیندہ بھی مقام لائق میں مذکور ہونگے
لاجرم تفصیل احوال خاص اوسکے کی نظر بصیرت میں مناسب منصور ہوئی چاہیئے کہ ارباب انبار نقل کرتے ہیں کہ ولادت سطیح کاہن ایام سیل
عرم میں ہوئی اور اوسنے تا زمان طلوع کوکب درخشان حضرت مقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چھ سو برس تک پہنچی
بعضے کہتے ہیں عرم نام ایک بند کا ہے کہ بلقیس نے دیار سبا میں بنا کیا تھا اور یہ خبر یقین قرون ہوئی کہ گذشتہ بدست اہل سبا کو منظور نظر عنایت
فرما کر ساکنین مقبول اور بسبتین مرغوب اور اشجار پر اثمار اور فواکہ بیشمار ارزانی کیے تھے اور اپنے رسول مقبول کو اوس جماعت پر ارسال کیا
ولیکن کم قسمتوں نے قدر نعمت الہی نجانکر فصائح نبوی سے اعراض کیا تھا بنابراین دریای قہر الہی بتلاطم ہوا اور سیل عرم نے پہنچکر منازل اور مواطن
اوس قوم ناعاقبت اندیش کو خراب کیا اور جو کہ عذاب استیصالی آب سے پہلے منجملہ اونکے سطیح بھی ہے کہ اوس دیار سے ہمراہ جماعت مفرور کے شہر شام میں
متوطن ہوا منقول ہے کہ اسکے اعضا میں کہیں استخوان نہ تھا الا کاسہ سر اور ہاتھ اور انگلیاں اور بعضے کہتے ہیں کہ مونہہ اوسکا سینہ میں تھا اور قدرت
قیام وقعود پر مطلق نہ رکھتا تھا مگر جبکہ یہ ہمیں پھونک مارتی تو متحرک ہوتا تھا۔ لکھا ہے ہرگاہ چاہتا کہ کہانت کرے اور امور مخفیہ پر خبر دیوے اسکو مانند
سنگ آب جنبش دیتی اور بسان جارہ بچیدہ مجالس میں لیجاتی اور یہ وہ مرد ہے کہ کہتا تھا ایک فرزندوں میں سے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب
یا موسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کرکر مغیبات پر واقف ہوا تھا وہ مجکو قضایای زمانی سے خبر دیتا ہے اور میں آدمیوں سے کہتا ہوں اور بعضے
کتب میں مرقوم ہے کہ جب سطیح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہ قول مخالف جمہور موخرین کے صحیح اسطرح پر ہے کہ زمان بعثت حضرت
خواجہ کائنات سب کاہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوئے چنانچہ مویداس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہے کہ جنوں سے اخبار غیب کا ذب اوسکو بھی پہنچتی تھی
چنانچہ تفصیل اس مجمل کی روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ خدیجہ بن ثابت سے منقول ہے کہ ابو عامر راہب نے پیش از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت
شرک و بت پرستی سے دست بردار ہو کر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف پھرتا تھا اور احبار یہود اور علمای نصاری سے
خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمن پوچھتا تھا تا آنکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احیای دین ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے
پیوستہ رایح بتمر و تمر دومان عید مناف کیا کرتا تھا۔ اتفاقا ایکدن محفل سران روس اور خزرج میں بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول تھا

ابوالہاشم خدای کی کہ یہی موحدون مین سی ہی ہی کہا اسی - مگر تو اس پیغمبر کو دیکھیگا تو تعریف اور توصیف اوسکی مین بیشمار مبالغہ کریگا ابو عامر نے کہا سنیے اوسکی اتنی وصف آدمیون اور پریون سے سنے ہین کہ گویا مین اوسکے دیدار فیض آثار سے برای امین مشرف ہوا ہون اور ہر لحظہ اور ہر لحظہ باستقلال ذشرائف ظاہری و باطنی محظوظ و مستفید رہتا ہون ابوالہاشم نے تعجب ہوکر کہا یہ تو ہو سکتا ہی کہ علمای اوسکے وصف کتب سماوی سی معلوم کیے ہون لیکن استماع اوصاف اوسکے پیروز سے خالی استعجاب و غرابت سی نہین ہے التماسہ مطلوب یہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر ابو عامر نے کہا سنیے کہ رتبہ سناکہ ولایت یمن مین ایک شخص شیوہ کہانت مین بی طیر یہ رہا ہوا ہے آرزدی ملاقات اوسکی دامنگیر ضمیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ رجب مین کہ عرب اوسکو شہر ہای آبادرزیام مین کی تہین متوجہ یمن ہوا اور چاندنی رات مین اونٹ دوڑاتا ہوا چلا جاتا تہا کہ خواب نے مجھپر غلبہ کیا جب بیدار ہوا آپکو بیابان سرخ مین کہا باطراف نظر کی چند جادو سے اک محجو نظر آئی کہ ہر ایک دنمین مثل ستارہ درخشان تہی اون اشتونکی طرف روانہ ہوا جب نزدیک پونچا اوسکے گرد ایک جماعت سیز دیکھی باصورتہای مہیب کہ باشکل انسانی تفاوت کلی رکہتی تہے اس جہت سی ہراس عظیم نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے اونٹ پر غالب آیا آنکہ شدت دہشت سی وہ بیٹہ گیا اور لرزہ اندام راکب و مرکوب پر طاری ہوا اس حال مین مینے اپکو اونٹ پرسے گرا دیا بعضے اونمین سی میری طرف دوڑے اور مینے فریاد و غوغا کیا چند کس اور اونمین سی واسطے ہٹانے اونکے میری طرف آئے اور حمایت مین مصروف ہوئے ہمارے نفر اونمین سی تحیت کہکر میری پاس بیٹہ گئے اور ایک نے اون چارمین سے مجھسے کہا تو کس قوم مین سے ہی مینے کہا قبیلہ غسان سے کہا کون سے بعض نے کہا بطن قبیلہ اور قبیلہ اوس عورت کا ہی کہ روس اور خزرج فرزند اوسکے ہین پوچھنے والے نے کہا تو کیا دیکہتا ہے اڑادون اور تجکو قتل کردون مینے کہا نہین آخر مینے تمہاری سایہ پناہ اختیار کی ہے جب یہ کلام مینے کیا مقصود میرے استفسار کرنے سے یہ تہا مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار مغیبات مین قول کاہنون پر اعتماد رکہتے ہین کہ وہ تمسے سنتے ہین اور سے کہتے ہین اب بوسیلہ تمہارے بعض قضایای آیندہ بواسطہ تمسے پوچہا چاہتا ہون تین شخصون نے اونمین سے چونکہ طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم مین وہ ہے اوس سے سوال کرنے اپنا مطلب اوس سے پوچہا اوسنے کہا ای ابو عامر ہر آئینہ شمار ہوکہ آوین شتہ ان باریک بیان کہ آدمیون کو جنگ پر تحریص کرنیکو جاوین اور البتہ فرود آوی ایک شخص پر یعنی مہار ہر دو خوکی دماغ مین کری اور خاموش کری تا شخصونکو بدرستیکہ ظاہر ہووی وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان روم و فارس ہو - ابو عامر کہتا ہی مینے پوچہا کہ یہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا بنی ہاشم سی یا شرف اور وقار پہر مینے استفسار کیا کہ صفات اوسکی کیا کیا ہونگے کہا درخشان رو ہوگا اور میانہ قد جب دیکھو بارام دیکھو اور کبھی ہو سبک دیکھو اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کری اور بمقام انتقام مین تعجیل روا نرکہے اور اوسکی چشمان تازنین مین کحل مطبوع ہووی اور مہر نبوت درمیان دو کتف اوسکی مختوم اور ناخواندہ و ناتوشتہ ہو ایک دین مستحسن لاوی نیکبخت وہ ہووی کہ پیروی اوسکی کرے اور یہ سخنہای راست مینے

فرشتونے سنے ہین کہ نویسندگان اعمال عباد ہین ابوعامر کہتا ہے کہ جب یہان پہونچا وہ پیر روشن ضمیر اوٹھا اور اون تینون نفر کے ساتھہ روان ہوا اور میری رو برو سب غائب ہو گیا اور مینے بقیہ شب وہان بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضے ارباب سیر نے یون لکھا ہے کہ اسنے یا انکہ ایسا ماجرای شگفت دیکھا اور سنا ولیکن سعادت متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب شقاوت ازلی محروم رہا اور غلبہ بحسد سے ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کے صحابہ پر تحریص کیا کیا تا انکہ بالبوعامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے

اور ایک طرفہ عجائبات سے یہہ ہے کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مجکو سعد ایک قریش کہ ہرقل کے پاس بسفارت بھیجا تا اوسکو باسلام دعوت کرون جب مین خطہ دمشق مین پہنچا سر جیلیس بن الہیم غسانی کہ آخر ملوک شام اور رئیس گذا قیصر تھا پہونچا شکل بادشاہان رفیع مقدار جالس سریر سلطنت پایا اور اوسنے بعد دریافت خبر ورود ایک مقرب بادشاہی کو ہماری پاس بھیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت ہماری سے آگہی پاوے مینے سوگند کہائی کہ ہم کلام نکرین گے مگر شاہ جیلہ سے اور اگر یہہ امر میسر نہو وے تو ناکام پھر جاوین گے جیلہ نے مجکو بلایا اور ہماری ساتھہ کلام کیا اور مینے اوسکو باسلام دعوت کی اوسنے قبول نکیا اور مینے جو دیکھا کہ تمام لباس اوسکا سیاہ ہی سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اوسنے جواب دیا تعمین کیا نہین دکہائی دیتا کہا مین کیا پہنے ہوی ہون مینے قسم کہائی ہے کہ اس لباس کو اپنے جسم پر سے نہ اوتارونگا جب تک کہ تجکو حدود شام سے بلاد روم نکروونگا مینے کہا تو نے عجب خیال باطل کیا ہی اگر خدا چاہی تو ہم اس مملکت کو تجسے چھین لینے ہین بلکہ شہر ملک ہی اپنے تصرف مین لاوین گے یہہ ہماری پیغمبر نے اس باب مین بشارت دی ہے جیلہ نے کہا تم زندہ لوگ ہو کہ اس ملک کی مالک ہو گی کسواسطے کہ وہ جماعت ہمیشہ اس کو روزہ رکہین گے اور رات کو افطار کرین گے مینے کہا ہمارا روزہ اسیطرح پر ہے جب یہہ سخن مینے کہا اوسکا مونہہ زرد ہو گیا اوٹھا اور اپنا مطاع خاص اور ایک شخص کو حکم دیا کہ مجکو قیصر کے پاس لیجاوے جب قریب دارالملک قیصر یونیہ رئیس شامی نے کہا لایق ادب شناسی نہین کہ شہر مین جاوین چاہیے کہ پیادہ ہو کر صورت حال عرض پیشگاہ قیصر کرو مینے کہا فرستادگان عرب بتعظیم راکب نہین آتے بالجملہ ہم اونٹون پر سوار شہر مین داخل ہوے جب در قصر قیصر پر پہونچے اونٹون کو بٹہایا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان پر جاری کیا بمجرد اسکی غرفہ کہ شکوہ ایک روایت سے مجموع قصر قیصر مانند تخل تر کہ باد تند سے حرکت مین آتا ہی لرزنی لگا اوس حال مین کہ قیصر اوس دریچہ مین سے متوجہ بگذر تماشہ واقعہ بچشم شفقت اوسنے دیکھا اور ایک شخص کو ہماری پاس بھیجا کہ اپنی ملت اور وجہ عاکہ رکھتے ہو عرض کرو مینے جواب دیا کہ ہمکو از طرف صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اجازت نہین ہی کہ بجز قیصر اور سوای پیغام کرین قیصر نے یہہ کلام سنکر رخصت ملاقات دی جب اوسکی مجلس مین آی مینے دیکھا وہ اریکہ شاہی پر بیٹہا ہے اور ایک جماعت قوی ہیکل در پای تخت ایستادہ ہی اور بادشاہ سعہ مجموع ارکان دولت لباس مرصع مینے ہوی ہے ہر گاہ چشم قیصر پر پڑی قصد مارا اور ترجمان سے کہا پوچہو انسے کہ تمی بحسب عادت اپنے ہمکو سلام کیون نکیا مینے کہا ہماری تحیت تمپر حلال نہین ہی چنانچہ تمہاری ہم قیصر کو کیا تحیت تمہاری

نسبت بہ بادشاہ کسطرح ہوتی ہے ہنے کہا السلام علیک کہا پھر وہ کسطرح جواب دیوی کہا انہین الفاظ سے پھر پوچھا بزرگترین تمہارا کیا ہی ہنے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب یہہ کلام ہنے کہا غرفہ کو شک دوبارا معرکت مین آیا ہرقل نے کہا ہرگاہ تم اپنے گھر مین یہہ کلمہ کہتے ہو وہان بھی یہہ صورت مشاہدہ ہوتی ہی ہنے کہا وہان ہرگز یہہ حالت نہین دیکھتے کہا کاش ہنگام کہنے اس کلمہ کے گھر تمہاری سر پر گرپڑتا اور آدہا ملک یہہ ازابل ہوجاتا ہنے کہا کیون جواب دیا کہ قوت نیمہ ملک مجھپر آسان تر ہی آشکارا ہو ذنبوت محمد اور دین اوسکے سی ہشام کہتا ہی کہ ہرقل نے بعد ان حکایات کی پوچھا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہی ہمنے جسطرح سے کہ واقع مین ہے بیان کیا اوسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اوترایا اور مدارات شایستہ عمل مین لایا اور تین دن کی بعد ہمکو اپنے پاس بلایا اور چند حکایتین پوچھین جسکا جواب باصواب پایا تو اوسنے ایک صندوق چوبی طلا کارخانہ دار منگوایا اور اوسکی ہر خانہ مین سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اوسکو پھیلایا اوس حریر پر ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ چشم بلند کردن بی محاسن دو گیسوئی نافتہ رخسار پر پڑی ہوئی کہ مہابت اوسکی بشرہ سی پیدا تھی کہا جاتی ہو یہہ کیسکی صورت ہی ہنے کہا نہین کہا یہہ صورت ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہی پھر اسیطرح ایک اور پارہ سیاہ نکالا کہ اوسپر شبیہ ایک مرد سفید مایہ وی مجعد اور چشم سرخ اور سر بزرگ اور محاسن نیکو کشیدہ تھی کہا یہہ تصویر نوح نبی کی ہے اسی وضع سے بہت تصویرین دکھائین اور نام اوسکے لیتے تھے انکہ صورت ایک مرد کی نکالی بغایت سفید خوب چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہہ صورت ابراہیم خلیل کی ہی پھر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اوسپر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت وجلال مصور تھی کہا جاتی ہو یہہ کون ہی ہنے کہا یہی ہے صورت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اوسوقت ہمکو شدت وقت ہوئی اور منہ سے یہہ حال مشاہدہ کیا باکرام اوسکو اوٹھایا اور پر بٹیہ کر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون راست بتاؤ کہ یہہ صورت محمد کی ہی ہے ہنے کہا بخدا سوگند اسیطرح پر ہی گویا اوسکو ہم حاضر دیکھتے ہین پس تھوڑی دیر تک ہماری طرف دیکھا کیا اور کہا فی الواقع یہہ صورت اوسی پیغمبر عالی قدر کی ہے اس معاینہ سی محض تمہاری آزمایش تھی پھر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون شکین موی خوب چشم نیز نظر ترش روی کہ پیوستہ دندان سطبر خشم گین چہرہ تھا کہا یہہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہے اور بہلوی شبیہ موسی کی ایک صورت اوسیکے مشابہ تھی لیکن بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ شاید اسپر روغن ملا ہی کہا یہہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہی پھر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہہ صورت یعقوب کی ہے پھر ایک اور شبیہ دکھائی معتدل القامت سفید پوست مائل بسرخی بارو موی خوب درخشان کہ تواضع اوسکی بشرہ سی لائح تھی کہا یہہ صورت اسمعیل کی جد پیغمبر تمہارے کی ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کہا یہہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہے پھر ایک پارہ حریر سفید نکالا کہ اوس صورت پر ایک مرد تمام سرخ رو باریک ساق خفتہ چشم بزرگ شکم سیاہ قدبا ئمشیر مائل کہا یہہ صورت داؤد علیہ السلام کی ہی بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سر گھوڑی پر سوار ہمکو دکھائی اور کہا یہہ سلیمان کی ہے پھر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم

بسیار موی خوش قماش خوش اندام اور کہا یہ صورت عیسی علیہ السلام ہی القصہ جب ہمنے صور انبیا علیہم السلام مشاہدہ کین فیصر سے پوچھا کہ یہ صورتین کسنے کھینچین اور تمنے کسطرح ہم پہونچائین کیونکہ ہمنے انپے پیغمبر کی صورت کی مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ صحیح موافق صاحب صورت کے ہے ہرقل نے جواب دیا کہ مسموع ثقات سے ایسا ہوا ہی کہ حضرت آدمؑ نے واہب الصور سے مسئلت کی کہ اوسکی فرزندونکی صورتین کہ اشرف نبوت مشرف ہونگی اونکو دکھادی باری تعالی نے ایجا بالتمس پیغمبرونکی صورتین اونکو عنایت کین لہذا بلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدمؑ کی محفوظ تھین تا انکہ ذوالقرنین نے وہان پہنچکر اونکو نکالا اور یہہ حضرت دانیال پیغمبر کہ یہ تین اونمون نے انکو ان پارہ ہای صہریہ کہنچا اور باحتیاط تمام مخزون رکھا بعد اونکی تصرف ملوک مین آئین اور آخر کو منتقل ہوکر ہم تاکہ پہونچین لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تھا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتھ اونکی صورت متبرک کی بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور خاطر نے تسکین پائی یہہ کہا ہی کاش مجکو خدا یتعالی توفیق ارزانی فرماتا کہ دست تصرف مملکت سے کوتاہ کرتا اور عبودیت کہ شخص کی تم مین سے بتقدیم پہونچاتا یہ ہشام کہتا ہی کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بعوالطف خسروانہ اختصاص دیا جب ہمنے مراجعت کی اور بحضرت حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پہونچے صورت حال مشروحاً معروض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روئی اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خدا یتعالی سے چاہتا کہ کچھ خیر اوسکو پہونچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پھر کہا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہین چنانچہ توریت اور انجیل مین حضرت عزت نے اوسکی خبر دی ہی کعب الاحبار روایت کرتا ہے کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع مین اپنے فرزندونکو جمع کیا یہہ ایک روایت ہی تابوت سکینہ اور ایک عبارت ہی صندوق منگوایا اور اوسکو کھول کر انسے کہا اس تابوت مین نظر کرو اونکی اولاد نے جب اوسمین نگاہ کی بعد پیغمبران خانی دیکھی آخر بیت مین خانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تہا یا قوت سرخ سے کہ گویا آنحضرت نماز پڑہتے ہین اور جانب یمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تہا کہ یہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کریگا اور پیش آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک شمشیر دوش پر رکھی ہوئی اور جبین مبین پر لکھا ہوا کہ یہہ برادر عمزاد رسول اللہ ہی موید بتائید ربانی اور ایک پہلو مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو مسلح یا چہرۂ نورانگین اور عقب مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات کلام الہی پڑہتے دیکھا اور گرد آنحضرت کی اکابر اصحاب گھوڑون پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا و ہویدا تھے کہا بطنا بعد بطن اپنی نسل مین یہہ وصیت کرتے رہنا کہ جو کوئی اونمین سے سعادت وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان حاصل کرے اونکو ہمارا اسلام پہونچادے اور اونکی ملت حنفیہ کو طائعا اور راغبا قبول کرے پوشیدہ نرہے کہ جو تفصیل جلیون انبیا علیہ السلام کی اور وجود تصویرات کا یمان لکھا گیا از روی کتب تواریخ ہے ورنہ روایات معتبرہ علما سے بہت مختلف ہے اور نیز موافق جملہ آثار پیغمبرون کے کہ ضمن قصہ اونکی مین لکھا گیا ہی نہین ہے ظاہر امور خون نے بسبب تعدد روایات نقل

اسکی مناسب سمجھی ہو کی اس فقیر ابضاعت نے بھی اسما عالاہل التاریخ تحریران حکایات مین خامہ سائی کی ہے اب عطف عنان تیگام کیت قلم اس
وادی سی کرکر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار ماتقدم سیلاد مبارک آن سرور سے ہی کیا جاتا ہی واضح ہو کہ ازجملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم جو جب اخبار کاہنان یہ ہی کہ تخمیناً ہزار برس پہلے اپ کی ولادت باسعادت کہ ایک ملوک جبار اوسوقت سی کہ موسوم بروع اور ملقب بتبع تہا
عالم جہان گردی مین وارد دارالملک مکہ ہوا بحسب اتفاق سکنای ام القری سی کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ باجاہ وجلال کے نایا
اور اصلار سم مدارات بجانہ لایا رگ سطوت شاہی اونکی ذا اعتنائی سی حرکت مین آئی اور ازروی غایت غضب اپنی ارادہ ویرانی اس ملک اور سماری
خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشہ فاسدہ کی اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب برگ ہو پنچا اس حالت اضطرار مین کسی خدا رسیدہ
نی اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزا سے بغیر از توبہ ارادہ بدخرابی اس مملکت سی امکان نہین ہی چنانچہ اوسیوقت بادشاہ تائب ہوا اور
شفاخانہ شافی حقیقی سی کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہی نعمت صحت اوسکو عطا ہوئی چنانچہ مظہور آیی کرامات نمایان کی تعظیم خانہ خدا مین اوسنی مبالغہ
کیا اور سات عدد لباس قیمتی بتکلف سی کعبہ کو ملبس کیا اور اس زمانہ سی لباس اوسکا درمیان اشراف وملوک مروج ومرسوم ہوا پس ازچندروز
کہ بادشاہ مذکور نے نصف بطرف یثرب کی قریب چہار ہزار صاحبان فضیلت وچہار کس ازحکمای باد انش وحکمت کہ سردار اونکا شامول نام یہودی
تہا خاص مدینہ مین ہو پنچا اکابر علما و مشاہیر حکما فی بالاتفاق عرض کیا کہ ازروی کتب معتبرہ ہمکو معلوم ہی کہ یہ مقام دارالہجرت خاتم پیغمبران ومدفن متبرک
اوس سرور سروران کا ہوگا ہمکو اجازت دو کہ یہین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین سی کوئی قسمت والا سعادت زیارت اوس
خلاصہ موجودات سی بہرہ ور ہو اور یہ عرض کرکے شامول معہ ہمراہیون کے وہان رہ گیا بادشاہ نے بھی ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت وانکسار
واسطے گذرانی خدمت بابرکت آنحضرت کی سپرد اونکی کیا اور کہا کہ وصیت کرتا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط اسکو رکھین اور بروقت شرف سعادت ملاقات
گذرین غرض کہ اسطرح انکی نسل کی عمل مین آیا تہے کہ وہ نامہ تا بابو ایوب انصاری کہ اکیسوان فرزند شامول یہودی سے تہا پہونچا اور بوسا طت
ابوسیلی قبیلہ بنی سلم مین بملاحظہ مقدس حضرت خاتم الانبیا گذرا اور اوسوقت تین مرتبہ حضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی آفرین بہ
برادر نیکوکار نیک اندیش یعنی تبع بہ کیفیت قبل از وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بہت آثار و روی اخبار ثابت ہین کہ بمختصر لائق
ذکر ہمجموع اونکے نہین ہی لہذا باحوال انتقال نور محمدی صلب عبداللہ شکم آمنہ مین لکہا جاتا ہی روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ اور دیگر کتب
سیر مین لکہا ہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبداللہ صدف رحم آمنہ مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق سب جمع کو ہوکر
اس سبب سی امام احمد بن حنبل رح شب جمعہ کو فاضل لیلۃ القدر سے کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادات کہ اس رات مین اہل عالم پر
فایض اور نازل ہوئی کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل اور فائز نہونگے اور نہین جہت شب سیلاد حضرت کی بہتر شب قدر سے ہوئی اخبار

ہین آیا ہی کہ اوس رات کو ملک اور ملکوت مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کی اطراف سرور ابتہاج سے بھر کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم سید محمدی لیکر فرشتونکے ساتھہ دنیا مین جائین اور اوس علم کو سقف خانہ کعبہ پر گاڑکرین اور ساری دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا ہر گزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس امت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحب کا پیغمبر ہوا اور خازنان بہشت کو حکم ہوا کہ دروازی فردوس بریں کی کھولا اور عالم کو فیوض و روائح معطر کری اور جمیع طبقات سموات اور بقاع زمین کو بشارت دی کہ آجکی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم شکم مادر مین ایا مروی ہے کہ جس رات نور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاگزین بطن والدہ ہوا اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین کی واژگون ہوی اور شیاطین جو آسمان سی ممنوع ہوی اور تخت بادشاہون بت پرست کی اولٹ گیے ابن عباس سی منقول ہی کہ حق تعالی نی اوس رات چار پایون روی زمین کو گویا کیا اور سب نی کہا بخدا کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لطفہ او نگا شکم مادر مین آیا اور یہہ شخص سارے اہل روی زمین مین سی بہتر ہوگا اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور اوس رات وحوش و طیور آسمین و زمین بشارت دی گئے اور اسیطرح اہل دریا ایک دوسرے کو خوشخبری سنائی اور کہتے تھے کہ وہ وقت پاکا ابوالقاسم پیدا ہوگا روایت ہی کہ اوس رات تخت بلیس کہ درمیان زمین و آسمان کی ہوا پر معلق ہمانگون سارہا اور وہ مردود چالیس رات دن جیل بقیس پر بحالت اضطراب اور عذاب شدید مبتلا ہوکر واویلا کرتا اور وامصیبتا کہتا رہا اور کہتے ہین کہ شیطان پر ایک فرشتہ موکل تہا اوسکو اوس فرشتہ نی قعر دریا مین غوطہ دیا پر ہونہہ شیطان کا کالا ہوگیا اور جب غم واندوہ اوسپر زیادہ ازحد گذرا اوسکی ذریت نی جمع ہوکر سب اس الم و مصیبت کا پوچہا شیطان نی کہا کیا پوچہتے ہو ایسی خرابی ہوئی کہ ہرگز کبھی نہوئی تہی کہا کیا ماجرا ہی تب اسنی حال مفصل بیان کیا کہ آجکی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان سی حاملہ ہوئی عزت دنیا اور آخرت کی اوسکے ساتھہ ہی ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سی پرستش لات و منات اور عزی اور ہبل کی موقوف ہوگی اور ساری بتونکو توڑیگا اور سب دینونکو منسوخ اور شرک و کفر اور زنار اور قمار بازی اور شراب خوار یکو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی کی سننیکو بند ہی سی موقوف ہوا ہی اور وقت صعود حکم ہوا ہی کہ شہاب ثاقب یعنی انگارے تیز پھینکین اور علم کہانت جو ہماری طرف سی عالم مین جاری تہا سب موقوف ہی اور رفت بالائی آسمان بالکل جاتا رہا اور تمام عالم عدل و انصاف سی معمور اور آئندہ ہماری اغوا کی باتہ ظلم اور جور کا کہ غربون پر دراز ہوتا تہا کوتاہ ہوگا اور تمام زمین مساجد اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان اور اسلام سی سب خلقت دل شاد ہیگی اور نیک باتو کا روز بروز کمال ہوگا اور بدی کاسون کا ہر دم زوال کتب سبعہ بشمول روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ مین مرقوم ہی کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہین اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے ربیع الاول مین پیدا ہوئی اور بعض علما بھی اس قول پر دعوی اتفاق رکھتے ہین لیکن بعضے کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت کی ماہ مبارک رمضان مین ہوئی ہی اور دلیل اس طائفہ کی یہہ ہی کہ خلق لطفہ محمدیہ کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشیہ عرفہ یا اوسط ایام تشریق مین

واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہی کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی یا کم و زیاد اس حساب سی ماہ نہم رمضان ہوتا ہی مگر اصح ربیع الاول ہے صاحب روضۃ الاحباب نی ان دو قول مختلف مین بطریق یون دی ہی کہ کفار عرب نسی یعنے تاخیر و تقدیم ماہہای حرام مین کرتی تھے اور اس سبب پیش سی حج اوقات مختلف مین ہوتا تھا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ یہ حسب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینی کا ہوتا ہی پورا اور شریعت ابراہیمی مین سہ ماہ حرام ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب یکقرتی اور ان مہینون مین جنگ و جدال ممنوع تھا لوگ واسطے حج و عمرہ کی دور دور سی بی خوف و خطر آمد رفت کرین الا کفار ذی یگانہی اختیار کی تھی کہ اگر لڑتا اونکو ان ماہہای ممنوعہ مین منظور ہوتا تو حیلہ کرتا اونکی تبدیل مین یعنی کبھی مقدم کرتا صفر کو محرم پر اور کبھی موخر کرتی ذیقعدہ کو ذیحجہ پر چنانچہ خدا تعالی سورۂ توبہ مین فرماتا ہی آیت انما النسی زیادۃ فی الکفر یعنی سوا اسکی نہین کہ آگی بیچے کر لینا زیادتی ہی کفر کی یعنی یہہ مہینی ہٹا دینا اور سو برابر ہی بات کفر کا عہد مین پس نظر برین تقدیم و تاخیر ماہہای حرام احتمال ہی کہ سال ولادت حضرت مین مہ جمادی الاخری مین واقع ہوا ہو اس تقدیر پر ربیع الاول مین نو مہینے پوری ہوتی ہین اور تاریخ مین بھی اختلاف ہی بعضون نی کہا بارہوین ربیع الاول اور بعضون نی دوسری اور بعضے کہتی ہین آٹھوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنی بارہوین اشہر و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ ابتک اسی تاریخ پر ہی چنانچہ بارہوین شب کو زیارت موضع ولادت شریف کی کرتی ہین اور اسی رات کو مولود پڑہتے ہین اور سب اوضاع اور آداب مولد یحیالاتی ہین یہہ بات مدارج النبوۃ مین مذکور ہے اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا مکہ مین اوس مکان مین ہی کہ مشہور بسرای محمد بن یوسف نزار ہی اوس عمارت کی ابتک زیارت کرتی ہین اور اوس مقام کو متبرک جانتے ہین اور وہ سرای ایک کوچہ مین واقع ہی کہ اوسکو زقاق المولد کہتی ہین اور وہ کوچہ ایک شعب مین ہی کہ مشہور بشعب بنی ہاشم ہے مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین منقول ہی کہ عادت اہل مکہ کی ابتک زیارت اوس مقام کی اور تحمیل آداب دیگر مثل خواندن مولود وغیرہ ہی پس جو کہ معمول اصاغر و اکابر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما ہو صحیح و مستند ہی اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ پیش از انکہ آمنہ حاملہ ہون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی قریش بلای قحط و خشک سالی مین مبتلا تھی چنانچہ درخت انکی باغونکی خشک اور چارپائی لاغر ہو گئی تھی جسوقت یہہ حاملہ ہوئین تمہ خوب برسا اور زمین جاری اور درخت سرسبز و شاداب ہوی حق تعالی نی برکت قدوم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سی خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال بسنۃ الفتح مشہور ہوا اور آمنہ سی روایت ہی کہ جسوقت یہہ حاملہ ہوئین تو کچہ ثقل اور بوجہ کہ عورتونکو مدت حمل مین ہوتا ہی انکو اصلا محسوس نہ تھا اور کچہ آثار حمل معلوم نہ تھی یعنی اسکے جب چہ مہینے گذری درمیان خواب اور بیداری کی کوئی شخص مجھسے کہتا تھا کہ کون تیری پیٹ مین ہی اور کس سی تو حاملہ ہوئی ہی سو مین کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہتی تھا کہ تو حاملہ ہوئی ہے سید اور پیغمبر اس امت سی چنانچہ اوس روز سی مجکو یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب زمان ولادت نزدیک ایا وہ سی شخص بہ نظر آیا اور آواز سنی مجھسے کہا کہ تو کہہ عربی اعیذہ بالصمد الواحد من شر کل حاسد یعنی پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون مین اوسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے اور محمد نام

بھی رکھا اور نام انکا توریت مین احمد ہی اور انجیل مین محمد اہل آسمان اور زمین کی حمد و ثنا اسکی کرینگے اور آمنہ سے مقول ہی کہ حضرت میری پیٹ مین تھی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک نور مجھسے نکلا کہ تمام عالم اوس سے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کی کہ مضافات شہر شام سے ہین برای العین دیکھے اور اہل تاریخ لکھتے ہین کہ سوای آنحضرت کی آمنہ حاملہ نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا آنسے سوا حضرت کے پیدا نہین ہوا محمد بن اسحاق سے روایت ہی کہ حضرت انکی پیٹ مین تھے کہ عبداللہ نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین دو مہینہ کے تھے۔ مدارج النبوت مین مرقوم ہے کہ یہ قول صحیح اقوال ہی وفات عبداللہ کی مدینہ مین ہوئی قریش کی ساتھ مکہ سے تجارت کو گئی تھے جب یثرب مین داخل ہوئی بیمار ہوئی عبدالمطلب نے جب یہ خبر سنکر اپنے فرزند اکبر حارث کو اونکے لینے کیواسطے مدینہ کو بھیجا اور یہ اونکے پہونچنے سے پہلے وفات پا چکے تھے۔ عبداللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ جب عبداللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا رسول یتیم ہوئے پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالے نے فرشتون کے جواب مین فرمایا مین حافظ اور نصیر اور کفیل اوسکا ہون درود اور سلام اوسپر بھیجو اور برکات اوسکے حقمین چاہو اور دعا کرو۔ مولد ابن جوزی مین حدیث کی لکھا ہی کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا تنہائی سے گھبرائی خدا کی جناب مین رنج کی اور کہنے لگی کہ کاش شیبان عبد مناف کی اسوقت میری پاس ہوتین۔ یہ کہنی ہی تھین کہ کیا دیکھتی ہین کہ عورتین خوبصورت کہ بال اونکی سیاہ اور سرخ و سفید رنگ تھے اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گھر بھر گیا اور وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حوا مین سے ہین حق تعالے نے بہشت سے تمہاری خدمت کیواسطے ہمکو بھیجا ہی اور ہم سب پر خدا ہین اور عثمان بن ابی العاص اپنی نانی فاطمہ بنت عبداللہ ثقفی سے روایت کرتا ہی کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئی مین اونکے پاس تھی اتفاقا اوسوقت نظر کی مینے طرف آسمان کی کیا دیکھتی ہون کہ تارے مثل جانب زمین کے اترتے ہین یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے اور روایت ہی کہ تارے ایسے نزدیک ہوئے تھے کہ مین خیال کرتی تھی کہ یہ مجھ پر گر پڑینگے اور آمنہ سے روایت ہی کہ وقت وضع حمل کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز وحشتناک سنی گئی کہ جسکے سننے سے خوف اور ترس نہایت محکو معلوم ہوا پھر دیکھا مینے ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف اور ترس مجھسے دور ہوا پھر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل ہوگیا اور اوسکے ہاتھ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تھا سفید زیادہ دودھ سے اوسکو میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ پی مینے پیا تو اوسکا نشہ مجھسے تما پھر کہا کہ سیر ہوکے پی مینے اور پیا پھر کہا کہ خوب سیر ہوکے پی مینے خوب سیر ہوکے پیا پھر اوسنے میرے پیٹ کیطرف ہاتھ پھیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا اظہر

یا سید المرسلین اظہر یا سید الثقلین اظہر یا خاتم النبیین اظہر یا رحمت للعلمین اظہر یا نبی اللہ اظہر یا رسول اللہ اظہر یا نور خلق اللہ اظہر یا فرد زمن نور اللہ اسم اللہ اظہر یا محمد ابن عبداللہ فظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالبدر المنیر چنانچہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کیوقت کہ روز شنبہ تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے بعضے فضائل اور شمائل آنحضرت مین۔ مدارج النبوت وغیرہ کتابون مین لکھا ہی کہ [illegible] کہ روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب [illegible]

اور مواہب لدنیہ سے منقول ہے کہ مولد سب پیغمبروں کا یہی وقت ہے اور ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرتؐ کو اسعد ساعات کہتے ہیں اور حق یہ ہے کہ حضرتؐ مشرف بزمان نہیں ہیں بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سے ہے اور یہی سبب ہے کہ ولادت شریف حضرتؐ کی اون مہینوں میں کہ مشہور بکرامت اور برکت ہیں جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوی اور ایام میں اگرچہ جمہور فضل ہے کہ پیدائش حضرت آدمؑ کی اسی دن میں ہی اور اسدن میں بالاتفاق ایک ساعت ہے کہ جو کوئی اوسمیں دعا مانگے قبول ہو لیکن باین ہمہ کرامت یہ بھی برابری یوم ولادت حضرتؐ کا کہ روز دوشنبہ تھا نہیں کرتا چنانچہ بلاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن میں روزہ رکھنا مستحب ہے حدیث میں آیا ہی کہ حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکھتے تھے اور اسکے سبب سے جو پوچھا تو فرمایا کہ میں پیدا ہوا ہوں اسدن اور نازل ہوئی وحی مجھپر اسدن میں علمای کرام نے اس حدیث سے تعین مولد شریف اور بیان فضائل اور سائر آداب کو معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط کی ہے عبداللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ قریب مکہ کے ایک موضع ہے کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہیں اوسمیں ایک راہب تھا کہ نام اوسکا عیص تھا وہ کہتا تھا اہل مکہ سے کہ پیدا ہوگا تم میں ایک مولود مسعود کہ اطاعت کریں گے اوسکی تمام قبائل عرب اور مالک ہوگا وہ عجم کا ہی اور ہی زمانہ اوسکی پیدائش کا ہی اور اد مسعودت میں جو لڑکا مکہ میں پیدا ہوتا تھا اوسکی احوال کو پوچھتا تھا جسمدن حضرتؐ پیدا ہوئے عبدالمطلب اوس راہب کے پاس گئے اور خبر آپکی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ بہ وہ ہی لڑکا ہے جسکو میں کہتا تھا نام اوسکا کیا رکھا عبدالمطلب نے کہا محمدؐ عیص بولا کہ قسم ہے خدا کی تحقیق جانتا تھا میں تمہاری درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتوں سے کہ میں اونکو پہچانتا ہوں ایک طلوع اوسکے ستارہ کا رات میں۔ دوسری ولادت اوسکی دوشنبہ کے دن۔ تیسری نام اوسکا محمدؐ ہے۔ ابونعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں وقت ولادت حضرتؐ کے سات یا آٹھ برس کا مدینہ میں تھا سنا میں نے کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تھا اپنی قوم کو قوم مذکہ کیا ہوا ہے تجکو کہ فریاد کرتا ہے اور ہمکو بلاتا ہے بولا کہ طلع اللیلۃ نجم احمد یعنے طالع ہوا اللیلۃ آجکی رات ستارہ احمدؐ کا۔ جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے اوسکو یاد کیا پھر حساب لگایا تو وہی رات آپکی ولادت کی تھی کہ اوس یہودی نے خبر دی تھی۔ مدارج النبوۃ میں مسطور ہے کہ احادیث صحیحہ میں آمنہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے شب وضع حمل میں ایک نور کہ روشن ہوا اوس سے قصور شام کے اور عبدالرحمن بن عوف اپنی ماں سے کہ شفا اوسکا نام ہے روایت کرتا ہے کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے میں نے سنا میں آمنہ سے کہ گوینده کہتا تھا یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق سے مغرب تک کہ دیکھا میں نے قصور شام کو اوس روشنی میں اور آمنہؓ سے روایت ہے کہ جب مجکو دردزہ پیدا ہوا میں اکیلی گھر میں تھی اور عبدالمطلب طواف خانہ کعبہ میں ایک آواز بلند یہ سنی کان میں آئی کہ اوسکی سننے سے مجکو خوف معلوم ہوا پھر دیکھا میں نے کہ مرغ سفید اپنی بازو میرے دل پر ملتا ہے مگر وہ خوف و ترس جاتا رہا پھر دیکھا میں نے تو بلند اور دیکھیں اپنے پاس عورتیں بلند قامت مانند درخت خرما کے گویا بنیان عبد مناف کی ہیں تعجب کیا میں نے کہ یہ کہاں سے پیدا ہوئیں ایک بولی میں آسیہ ہوں زوجہ فرعون کی ہوں دوسری نے کہا میں مریم بیٹی عمران کی ہوں اور یہ عورتیں حور بہشتی ہیں اور

آمنہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان کی اور تین عورتیں اور انکو دیکھا میں نے کہ کون ہو تم کہ ملکی ہی عورتیں نہیں ہو انہوں نے کہا کہ ای آمنہ تم نہ ڈرو اور خوف نکرو۔ ایک بولی کہ میں حوا ام البشر ہوں۔ دوسری نے کہا میں سارہ والدہ اسحقؑ ہوں۔ تیسری بولی کہ میں ہاجرہ مادر اسماعیلؑ ہوں۔ چوتھی کہنے لگی کہ میں آسیہ بنت مزاحم ہوں دائی موسیٰؑ کی پاس طبق سونیکا تھا اور رسالہ کی پاس ابریق نقرہ اور ہمیں آب کوثر اور ہاجرہ کی پاس عطر تھا بہشت کا اور آسیہ کی پاس مندیل سبز تھی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود میں دیا۔ پھر حضرت نے سجدہ کیا اور کہا یا رب اجعل امتی امتی ای پروردگار بخش تو واسطے میری امت میرکو آواز آئی حق تعالیٰ کیطرف سے وعزتی تک امتک باعلی ہمتک بخشا میں نے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری اور پھر فرمایا حق تعالیٰ نے اشھد علیا یلاکتی ان جبیبی لامنبی امتک عند الولادۃ فکلیف علیہ ما یوم القیمۃ گواہ رہو ای فرشتو میری کہ دوست میرا نہ ہوگا اپنی امت کو وقت ولادت کی پھر کیونکر ہوگا اپنی امت کو دن قیامت کی **کتب سیر میں** آمنہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور اٹھا سر تسبیح آسمان کی طرف اوٹھائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہے پھر آمنہ کہتی ہیں کہ سینے دیکھا کہ ایک پارہ ابر سفید آسمان سے اترا اور حضرت کو لپیٹ کر اوٹھا لے گیا اور میری سامنے سے غائب ہوگیا سنتی ہوں کہ منادی ندا کرتا ہے کہ اونکو بطرف مشرق اور مغرب زمین کی پھرا اور دریاؤں میں رکھوتا اونکو حق میں دعای برکت کریں اور جامہ ملت حنفیہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیمؑ پر عرض کرو اور دریا اور صحرا پر گذرانو تا اونکا نام اور صفت پہچانیں اور تحقیق نام اونکا ماحی ہے یعنی مٹانیوالا کفر کا اور شرک اور بدعت کا **اور** ایک حدیث میں آیا ہے کہ آمنہؓ کہتی ہیں کہ جب حضرت پیدا ہوئے دیکھا میں نے کہ ایک ابر سبز رنگ نورانی ہے کہ سنی جاتی ہے اوسمیں آواز گھوڑوں کی اور کانپنا بازوؤں کا اور باتیں آدمیوں کی پھر چھپا لیا اوس ابر نے حضرت کو اور غائب ہوئے میری سے پھر سنا میں نے کہ گویندہ کہتا تھا سیر کرو اوٹھمد کو تمام زمین کی اور عرض کرو اونکو رومانیات پر اور انس اور جن و ملائک پر اور عرض کرو طیور و حوش پر اور دو اونکو کلید نبوت اور نصرت کی اور کلید خزانہ عالم کی اور دو اونکو خلافت اور صفوت اور خلق آدمؑ **اور** معرفت شیثؑ **اور** شجاعت اور شکر نوحؑ **اور** خلت ابراہیمؑ **اور** لسان اسمٰعیلؑ **اور** رضای اسحقؑ **اور** فصاحت صالحؑ **اور** حکمت لوطؑ **اور** بشارت یعقوبؑ **اور** جمال یوسفؑ **اور** کلام اور قوت موسیٰؑ **اور** تحمل ہارونؑ **اور** صبر ایوبؑ **اور** سعوت داؤدؑ **اور** عبادت یونسؑ **اور** جہاد یوشعؑ **اور** عصمت یحییٰؑ **اور** حکمت لقمانؑ **اور** حسب دانیالؑ **اور** وقار الیاسؑ **اور** زہد ذکریاؑ **اور** غوطہ دو اونکو دریای اخلاق سب پیغمبروں میں الختصر جو جو کمال اور خوبی ہر نبی میں تھی سو سب آپکی ذات بابرکات میں جمع ہوئیں **رباعی** خط سبز و لب لعل و رخ زیبا و اری ۔ حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری ۔ خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ پھر آمنہؓ کہتی ہیں کہ گذرا دہوا دو ابر اور لپیٹ حضرت کو پارہ ابر سبز میں اوس ابر سے ہمانند پانی چشمہ کے پسینا ٹپکتا تھا **اور** ایک روایت میں یہ ہے کہ آمنہؓ کہتی ہیں کہ بعد ایک ساعت کے حضرت کو پھر لائے ایک جامہ سفید صوف میں لپٹی ہوئی تھے اور گویندہ کہتا تھا کیا خوب خاتم پیغمبر محمدؐ تمام دنیا پر یہانتک کہ باقی نہیں کوئی مخلوق اہل

دنیا سے مایہ کو والد اپ سے بنہ ہین اور مطیع اور منقاد اپ کا ہو پھر آمنہ کہتی ہین کہ دیکھا مینے حضرتؐ کو کہ دیا ماہ شب چہاردہم ہین اور بوشش
اذفر کی اپ کے بدن سے آتی ہے اور دیکھا مینے تین آدمیونکو ایک کے ہاتھ مین ابریق چاندی کا۔ دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد کا
تیسرے کے پاس حریر سفید تہا پھر نکالی ایک انگشتری کہ اوسکے نظارہ صفا مین ابصار ناظرین کے خیرہ و حیران ہووین پھر دیکھا حضرت کو
ساعت بالبر اور مہر کی درمیان شانہ کے اوس انگوٹھی سے اور لپیٹا اپکو اوس حریر مین اور لاے اپنی بازو مین اور کہا ایکساعت پھر مجکو
سونپا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اوس طشت زمرد کی چار گوشہ تہی ہر گوشہ مین موتی ابدار لگے تہی اوس حال مین گوینده ذکہا یہ دنیا
ہی مشرق اور مغرب اور بر و بحر اوسکا دست خدا کی ہر گوشہ سی اسکے جو چاہے سو لے۔ حضرت نی ہاتھ پہ طشت کی رکہا غیب سی آواز آئی کہ بخدا
کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالی نی اوسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک اوسکا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نی فرمایا ہی کہ وہ شخص رضوان اور
داروغہ بہشت تہا اور آمنہ سی مروی ہے کہ ایکساعت کی بعد جب اپکو پرون کی تلے سی نکالا اور اونکا نمین چند باتین کہین کہ مین کچہ سمجہی پہر
درمیان دونو انکمون کے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرونکا تجکو دیا اور علم اور شجاعت اور
سخاوت اور سب اخلاق تیری سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ مدد کی تیری ہاتھ مین ہین اور ہیبت اور عظمت تیری آدمیون کے
دل مین اسقدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا نہ سنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہوگا اگرچہ تجکو نہ دیکہے گا پھر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اوس
شخص کو مینے دیکہا کہ اوسنے منہ اپنا حضرت کے مونہہ پر رکہا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو پیار کرتا ہے اور مین دیکہتی تہی کہ حضرتؐ اپنی انگلی سے اشارہ
کرتے تہے اور طلب زیادت فرماتے تہے اور عبد المطلب سی منقول ہے کہ مین شب ولادت حضرتؐ کی خانہ کعبہ مین تہا وقت نیم شب کیا دیکہتا
ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم مائل ہوے اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر اونسے بلند ہوئی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر
رب محمد المصطفے الان قد طہرنی ربی من انجاس الاصنام و ارجاس المشرکین یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفےؐ کا تحقیق
پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تہے پارہ پارہ ہوے اور
کلان ترسب بتونکا کہ نام اوسکا ہبل تہا سونہہ کے بل گر پڑا اور آواز ائی آمنہ سے محمدؐ پیدا ہوئے اور سحاب رحمت اور بہشت
فردوس سی آیا کہ اونکو دہوین عبد المطلب کہتی ہین یہ چیز مینے دیکہا اپنی آنکہونکو ملنی لگا کہ یہ خواب ہی یا بیداری جب تامل کیا معلوم ہوا
کہ مین جاگتا ہون اور جو کچہ دیکہا سو بیداری مین دیکہا۔ بعد اسکے یہ خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوئی دروازہ بند پایا پکارا کہ ای آمنہ
دروازہ کہولو۔ انہون نی کہولا۔ عبد المطلب کہتی ہین کہ جب دروازہ کہولا پہلی نگاہ میری موضع نور محمدیؐ کی آمنہ کی مونہہ پر پڑی اثر اوس نور کا انکی چہرہ
مین دیکہا بیطاقت ہوا اور کہا واغوثاہ ای آمنہ وہ نور کیا ہوا انہ بولی کہ میری فرزند پیدا ہوا ہی مینے کہا میرے پاس لاؤ کہ اوسکو دیکہون

اور اوسکے جمال باکمال سے مسرور ہون ۔ آمنہؓ نے جواب دیا کہ ابھی آپ اوسکو نہ دیکھینگے اونھون نے کہا کیا سبب آمنہؓ نے یہ قصہ کہا کہ جسوقت
حضرتؐ پیدا ہوے ایک شخص میرے پاس آیا کہ قد اوسکا مانند درخت خرمی کے تھا کہ گیا ہے کہ اس لڑکے کو گھر سے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو
نہ دکھانا مجکو سنکر غصہ آیا اور تلوار کھینچکر کہنے لگا کہ اوس فرزند دلبند کو جلد دکھاؤ نہین تو تمکو یا آپ کو ہلاک کرتا ہون ۔ جب آمنہؓ نے یہ حال میرا دیکھا
میرا کہا کہ فلانے مکان مین ہے جاکے دیکھو یعنی قصد اوس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت و ہیبت ظاہر ہوا کہ اسطرح کا شخص میں نے کبھی نہین دیکھا
تھا شمشیر برہنہ اوسکے ہاتھ مین مجھ پر حملہ کیا اور کہا تنگلتک رامک یعنی رو وی تجکو تیری مان کہان آتا ہی ۔ یعنی جواب دیا کہ گھر مین آتا ہون اپنی فرزند کے
دیکھنے کو وہ شخص بولا اولٹی پاؤن پھر جا کہ تحقیق فرشتے مقرب بارگاہ صمدی اوسکی زیارت سے مشرف ہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکھے گا ۔
عبدالمطلب کہتے ہین کہ اوس وقت لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتھ سے میرے تلوار گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کرون
لیکن ہرچند چاہا کہ اس حال کی تقریر کرون ہرگز طاقت گویائی نپائی کہ اسبات کو بیان کرون ۔ القصہ بعد تین دن کے جب حضرتؐ کو دیکھا
نہایت خوش ہوا اور اوٹھا کہ خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی بناہ مین سونپا اور محمدؐ نام رکھا اور دروازہ کعبہ پر کھڑے ہوکر شکر خدا تعالی کا بجالایا
پھر انکو وہان سے لاکر آمنہؓ کو سپرد کیا اور باب محافظت مین نہایت تاکید کی اور کہا میرے اس فرزند کی بڑی شان ہوگی **منقول ہے**
کہ جسوقت حضرت پیدا ہوے اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مطہر پر نہ تھا اور ستر بلباس نور تھا کسیکی نظر آپ کے ستر عورت پر نہ پڑی اور جب
مان کی پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ کیا اور بآواز بلند کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ انا محمد رسول اللہ اور جب دائی نے قصد نہلانیکا کیا حضرت نے کہا غسل
دیا گیا ہون مین آب رحمت سے تمامین بحالت کامل ظاہر اور پیدا ہوا ہون مین طاہر **اور** صفیہ حضرت کی پھوپھی سے روایت ہے کہ حضرتؐ کی تولد کے
بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب و غریب مینے دیکھین پہلے حضرتؐ نے سجدہ کیا اور اپنی امتی کہا دوسری جسوقت پیدا ہوے حضرتؐ کا نور
چراغ پر کے نور پر غالب تھا تیسری مرتبہ آپ کا کہنا سنا کہ مجکو غسل دو مین عیب سے آواز آئی کہ تمہی اسکو شستہ اور پاک بھیجا ہے **اور** جمہور اہل سیر متفق ہین اسبات پر
کہ حضرت مختون اور مقطوع السرہ پیدا ہوے یعنے ختنہ کیے ہوے اور آنول نال کٹی ہوی **اور** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکھا کسنے میری ستر عورت کو **اور** لکھا ہے کہ حکمت الہین یہ بھی تھی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب و زینت دنیا مین
شریک نہو ۔ بالجملہ جس قدر آیات و آثار کہ وقت ولادت حضرتؐ کے ظاہر ہوے زیادہ اوس سے ہین کہ حیطہ شمار مین آئین بعضے اونمین سے یہ تھی کہ بعضون
بیان آیا **اور** از انجملہ اشہر آثار سے یہ ہے کہ آپکی تولد کے وقت محل نوشیروان کی ہل گئی اور چودہ کنگورے گر پڑے یہ اشارہ اس امر کا تھا کہ اوسکی
اولاد مین چودہ آدمیون کی بادشاہی رہیگی سو وہی ہوا کہ دسو برس تک سلسلہ سلطنت اوسکے خاندان مین رہا باقی تا زمان خلافت امیرالمومنین
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین سے اوسکی اولاد مین زیادہ نہوے یہ مدارج النبوت مین

سو اہب لدینہ سے منقول ہی اور صاحب روضۃ الاحباب نے نقل کی ہی کہ تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ زمانہ بادشاہی
اولاد نوشیروان کا رہا اور از انجملہ یہہ ہی کہ دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور خنگل سماوہ مین کہ رودخانہ خشک ہزار برس سی تہا اوس سی پانی جاری
ہوا اسمین یہہ اشارہ تہا کہ انہار کفر کی خشک ہو جائینگی اور دریا اسلام کی جاری رہینگی اور از انجملہ یہہ ہی کہ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس
سی گرم تہا آگ اوسکی بجہہ کئی اور بازار آتش پرستونکا سرد ہوا جب ایسی سوانح بروی کا رای تو کسری کہ فرمان روای ملک فارس تہا گبہ ایا اور
نہایت خائف اور ترسان ہوا لیکن از روی حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم سلطنت تہا خوف مکنونہ ضمیر کو کسی سی نہ کہا اتفاقاً اونہین ایام مین قاضی
القضات سکے وقت فی کہ سردار موبدان تہا خواب دیکہا کہ شتر تندرکش عربی گہوڑونکو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سی گذر گئی اور بلاد سی منتشر ہوی اور
موبدون نی تعبیر اوسکی خواب کی یہہ کہی کہ بلاد عرب مین ایسا حادثہ ہو کہ اوسکے سبب سی ملک عجم سنرم اور مغلوب ہو جاوی نوشیروان نی دریافت
اس حال کی واسطے اپنی آدمی کاہنون کی پاس بہیجے خصوصاً سطیح کی پاس کہ علم کہانت مین یکتای روزگار تہا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم مین نرکہتا
اور حال اوس شخص کا نہایت عجیب و غریب تہا کہ سابقاً کہہ رہوا القصہ کسری نی عبد المسیح کو سطیح کی پاس بہیجا جسوقت رسول کسری وہان
پونہچا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات بعد عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نی جواب ندیا عبد المسیح نی چند بیت پڑہین کہ مشتمل
احوال کسری اور اوسکے سوال پر تہین اوسنے اون بیتون کو سنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اور پرشتر و اماندہ رفتار کی
تحقیق کہ سطیح قریب اوسکے ہی کہ قبہ مین داخل ہو و ستادہ ملک بن ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور گرپڑنی کنگورونکے
اور اطفای آتشکدہ فارسیون کی اور خواب قاضی کی کہ دیکہا ہی اونٹ سرکش عربی گہوڑون کو کہینچتے ہین یہانتک کہ دجلہ سی گذرگی۔ ای عبد المسیح
جسوقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر صاحب شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رودخانہ سماوہ
اور خشک ہو جای دریاچہ سماوہ اور سرد ہو آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت فرس کی زمین بابل سی منقطع ہو
اور سطیح رخت حیات کا سراچہ دنیا سی باہر لیجاوی اور علم کہانت زمین شام مین نرہی اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون ای عورتون ہی اوسکی
نسل مین اور بعد اسکی شدائد امور پیدا ہون غرض کہ جو کچہہ آنیوالا تہا سو آیا اسکا کچہہ علاج نہین۔ سطیح نی یہہ کلام تمام کیا اور گرپڑا اور مر گیا
عبد المسیح نی مراجعت کی اور کسری پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اہل تاریخ نی از روی تحقیق لکہا ہی کہ حق تعالی نی مملکت یزدجرد کہ آخر ملوک فارس تہا
بانہ سعد بن وقاص کی فتح فرمائی اور اوسکو ایک سیابان نی آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی عہد مین قتل کیا

احوال ارضاع شریف صاحب مدارج النبوت نی اسطرح لکہا ہی کہ پہلے حضرت کو ثویبہ کنیز ابولہب نی دودہ پلایا اور یہہ کنیز وہی ہی کہ جسنے
حضرت کی تولد کی خبر سب سی پہلے ابولہب کو دی تہی اور اوسنے یہہ بات سنکر فرط خوشی سی ثویبہ کو آزاد کرکے حکم دیا تہا کہ حضرت کو دودہ پلا وے

حق تعالیٰ نے بدل اس سرور کی ابولہب سے روز ولادت تک کہ دوشنبہ تھا اس دن کا عذاب قبر اوس سے موقوف کیا لہذا مسلمانو تمکو اس مقام سے بڑی سند ہے کہ شب میلاد حضرت کی سرور اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہوگا یعنی ابولہب کہ کافر قطعی تھا اور قرآن مین سورہ تبت اوسکی حال بد مآل مین نازل ہوا اور کیفیت اوسکی شقاوت کی بمقام اوسکی لکھی جاوے گی جب حضرت کی تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین ہوئی خوشحال مسلمانون کا کہ حضرت کی میلاد کی مسرت رہو دین اور موافق مقدور کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے کہ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امور ممنوعہ محرمہ سے خالی اور پاک ہون تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف سے نہو اور واضح ہو کہ اسلام ثوبیہ مین اختلاف ہے بعض محدثین اسکو صحابیات سے کہتے ہین اور کتب سیر مین آیا ہے کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بروایت حق رضاعت اوسکا اکرام کرتی اور مدینہ سے اوسکی واسطے جاتی وہ انعام ارسال فرماتی اور وفات اوسکی بعد واقعہ خیبر کے ہوئی آٹھوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ فتح مین مکہ کو تشریف لائی یہ پتہ نہ لگا کہ اوسکی خویشون مین ہو کوئی ہے کسیکو پایا اور ثویبہ نی جد عبد المطلب کو بھی دودھ پلایا ہے اس جہت سے وہ رضاعی آنحضرت کی اور انحضرت رضاعی ثابت ہوا اور روی ہے کہ سات دن حضرت ذوالدین اپنی والدہ شریفہ بی بی آمنہ کا دودھ پیا بعد اسکی چند روز ثویبہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا بعد اسکی یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کی ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر و مولد مین بتفصیل تمام بروایات متعددہ منقول ہے بیان بطریق انتخاب وتحفۃ الاحباب و روضۃ النبوت سے نقل کیا جاتا ہے۔ کہ مکہ کے سردارون کا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودھ پلانیکیلئے اطراف و جوانب کی دائیونکو سپرد کرتے تھے اور اوسمین بہت سے فوائد متوقع تھے۔ منجملہ اوسکے یہ کہ اطراف مکہ مین بسبب صفائی آب و ہوا اور کثرت سبزے نشو و نمای اطفال بخوبی تمام ہوتا تھا اور فصاحت و بلاغت قری کی زیادہ تر شہر سے مشہور تھی اور خاص مکہ شریف مین یہ معمول تھا کہ قبیلہ بنی سعد کی عورتین شیردار ہر سال دو بار ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آتین اور وہان کے سردارونکے اطفال کو بعد تقرر اجرت دودھ پلاتین اور پرورش کیواسطے اپنے اپنے گھر لیجاتین۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوی کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کی دودھ پلانی اور پرورش کیواسطے راغب ہوتی تھی اور سبب اس رغبت کا یہ تھا کہ بعد پیدا ہونیکے جب حضرت کو آمنہ کی پاس سے اوٹھا لیجا کر تمام ہوا مشرق اور مغرب مین پھرایا اوسوقت ایک منادی حق تعالیٰ کیطرف سے ندا کرتا تھا کہ ای گروہ خلائق یہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے خوشحال اون چیانیونکا کہ اوسکو دودھ پلاوین اور خوشحال اون ماؤنکا کہ اوسکو پرورش کرین اور خوشحال اون مکانونکا کہ یہ شخص وہان رہی جب یہ مذکورات ذہنی سب شیردار آرزومند دودھ پلانیکی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش کی ہوئی اور ہر ایک عالم مخلوقات سے مانند چرندو پرند اسپر ہوا اور سوا انکی دعوی حقیت اور ہیبت اپنے اپنے کا نسبت دوسرے کو کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش اور آرزو سے باز رہو اور یہ تمنا نکرو کہ یہ سعادت انی حلیمہ سعدیہ کی نصیب ہوئی ہے اور راوس بی بی نیکبخت سے بروایت ابن عباس منقول ہے کہ بسبب اتفاق سال ولادت حضرت کی مین اور ہماری اہل قبیلہ کی سال سختی اور مشقت مین مبتلا تھا اور بسبب قحط سالی کی تردد اور پریشانی اوقات بسر ہوتی تھی اور ایسا ہی حال ہماری ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کے شیر اوسکا بالکل خشک ہو گیا تھا

ولیکن ان سب تکلیفون پر صبر و شکر کرتی تھے اور نوبت افلاس کی یہانتک پونہچی تھی کہ باوجود حمل مجکو تین دن فاقہ رہا تا آنکہ بینا پیدا ہوا اور مجکو شدت گرسنگی سو یا اترد زورہ سی ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان مین تفرقہ و شوار تہا را تونکو کثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سی نیند نہ آتی ایک رات کہ ان ضعف اور سستی سی آنکھ میری لگ گئی تو خواب مین کیا دیکہتی ہون کہ ایک آدمی ذی محکو اوتہا کہ جو تو آب ہین کہ پانی اوسکا دودہ سی سفید تر تہا غوطہ دیا اور مجھسے کہا کہ اسکو پی کر دودہ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل ہو اور وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تہا کہ اوس پانی کا ذایقہ شہد سی شیرین تر اور خوشگوار تہا اوسوقت اوس شخص نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہی سینے کہا نہین وہ بولا مین تیری شکر کی شکل مجسم ہون کہ حالت مشقت مین کرتی تہی۔

ای حلیمہ اب جانب بطحا مکہ روان ہو کہ تیری روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہان سی اپنے ساتہ لاوگی مگر اس راز کو سب سی مخفی رکہنا پر اونی اپنا ہاتہ میرے سینہ پر رکہہ کر کہا کشادہ کریگا حق تعالی تیرا رزق اور جاری کریگا شیر پس جب مین پیدا ہوئی اپنا حال اور ہی دیکہا نہ وہ گرسنگی باقی رہی اور خشکی لب دندان مین بلکہ تر و تازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میری اہل قبیلہ کی جو سختی اور پریشانی مین اوقات گذرتی تہی بعضے عورات میری اصلاح احوال کو دیکہکر از روی تعجب استفسار کرتی تہین اور مین جو ما موربکتمان راز تہی بجز سکوت کسی سی کچہ نہ کہا **القصہ** مین اپنے قبیلہ کی عورتونکے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا مین پونہچی سنا مین کہ بالاتفاق غریب نہ آتا ہی کہ دہ دار اور آگاہ ہو کہ خدای عزوجل ذی برکت مولود قریش سی کہ وہ آفتاب و زاور راہتاب شب ہای اس بوم کو تولد فرمودہ است کیا ہی خوشا وقت اون چہاتیونکا کہ اوسکو دودہ پلاوین ای عورات بنی سعد کی دوڑ دوڑ اور شتابی کرو تا اوس دولت و سعادت کو پونہچو جسوقت عورتون نے یہ مژدہ سنا باتفاق اپنے شوہرونکی شتاب تر ستوجہ حرم مکہ ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تہی آہستہ سبکے پیچہے چلتی تہی اور ساتہ کی عورتین آگے جاتی تہین اور مین اپنی مرکب کو بسبب ناکید شوہر ہر چند ہانکتی تہی مگر طاقت نرکہتا تہا کہ قافلہ سی جا ملون اور اونکے ساتہہ چلون اس حالت مین جہپ و راست سی یہ آواز غیبی میرے کانمین آئی کہ گوینده ذی کہا ہنیگا لک یا حلیمہ خیر شا حال تیرا ای حلیمہ نا گاہ شکاف سینہ دو پارسی ہوا ایک شخص مجہہ پر ظاہر ہوا کہ قد اوسکا مانند نخل باسق تہا اور اوسکی ہاتہہ مین ایک برف نور کا تہا میرے مرکب کی پیٹ پر مارا اور کہا ای حلیمہ حق تعالی ذی تجکو بشارت دی ہی اور مجکو حکم ہوا ہی کہ شیطان اور سرکشونکو تجہسے دور کرون چنانچہ اوسوقت مین اپنے شوہر سے کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون شوہر نے کہا نہین مگر مین تجکو ہولناک دیکہتا ہون کیا ہی سبب مختصر حال کہا پہر میرے مرکب ذی جلے مین شتابی کی جیکہ دو فرسنگ مکہ رہا وہان مقام کیا شب کو اوس زنان مین سی بعضے نے خواب دیکہا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والے نے میرے سر پر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکہا کہ انواع رطب اوسمین لگے تہے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین ای حلیمہ تو ہماری ملکہ ہی اور اوس درخت سی ایک خرما میری گود مین گر پڑا سنے اوٹہا کر کہا لیا زیادہ تر شہد سی شیرین تہا اور اوسکے ذائقہ کی حلاوت میرے منہ سی نکلی جب تک حضرت میرے پاس رہے لیکن منجملہ اس واقعہ کو بہی کسی سی ظاہر نکیا اور اپنے دل مین کہا کہ حق تعالی نے جو چاہا ہی بالیقین ظاہر ہوگا سہ بر کیف جب مین مکہ مین داخل ہوئی دیکہا کہ عورتین میرے قبیلہ کی کہ مجہسے پہلے وہان پہونچی تہین اونمونے

اونٹنی پھر شیر دار ہوگئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوسکی پستانون مین نہ تھا اب دودہ سے بھر گئین چنانچہ اوسکو ہمنے دوہا اور دودہ پیا اور سیراب ہوئے اور چین سے نیند بھر سوئے اور جیوجب کہنے آمنہ کے مین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکھتی ہون کہ اس بابرکت آپکے تمام نور محیط ہی اور ایک مرد سبز پوش حضرت کے سرہانے کھڑا ہے مینے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کر کہا کہ اوٹھہ اور دیکھہ جو مین دیکھتی ہون شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو پنہان رکھہ کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی ہمارے گھر کو کھانا پینا کو ارا اور آرام و قرار مین ہی اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل و کرم حق تعالی کے ہین القصہ مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانحے دیکھا کی اور اونکو بی بی آمنہ سے آکر کہا کی اور وہ بھی مجھے حکایات عجیب و غریب مدت حمل اور وقت تولد کے بیان فرماتین اور اون اسرار کے پوشیدہ رکھنے کو نہایت تاکید کرتین آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتھہ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین آپکو لیکر سب عورتون کے ساتھہ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو اپنے مرکب کے آگے گود مین بٹھا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لاغر تھا بکمال چستی و چالاکی چلتا تھا یہان تک کہ سب ساتھہ والون کے مرکبون سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کر کے پوچھتی تھین کہ یہہ وہی مرکب ہے کہ آنیکے وقت طاقت رفتار اسمین نہ تھی مین کہتی کہ ہان وہی ہی — ایکدن مینے سنا کہ وہ مرکب کہتا تھا بخدا کہ میری شان عظیم ہی اور یہہ بھی سنا کہ وہ کہتا تھا زندہ کیا مجکو پروردگار میرے نے اور فربہی اور توانائی بیرکبھی پیرا ای عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ بھیجا خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہی اور سوای اسکے اثنای راہ مین دائین اور بائین طرف سے آوازین آتی تھین کہ اے حلیمہ تیری قوم مین بسبب اس لڑکی کے تیری قدر بزرگ ہوئی — ایکدن اسی سفر مین جو گلہ گوسپند پر میرا گذر ہوا بکریان میری پاس آئین اور کہنے لگین کہ ای حلیمہ تو جانتی ہی کہ یہہ رضیع کون ہی یہہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدم اور فاضلترین انس و جان ہی اور ایکدن ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھہ کر کہنے لگا کہ بیشک یہہ لڑکا خاتم المرسلین ہی اور جب وادی سدرہ مین پہونچی اوسمقام مین چند علمای حبش فرو کش تھے اونھون نے حضرت کو دیکھکر کہا یہہ لڑکا بلاشبہہ پیغمبر آخر الزمان ہی اور جسوقت وادی سوارن مین داخل ہوئی ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم الانبیا ہی اور اسکے پیدا ہونیکی خبر حضرت عیسی نے دی ہی اور مین جس منزل مین اوتری اوسمکا حق تعالی نے سرسبز کیا پھر جو اپنے قبیلہ مین پہونچی حق تعالی نے حضرت کے قدم کی سعادت سے میری بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قدم نے یہہ حال دیکھا سب اپنی بکریون کو میری بکریون کے ساتھہ چرانے لگی اور میرے گھر آکر حضرت کو پانی مبارک دھو کر اپنے جانورون کے حوض مین پانی ڈالتے — پھر انکی بکریون نے بھی بچے دئے اور موٹی تازی ہو کر دودہ بہت دینے لگین حلیمہ کہتی ہی کہ حق تعالی نے حضرت کی محبت اسقدر میری دلمین ڈالی

کہ سب کاموں سے غافل ہوکر آپکی خدمت ہزار جان سے کرتی تھی اور رات دن سوائے پرورش حضرت کے اور دھیان نہ رکھتی تھی اور یہہ بات عجیب مشاہدہ ہوئی
کہ حضرت بمقتضای عادت اطفال اپنے کپڑون مین اول وغایط نہین کرتے تھے بستر اور لباس آپکا تمامی مدت رضاعت مین کبھی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک
وقت مین پر بول وغایط سے فراغت کرتے اور گریہ اور بدخلقی نہین کرتے تھے اور بعد پینے دودہ کے جب مین ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کرون یا منہہ کو
دہوؤن غیب سے کفایت اس کام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر یہ عورت حضرت کا کبھی ظاہر ہوجاتا تو آپ غصہ فرماتے اور ڈانپ لیتے اور بعض روایت مین آیا ہے
کہ غیب سے ڈوبا بنا جاتا اور سرعت نشو ونما کا حال یہہ تھا کہ ایکدن مین اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اسقدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکونکو ایک برس مین
چنانچہ دوسرے مہینے حضرت اپنے ہاتھون کے زور سے زمین پر چلنے لگے اور تیسرے مہینے اپنے پاؤن سے کھڑے ہوگئے اور چوتھے مہینے ایک بار ہاتھہ دیوار پر رکھہ کر چلے اور
پانچوین مہینے بقوت تمام بہرنے چلنے لگے اور پہلا کلام جو حضرت نے فرمایا یہہ تھا اللہ اکبر اللہ اکبر محمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اور یہہ بھی سنا
گیا کہ حضرت نصف شب کو کہتے لا الہ الا اللہ قدوس قدوس سبحانک العیون الرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور کلام کرتا ساتھہ قمر کے بیچ مہد کے اور اشارہ کرتا جانب آفتاب
اور میل قمر اوس جانب کو کہ آپ اشارہ کرتے اور ہلانا مغز شتونکا آپکے مہد کو اور تکلم بوقت تولد معجزات مشہورہ ایام ولادت سے ہے اور حضرت نو مہینے کے ہوئے تھے
کہ بفصاحت تمام کلام بلاغت نظام کرتے تھے اور جب چلنے لگے اطفال کو جو کھیلتے اور لہو لعب مین مشغول دیکھتے اونسے دور ہوتے اور لڑکون کو کھیلنے سے منع کرتے اور جو لڑکے
آپکو کھیلنے کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجکو کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ہے اور عادت شریف سے لڑکپن مین یہہ تھا کہ جو چیز لیتے سیدھے ہاتھہ مین لیتے اور جب بولنے لگے تو جو
چیز لیتے بسم اللہ کہہ کے داہنے ہاتھہ سے لیتے اور ایکدن اتفاق عجیب ہوا کہ حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کہ کتنی بکریان اودھر سے گذرین ایک بکری نے آپ کے
پاس آکر سر زمین پر رکھا اور حضرت کے پیر کو بوسہ دیا اور چلی گئی اور یہہ غریب تر یہہ ہے کہ ایکدن حضرت نے مجھسے پوچھا کہ ای مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بھائی
ہمارے ونکو گھر مین نہین رہتے ہین نے کہا بکریان چرانیکو جاتے ہین حضرت نے فرمایا ہم بھی بھائیونکے ساتھہ شبانی کرین گے صحرا کو جاوین گے میں بلحاظ اسکے
کہ نماز شکنی ہوگا سبکو قبول کیا وقت صبح کے حضرت کا سونہ ہاتھہ دھلایا اور بالون مین کنگھی کی اور سرمہ چشم خدا بین مین لگایا اور کپڑے سفید پہنائے اور بارمرہ نمائی کا
واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کے گلے مین ڈالا حضرت نے فی الفور اوس ہار کو نکالکر پھینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ ونگہبان ہے وہ میرے
ساتھہ ہے پھر حضرت عصا ہاتھہ مین لیکر بھائیون کے ساتھہ متوجہ صحرا ہوئے اور قریب آبادی بکریونکے چرانیمین مشغول ہوئے دوپہر کے وقت
زمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گھر مین آیا اور گریہ وزاری سے کہنے لگا کہ ای مادر بھائی محمد حجازی کی خبر لے کہ فریب ہے تو اوسکو چیتا پھاڑ گیا
اور کام اوسکا تمام ہوجائیگا مین یہہ بات سنکر گھبرا گئی اور اوسسے حال مفصل پوچھا اوسنے کہا کہ محمد ہماری ساتھہ چراگاہ مین تھے کہ ناگاہ
دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹھا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور اونکا پیٹ چیر اپھر آگے مجکو معلوم نہین کہ حال کیا گذرا یہہ سنکر مین اور
میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان اور لرزان حضرت کی طرف دوڑے جب اتفاق سے حضرت کے پاس پہونچے حضرت کو زندہ پایا اور دیکھا

کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان کی نگاہ کرتی ہین اور چہرۂ مبارک متغیر دیکھکر مجکو دیکھکر متبسم کیا اوسوقت مین دوڑکر آپکو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور سب ماجرا پوچھا آپ نے فرمایا ای مادر مہربان بھائیون کے ساتھہ مین کہڑا تہا کہ ناگاہ دو شخص اور برو ایسے تین شخص ظاہر ہوئے ہیبت ناک اور سنا مینے کہ نام اونکا جبرئیل اور میکائیل تہا ایک کے ہاتھہ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمرد لبریز برف سی تہا وہ مجکو بھائیون کی درمیان سے اوٹھاکر پہاڑ پر لیگئے اور ایک نے بلطف و نرمی تکیہ دیا اور میرا سینہ تا ناف شق کیا اور پھر مینے سب اپنی آنکھہ سے دیکھا مگر کچھہ درد والم مینے نہین پایا پھر ہاتھہ میرے پیٹ مین داخل کرکے رودہ نکو نکالا اور برف کے پانی سے دھوکے صاف کرکے بجای خود رکھدیا پھر دوسرا شخص اوٹھا اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچھہ مجکو حکم ہے بجالاؤن اوسنے ہاتھہ میرے پیٹ مین ڈالا اور میرے دلکو اپنے مقام سے نکالا اور شق کیا ایک نکتہ سیاہ خون آلودہ اوس سے نکالکر پھینکا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک یا حبیب اللہ یعنی یہہ حصہ شیطان کا ہے تجسے ای دوست خدا کی بعد اوسکے میرے دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بھرکر اوسی مقام مین رکھدیا اور خاتم نبوت سے مہر کی کہ اوسکی خوشی اور سرور مینوز اپنے عروق اور مفاصل مین پاتا ہون پھر ہاتھہ میرے سینہ کی شگاف پر پھیرا وہ روزن فی الفور بہر گیا اور سینہ میرا جیسا تہا ویسا ہی ہوگیا اور خط باریک سینہ کی ناف تک باقی رہا چنانچہ انس بن مالک سے کہ حضرت کی خدمتگار تہے روایت ہے کہ مینے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکہا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سے دہویا بعد اسکے آب زلال سے حضرت کے دل نور منزل کو دہوکر سکینہ سے بھرا اور وہ سکینہ ایک چیز تہی مانند زیرۂ گلاب کہ اوسکو حضرت کی دل پر چھڑکا بعد اسکے حضرت کو دس شخص امت کی ساتھہ تولا حضرت وزن اور مقدار مین اون دس پر غالب آئی اسطرح سے تولتے تولتے لاکہ آدمیون کی ساتھہ تولا اونپر بہی غالب آئی پھر کہا کہ چھوڑدو اگر انکو تمام امت کی آدمیون کی ساتھہ تولوگے سب پر غالب ہونگے پھر اون سبہون نے حضرت کی دونو آنکھون کو بوسہ دیا اور کہنے لگے بابی انت و امی یا حبیبنا لا تخف یعنی ای دوست تو نہ ڈر اور کہا کہ اگر معلوم کرے کہ کیا کیا خوبیان تیری واسطے آمادہ ہین ہر آئینہ آنکھہ تیری کہل جاوے پھر اون سب نے مجکو چہوڑکر آسمان کی طرف پرواز کی اور مین اونکو دیکہتا تہا اور اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ یہہ شق صدر حضرت کا چار بار کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کی اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا و تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہے القصہ جب حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانون سے حال حضرت کا اور لوگون کو معلوم ہوا اونکی شوہر اور قوم کو آدمیون نے کہا کہ انکو کاہن کی پاس لیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نے کہا کچھہ اندیشہ نہین الحمد للہ مین آپکو صحیح اور سالم پاتا ہون پھر آدمیون نے سایہ مین ٹہہرکر حلیمہ کو معلوم کیا یہہ ماجرا ہوکر حضرت کو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ یہہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کریگا حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے کودکر آیا حضرت کو زور سے اپنے سینہ سے لگایا اور آواز بلند پکارا کہ ای قوم عرب آؤ کہ میرا وارث اور مجکو بہی اسکی ساتھہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑدوگے اور یہہ بحد بلوغ

پھوپھی گا تو مقتدروں کو حق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ تم اوسے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اگر مین نیرا یہ حال وخیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نہ لاتی اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجکو کوئی قتل کرے پھر حضرت کو وہان سے گھر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر ضیر و برکت نبی سعدی جاتا ہے اور اسی بطہار کہ خوشوقت ہو کہ مزار زینت یثرب پر جاتا ہے القصہ حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئین جب حرم کی متصل پہونچین حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھاکر قضاے حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکھا جماعت آدمیون کی وہان بیٹھی تھی اون سے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہے یہہ بولین محمد بن عبداللہ اوبن عبدالمطلب - اسواسطے یہان اوسکو لائی تھی کہ اوسکی ماں اور دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون - سنکر ابراہیم اگر اوسکو پاؤنگی تو اوسکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ وراست ڈھونڈا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا ہرگز اثر حضرت کا نپایا آخر نا امید ہوکر رونے لگین اور واویلا اور واحسرتا کہکر چاردن طرف پکارتی تھین یہان تک کہ جماعت مردون اور عورتون کی اونکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکھتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتھ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے زن سعدیہ تجکو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور جزع اور فزع کرتی ہے حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کہ اوسکو مینے دودھ پلایا تھا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ اے حلیمہ غم نہ کھا مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہے کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہے اوسیکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام ونشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا کہ وہ سہل ہے کہ سب بتون کا سردار ہے گم ہونیکا سراغ بتاتا ہے چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتھ پکڑکے بیل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سے ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ اے بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبداللہ گم ہوا ہے اوسکا اگر سراغ ملے تو بہت تمہاری تعظیم وتکریم بجالائے بھر سنتے نام مبارک حضرت کے بیل اور تمام بت کہ کعبہ مین تھے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ اے پیر دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان تلے یہہ وہ شخص ہے کہ ہم بتون کو توڑے گا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کرے گا اور بت پرستون کو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تھا اور دانت اوسکے کانپتے تھے اور عصا اوسکے ہاتھ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ اے حلیمہ تیرے لڑکیکا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکرے گا تو خاطر جمع رکھ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنے دل مین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبدالمطلب کو ضرور ہے اون سے اس راز کا چھپانا مصلحت نہین حلیمہ عبدالمطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکھا کہ گھبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

لگایا اور بآواز بلند پکارا کہ ای قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بھی اسکے ساتھ قتل کرو کہ اگر اسکو چھوڑ دوگی اور یہ بچا بلوغ کو پہنچیگا تو مقتدر و تمکو احمق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کیطرف بلائیگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگی اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے۔ حلیمہ نے جو یہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اگر مین تیرا یہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نہ آتی اور تو البتہ اس لائق ہے کہ تجکو کوئی قتل کری پھر حضرت کو وہان سے گھر مین لائین اور مکہ مین یہ بچا نیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خرد کت بنی سعد سے جاتا ہی اور ای بطحا تجکو خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجھین پھر آتا ہی **القصہ** حلیمہ حضرت کو اپنے گھر سے لیکر مکہ کیطرف روانہ ہوین جب حرم کے متصل پہونچے حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضای حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکھا جماعت آدمیونکی وہان بیٹھی تھی اونسے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہی یہ بولین محمد بن عبد اللہ اور ہمین اسواسطے یہان اوسکو لائی تھی کہ اوسکی ماں کو دادا کو سونپ دون اور عہدۂ امانت سے فارغ ہون اب مین کیا کرون۔ بخدای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو آپکو ہلاک کرونگی ہرچند حلیمہ نے چپ و راست ڈھونڈھا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا پر اثر حضرت کا نپایا آخر نا امید ہو کر رونے لگین اور واحمدا و واولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تھین یہانتک کہ جماعت مردون اور عورتونکی اونکے پاس جمع ہوئی **ناگاہ** کیا دیکھتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتھ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای سعدیہ تجکو کیا ہوا ہی کہ ایسا رو رہی ہو اور جزع اور فزع کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودھ پلایا تھا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم نکر مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہی اوسکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا۔ حلیمہ نے کہا کہ مین تیری قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا وہ ہبل ہی کہ سب بتونکا سردار ہی گم ہونیکا سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتھ پکڑکے ہبل کی پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہے اوسکا سراغ اگر ملے تو بہت تمہاری تعظیم و تکریم بجالاوی بمجرد سننے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تھے سرنگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہ اواز آئی کہ ای پیر مرد دور ہو ہمارے پاس سے اور محمد کا نام یہان نلے یہ وہ شخص ہی کہ ہم بتونکو توڑیگا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستونکو قتل کریگا یہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تھا اور دانت اوسکے کانپتے تھے اور عصا اوسکے ہاتھ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہے اوسکو ضائع نکریگا تو خاطر جمع رکھہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہ ماجرا سنا اپنے دل مین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہی اونسے اس راز کا چھپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکھا کہ گھبرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اوسکے

پاس نہین ہے مضطر ہوکر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمد کہان ہی لوسنے کہا کہ ای ابوالحارث مین اونکو تمہاری پاس لائی تہی مگر دروازہ حرم کی پاس بٹہا کر
قضای حاجت کو گئی تہی وہان سی جو آئی اونکو نہ دیکہا اور جو کہ بعد ڈہونڈہ نیکے ہرگز سراغ نہ ملا لاچار ہوکر آپکی خدمت مین بنابر اطلاع حاضر ہوئی ہون عبدالمطلب
اس خبر وحشت اثر کو سنکر کعبہ کو صفا پر چڑہے اور قریش کو پکارا کہ یا آل غالب تمام قریش نے انکی ندا کی اجابت کی اور اونکی پاس جمع ہوکر کہنے لگے کہ ای سید
کیا حال تمکو پیش آیا عبدالمطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمد گم ہوا ہے پہر سرداران قریش سوار ہوکر اعلی سے تا اسفل مکہ ڈہونڈہ مگر کہین نہ پایا تب مضطر ہوکر
اندرون مسجد حرم گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز سنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ ای گروہ آدمیونکے غم نکہاؤ کہ محمد کا خدا ہی کہ اوسکو نہ کھوئیگا
عبدالمطلب بولی کہ ای ندا کرنیوالے محمد کہان ہی ہاتف نے کہا کہ وادی تہامہ مین درخت کیلے کے ٹیلے پر بیٹہے ہین یہ سنکر اوس جانب کو روانہ ہوی اثنای
راہ مین ورقہ بن نوفل بہی ہمراہ ہوگئے جب وادی تہامہ مین پونہچے دیکہا کہ حضرت کیلے کے درخت کے نیچے بیٹہے ہین اوسکے چین سے ہین عبدالمطلب
نے کہا تم کون ہو فرمایا مین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہون انہون نے کہا کہ میری جان تم پر فدا ہو مین عبدالمطلب تمہارا دادا ہون یہ سنکر حضرت
کو اونٹ پر آگے سوار کرکے روانہ ہوئے اور مکہ مین لائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سے صدقہ کیے اور حلیمہ کے ساتہہ بکمال احسان
و انعام پیش آئے پہر اوسی وطن کو رخصت کیا **اکثر** راویان معتبر نے قصہ کو اسیطرح پر لکہا ہے لیکن کسی نے کشف اسرار کم گشتگی نہین کیا
عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہے کہ اصحین کیا سہا۔ روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ شیما بنت حارث بن عبدالعزی بن عبدی مین آمین اصحاب
نے اونسے ساتہہ بے اعتنائی کی شیما نے کہا مین خواہر رضاعی تمہارے نبی کی ہون کسی نے باور نکیا جب حضرت کے پاس آمین آپ نے اونسے
احوال پوچہا اور بعض علامات سے پہچانا پہر اونکی تعظیم کی اور چشم پر آب ہوکر فرمایا کہ اپنے ماں باپ کا حال بیان کرو شیما نے عرض کی کہ حلیمہ اور اونکے
شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال حضرت نے اونکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور اونکا خاندان
ارشاد کیا اور لقب شیما باقی رہا **لیکن** صحیح یہہ روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طائف کے اپنے شوہر اور بیٹے کی ساتہہ حضرت کی خدمت مین مشرف
ہوئین حضرت نے اونکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردای مبارک بچہا کر اوسپر اونکو بٹہایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوے **واضح ہو**
کہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم ہی اوسکا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ مصنفہ خلاصۃ المتقین اور
سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تہا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکہا جاتا ہے **اول** قد مبارک میانہ تہا نہ بہت
بلند و دراز نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکی قامت رعنا کا یہہ معجزہ تہا کہ جب اکیلے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر آتا اور کسیکا
قد حضرت کے قامت زیبا کے برابر نہوتا اور جب کسیکو ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا سیطر
عنایت الہی نے آپکا ہمسر پیدا نکیا تہا یہان تک کہ آپکا سایہ بہی نہ تہا شایہ ہمسری اور برابری کا اوس سے ظاہر ہو اور نہوتا سایہ کا دلیل واضح ہے

اسبات پہ کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا **دوسرے** سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت دماغ کی کہ حامل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد ہے نفی صغر اور حقارت ہے یعنی سر آپکا چھوٹا اور حقیر نتھا نہ یہ معنی کہ بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اعضا مین جسم شریف مین ملحوظ رہی کہ کمال اعتدال خلقت مین تھے **تیسرے** موی مبارک آپکے سر کے گھونگر والے نہ نرم و فروہشتہ یعنی سیدھے تھے کہ اصلاح نہ کرتے ہون اور نہ بہت پیچدار اور سخت جیسے حبشیونکے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تھے نہ بالکلیہ کھلے ہوے نہ بہت اینٹھے ہوے اور آپکے بال ہمیشہ تو آگین اور پیچتے تھے اور لیٹین خوشبو یونکی اونسے آتی تھین **اور** آپکے بالو نکا یہ معجزہ تھا کہ جب اونکو دھو کر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی **اور** رہ رازی موی سر کا جو درمیان گوش اور دوش کے تھے اور گاہی موی شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر چھوڑ دیتے اور گاہی فرق نکالتے یعنی بعضے بالونکو بعضونسے جدا کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ بسکو زبان عربی مین مفرق اور ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہ مفرق سنت حضرت ابراہیم کی ہے اور دونو جانب مفرق کے گیسو رکھا دونو طرف لٹکتے گیسو چھوٹے تھے چنانچہ حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جب حضرت مکہ مین تشریف لاے آپکی چار گیسو چھوٹے تھے **اور** سر کے بال کبھی سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبر گیری بالونکی کرے یعنی روغن ڈالے اور شانہ کرے اور حضرت بہت کرتے تھے اور جسکے ژولیدہ و پریشان دیکھتے ناخوش ہوتے اور جسکو دیکھتے کہ روز و شب اپنے بالونکو بناتا ہے اور خوشبو ڈالتا ہے اور شانہ کرتا ہے یعنے بالون کے بنانے سنوارنے مین ہمیشہ مشغول رہتا ہے اوس سے بیزار ہوتے تو سط آپ کو پسند تھا **اور** حلق سر مبارک کا سواے حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا **چوتھا** روی شریف حضرت کا مرات جمال الہی اور آئینۂ انوار نامتناہی تھا صحیحین مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبرو اور خوش خو ترین مردم **اور** حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے نہین دیکھا مینے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فائق سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن و خوبی برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو **اور** رکہا ابو ہریرہ نے کہ ایسا چہرہ آیکا روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہے **اور** دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب تو دیکھے آپکے چہرہ کو دیکھی تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان روے مبارک کا ہے **اور** رہ حدیث بخاری مین وارد ہے کہ پوچھا براء بن عازب سے کہ تھا روی حضرت کا مانند شمشیر کے کما نہین بلکہ تھا مثل قمر کے شاید ہے کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر ہوتی تھی اور قمر جامع لمعان و تدویر دونو کا ہے اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی باشیاء متعددہ واقع ہے یعنی آفتاب و ماہتاب شمشیر و آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہونسے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرۂ مبارک ہی جانا چاہیے کہ تدویر چہرۂ مبارک کی نہ ایسی تھی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہے اور تشبیہون مین غور درکار ہے کہ وجہ شبہ ہر ایک

چہرہ مین علیحدہ ہے اور فائدہ اختلاف عبارت بیان مختلفہ مین یہہ ہے کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن و جمال تہا اور یہہ نکتہ بس دقیق ہے اور اسی کی تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کی کرتا ہے روی شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہے اور ایک بات اور اس مقام مین قابل سننے اور یاد رکھنے کی ہو کہ یہہ سب تشبیہات لیطائف اور موافق عرف و عادت کے ہین ورنہ الحقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ حضرت کی نہین ہے کہ واقع مین وجہ تشبیہ اور جامع پیدا کرکے تشبیہ دین **پالجملہ** چہرۂ مبارک نہایت پرگوشت اور نہ بہت گول تہا بلکہ مائل بتدویر تہا اور رنگ چہرۂ شریف کا سفید مائل بسرخی تہا اور ایسی چمک نور کی آپکے چہرہ مین تہی کہ نگاہ کسیکی طاقت کتمناہ نہ کرتی تہی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تہا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفای اس آئینہ خانما کی یہان تک پہونچی تہی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تہی۔ چنانچہ حدیث من رآنی فقد رای الحق یعنی جس شخص نے کہ دیکہا مجکو پس تحقیق مشاہدہ کیا حق کو کاشف اس رمز کی ہے **پانچوین** جبین نور آگین کہ انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل مشتاق واضح اور کشادہ تہی **اور** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب چمین آپکی پیشانی مین پڑتی ایسا دکہائی دیتا کہ کوئی ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو آپکی پیشانی نور نشان کی مشک و عنبر و عفران گلاب عطر سے زیادہ تہی چنانچہ عورتین بجای خوشبو اور عوض عطریات کے آپکی پیشانی کے پسینہ کو بدنمین اور بالون مین ملتی تہین **منقول** ہے کہ ایک عورت ہمیقدر تہی اوسکو بروز نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین آئی اور ایک ظرف مین آپنے جبین نور آگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اوس عروس کے بدنمین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی ابرو آپکے قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون اور عاشقون کے تہے **اور** عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملے ہوے ابرو اور بعض مین غیر ملے ہوے وارد ہے وجہ تطبیق ان دونو روایتون مین اسطرح پر ہے کہ مراد نفی نزدیکی اور غایت پیوستگی سے یعنی نہ بہت پاس تہے اور نہ بہت جدا تہے ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ حدیثون مین وارد ہے صحیح ہوا ہے اور اسی واسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونو روایتون مین تطبیق ہو جاوے **خلاصہ** یہہ کہ ابرو آپکے پتلے پتلے ظاہر مین ملے ہوے نظر آتے اور حقیقت مین جدا تہے اور درمیان دونو ابرو کے ایک رگ تہی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی تہے آنکہین حضرت کی کہ ہمواره نظارۂ حق مین مشغول تہین سیاہی اور سپیدی اونکی بکمال اعتدال تہی اور ڈورے سرخ اونمین خوشنمائی کے ساتہہ نمودار تہے **اور** روایات حدیث اس باب مین بہی بہت مختلف وارد ہین۔ بعض روایات مین عظیم العینین آیا ہے یعنی بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردی ہے نہ یہہ کہ نہایت بڑی کہ بامر حدقہ کے ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضای جسم شریف مین اعتدال اور توسط ہی **اور** ایک حدیث مین وارد ہے اشکل العینین شکلہ نصم شین معجمہ سرخی کہ سفیدی مین آنکہ کی ہو **اور** بعض روایات مین اشہل العینین آیا ہے شہلہ کہ سرخی سیاہی مین ہو۔ شاعرون نے معشوقون کی آنکہ کی تعریف مین نرگس شہلہ باندہی اور مشہور

اشکل العینین ہی اشکل وہ چیز ہے کہ وسمین سرخی اور سپیدی مختلط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہو **اور** یعنی روایات مین اوغ العینین وارد ہوا اور اوغ بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین **اور** قاموس مین یعنی نواح چشم ہی اعتبار کیا ہی **اور** اکحل العینین ہی آیا ہی یعنی آنکھین حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہے اور سرمہ گین چشم معشوقونکی آنکھ کی تعریف مین مشہور ہے **بالجملہ** جو جو صفات چشم محبوبون مین باندہتے ہین وہ سب بلاتصنع حضرت کی آنکھون مین مجتمع تہین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی آنکھون کے سب اوصاف کو ظاہر ہے اور یہہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیات حضرت کی آنکھ کا تہا۔ صفت ابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عایشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ حضرت تاریکی مین ایسا دیکھتے تہے جیسا روشنی مین یعنے اندہیرے اور اوجالے مین برابر نظر آتا تہا **اور** لکھا ہے کہ حضرت کی نظر پیش روے اور پس پشت سے برابر تہی یعنی آگے اور پیچہے سے برابر دیکھتے تہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت مقتدیونسے فرماتے کہ سبقت نکرو مجھسے رکوع اور سجود مین کہ مین تمکو آگے اور پیچہے سے یکسان دیکھتا ہون اور حق یہہ ہے کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت ادراک مین اسطرح پر تہا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تہا **اور** بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکھتے تہے **اور** بوقت بناے مسجد مدینہ مین قبلہ کو بچشم خود دیکھکر سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تہی **اور** جو حدیث مین آیا ہے کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تہی مراد اس سے انتظار وحی ہے اور نیچی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تہی اور یہہ جب اسکا حیا اور حضور ہے **اور** اگر حضرت کی ملاحظہ تہا یعنی گوشہ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور وقار ہے الحاصل حضرت کا جو فعل تہا محمود اور محبوب تہا **ساتوین** پلکین آپکی دراز مثل سائبان بکمال آرایش اور زیبایش تہین اور کلمہ ابد لاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکونکی تعریف مین وارد ہے —

آٹھوین گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تہے اور نکا معجزہ یہہ تہا کہ دور نزدیک سے برابر سنتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ مین دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے **اور** حدیث مین وارد ہی کہ ایکدن حضرت مجمع صحابہ کرام مین بیٹہے تہے ناگاہ طرف آسمان کے نگاہ کرکے فرمایا کہ اسوقت مفتوح آسمان کی دروازی کیلئے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آج تک نہین کہلا تہا اور اوس دروازے سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کے اترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے۔ واقعی ہے کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کہ حق تعالی نے حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کو نصیب نہین ہوئی اور بیداری اور خواب مین برابر سنتے تہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہی اسی سبب سے حضرت کا خواب ناقض وضو نہ تہا **نوین** بینی مبارک بلند تہی اور اوسپر نور کا ابہار تہا جو کوئی بے تامل دیکھتا جانتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت بلند نہ تہی وہ بلندی نور کی تہی جو بلند نظر آتی تہی **دسوین** رخسارہ حضرت کی نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہاے بہشت تہے اور ایسے خشان

اور روز خشان نور الٰہی ہوتی کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی **گیارویں** دہن مبارک کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ لب نہ غا ہوتہ تھا حدیث جابر
مین آیا ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصیح الفم یعنے فرخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہ ہے کہ وسعت دہن نزدیک عرب کم دون مین حد
ہی اور تنگی دہن خوبی عورتونکی ہی **اور** تنگدہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گویا یہ اور اونکے نزدیک عورتونکے حکم مین داخل ہین
بارویں لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوای درد دل عاشق زار تھا منجمل اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین حضرت نے بذاق دہن مبارک سی اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین **اور** ایک بچہ طفلان شیر خوار کو حضرت کی خدمت
مین لائی حضرت نے اپنا آب دہن اونکے منہ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوا کہ تمام روز دودھ نہ مانگا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسے تھے حضرت نے زبان شریف
اونکے دہن مین رکھی اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے **اور** روز خیبر ایک کنوان تھا کہ کثرت پانی سے خالی ہوگیا اور
پانی اوسمین باقی نرہا جب یہ حال حضرت کو دریافت ہوا اوس کنوین پر تشریف لاے اور پانی طلب کرکے کلی اپنی دہن مبارک سی اوس کنوین مین ڈالی
اور فرمایا ایکساعت توقف کرو پھر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا **اور** حضرت کے پاس
ایک کنوین مین سی پانی کا ڈول بھر کر لائے آپ نے اوس ڈول سی پانی پیا اور آب دہن شریف سی اوسمین ڈالا پھر اوس ڈول کا پانی کو اوس کنوین مین ڈالا وہ
کنوین کا پانی سی پوی مشک آنی لگی **اور** انس بن مالک کی کہ مین کنوان تھا کہ اوسکا پانی کھاری تھا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کھاری
پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ اوس پانی سی کسی کنوین کا پانی مدینہ مین میٹھا نہ تھا اور اسطرح کی عجیب بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین **تیرویں** دندان نور افشان
کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام گویا نور چمکتا تھا چنانچہ معجم الاستان اور شفا الشفا یا حدیث مین وارد ہی یعنے لگے دانت آپکے چھورے
اور کشادہ تھے اور حکمت اسمین یہ تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزل مین جلوہ گر تھی راہ کشادگی دندان مبارک سی چہرہ شریف پر نور افشان ہی **اور**
حدیث ابن عباس رض مین وارد ہی کہ جب حضرت ہونٹ کھولکر بات کرتے دیکھا جاتا کہ کشادگی دونو دانتون اگلے سی نور نکلتا ہی **اور** طبرانی نے اوسطا مین
روایت کی ہی کہ ہونٹ حضرت کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کی ہونٹون سی تھے **چودویں** عادات شریف سی اکثر اوقات مین
تبسم تھا تبسم بنیاد ضحک ہی ہے اور حد ضحک کی یہ ہی کہ دانت خوش ہونے مین ظاہر ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز حالت ہین گوش زد ہو
اوسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز اصلا پیدا نہو وہ تبسم ہی جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین **بالجملہ** خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین زیادہ تبسم
سی نہ تھا اور حد ضحک کو پہونچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین حضرت عائشہ صدیقہ رض کہتی ہین کہ میں نہین دیکھا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکھین جا دین
لہوات آپ کی لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہی یعنی اوسکے پارہ گوشت کو اعلای حنجرہ مین اقصای دہن سی ہے اور مراد اس حدیث سی نفی قہقہہ کی
ہی **اور** ہمیشہ تبسم حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستے تھے دیوارین روشن ہوجاتین

اور فوراً تو کھڑکی دیواروں پر ایسا پڑتا تھا جیسے عکس آفتاب **پندرویں** گریہ ہی حضرت کا جنس ضحک سے تھا یعنی رونی میں آواز بلند نہوتی فقط آنسو انکے آنکھوں سے حالت گریہ میں گرتے تھے اور سینہ شریف سے ایک آواز مانند جوش دیگ سی کے مسموع ہوتی **اور** سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تھی **اور** ذکر اللہ کے اور قرآن کے اور احیاناً تمام شب میں رونی تھی **سولھویں** صورت شریف احسن اصوات تھی کان احسن الناس صوتاً و احلاہم یعنی تھے حضرت بہترین مردم از روی آواز اور شیریں تر آواز سب کی از روی کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت کے خوش آواز اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لہجۃ کہ آپ کی وصف میں واقع ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانوں کی تکلم فی مخارج حروف میں تھے **اور** صدق لہجہ بمعنی فصاحت آتا ہے۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نہیں بھیجا حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بھیجا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور خوش آواز اور آواز مبارک بے تکلف پہنچتی تھی اوس مقام تک کہ وہاں کسی کی آواز پہنچتی نہ تھی خاص کر خطبہ پڑھنے میں جو وعظ و نصیحت فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی کہ حوریں اپنے کوٹھوں میں سنتی تھیں **اور** حین خطبہ پڑھتے تھے ایام حج میں سب آدمیوں نے حضرت کی آواز سنی اپنی منازل میں اور دور و نزدیک سے کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کانوں میں آواز نہ پہنچی ہو **اور** وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ حضرت سنی ہیں خطبہ پڑھتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام شریف ہے نہ سنوانا آواز کا **ستروین** فصاحت لسان **اور** جوامع کلم **اور** بدائع بیان **اور** غرائب حکم حضرت کی بالاتر اوس سے ہے کہ انسان فکر و اندیشہ کسی طریق و ذریعہ کا واسطے حصر و احصای اوسکے تک پہنچی تعریف اور توصیف انکی فصاحت و بلاغت کی حیطہ عقل اور تخمین قیاس سے خارج ہے حق تعالیٰ نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا نہیں کیا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری درمیان میں سے باہر نہیں گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ میں اور مقام سے نہیں آیا اسقدر فصاحت آپکو کہاں سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان سعد بن بکر کی تھی لای جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اوس زبان کو اور معنی اوسکو یاد کرایا اور فرمایا ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھایا مجکو میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو۔ علم عربیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہے اوسکو ادب کہتے ہیں **اور** فرمایا پرورش پائی میں نے بنی سعد بن بکر میں کہ قوم حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ فصیح عرب مشہور تھا **اور** کلام شریف ایسا واضح مفصل مبین ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپ کی کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط میں ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے تا سامع خوب سمجھ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تھا وقت ضرورت باقتضای فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے تھے **اور** خصائص کلام شریف سے ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ مجھکو جوامع الکلم دیئے گئے ہیں مجھکو کلمات جامعہ مراد جوامع الکلم سے یہ ہے کہ لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہوں علمای حدیث نے حضرت کی جوامع الکلم میں سے جمع کر کے کتب اور دفاتر موشح اور مزین کیے ہیں **اٹھارویں** ریش مبارک انبوہ تھی یعنی طول و عرض میں سب طرف سے بھری ہوئی اور خوب گھنی کی بکمال زیبائش تھی سعید ابن ابی ہالہ میں وارد ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کث اللحیۃ یعنی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کث اللحیہ۔ مراد کث اللحیہ سے بسیاری انبوہ موی مبارک اور فرد حام بالہ نکاہی

اور شفای قاضی عیاض سے منقول ہے کہ آنحضرت نے سینہ شریف کو بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک میں قدر معین ثابت نہیں ہے
اور تہذیب میں لکھا ہے کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی طبیعت یعنی از روی خلقت کے تھی اس قدر سے کم و زیادہ نہیں ہوتی تھی اور شیخ عبدالحق
محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند پائی نہیں جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہے خصوصاً اوس صورت میں کہ انبوہ ہو اور یہ روایت
مناقی اوسکی ہے کہ شفای قاضی عیاض سے منقول ہوا اور مناقی روایت ترمذی کی ہے کہ کتاب مذکور میں مذکور ہے کہ حضرت نبی تھے اپنی لحیہ کو یعنی طول و عرض سے قصر کرکے اور لم
فرماتے تھے اعیسوین قص شارب یعنی سبلت کترتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹے اپنی مونچھوں کو وہ ہم سے نہیں اور صحیحین میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مخالفت
کرو مشرکوں کی اور ایک روایت میں مجوس کی اور زیادہ کرو ڈاڑھیوں کو اور پست کرو مونچھوں کو اور مبالغہ کرو پست کرنے مونچھوں میں اور نافع نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے مونچھوں میں اور چھوڑ دو ڈاڑھیوں کو اور ان کے حال پر رہنے دو الحروف
کہتا ہے کہ قص اور ارسال لحیہ میں اختلاف روایات ہے لیکن بمعمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہے اور منقول ہے کہ ریش مبارک
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسیطرح عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک
تھی اور حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی یہ سب مدارج النبوت میں مذکور ہے اور حضرت کے خضاب کرنے میں اقوال
علما مختلف ہیں تحقیق یہ ہے کہ آپ نے خضاب نہیں فرمایا کیونکہ سفیدی حضرت کی سوی مبارک سر اور ریش کے خضاب کو نہیں پہنچی ہے
تمام سر اور ریش مبارک میں چودہ یا سولہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے تھے بہر تقدیر میں ہیچ کم تھے جب وہاں فرماتی سفیدی بالوں کی پوشیدہ ہو جاتی پھر
حاجت خضاب کی نہ تھی اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ حلیہ شریف میں چند بال سفید تھے اگر چاہتا میں گن لیتا اور اسقدر آپ کے سر مبارک میں اور
خضاب نہیں کیا حضرت نے قائلین خضاب یہ کہتے ہیں کہ نکالا انس نے بالوں شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ مخضوب بہ تھے جو اب اسکا یہ ہے کہ وہ مخضوب
نہ تھے بلکہ مروح و مخلوط بطیب تھے بسبب اختلاط خوشبو کے ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا مخضوب ہیں اور احتمال ہے کہ اونکو مخضوب کیا ہو انس نے تا بحکم وجوب
اور دیر تک ٹھہریں اور اسیطرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہیں ماول ہیں تحقیق تحقیق یہی ہے کہ آپ نے خضاب نہیں فرمایا اور موی مبارک
ریش و سر کی اسقدر سفید نہ تھی کہ لائق خضاب ہوتی اور حضرت قص شوارب اور اظفار روز جمعہ فرماتے تھے اور بعض روایات میں چنشنبہ آیا ہے اور کیفیت
ناخن تراشی میں کچھ ثابت نہیں لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابہ یمنی سے کرتی اور ختم نرانگشت پر اوسی ہاتھ کی فرماتی اور مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہیں
ہوتا تھا اور جب وہان کرتے ریش مبارک میں شانہ فرماتی اور آئینہ میں جمال شریف کہ مطلع انوار الٰہی اور مظہر اسرار نامتناہی تھا دیکھتے تھی صلے اللہ
علیہ وآلہ قدر حسنہ و جمالہ اعیسوین گردن شریف رشک مینای بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر خشان اور درخشان تھی اور اس قدر صفائی و
آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کی رو برو شرمندہ تھا گویا چاند کا مکرا تصویر کا عالم تھا اور حدیث ابن ابی ہالہ میں آیا ہے کان عنقہ جید دمیۃ

فی صفاوا الفضتہ یعنی تہی گردن آپکی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین — دمیہ بضم دال بت کو کہتے ہین کہ بنایا ہو عاج سی کذا فی النہایۃ اور صاحب قاموس کہتا ہی کہ رخام یعنی سنگ سفیدی اور مقصود تشبیہ ہی فقط مبالغہ ہی صفت مین اور تحسین مین — اور حاشیہ شمایل وغیرہ مین ہی کہ دمیہ یعنی تغزال آیہ ہو کہ لکھا ہی سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **الکیسوین** شانہ مبارک اونچا اونچا اونپر بال اور دونو مین کچھ جدائی تہی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید مابین المنکبین وارد ہوا یعنے درمیان دونو شانونکے بعد اور مسافت تہی **او بعضون** ذا بعید بصیغہ تصغیر پڑہا ہے **او** بعضون ذا اوسکو بعرض الصدر تفسیر کیا ہے عرض صدر اگرچہ وصف جداگانہ ہی لیکن ان دونو وصفون مین تلازم ہے یعنی ایکدوسریکو لازم ہے **بائیسوین** ذیل شریف کال سفیدی سے ہمرنگ بدن کی تہی اور یہہ از جملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہی کہ ذیل سب آدمیون کی مایل بسفیدی ہوتی ہے — اور بعضون نے لکھا ہے کہ بال آپکی ذیل مین نہ تہے لیکن اس روایت مین کلام ہے — اور بعض احادیث مین آیا ہے ہی نتیف البطیہ کندہ کرتے تہے اپنی ذیلونکے بالونکو اور حضرت کی ذیلون سے خوشبو مشک کی آتی تہی چنانچہ بعضے صحابہ سے روایت ہے کہ آپ نی مجکو اپنی ساتہہ سُلایا حضرت کی ذیل کا پسینا سینے سونگہا وی مشک اوس سے آتی تہی **تیئسوین** سینہ مبارک عریض وچوڑا اور فی الجملہ اوبہرا ہوا تہا اور فائدہ اس ترکیب مین یہہ ہے کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار ذات مطلق تہا اس سبب سی وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے **چوبیسوین** شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف برابر سینہ کی تہا چنانچہ حدیث مین وارد ہے سواء البطن والصدر برابر شکم اور سینہ اوس سے ہموار ہے — حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ دیکہا سینے شکم مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس بالائی یکدگر تہ کیے ہوی کہتے ہین یہہ کنایہ کمال نرمی اور صفائی سی ہے یعنی شکم مبارک کمال نرم اور صاف تہا **او** رحدیث ابن ہالہ مین آیا ہے وقیل المسربۃ بفتح میم وسکون سین مہملہ وراء مضموم ذ نقطہ وبا موحدہ وہ بال ہین کہ اوپر سینہ کی تا ناف ہون — یعنی بالونکا ایک خط باریک لبنا ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کینچا تہا باقی سینہ اور شکم صاف تہا لہذا حدیث شریف مین آیا ہے عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنی سوا اوس خط باریک بالونکے چہاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تہا **پچیسوین** پشت مبارک آپکی گویا نقرہ گداختہ تہی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تہی اور استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تہے اور دونو شانونمین **مہر نبوت** چنانچہ حدیث مین ایا ہے وبین کتفیہ خاتم النبوۃ وہو خاتم النبیین یعنی درمیان دونو شانونکے مہر نبوت تہی اور آپ خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز ابہری ہوئی تہی اجزای بدن شریف سی رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے تہی اوسکو خاتم نبوت کہتے تہے **او** یہہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تہی — حاکم نی مستدرک مین وہب سی روایت کی ہے کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست مین تہی الا ہماری پیغمبر کہ علامت نبوت اونکی درمیان دونو شانونکے تہی اور بعض روایات مین عند کتفہ الیسری اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہوا اور یہہ دونو روایتین منافی روایت بین الکتفین کہ اشہر روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونو شانونکے ہونا مستلزم اسکا نہین

کہ میانہ اور بیحین دونوں کے سوا اگر مائل بائیں طرف یا داہنی طرف شانہ کے ہو تب بھی درمیان دونوں شانوں کے ہونا اوسپر صادق ہے اور تشبیہ صحیح ہے ثبوت مین روایات مختلف ہین بعضون نے ماتند تکمہ وجلبہ عروس اور بعضون نے مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہے اور بہرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تھے اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے تھے کہ صورت حرفونکی نمودار تھی جیسے کہا جاتا ہے کہ اوسپر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے کہا اوسپر لکھا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنی جسطرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہو محدثین نے لکھا ہے کہ مہر نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابون مین ہے اور صیانت اور حفاظت قدح اور طعن و انکار سے ہے جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل و فساد اوسمین راہ نپاوے اور حق یہ ہے کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال اوسکی حق تعالیٰ کو معلوم ہے **چھبیسوین** ۲۶ دونو ہاتھ آپکے دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کمال جود و عطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہے سو کلائیان چوڑی اور درازتھین ہتھیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک پہلی پہلی اور خوشبودار تھین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہے ما مسست دیباجۃ ولا حریرۃ الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت رائحۃ قط او عرفا طیب من رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہاتھ نہین لگایا مینے دیبا اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو قبل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ سونگھا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مروی ہے کہ جب نجم کے سر پر ہاتھ پھیرتے شفقت سے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا **اور** صحیح مسلم مین روایت ہے کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتا ہے کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کو گویا باہر لائے ہین اوسکو طبرانی عطار سے **اور** نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہے وائل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے اور مس کرتا ہون بدن حضرت کے ہیر سونگھتا ہون اپنے ہاتھ کو اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر مشک سے **اور** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکھا دست مبارک میری پیشانی پر پھر مسح کیا میرے منہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک **اور** مسور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے دست مبارک کو تھا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے **اور** مروی ہے کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن نعمان کے منہ کو ہاتھ لگایا تھا اوسکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا اوس مین نظر آنے لگا **ستائیسوین** انگلیان دست مبارک کی دراز اور باریک نہایت خوشنما تھین چنانچہ اوسکی تعریف مین مروی ہے سائل الاطراف یعنے کنارہ اعضا کے کہ عبارت انگلیون سے ہے دراز اور روان تھی **اور** بعض روایت مین بلویل الاصابع وارد ہے یہ معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے آپکی انگلیون مین تسبیح کی اور گھائیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا

اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اوسقدر پانی مین ہاتھ رکھا اوسوقت اونکی انگلیون سے پانی نکلتا تھا یہان تلک کہ اون سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت ہی کہ ایکبار حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپکی ایک چھاگل تھی اوسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک اوسمین رکھا فی الفور پانی نے کثرت تمام انگلیون سے مانند چشمہ کے جوش مارا سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے **اٹھائیسوین** ساق مبارک کی تعریف مین آیا ہے کان فی ساقیہ حموشۃ بجای خطی باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت مین باریکی تھی **اور** مروی ہے کانہما جمارۃ بفتح جیم وتشدید میم بیانہ درخت خرما کہ اوسکو شمم النخل عربی مین اور گابھا کھجور کا ہندی مین کہتے ہین بالجملہ دونو ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین نہ دراز نہ عریض اس سبب سے رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم رکھتے قدت سے خوب جما کر آگے جھکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک تک استادہ نرم چال تھے **اونتیسوین** قدم مبارک اور اسکے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہ کہ قدم شریف دونو دراز اور پر گوشت اور انگلیان پانو کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ سب انگلیون سے دراز تھی اور خنصر پر گوشت اوپر سے پانو دہلتی ہوئے کہ اون پر پانی نہ ٹھہرتا ابیض مان چھوٹی کم گوشت تھین ۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ میری باپ جنگ احد مین شہید ہوئی قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمہ کا اپنی ملک مین چھوڑا جب وہ باغ پہلا یہودیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین اگالین مگر کیا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے نہ مانا آخر یہ قصہ حضرت کی حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو ۔ پھر حضرت اوس باغ مین تشریف لائی اور انبار کلان خرمے کے گرد پھرا قدم شریف اوسپر رکھا اور فرمایا کہ قرض خواہونکو بلا کر خرمے اس خرمن کے اونکی قرض مین لگادو ۔ جابر کہتے ہین کہ مین ناپ ناپ کر دینے لگا حق تعالی کی قدرت سے سب قرض اونکا اوسی انبار سے ادا ہوگیا اور مین دیکھتا تھا اوس انبار کیطرف کویا اوس مین سے ایک خرما بھی خرچ نہین ہوا ۔ ای مسلمانون دیکھو یہ ایک ثمہ اثر برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین **اور** حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اہی انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنے آگے روانہ کرتے اور آپ سب سے پیچھے چلتے **اور** حدیث مین وارد ہے کہ حضرت فرماتی کہ میرا پیادہ اور شتونکے لیے چھوڑ دو یعنی آپ کے پس رو فرشتے ہوتی تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنی کا حکم تھا **اور** حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ندیکھا مینے کسیکو شتاب تر راہ چلنی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نور دیدہ ہوتی تھی زمین آپکے واسطے اور ہم سب مشقت مین ڈالتی تھے اپنی جان کو اور دوڑتی تھے کہ حضرت کی ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور اضطراب رفتار مین نہین کرتے تھے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بے رنج اور بدون مشقت چلتے تھے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کھنچا تھا کناروں سے گوشت لٹکتا تھا **انتیسوین** جسم شریف پر اتفاق رکھتے ہین چنانچہ وارد ہے کان ابیض ملیحا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تھا ۔ ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا حیطہ تحریر سے خارج ہے

اوسکی کیفیت وحدانی ہے نہ بیانی ۔ یا بھلا رنگ شریف حضرت کا سفیدی خالص نہ تھی کہ ربودگی نہ کہتے ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ اوسکو نفسیر کیا ہے ساتھ مایل بسرخی کے چنانچہ مروی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشربہ بحمرت یعنی مختلط بسرخی تھی اور نظر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف مین واقع ہے یعنی گندم گون ظاہر ہے کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور اسیواسطے بعضون نے کہا ہے کہ مراد حمرت سے حمرت ہی کہ مختلط بہ بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعرض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تھا کہ اسیکو گندم گون بھی کہا ہے اور حق یہہ ہے کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہے اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تھی ۔ براین عازب کہتے ہین کہ سنے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دھاری دار پہنے دیکھا پھر دیکھتا تھا مین حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ قاعدہ اور دستور یہہ ہے کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب اور کارندیکو سرفراز کرتا ہے تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اوسکے ساتھہ عمل مین لاتا ہے کہ سب آدمی معلوم کرین کہ یہہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہے اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے ۔ اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور حاکم سارے جہان کا ہے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کرکے اپنی خاص مہربانیون کے ساتھہ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہان تک کہ اسکی رضامندی خدا کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور فضیلتین حضرت کو جو حق تعالی نے بخشین ہین دو قسم ہین ایک قسم وہ کہ اور انبیا بھی اوسمین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اوسی وصف اور صفت مین ہے علاوہ جو جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تھے وہ سب حضرت کی اکیلی ذات جمع صفات مین مجتمع اور یکجا ہوے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو بے ظاہر ہے مثلا بیس چراغ بیس مکانون مین جدا جدا روشن ہون اور انہین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اوس مکان کی کہ جسمین بیس چراغ روشن ہین روشنی مین اون مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا روشن ہو معلوم ۔ اور تیقن سے اسیطرح حضرت کی ذات با صفات نسبت ذوات سایر انبیا کی قیاس کیا چاہیے چنانچہ خلافت ادریس اور حسن اخلاق اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسی اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب کمال ذات سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کی ساتھہ ہے اور کسی نبی کو اوسمین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمی اور جہاد اور سوا انکے اور کمالات کہ بجای خود مصرح ہین اور تفصیل بعضونکی اونمین سے رسالہ تحریر الشہادتین مین مسطور ہے مخصوص حضرت کی ساتھہ ہین اور صفات خلقیہ مین جیسے آگے پیچھے دیکھنا اور اندھیری اوجالے مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید رنگ بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا

اور پسینہ سے عنبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت قضاء حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان سے بوی مشک کا آنا اور اثر فضلہ کا زمین پر نہ یکسنا اور تنہا کرکے کراہت و نفاق بریدہ پیدا ہونا اور بوقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اونچا نا اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتوں کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھ باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپ کی طرف مائل ہونا اور گہواری مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کی ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑون پر مکھی کا نہ بیٹھنا اور نہ بیس جانور پر سوار ہونا اوس جانور کا تا مدت سواری بول و براز نکرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑہتے ہین اور حضرت کے مزار مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بھیجتا ہے وہ اوسکو آپکے حضور مین پونچاتا ہے اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتی ہین اعمال امت کی اور آپ اونکے واسطے استغفار کرتی ہین اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ حق تعالی نے قران شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کہائی آیت لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوی ہین رجمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہ قسم ہی پروردگار عزوجل کی بدت حیات اور بقای حضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے اور یہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہی جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کہاتا اور کہے تیری جان کی قسم۔ ای مسلمانون قدر و منزلت اس قسم کی محرمان اسرار کو کہ اس راز دنیا سے واقف ہین معلوم ہو کہ اس قسم سے کیا تراوش کرتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ پیدا نکیا حق تعالی نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسکی حیات کی قسم کہائی نہ غیر اوسکی اور ابو العجوزا کہ اجلہ تابعین سے ہین کہتی ہین کہ سوگند کہائی حق تعالی نے کسیکی حیات کی سوای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگتر ہین خلق ہین نزدیک حق جل وعلی کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کہانا حق تعالی کا بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی کہ ہمارے واسطے کہ قسم کہائین ہم آپکی حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی ہین منعقد ہوتی ہے اور اگر کہائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہی بسبب ہونی حضرت کے ایک دور کنون شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہی کہ حضرت کی قسم کہاتے ہین اور کہتے ہین بحق اوسکی کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر نے اور بحق اوسکے کہ اس قبر کے بیچ قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عنوان سورۂ آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون مین اس شہر کی اور تو حلال ہوتا ہے مین اس شہر کی جو سب سے جو بات ظاہر ہے زیادہ تر اوس سے تشریف اور تعظیم مستصور نہین کہ مقید کیا حق تعالی نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کے اوس شہر مین اس جا سے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ اونہون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بای انت وامی پونہچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کہائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور پونہچی فضیلت آپکی پاس خدا کی اس حد کو کہ سوگند کہائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیت لا اقسم بہذا البلد یعنی قسم کہاتا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوسپر خلق ہین

قسم کہا ناخاک پاکی ہوا ور یہ قسم ایک سرمکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکی ادراک سے قاصر ہی جو صاف ہین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق ومعشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت اور لذت پاتی ہین یہ جو کچھ مذکور ہوا معارج النبوۃ مین مسطور ہی اور منجملہ خصایص حضرت کی یہ ہی کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوی اور پہلا الست بربکم کیا نہین ہین پروردگار تمہارا کی جواب مین پہلے ہان آپ ہی نے کہا اور سیر معراج مخصوص آپکی ساتھ تھی اور سواری براق بھی مخصوص آپکی تھی اور اوپر آسمانون کی جانا اور حد قاب قوسین اوادنی کو پہونچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا خلاصہ آپکا ہی اور فرشتونکا فوج فوج دشمن ہونا اور آپ کے ساتھ ہوکر کافرونسے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیب وغریب جو آپسے ظاہر ہوی ہین کسی پیغمبر سے ظاہر نہین ہوے اور پہلے قبر سے سر اوٹھانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹھنا اور مقام محمود سے مشرف ہونا اور لواالحمد کا ہاتھ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کی سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی استونکے آپکی پیرو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپسے شروع ہونا اور شفاعت عظمیٰ مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ آپکی صاحبزادی کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکھین نہ کرنے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کھولنا اور دن قیامت کی مرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہ سب مخصوص حضرت کی ساتھ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوا آپکی اور کسی پیغمبر کو میسر نہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہی کہ حضرت قیامت کے دن حق تعالیٰ کیطرف سے بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کی سب مخلوقات سے افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مناقب اور مدائح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ اور خصائل محمودہ حضرت علیہ السلام کی زیادہ از حد اور بیشمار ہین مقدور بشر نہین ہی کہ سب کو احاطہ کرے اور معجزات حضرت کی جو کتب احادیث مین قلمبند ہین چونسٹھ ہزار ہین مسلمانونکو لازم ہی کہ موافق ارشاد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مین لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپکا کیا کرین اور مدام درود وسلام مین مشغول رہین الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ فصل تیسری اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان مین جاننا چاہیے کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین جیسا کہ خلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس مین ساتھ دونو پیشوان اور فرہنگ کے بمعنی سجیہ اور طبع کے لکھا ہی اور خلق کی منجملہ عقلا کی نزدیک ایک ملکہ ہی کہ نسبت اوسکے افعال بسہولت اور آسانی صادر ہون اور اسکا بیان کتب معقولات مین کیا گیا ہی اور اختلاف اقوال اسمین ہی کہ خلق غریزی ہی کہ حق تعالیٰ نے ہر شخص کو اوسپر پیدا کیا ہی یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب وریاضت حاصل کرسکے قول بعضونکا یہ ہی کہ غریزی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کہ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسمت کیی حق تعالیٰ نے درمیان تمہاری اخلاق جیسے قسمت کی ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ہل گیا یقین کرو اوس خبر کو اور اگر بیان کرے کہ فلانی شخص نے خو اپنی چھوڑ دی باور نکرو یہ روایت بخاری مین ہی مگر ارسال رسل سے یہی ہے کہ تہذیب اخلاق

حاصل ہوا اور یہی نتیجہ صحبت علما اور فقرا متبع سنت سید الوری سے **اور** اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہین تمامہ انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے **قال اللہ** تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض یعنے یہہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے + اور یہہ بات بھی عقیدے مین داخل ہی کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہنچا **اور** شفائی قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہے کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کی سب متطور و مجبول ہین مکتسب و معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت مین بی مدخلیت اکتساب و ریاضت کی بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور احتواء مکارم اخلاق و محامد صفات کی ثنا کی ذات باری غراسمہ نے اپنی حبیب کی قرآن مجید مین اور فرمایا **آیت** انک لعلی خلق عظیم یعنی تحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا رکھتا ہی :: اور فرمایا **آیت** وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اور ہی فضل خدا کا تجھ پر بڑا **اور** خود جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی اوٹھایا گیا مین تاکہ پورا کرون مکارم اخلاق کو + اور جس ذات ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کیونکر یہہ مکارم اخلاق و محاسن افعال اونمین جمع نہون **اور** حدیث شریف مین آیا ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خلق حضرت رسول کی کیسین جواب دیا کان خلقہ القرآن یعنی تما خلق اوسکا قرآن **قرد** وصف خلق کسے کہ قرآن ہت + خلق را وصف او چہ امکان است + حقیقت وہ ہی کہ کوئی فہم اور کوئی قیاس علو مقام اور کنہ حال عظیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیے اور ہی سوا ذات باریتعالی نہین جانتا اور پہچانتا تاویل آیات متشابہات قرآنی سوا ہی خدا کی اور کو معلوم نہین پس باعتبار وسعت و عظمت اخلاق کی بعثت فرمائی حضرت کی طرف کافہ ناس بلکہ ملائکہ اور جن و انس کی تما ہما ایسا ہی ایات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے **آیت** یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنی ای لوگو تحقیق مین بھیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف + **اور** **آیت** لیکون للعلمین نذیرا یعنی تاکہ ہون عالم کی لوگونکو ڈرانیوالا **اور** **آیت** وما ارسلنک الا کافۃ للناس یعنی اور نہین بھیجا ہمنے تجھی مگر روکنیوالا سبکو + اور سوا ہی اسکے اگر آیات و احادیث اسپر دال ہین **عقل کامل** و علم شامل حضرت کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف ہی اسواسطے کہ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہی کہ اوسی علم و معرفت **اور** ثقوب رای **اور** جودت فطنت **اور** اصابت فکر **اور** نظر عواقب امور مین **اور** مصالح نفس **اور** مجاہدہ شہوت **اور** حسن سیاست **اور** تدبیر **اور** اقتنای فضایل **اور** تجنب رزایل سے حاصل ہوتا ہی **اور** اختلاف کیا ہے لوگونے حقیقت عقل مین اور کلام اوسمین حد کثرت کو پونچا ہی **اور** قاموس مین کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح اور کمال و نقصان اونکا ثمرات اور نتایج عقل سے اور عقل نام ایک قوت کا ہی کہ مبدا اور منشا اوسکا علم ہے اور آگاہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات مین کہتے ہین اور یہہ بھی خواص و آثار عقل سے ہی۔ غرضکہ قول محقق یہہ کہ عقل نور روحانی ہی کہ بواسطہ اوسکے معلوم اور دریافت ہوتی ہین علوم ضروریہ و

نظر یہ اور ابتداء وجود عقل کا نزدیک اتمنان ولد سے ہی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ کامل ہوتی ہے سن بلوغ مین پس کمال علم و عقل حضرت کا اوس مرتبہ تھا کہ نہین پونہچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سوائے حضرت کی اور عقل مین اور فکر کا تسناد اوس افاضہ مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کرے مجاری احوال اور حمایہ صفات اور محاسن افعال اور مطالع کرے جوامع کلم اور حسن شمایل اور بدایع سیر اور سیاست نام اور تقریر شرائع اور تامیل اداب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماویہ اور صحف منزلہ اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کی حق مین کہ مثل وحوش شیارہ وہ صاحب طباع متنافرہ متباعدہ تھے اور مرتبہ جہل و نادانی و جفا مین یکتا کس قدر تحمل اونکی جفا اور صبر ایذا پر فرمایا کہ رام و منقاد ہو کر طریق سلوک راہ خلا اور احراز سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جانے کہ بغیر تعلم و مدارست و ممارست و ملازمت کتاب اور بے مطالعہ کتب متقدمین اور حلبوس علما اہل کتاب کی پاس کس درجہ و مرتبہ علم شامل و عقل کامل رکھتے تھے اللھم صلی علے محمد والہ بقدر حسنہ وجمالہ اور صبر سید انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کا ملاحظہ ایذا پر سبت سو بت زیادہ اور سخت تر تھا جیسیکہ فرمایا ہے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنی نہین ستایا گیا کوئی نبی ایسے برابر اور حدیث مروی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قضیہ مال و منال اور اوسکے نیل مین کسی سے انتقام نفرماتے تھے واسطے اپنے نفس کی مگر اوس صورت مین کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھے اوس سے انتقام فرماتے واسطے خدا کی اور سب صبر و نسبت اور صعب تر صبر حضرت کا غزوہ احد مین تھا کہ کافر محاربہ و مقاتلہ کرتی تھے اور طرح طرح کی آزار و تکلیف دیتے تھے باوجود اسکے عوض مین اوسکی شفقت و رحم کی راہی سفر کر کہکر اونکی حق مین دعا فرماتی اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنے بار خدایا ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہین جانتی اور توریت مین لکھا ہے کہ مقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تھا بسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتے چنانچہ ایک یہودی نے بوعدہ معین آپ سے خرما خریدی اور بعد اوسکا حوالہ کرنیا آگی تسلیم خرما سی اور آیا دو تین دن پہلے وعدہ سے واسطے لینے خرما کی اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک اور ردا پکڑلی اور نظر تیز و تند سی دیکھ کر کہا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہین دیتے اور تم ای اولاد عبد المطلب حیلہ گر ہو ادای حقوق مین پس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ای دشمن خدا میرے سامنے پیغمبر خدا کی حق مین ایسے کلمات گستاخانہ و بیادبانہ کہتا ہی قسم خدا کی اگر مجھے خوف بے فرمانی حضرت کا نہوتا جدا کر دیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بآرام و آہستگی دیکھتے تھے اور از راہ تبسم فرماتے تھے کہ ای عمر تمہین لایق نہا کہ مجکو بحسن ادا اور اس مرد کو بحسن تقاضا امر کرتے پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور بیش صاع زیادہ حق سے اسی دو سبب ڈرانی اور تہدید کے کہ تمہاری جانب سی واقع ہوئی ہی پس حضرت عمر نے موافق حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نے کہ سب علامات نبوت نبی آخر الزمان کی توریت سی مین جانتا تھا مگر یہ دو خصلتین کہ اونکا اب امتحان کیا مینے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ گردانکر کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ پیغمبر صلعم

اوسنے اور ہم بھی حضرت کی ساتھ اوسنے دیکھا کہ ایک اعرابی نے آکر ردای مبارک حضرت کی کھینچی اور بسبب خشونت چادر کے گردن شریف مین خراشید کی ظاہر ہوئی اوسوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا غرض ہے تیری کہا یہ دو نو اونٹ میرے بار دار کر دو آپ نے فرمایا جب تک تو مجکو اس حالت کشش سے نہ نکالیگا اعرابی نے کہا بخدا میں تمہین نہین چھوڑنے کا تا وقتیکہ یہ دو نو اونٹ میری بار دار نہون گے پس حضرت نے ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک مین خرما اور دوسرے مین جو بھر دو **اور** منجملہ عفو و صفح حضرت سے ہے درگذر کرنا لبید بن الاعصم یہودی سے کہ آپکو جادو کیا تھا **اور** ایک یہودیہ خیبر یہ نے کہ بکرے کی اندر حضرت کو زہر دیا تھا **اور** روایت ہے کہ ایکبار حضرت قیلولہ سے بیدار ہو کر کیا دیکھتے ہین کہ ایک اعرابی تلوار کھینچے سر مبارک پر کھڑا ہے اور یہ بات کہتا ہے کہ اب کون روک اور بچا سکتا ہے آپ کو مجھسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اوسکا ہاتھ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچانیوالا ہے تجکو میرے ہاتھ سے پس ڈرا وہ شخص اور کانپا اوسوقت پیغمبر خدا نے ازراہ اتساع خلق کے اوسے عفو فرمایا **اور** ہر چند آپ جہاد اور سختی کفار و منافقین پر جانب حق تعالی سے مجاز و مامور تھی **ایت** یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اے نبی جہاد کر ساتھ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر اوپر اونکے لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کی اخلاق محمودہ پر درگذر فرماتی **اور** شیوہ منافقین کا حضرت کی ساتھ یہ تھا کہ غیبت مین ساحر و کاہن و مجنون کہتے اور جب روبرو آتی تملق تعریف کرتے دو رویی انسان مین ایسی بد خصلت ہی کہ اکثر نفوس اوس سے متنفر ہوتے ہین اور مکافات اوسکے مین بدی کی ساتھ پیش آتے ہین کہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا برائی کا برائی ہے ویسی ہی + مگر حضرت اوسکی عوض مین عفو رحمت و استغفار فرماتی **بیت** بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من اساء ۔ حدیث بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پاس آنیکا آپ نے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اوسپر پڑی فرمایا یہ مرد ہے اپنے قبیلہ مین جب اکر بیٹھا ۔ مباسطت و مناشطت اوسکے ساتھ فرمائی جب چلا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس راز پر آگاہی چاہی حضرت نے ارشاد کیا کہ مین فحاش اور زشت خو نہین کہ لوگ مجھسے اجتناب اور پرہیز کرین غرض آپ کی تالیف قلوب تھی تا گرفتگان تیہ ضلالت مستعد خدمت بابرکت ہو کر محلی باسلام اور مجلی با ایمان ہو دین اور تربیہ و سرزنش ہی امت مرحومہ کو سرکشی اور تجبر و تکبر سے اور امر ہی مدارا اور تلطف پر لیکن فرق ہے مدارات اور مداہنت مین باعتبار دنیا اور دین کے کہ مدارات امور دنیاوی مین محمود ہی اور مداہنت امور دینی مین مذموم **بیان تواضع** فی الصراح تواضع فروتنی نمودن و نرم گردنی کردن **اور** قاموس مین بمعنی تذلل اور ایضاع جھکانا اونٹ کا اپنے پیٹ کو تو پاؤن اوسکے گردن پر کھین اور اشتقاق اوسکا وضع سے کیا ہے کہ بمعنی فرو نہادن کی مستعمل ہی اور ضد اوسکی کبر ہے اور صنعت کہ مانا ہی ساتھ تواضع کے لیکن تواضع وسطا ہی کبر اور صنعت مین **اور** منجملہ تواضع آپکی سے ایک یہ ہی کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے اونکو درمیان نبوت ملایکہ اور نبوت عباد کی حضرت نے نبوت عباد کی اختیار فرمائی **اور** کبھی آپ نے کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنی کے مگر واسطے دین خدا کے ۔ لوگون نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلوت سرائی عالیمقام کا

پوچھا جواب دیا کہ ذات والا صفات حضرت نبی نرم ترین لباس و خلاک اور کبھی آپ نے پائے مبارک دراز نہین فرمائی مجلس اپنی اصحاب کی مین اور جب کسی اصحاب واہل سے آپکو کام ہوا جواب مین اوسی لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اوسی والے کرتے اوس قوم پر اور سب ہمنشینونکو از راہ عنایت و التفات نفقہ فرماتے اور نصیب و حصہ اونکا دیتے ہر گز کوئی گمان نکرتا فاضلیت اور مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جسوقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے جب تک وہ میٹھا رہتا آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک جھکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنی سے فارغ نہوتا سر مبارک بلند نفرماتے اور سب سے تازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوئی مبارک اپنا کسیکے زانو سے بڑہا کر نہ بیٹھتے اور انس بن مالک کہتے ہین کہ مین دس سال برس خدمت آپکی مین مشغول رہا کبھی نہ فرمایا کہ یہ کیون کیا اور وہ کیون نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور بچھا دیتے کپڑا اپنا واسطے اوسکے اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک ازراہ مکرمت مرحمت فرماتے۔ اور کبھی واسطے خاطر آنیوالیکے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار اوسکی حاجت کا فرماتے اور جب فارغ ہوتے اوس حاجت سے پہر نماز کو تشریف لیجاتے اور عیادت کرتے مساکین کی اور مجالست فرماتے ساتھ فقرا کے اور رعایت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھتے اصحاب مین کبھی اور بیٹھتے اخیر مجلس مین اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف و خلف اپنی دوسرے کو سوار کرتے اور روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار مین تھا کہ ایکدن حضرت میرے گھر تشریف لائے تھے بوقت مراجعت سعد میرا باپ واسطے سواری آپکے حمار لایا آپ اوسپر سوار ہوے سعد نے مجھے کہا کہ ای قیس آپکے ساتھ جا حضرت نے مجھے فرمایا کہ سوار ہو یا مینے انکار کیا بلحاظ ادب آپ نے فرمایا سوار ہو یا اولٹا پہر جا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ یون فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہے اور صاحب دابہ اولی ہے اگے بیٹھنے مین اور اسیطرح ایک سوار جاتا تھا آپکو دیکھکر نیچے اوترا دبا آپ سوار ہوی اور اوس صحابی کو آگے اپنے بٹھایا اور عجیب و غریب تر اوس سے یہ ہی کہ محب طبری نے مختصر السیر مین نقل کی ہی کہ ایکدن حضرت حمار بے پالان پر سوار طرف مسجد قبا کی تشریف لیجاتے تھے اور ابو ہریرہ پیادہ پا حضرت کی رکاب مین ساتھ تھے فرمایا تجھے اپنے ساتھ سوار کرلون سینے عرض کیا جو خوشی آپکی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابو ہریرہ نے سوار ہونیکا سوار نہو سکا آپ سے لپٹ گیا دونو زمین پر گر پڑے۔ اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پہر آپ نے یہی فرمایا کہ سوار ہو مینے قسم کہائی خدا کی کہ جسنے بر سالت مشرف کیا ہی تہین تیسری مرتبہ مجھے آپکو گرانا منظور نہین اور طبری مین یہ بھی مذکور ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تھے امر کیا یارون کو واسطے اصلاح ایک بکریکی پس اوٹھا ایک اصحاب مین سے اور کہا اسی مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا اسکا مجھپر لازم ہے آپ نے کہا لکن ان لانا ذمہ میرا ہے صحابہ نے عرض کی کیا ہم اس کام کو کفایت نہین کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مجھے خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہو کر تم سب سے جدا بیٹھون اور اس کام مین ساتھ تمہارے شریک نہون ایسے بندے سے خدا بھی ناخوش ہوتا ہے اتفاقاً ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا تھا ایک صحابی نے عرض کی کہ مین اوسے درست کردونگا مجھے عنایت کیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ از راہ امتیاز

مین الگ بیٹھون اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف سے آئے تھے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد ہوے صحابہ نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ ان لوگون نے خدمت وتکریم ہمارے یارون کی بہت سی کی تھی مین چاہتا ہون کہ مکافات اوسکی بذات خود بجالاون غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تھے مثل دودھ دوہنے بکریون اور سینے کپڑون اور دینے گھانس اونٹ اپنے کو اور اوسے باندھنا اور خادم کے ساتھ کھانا پکانا اور خمیر کرنا اوسکے ساتھ اور مدد کرنا خدمات مین اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سوائے اوسکے بہت سے کام کبھی ذات خود اور کبھی بغیر خود اور کبھی بمشارکت غیر کیا کرتے تھے **اور** مواہب مین لکھا ہے کہ صدر ایسے کام کا حضرت ہی کبھی کبھی ظہور مین آتا تھا غلام وخادم آپکے اکثر یہ کام سرانجام دیتے تھے **پوشیدن سراویل** کہ جسے تبان کہتے ہین اوسمین اختلاف ہے ابن قیم جوزی کتاب الہدی مین لکھتا ہے کہ خریدکرنا سراویل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید پہنی ہو مگر یہ روایت ضعیف ہے **اور** ابوہریرہ نے آپ سے سراویل مین سوال کیا کہ رات دن اور سفر وحضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی ہے یا نہین جواب دیا کہ نعم یعنی ہان **اور** ابن حبان وطبرانی وعقیلی بھی اس حدیث کو باسانید ضعیفہ لائے ہین لیکن مدار اوس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد واسطی کے ہے اور وہ راوی بہت ضعیف ہے **اور** کہا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جسدن شہید کیا پائونین اونکے سراویل تھے اور تحقیق اس کلام کی شرح سفر السعادت مین بہت کی گئی ہے جسے منظور ہو وہان دیکھ لے **اور ہیئت** آپکے جمال باکمال مین بدرجہ غایت تھی کہ بڑے بڑے متہور دلیر دنگا بروقت حضوری زہرہ آب ہوتا تھا ولیکن باوجود اوسکے تواضع اور خلق اس مرتبہ تھا کہ بمجرد ملاحظہ آثار رعب مہر اس حضرت کمال التفات سے تسکین فرماتے تھے چنانچہ لکھا ہے کہ ایکروز ایک شخص آپکے پاس آیا بمجرد نظر جمال باکمال کے مارے ڈر کے کانپنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپ اور ڈر مت مین بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا ہون **اور** حضرت کے پاس ایک عورت کہ اوسکی عقل مین فتور تھا آئی اور کہا مجھے تمسے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا بیٹھ جس کوچہ مدینہ مین کہ چاہے تو بیٹھون اور تیری قضای حاجت کرون پس بیٹھے رہے حضرت اوس عورت پاس جب تک کہ وہ اپنی غرض حاجت سے فارغ ہوئی **اور روایت** نجاری مین آیا ہے کہ کنیزان مدینہ آتی تھین حضرت کے پاس اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر واسطے عرض حاجت اپنی کے جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے **اور** آپ بسبب کمال تواضع کے ہر بیوہ ومسکین اور آزاد لونڈی کے ساتھ جس جگہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کے ہو چلے جاتے اور ناخوش اور نارضامند حاجت مندونکو نفرماتے **اور** عادت تھی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنی ظروف وآوند پانی سے بھر کر واسطے بیمارون کی آپکی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت بپاس خاطر عین موسم سرما مین ہر ایک ظرف پانی مین جدا جدا ہاتھ ڈالتے تاول شکنی کسیکی نہو کہ انواط سردی سے گرند دست مبارک کو پونچے **اور** حسن معاشرت ازواج مطہرات کے ساتھ بہت رعایت فرماتے تھے لڑکیان انصار کی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اکر کھیلا کرتین تھین **اور** لیتے استخوان کو شت ہاتھ عایشہ صدیقہ رضی سے اور تناول فرماتے جس طرف ظرف مین کہ عایشہ کھاتین اوسی طرف سے اوسی ظرف مین آپ نوش فرماتے

حالانکہ عائشہ حالت حیض مین ہوتین اور بسا اوقات مسواک اپنے ہاتھہ سے دیتی تا عائشہ اپنی لعاب دہن سی اوسے نرم کردیتین پس ناشستہ دہن مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت ہی اور تکیہ فرماتے کنار عائشہ مین اور بوسہ لیتے اونکا حالت صوم اپنے مین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنے دوشہای مبارک حضرت پر رکہہ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا بازی حبشہ کا دیکہتین اتفاقاً ایک مرتبہ عائشہ صغر السن تہین حضرت نی ازراہ ملاعبت اونکی مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگی نکل گئین اور بار دیگر کہ اوس زمانہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا اندکی فربہ و تن دار ہوگئی تہین دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت آگی نکل گئی اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوی اور ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم رونق افروز خانہ عائشہ ہوی تہے کہ ام سلمہ نے کچہ طعام بہیجا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بہ ہاتہہ مارا کہ وہ طعام سب گرگیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نی کچہ نفرمایا اور کاسہ دوسرا اگرسے عائشہ کو لیکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہانا بہی اونی بہیجا تہا اور بعض کہتے ہین اوسی پیالہ کی ٹکرے جمع کیی اور کہانا تین سے اوٹہایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سی از راہ اعتذار کی کہ ام المومنین نی غیرت و بیتابی کی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر مجبول و مخلوق ہونے عورتون کی پیدائشی پر مرد ونکو چاہیے کہ بوقت اثارت اونکی غیظ و غیرت کی صبر کرین اور سواخذہ سی درگذرین اسواسطے کہ ہر شخص بوقت غلبہ غصہ کی محجوب العقل اور مغلوب الفہم ہوجاتا ہی۔ حدیث مین آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا نی شوربا حضرت کیواسطے بہیجا تہا عائشہ صدیقہ نی بہ تکرار سودہ سی کہا کہ اول تم کہالو سودہ نی نہا نا عائشہ نی کہا نہین سنہ تمہارا اس شوربا سے الودہ کردونگی غرض کہ عائشہ نی اونکی منہ پر شوربا ڈال کر تمام منہ سودہ کا آلودہ کردیا حضرت دیکہکر ہنسے اور فرمایا تم بہی عائشہ کا منہ شوربا سے آلودہ کردو یہ تمامعاملہ حضرت کی ازواج مطہرات کی ساتہہ اکثر بہی ہوا خذہ اور معاتبہ نہ تہا غیرت و مزاج پہ آپسمین اور سیرت حضرت کی ساتہہ اہل و عیال و اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام و ارامل و اصناف و زوار کی اس غایت کمال کو پہنچی تہی کہ فوق اوسکی متصور کسی بشر کا نہ تہا اور تمام اخلاق و اعمال حضرت کی دال اوپر مبعوثیت اور علامات نبوت کی تہے اور معاملہ مباسطت و ملاطفت و مخالطت و معاشرت و مزاح کا اصحاب کی ساتہہ وقوع مین آتا محض مقصود و دلجوئی اور خوش خوئی تہی۔ درمیان مزاح و ملاعبہ حضرت کی ہزار دون برکات و آثار مضمر تہے ایک بار آپ غسل جنابی مین تہے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ حضرت کی تہین اون بطریق مزاح حضرت نی منہ پر اونکے پانی چہینکا اوسکی برکت سی آبرو ئے جوانی اور رونق بڑہاپہ تک قایم رہی اور مغیثہ نبوی اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سی تہے پانچ برس کا سن اونکا تہا کہ آپ اونکی گہر مین تشریف لائے اور محمود گی گہر مین ایک کنوان تہا دول مین اوسکی مکہہ پانی باقی تہا حضرت نی دہن مبارک مین لیکر از روی خوش طبعی کی منہ پر محمود کی ڈال دیا اوسکی برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکہا اسی سبب سی وہ صحابہ مین گنی جاتی ہین اور اونکی حدیث بخاری مین مذکور ہے اور ایک بات تو تضع حضرت کی یہ تہی کہ کبہی طعام کو عیب نفرماتی کہ شور ہی یا ترش یا کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول فرماتی اور نہ چہوڑ دیتے اس مقام سی ثابت ہوتا ہے کہ تمام رکہنا اور برا کہنا اور عیب نکالنا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہی اگر یہ نسبت پکانی والیکے عیب کرے کہ کیا برا پکایا ہی سفت پیسا ضایع اور برباد کیا ہے

کمنا روا ہی لیکن اسمین خاطر شکنی بیگانیوالی کی ہوتی ہی اول یہ ہی کہ نہ کہی اور رعایت تواضع حضرت سی یہ ہی کہ کبھی دنیا کو زبان مبارک سی برا نکہے ہرچند کہ اہانت وتحقیر وندمت اوسکی زبان خلق سی بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہی اور ارشاد کرتے تھے کہ دنیا کو سب و دشنام مذو کہ خوش مرکب ہی واسطے مومن کے پونہچاتی ہی اوسکو ساتھ خیر کی اور نجات دیتی ہی شر سے اور ایسا ہی منع فرماتی سب ہرہو کہ حدیث قدسی اوسپر دال ہی لاتسبوا الدہر فانا الدہر یعنی دشنام اور برا نکہو دہر کو کہ خالق دہر کا مین ہون دہر کا حکم میری کچھ کرنمین سکتا اور در دولت سرای عالی پر کوئی حاجب و دربان متعین نہ تھا جیسے کہ ملوک و اغنیا کے دروازون پر مقرر ہوتی ہین الا آنا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن و اجازت حضرت پر تھا تا مبادا اہل و عیال آپکی اوسکے آنی سے اپنی شغل سے باز رہین اور یہ بھی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہی کہ فرمایا لاتفضلونی علی یونس ابن متی ولا تخیرونی علی سوی یعنی بزرگی ندو مجھے اوپر یونس بن متی کے اور نہ بہتر کرو انو بھے سوی پر اور قول حضرت انا سید ولد آدم یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور ماتقدا وسکا اور اقوال دلالت آپکے فضل پر کرتے ہین سب انبیا اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی اوسکے مقام پر آویگی انشا اللہ تعالی اور تواضع سے تمامی مبادرت و مسابقت کرنا آپ کا سلام و علیک پر ساتھ ہر وارد کی کہ مبادا وہ تقدیم سلام پر کرے بیٹھے اور رد سلام ہر شخص کا فوراً غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہی اپنی امت کی حق مین نشانہ مین

جود و سخا دونو کی ایک معنی ہین یعنی جوانمردی اور کہا ہی کہ سخا صفت غریزی ہی اور مقابل اوسکے شح یعنے بخل اور حرص کہ وہ بھی جبلی ہی لوازم نفس انسانی سی اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہین مگر جواد کا کہ معنی اوسکے دنیا بی غرض و بے عوض ہی یہ صفات حق تعالی سے ہی کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ اور کمالات حسی و عقلی خلایق پر افاضہ فرمائی بعد بار یتعالی کی اجواد الاجودین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے ہین اور بعد آپ کی علما - حدیث مین آیا ہی اللہ اجود جود ثم انا اجود بنی آدم و اجودہم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یعنی اوسبحانہ جل شانہ سخی تر ہی از روی بخشش کی پس مین سخی ترین پسران آدم ہون اور بعد میری وہ مرد کہ سیکھا علم میرا پس پھیلایا اوسنے یعنی لوگونکو تعلیم کیا اور سکھایا اور بخاری و مسلم مین انس سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کان احسن الناس واجود الناس واشجع الناس یعنی تھے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سب لوگون کی نیکو تر اور سخی تر اور دلاور تر اور سبب اسمین یہ ہی کہ نفس آپ کا شریف ترین نفسونکا اور مزاج آپکا عادل ترین مزاجون کا تھا اور جو شخص ایسا ہو فعل اوسکا البتہ بہترین افعال اور شکل اوسکی بہترین اشکال اور خلق اوسکا بہترین اخلاق ہوا اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات صوری و معنوی اور حادی خوبی صورت و سیرت تھا اور مستغنی فانیات اسی ساتھ باقیات صالحات کی اور مکتفی باللہ اور وجود ماسوی اللہ سے اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ آپ سے سوال کسی سائل کا نفرماتے اور اوسکی جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہی کہ کسی شاعر نے منظوم کیا ہی **بیت** نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز ۔ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ۔ اور اگر فرضاً اوسوقت کچھ حاضر نہوتا سکوت فرماتی اور بقول معروف دلجوئی سی عذر فرماتی صاف انکار نکرتی اور بعضون نے یہ بھی کہا ہی کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کی عطا سی نہ تھا اور اوس سی یہ بھی لازم نہین آتا کہ بقصد اعتذار

یہی زبان سے نکلا ہو اور اسیواسطے سفر درتا ایک گروہ مین کر طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہو کر عرض کیا تا جہاد کفار مین شریک آپکی ہو وین فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون تمہین اوسپہ اور باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہی کہ لا اجد ما احملکم اور ولا احملکم مین فرق ظاہر ہی کہ قول اول سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ سواری موجود ہوتی تمہاری دنی مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد وانکار پر دلالت کرتا ہی اگرچہ مقدمہ اشعر مین ہین کہ آپ سے سواری چاہتے تھے لا احملکم اونکے جواب مین ارشاد کیا تھا اور بعض روایات مین بقید قسم آیا ہی کہ واللہ لا احملکم فرمایا معمول اس توجیہ پر ہی کہ باوجود علم سائلین کے اس باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسواسطے تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہو جاوی پس یہ صورت عموم حدیث سے مستثنی و مخصوص ہی ایسا ہی سوا ہبلدیہ مین مذکور ہی شیخ عبدالحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین یہ بیان کرتے ہین صواب یہ ہی کہ جریان کلمہ لا کا زبان شریف پر نفی بخل و خست ہی میدان غرت حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے تجلا و ضعفا کیا کرتے ہین اور یہ جو آیا ہی کہ شخص جو چیز مانگتا دیا کرتے مراد اثبات جود ہی یعنے دنیا ہر خیر کا کہ وہ شخص لایق اوسکی ہو اور بسا اوقات حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مصلحت وقت یا مصلحت سائلین نہ دنی مین دیکھتے تھے جیسے طالب عمل و حکومت کو تا انتظام سامانون اور حال اوس شخص مین خلل راہ نپاوی اور کبھی منع کرتا وہ شخص دریای طمع اور گرداب حرص مین ڈوب نجاوی جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول نگاہ اور ہمیشہ زیادہ خیریہ کبری تھی کچھ مانگنے دیا اور فرمایا دیتا ہون لیکن اوسکے ساتھ کدورت و کراہت ہوگی ابوذر کہ زہاد و کبیر صحابہ تھی طالب عمل ہوے آپ نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف ہو طالب عمل نہو اور کسی سے کچھ نہ مانگا کرو یہان تک کہ اگر تمہارا تازیانہ زمین پر گر پڑے آپ اوٹھالو۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما رہے تھے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کسیکے واسطے کہ اوسکے افلاس پر آگاہ تھے طالب ہو کر عرض کیا ہو مومن فجہا علم یارسول اللہ یعنی وہ شخص میری دانست مین مومن ہی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تین مرتبہ تکرار کی آپ نے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہین کہ مین اونمین دوست رکھتا ہون اور نہین دیتا اسلام حال اوسکے ذمے مین ہی دوبار برابر قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہ مومن کہا نہو اور سلم فرمایا گویا اس مقام مین مخلق حضرت کا باخلاق الٰہی معلوم ہوا حق تعالی انپے بندون مین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا باوجود غنی اور جود کی حطام دنیوی سے اور بہتون کو دشمن و مبغوض رکھتا ہی اور باینہمہ نعم فانیہ اسقدر فرماتا ہی کہ مسعود ابناے روزگار ہوتے ہین جسطرح طبیب مریض کو روکتا ہی اور منع کرتا ہی استعمال اشیای ضارہ سے اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم انپی امت کے ہین منع و عطا مین اندازہ حکمت رعایت فرماتے تھے۔ بخاری مین یہ حدیث انس سے مروی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت کے پاس حاضر کیا گیا بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسی مسجد مین ڈالدو بعد نماز وہان تشریف فرما ہو کر جسنے آیا اوس مال سے اوسی دیا اور محروم نکیا۔ اثنای اس حال مین عباس بن عبدالمطلب ذہبی اوس مال سے مانگا حضرت نے اونکے کپڑے مین بہت سا ڈالدیا کہ اوٹھانہ سکے عرض کیا یارسول اللہ کسیکو اجازت دو کہ یہ مال

میری ساتھ لیکر چلے آپ نے فرمایا یہ نہین ہوسکتا جسقدر تم اوسکو بچاؤ یہ ارشاد واسطے قطع طمع عباسؓ اور تہذیب وتادیب اونکی تھا پس اونہا یا حرفت تنگ عباس نے اپنے دوش پر اور لی چلے حضرت اونکی طرف دیکھتے تھے اور تعجب فرماتے تھے اونکی حرص پر غرض کہ سب مال مستحقین اور سائلین کو دیدیا یہا کہ ایک درہم باقی نرہا اور روایت ابن ابی شیبہ مین آیا ہی کہ وہ لاکھ درہم تھے پہنچے ہوے علاء بن خضرمی کی خراج بحرین سی اور وہ اول مال تھا کہ لایا گیا تھا حضرت کی پاس اور ظہور اثر جود وفتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد وحصر وقیاس سی تھا ہر شخص کو اعراب سی سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکریان دین اور موئلفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تھے اونکو واسطے تالیف ہدایت کی کہ بسبب مدد دنیا کی انکا دین ثابت وقایم رہے سب سی زیادہ دیا چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زمرۂ ضعیف الایمانون سے تھا اوسی سو بکریان ایک مرتبہ دین اور سو دو بارہ اور مغازی واقدی سی منقول ہی کہ اوسنے صفوان کو ایک وادی پر اشتر وگوسپند عطا فرمایا واسطے ازالۂ درد ومرض کفر کہ اوسمین لاحق تھا اور ابوسفیان اور بیٹے اوسکے یہی قبیلے سے تھے ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آجکے دن تم قبیلۂ قریش مین سب سی زیادہ مالدار ہو اس مال سی ہمین بھی بہرہ مند کرو یہ سنکر حضرت علیہ السلام متبسم ہوے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسکو دو۔ ابوسفیان نے عرض کیا کہ نزید میرا بیٹا ہی وہ بھی امید عطا رکھتا ہی فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اور دو پھر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہی وہ بھی امید اپنے حصہ کی رکھتا ہی حکم دیا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اوسی بھی دو۔ اوسوقت ابوسفیان یہ بولا کہ میری مان باپ تم پر قربان ہون خدا کی قسم آپ کریم ورحیم ہین زمان جنگ اور زمان صلح مین خدا تعالی تمہین جزای خیر دیوے اور پہنچہ دنیا حضرت کا اہل ہوا زن پر اونکی قیدی کہ چھ ہزار تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی ہذا القیاس فتح مکہ مین پانچ لاکھ دینار سوا ہب لدنیہ سی ثابت ہوتا ہی غرض کہ سخا وکرم حضرت کا ایک طرح پر نہ تھا انواع گشتہ اور انحاء متنوعہ سی سائلین کو مالا مال استغنا فرمائی وغنی بطریق ہبہ وگاہی بطور صدقہ اور کبھی بر سبیل قرض وگاہی بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقا ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرما کی ترکہ مرغوب الطبع حضرت کا تھا حضور مین لائی آپ نے عوض ہدیہ زر وزیور کہ فتح مکہ سی آیا تھا دست مبارک بھرا اوسی دیا غرض کہ ہر حال مین ذات شریف پاک تکلیف درنج اوٹھاتی اور غیر کو راحت وآرام پہنچاتی اکمل اور اشرف اور ارفع واعلی اولاد آدم کی صفات واخلاق مین ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی **بیان شجاعت وقوت** فی الصرح شجاعت بردلی ودلیری نمودن درمخاوف۔ وفی الشفا فضل قوت غضب وانقیاد او امر عقل را۔ وفی القاموس شجاع بفتح شین سخت دل نترد مردمان۔ زور شجاعت وقوت ودلاوری ومردانگی حضرت کا اندازہ تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہی اکثر مقامون دشوار وسخت مین دلاور دلیر سراسیمہ ومضطر ہوکر روگردان وگاہوتی اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز استقلال واستقامت فرماتی اور استعانت واستمداد حق تعالی سی جاہکر بیک مشت خاک آنکھین اعدای دین اور دشمنان اہل کین خیرہ وتیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نلاکر فرار میدان جنگ سی غنیمت جانتی **حکایت ہے** کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سی حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم تن تنہا سب سی جلد اور آگے اونی اور شمشیر گردن مبارک مین حمایل فرمائی اور گھوڑا ابوطلحا کا کہ بطی السیر و تنگ گام تہا اوسپر سواری فرما کر بجانب اوانر قصد و ارادہ کیا اور تشریف لیگئے اور بوقت مراجعت لوگ راہ مین ہلاونسے ارشاد کیا کہ اب کچہ قصہ نہین اولٹے چلے اوٗ کہتے ہین وہ گھوڑا ابی طلحا کا کہ بہت کم قدم اور سست رو تہا بہ برکت سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور تیز رو ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اوسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تہا اور یہہ امر معجزات حضرت سی تہا اور حقیقت مین جسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرمائین ہر چند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و ناکام ہو برکت زبان حق ترجمان حضرت سی ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہو جاوی کہ کوئی ہمسری و برابری اوسکی نکر سکے بیت تو مراد دل دہ و دلیری بین ؛ روبہ خویش خوان و شیری بین ؛ اور حضرت زور بازو اور قوت مین ایسے یکتا و بی ہمتا تہے کہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان بنی ادم آپ کی زور و قوت کی سامنے پشہ و مگس و مور سی کم معلوم ہوتی تہے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہی کہ مکہ معظمہ مین رکانہ نام ایک شخص تہا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین عدیم و سیم اپنا نظر کمتا تہا اکثر لوگ بلاد و امصار سی واسطے کشتی اور زور آزمائی کی آتے سبکو پست و زیر کرتا تہا ناگاہ ایکدن شعب مین شعاب مکہ سی یہہ شخص حضرت کے سامنے آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہین کرتا رکانہ نے گستاخانہ و بی ادبانہ یہہ کلمہ زبان سی کہا کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکتے ہو تو لاؤ حضرت نے فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ مین اور تو کشتی اور آویزش باہم کرین اگر مصارعت مین تو مغلوب اور مین غالب اوٗن اوسوقت تو ایمان لاویگا کہا نعم بیشک ہان ۔ پس فرمایا آپ نے واسطے کشتی کی طیار و آمادہ ہو رکانہ مستعد کشتی ہوا باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر رکتے تہے اوسیطرح برابر رکانہ کی اگر بدست مبارک سلوت رسالت پکڑ کر زمین پر گرایا کہ وہ بمعائنہ اس حال ندرت اشتمال کی حیران و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپکے دست مبارک سی چاہی چنانچہ حضرت نے چھوڑ دیا اور پہر اوسکے اعتقاد استقلال کی واسطے مکرر و کرہ مصارعت باہم کی ولیکن ہر مرتبہ حضرت اوسپر غالب آئے آخر الامر اوسنے بمشاہدہ زور بازوی نبوت متحیر و مضطر ہو کر کہا عجب شان حضرت کی ہی کہ کوئی بشر برابری ساتھہ آپکے کسی امر مین نہین کر سکتا اور حال اسلام رکانہ معلوم نہین کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے اعجاز کی مشرف باسلام ہوا یا نہو احادیث مین ایسی قدر بیان ہی جو لکہا گیا اور اہل تحقیق سے مروی ہی کہ سوای رکانہ کی اور زور آورون اور پہلوانون سے بہی آویزش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہی چنانچہ ابوالاسعد بہی ایک مرد سخت زور مند شہیر زمانہ سی تہا کہ بوقت استادگی اوسکے پوست گاو پر اگر دس مرد قوی چہاتی اوس پوست کو اوسکے زیر پا سے کہینچکر اوسے حرکت و جنبش دیوین ممکن نہ تہا ایکدن اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ بہی بزمین لاوین ایمان لاتا ہون حضرت نے اوسیوقت بزور قوت ہاشمی اوسی زمین پر دے مارا مگر وہ بدبخت باوجود اسکے بہی دولت ایمان سی بی نصیب رہا اور یہہ قصہ ابوالاسد کا طوالت رکھتا ہے بر سبیل اجمال اس مقام پر لکہا گیا ہی

ذکر حیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بمعنی شرم کی معنون مین مستعمل ہے اور مادہ اوسکا حیات ہی اور اسی جا سے استعمال حیا کا بمعنی ان کی جگہ آتا ہے کہ سبب حیات ہی لیکن وہ مقصور ہی اور یہہ ممدود ۔ اور حیا لغت مین بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیی جاتے ہین کہ عارض ہوتی ہی آدمی کو جس

وقوع اپنے سے اشیاء معیوبہ و مقبوحہ اور یہ اثر ہے حیات قلب کا جسکا دل زندہ ہے خلق و حیا اوسمین زیادہ ہے اور شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہے کہ باعث اوسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرت مین دونو طرح کی حیا علی وجہ الکمال موجود تھی حیات قلب اور اجتناب مکروہات سے بسبب ایسی صفت کے آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیاء من الایمان یعنی حیا جزء ہے ایمان کا اور بخاری مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا یعنے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنی مین اور ذکر فی خدرہا کا حدیث شریف مین بحسب عرف و عادت کے ہے اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے بہ نسبت حضرت خالی بشناعت سے نہیں اور ذائقہ پیرزادہ رشیدین ۱۲ ارباب ادب و تعظیم پر خوش نہین آتا شاید بقصد مبالغہ بیان مقصود مین تھا یہ واقع ہوئی ہو اور مشائخ طریقت و واقفان حقیقت قدس اللہ ارواحہم سے تفسیر حیا مین بہت سے کلمات منقول ہین بعض اونمین سے قید تحریر مین پائے جاتے ہین ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا ہے کہ حیا وجود خوف و ہیبت ہے دل انسان مین یا وحشت و ندامت بسبب پیش پونچانے اسور ناشایستہ بجناب باری عز اسمہ کے اور کہا ہے الحب یطلق والحیاء یسکت والخوف یقلق یعنے محبت گویا کرتی ہے محب کو بہ ثناو مدح محبوب کے اور حیا خاموش کرتی ہے مشہود تقصیر ادای حقوق محبوب مین اور خوف مضطرب و بیآرام رکھتا ہے عتاب و عقاب محبوب سے یحیی بن معاذ کہتے ہین جو کوئی شرم رکھتا ہے خاصی طاعت و عبادت مین حیا رکھتا ہے اوس سے خدا معصیت و تعذیب مین اور صدور حیا کبھی بباعث کرم ہوتا ہے جیسے کہ حیا آپ کی ایک قوم سے طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مین کہ وہ لوگ حاضر تھے اور بسبب دیر آزی قعود اونکی حضرت بہت متاذی ہوئے لیکن بمقتضائے حیا کہ محبوب ذات شریف تھی کچھ نفرمایا حق تعالی نے ایذای حضرت سے اوس قوم کو متنبہ فرما کر کہا آیت فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذالکم کان یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق یعنے پس کہانا کہا چکو پس منتشر و پراکندہ ہو اور نہ بیٹھو آرام و چین سے باہم باتین کرنیکو یہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہے پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہے تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے۔ آدمی کو لازم ہے کہ ہر دم عیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنے حق مین بری معلوم ہو دوسرے کے حق مین روا و پسند نہ کرے اور ہمیشہ معائب خلق سے چشم پوشی و تغافل کرتا رہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت پاس آیا کہ اثر صفرت زردی اوسکی کپڑون پر اسقدر نمایان تھا کہ زعفرانی ہو گئے تھے آپ نے کچھ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو کہ یہ کپڑے دھو ڈالے اور ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ اوتار ڈالے ایسے بات سنہ پر کسی کی مجلس مین نفرماتی کہ ہم چشمون مین خجل و شرمندہ ہو دی اور روات معتبر نے لکھا ہے کہ حیا حضرت کی ذات مین بمرتبہ کمال تھی گاہی کسیکو خاطب و معین کر کے نہی و نصیحت نفرماتی اور نام لیکر منع کرتی بلکہ بکلام حاملہ و عبارت شاملہ بنا بر منع ارتکاب مناہی بعضی اوقات اسطرح فرماتی کہ وای بر حال اون قومون اور گروہون کی کہ سطوت غضب الٰہی سے نہین ڈرتی اور مرتکب افعال منہیہ کی ہوتی ہین اور غرض اس ارشاد کنایہ یہی تھی کہ کوئی مرتکب ملاہی اپنی ہمچشمون مین شرمندہ و خجل نہو دی چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت فاحش یعنی کلام نامشروع اور الفاظ

مکروہ بالطبع اور منقش یعنے بتکلف ایسے الفاظ زبان مبارک پر نلاتے تھے اور اسواق و بازار و نمین آواز بلند فرماتی اور بنسبت ذات مبارک اگر کوئی سبدی و بدگوئی و بدزبانی پیش آتا عفو و درگذر فرماتی ایسے ہی کلام حکایت کیے گئے ہین توریت مین روایت عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن عمرو بن العاص سے۔ قلم بریدہ زبان کو کیا طاقت کہ احاطہ حلم و حیا حضرت کا قرطاس سست اساس پر لکھ سکے کاتب تقدیر پہلے ہی لوح محفوظ مین کلک قدرت سے لکھ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان اوسکا ہوسکے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان شفقت و رافت و رحمت** ہر زبان مفصاین رافت و رحمت اور ممدان تمہیدات شفقت ذات سید المرسلین شفیع المذنبین کہ **آیت** وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے **اور** ولقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤوف رحیم یعنے آیا تمہاری پاس پیغمبر تمہاری جنس سے بہت دشوار ہے اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے تمہین اور نہایت حرص رکھتا ہے ہدایت مومنین پر اور کمال مہربانی اور رحمت رکھتا ہے تم پر ایسا کہتے ہین کہ یعنی رحمت کی بخشودن و مہربانی کرنا ہی اور معنی رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا۔ امور مسلمہ و مخففہ حضرت کی اپنی امت کی حق مین حد و احصا سے باہر ہین منجملہ اونکے احکام و شرایع مین اور ترک فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام و التزام سے کہ مبادا میری امت پر فرض نہ وجاوے جیسے ترک امر مسواک واسطے ہر نماز کی اور ترک امر تاخیر نماز عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اوسکے **اور** دعا و خواست کرنا حق تعالی سے کہ سب ولعن اور زبون کنا سکیکا آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم کو باعث رحمت الہی اور موجب قرب نا متناہی جناب قدس کبریائی مین ہووے اپکا پیمانہ تک رقیق القلب تھے اگر سنتی آواز گریہ کسی لڑکے کی کہ مان اوسکی نماز مین شریک جماعت ہوتی سبک فرماتی قرات حال تضرع آپ کا اس مرتبہ تھا کہ جب تریش حد تکذیب سے گذر کر لگے ایذا دینے جبرئیل علیہ السلام بام ملک العلام آکے اور کہا کہ فرشتہ سوکل جبال کو امر ارسال پہونچا ہے کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہوا اور کہے اگر حکم آپ کا ہو جبل الاخشبین کو کہ مکہ معظمہ اون دو کوہ پہاڑ و نمین آباد ہی اس قوم پر ڈال دون تا سب ہلاک ہوجاوین۔ حضرت نے فرمایا مین نہین چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالی سے یہ امید رکھتا ہون کہ پیدا کرے اصلاب آبا انکے سے ایسی اولاد کہ عبادت کرین خدا کی اور ساتھ اوسکے کسیکو شریک نکرین **اور** یہ قصہ دراز ہے سال دوم بعثت مین بالتفصیل بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالی **اور** در روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الہی آسمان و زمین اور پہاڑون کو صادر ہوا ہے کہ سب انقیاد امر سامی کرین اور جو ارشاد ہو بجا لائین اور اعدای حضرت کو ہلاک کرین۔ حضرت نے فرمایا جبکہ حق تعالی نے صبر و حلم مجھے عطا کیا ہے چاہیے کہ طلب عذاب انکی مین تاخیر کرون بلکہ درگذرون شاید کہ اوسبحانہ توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع برحمت کرے اونپر **اور** در عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی تھے کہ جس دو امرین خدا کی طرف سے مین مخیر ہوا آسان تر کو اختیار کیا یعنے اپنی امت کی حق مین اور بمقتضای شفقت و رحمت مین یہ بھی داخل ہی کہ حضرت کبھی کبھی لوگونکو پند و نصیحت فرمایا کرتی تھے نہ ہر روز بجہت خوف ملالت و کسالت سامعین کے یہی روایت کی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے **بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم** نامزان

سنا شیر حسن وخلق وعہد ووفا اور ذاکران تباشیر صلہ رحم وابتہاے سید الوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچھ چیز بطریق ہدیہ آتی فرماتے لیجاؤ یہہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مجھے بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کی ایسا رشک نہ آتا تھا جیسا خدیجۃ الکبری سے رضی اللہ عنہا پر بحیثیت زیادہ یاد کرنے حضرت کی اونکو اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی بھیجتے گوشت اوسکا اون عورتون کو کہ جو دوست و اخلاص مند خدیجہ رضی اللہ عنہا تھین اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اوسکے آنے سے نہایت شاداں وفرحان ہوے اور بہت مستفسر حال اوس عورت کے ہوے جب وہ چلی گئی فرمایا یہ عورت ہماری پاس آتی تھی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مین اور تکلم بکلام تربیت وموعظت انجام حسن العہد من الایمان یعنے خوبی وفا عہد خیر ایمان ہی ہوئی اور حال حضرت کی شفقت ورافت کا اولاد امجاد سے حیطۂ تحریر سے باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول بنماز ہوتے کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتین جب حضرت سجدہ مین جاتے پہل جاتین پر سوار ہوتین یہ حال محبت ورافت آپکا تھا اولاد امجاد کی ساتھہ اور ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بنو ہوازن مین شیما بنت حلیمہ کہ بہن رضاعی حضرت کی تھی کہ آپکو تربیت کیا تھا چنانچہ ابن اثیر نے اوسے صحابیات مین ذکر کیا ہے اور اپنی ماں کے ساتھہ بشرف اسلام مشرف ہوئی تھی آئی اور اپنے کو جتایا حضرت نے ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے بچھادی اور ارشاد کیا اگر خوش آوی یہان رہ مکرم ومحبوب تا بہرہ مند کرونمین تجھے بمال یا اپنی قوم مین چلی جا اوسنے جانا قوم مین اختیار کیا حضرت نے کچھہ متعرض ومانع نہوے اور ابو الطفیل نے کہا دیکھا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ مین لڑکا تھا آپ کی پاس ایک عورت آئی آپ ذا اوسکے واسطے ردا اپنی بچھادی وہ اوسپر بیٹھی پوچھا یہ کون ہے فرمایا میری ماشیرہ ابو البر نے استیعاب مین کہا ہے کہ وہ حلیمہ تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ شیرہ پیغمبر علیہ السلام کی آٹھہ عورتین تھین یہہ کوئی ایک اونمین سے تھی اور عمر بن التائب سے بوقت آنی پدر ومادر وبرادر رضاعی کی در باب بسط ردا اور اظہار محبت یہی روایت آئی ہے اور بیجا کرتی تھے حضرت واسطے ثوبیہ مولاۃ ابولہب کی کہ شیرہ حضرت کی تھی قسم خوراک پوچھا اوسکے جب مرگئی پوچھا کوئی اوسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہین اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ حضرت کو کہا ابشر فوالله لا یخزیک الله ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق یعنے خوش ہو اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قسم خدا کی کہ نہ رسوا کرے تجھے خدا تعالی ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ دارون کی ادا کرتا ہے اور اوٹھاتا ہے گرانی ورنج لوگون ناتوان کا اور پیدا کرتا ہے ناپیدا کو اعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اوپر نخیتیون اور حادثون حق کے ماتا ادای حق قرض ومال اور تقویت ضعیف اور شل اوسکے **بیان عدل وامانت وعفت وصدق** حاملان انقال اخبار اور ناقلان علامات وآثار حال عدل وامانت وعفت وصدق شفیع گناہ گاران آشفتہ روزگار واسطے آفرینش نہین باتمکین وگنبد دوار سے یون خبر دیتے ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور نہایت پارسا اور بمرتبہ راست گو مردم تھے کہ دشمن بیگانہ سب مقر تھے کہ صفات مستودعہ مین حضرت

اپنا عدیل نہ رکھتے تھے اور پیش از نبوت آپکو موسوم بہ محمد الامین کرتے تھے یعنی امانت دار ابن اسحاق و جبہ سعیہ یا مین یہ بیان کرتا ہی کہ جمع کی گئے حضرت مین اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ اور ربیان تفسیر قول سبحانہ تعالی واطیعوہ امین یعنی فرمان برداری کیے گئے ملکوت آسمانون مین امانت دار۔ اکثر مفسرین یہ کہتے ہین کہ مراد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ قصہ اوٹھانی حجر اسود کا اسپر دال ہے کہ قریش باہم جاڑ قبیلے تھی ہر ایک بوقت بنای کعبہ معظمہ رکھنے حجر اسود مین باہم تنازع و اختلاف کرتے تھے آخر الامر سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص آوے اور اس باب مین حکم کرے ہم راضی ہین ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف لائی سب نے کہا یہ محمد امین ہین جو کچھ یہ فرماوین ہم سب منقاد و تابع ہین حضرت نے ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اوسمین رکھا اور چارون گوشہ چادر کے ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتھ مین دیے اور حجر اسود آپ اوٹھا کر جہان مقام رکھنے کا تھا رکھا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ ہزار رضی اللہ عنہا مین ہوا تھا۔ اکثر وقائع پیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ یہ قول حضرت کا واللہ انی لامین فی السماء امین فی الارض یعنے قسم بخدا کہ تحقیق مین ہر آئینہ امانت دار ہون آسمان مین اور امانت دار ہون زمین مین اسپر دال ہے اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوجہل لعون بہا اوقات یہ سخن زیادہ و نامعقول و ناموزون آپ کی شان مین کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہین کرتے اور تمہین جھوٹا نہین جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائی ہو وہ نامرضی و ناپسندیدہ ہمارے حق سبحانہ جل شانہ نے اس آیہ مین تشفی و دلاسا دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم غمگین و ملول نہو آیت فانہم لایکذبونک ولکن الظلمین بآیات اللہ یجحدون یعنے وہ کفار بتحقیق تجھے نہین جھٹلاتے ولیکن یہ ستمگار بہ نشانہای خدا انکار کرتے ہین چنانچہ مثل مشہور ہے ضرب الغلام اہانت المولی یعنے مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہے۔ سزا اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہے مجید چھوڑ دے آیت ذرنی ومن یکذب بہذا الحدیث قیامت ہین حال تکذیب معلوم ہو جاویگا۔ لائی ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل علیہ اللعنۃ والعذاب الالیم سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین یا نہین۔ ابوجہل نے کہا واللہ صادق و راستگو ہین اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اوس حدیث مین کہ پوچھا ہے احوال و اوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہے اوسکے ساتھ نبوت حضرت پر کہا یہ حال بایں تم لوگون کا تھا کہ دعوی نبوت و ابلاغ رسالت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے تھے اور تم بدروغ بیفروغ کرتے تھے ابوسفیان نے کہا واللہ وہ سچا ہے ہرقل نے کہا کہہ نکہ ہو سکتا ہے کہ ساتھ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ و بہتان بندا اور یہ حدیث ہرقل بہت مفید و سود مند ہے شناخت نشانیون نبوت حضرت مین کہ اول بخاری نے مذکور ہے اور شرح مشکوۃ مین اس حدیث کو کتاب الجہاد مین لکھا ہے اور رباب الکتابۃ الی الکفار مین اور اس جلد مین بیان اوسکا باب ارسال رسل مین مفصل کہا جاویگا انشا اللہ تعالی اور نضر بن الحارث نے کہ ایک کافر تھا اور غشاوہ کفر اپنے دل پر رکھتا تھا لیکن بہ نسبت اور کفار کے اعاقل و منصف تھا کہ وہ غلیظ و شدید تھے کفر و حق پوشی مین قریش سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خورد سالی اور جوانی سے پیری تک پسندیدہ

ترین افعال و صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین رہے اور دین حق اور کتاب صادق لائی اب تم اوسے ساحر کہتے ہو عداوت سے و العدوہ ایسا نہین اور ولید بن مغیرہ کہ رو سائے کفار قریش سے تنہا بارہا قرآن سنتا اور روتا اور یہ بات کہتا کہ بالیقین یہ کلام بشر و ساختہ مردم نہین ہے اس کلام مین وہ شیرینی و دل چسپی ہے کہ اور مین نہین ان لہ لحلاوۃ و طلاوۃ یعنے تحقیق واسطے اوسکے البتہ شیرینی اور خوبی ہے اور حارث بن عامر ایک مشرکین سے تہا کہ لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب کرتا اور جب تنہا ہوتا یہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین لائق تکذیب نہین یہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کی ساتھ تہا اور مشرک اور اہل کتاب یہود و نصاری سے خوب بیقین حال رسالت حضرت کی مطلع تھے آیت یعرفونہ کما یعرفون ابنا ہم یعنے پہچانتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جیسے پہچانتے تھے اپنے بیٹونکو اور پشت بہ پشت منتظر بنی آخر الزمان رہتے تھے اور جو وقت پہنچے وقت موعود کی اپنے بیٹونکو وصیت کرتے کہ بوقت پانی زمانہ ختم الانبیا کے یہ عرض کرنا کہ مژدہ آمد آمد حضرت ہین اور اشتیاق جمال باکمال مین ہمنے اپنی جان دی ہمکو مصدقین سے جانکر سلام ہمارا قبول فرمانا اور حدیث مین آیا ہے کہ عفت و پارسائی ذات ستودہ صفات مین اس مرتبہ تھی کہ دست مبارک آنحضرت نے احیانا ہاتھ کسی عورت اجنبیہ کا مس نہین کیا۔ ابو العباس مبرد کہ پیشوائون علم نحو سے ہے کہتا ہے کہ کسریٰ نے ایام سلطنت مین اوقات شبانہ روزی اسطرح پر قسمت کی تھی کہ روز بادو ہوای خنک واسطے خواب و آسایش کے اور روز ابر واسطے صید و شکار اور روز مطر و باران واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجاح حوائج خلق باوجودیکہ کسریٰ دانا بتدبیر و سیاست دینا نہ تھا اور دین بھی نہ رکھتا تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجزیہ فرمایا تھا ہر ایام اسبوع کو تین خبر پر ایک واسطے عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور تیسرا خاص واسطے اپنے کہ اوسے دو قسمت فرمایا تھا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوائج اہل حاجت کہ اشارہ اسکا آخر باب حلیہ شریف مین گذرا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع مین نہین آیا بجز دو بار سے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتھ حضرت کی بکریان چراتا تھا ایک رات اوس سے کہا کہ اس غلہ غنم کو دیکھتا رہ تا مین بکہ شہر مین جاکر مثل جوانان دیگر قصہ و کہانی کہون اور سنون حضرت باہر نکلے اور اتفاقا وارد ایک گھر کے خانہ کعبہ سے ہوے اور سنا کہ وہان لوگ بسبب تقریب شادی عروسی بازی کرتے تھے اور دف و مزامیر بجا رہی تھے آپ بارادہ سماع بیٹھے کہ حق تعالی جل شانہ نے حفاظت اپنی حبیب کی فرمائی اور غافل ایسا کردیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار ہوشیار ہوے اور وہان سے پھرے اور سماع و مجلوس نفرمایا اور دوبارہ بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ حضرت بحمایت و توفیق الٰہی اوس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی** بتبیان صفات وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی سلطان چار بالش اصطفا عابر کرسیدہ ملک اعلی اکمل و افضل انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتے ہین **وقار** بفتح واو رزانت و آہستگی **تودہ**

بضم تا وفتح ہمزہ و دال معجمہ یعنی رفیع رکمتا ہے **سمت** بفتح صاد خاموش شدن **مروت** یعنی مردے و انسانیت **ہادی** بفتح ہا و سکون دال سیرت
واہ در پوش **ابیات** رسول امین محرم کردگار ۔ بزرگ و برگزیدہ نبی کردگار ۔ استوار ۔ وجود و ش جہان را کلید آمدہ ۔ جہان از پی او پدید آمدہ ۔
بلغ کمالش معانی فزون ۔ یعنی دو حرف از ان کاف و نون ۔ ہمہ ہستی عالمش زیر دست ۔ کہ ہست از پی او شدہ ہر چہ ہست ۔ چراغ جہان ذات
پر نور او ۔ خط شرع طغرای منشور او ۔ حدیث مین آیا ہے کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ تھا مجلس مین کبھی ہاتھ پھیلا نا پاؤن دراز کرنا عادت شریف تھی
اور نشست حضرت کی اکثر بوضع احتباتھی یعنے سرین پر بیٹھنا زانو اونچا کرا و رپشت و ساقین ملا کر گھٹنے بجامہ مثل فوطہ در واوگا ہے بدست **اور** کبھی نشست
چہار زانو بھی فرمائی ہے **اور** بوضع قرفصا بھی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے قرفصا بضم قاف و سکون را و ضم فا و صاد مہملہ ممدودہ و مقصور کی یہ تفسیر
کی ہے کہ بطور احتباتھی کہ اندا ذکر و سگا گذرا اور یہ جلسہ اعراب غربا کا ہے **اور** حدیث قسیلہ بفتح قاف و سکون تحتانیہ بنت مخرمہ مین آیا ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھے بحالت قرفصا مشاہدہ کیا کہ خوف و ترس سے مین بیتاب و ملاقت ہو کر کانپنے لگے اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کثیر
السکوت تھی بے حاجت کلام نہ کرتے اور نہ بیہودہ گوئی سے اعراض سے اور کلام حضرت فصیل تھا یعنے رشتہ مروارید نہ کم نہ زیادہ **اور** عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام و جیز و مختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ جدا جدا گن لیتا **اور** حدیث ابن ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت کا سکوت
منحصر چار چیز پر تھا حلم و حذر و تقدیر و تفکر **اور** رفتحک حضرت تبسم تھا و علی ہذا القیاس تمحک اصحاب بسبب توقیر و تعظیم و اقتدا و اتباع حضرت کے **اور** در
مجلس منیف ہمیشہ آراستہ بحلم و حیا و خیر و امانت تھی کوئی آواز بلند نہ کرتا اور نہ اگر کلمات بے سے اجتناب کرتا اور جب حضرت در ریز مواعظ و نصایح ہوتے
سامعین ایسے سر افگندہ و سرنگون ہوتے کہ گویا اونکے سروں پر جانور بیٹھے ہین اگر یہ بلند کرین ابھی اوڑ جاوین **اور** رقانی عیاض مہاجر
شفا نے یہ حال صحابہ سے بقید و محسوس بوقت تکلم حضرت کیا ہے اور اوروں نے اپنی کتابون مین مطلق **اور** در دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کی روبرو بسنگرزہ سنہ مین دو اگر بیٹھتے تا دم نہ مارسکین **اور** رفتار شریف باوقار بے اضطراب کسل ملالت تھی **اور** ہیبتی داخل
دو ہیبت کہ آپ منع کرتے تھے یعنے پھونکنی اماندے پینے کی چیز کو پھونک سے اور حکم کرتے ہر کہ مانیوالے کو کہ اتمام آگی سے کھاوے و داہنے بائین اوپر سے نکھاوے
او بسواک او وضو کرنے اور پاک رکھنے براجم یعنے بندہای انگشتان حکم فرماتے **اور** سیرت و خصلت حضرت کی بہترین سیرتون اور خصلتون کی تھی
اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین آیا ہے خیر الحدیث کلام اللہ و خیر الہدی ہدی محمد یعنے بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** رجناب حضرت ختم الانبیا دوست رکھتے تھے خوشبو اور اوسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اور رونکو اور یہ کلام
معجز نظام ارشاد کرتے حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنے دوست کی گئی ہے میری طرف تمہاری دنیا کی عورتین
او خوشبو لیکن تعالی نے محبوب و مرغوب کردی ہین زمین باختیار خود او نمین محبوب و دوست رکھتا ہون اور کیا گیا ہے قرار و آرام میری

تھی میری آنکھ کی نمازین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شادی و مسرت و خوشدلی و روشنی چشم کہ نمازین پاتی تھے کسی اور عبادت مین کسی وقت ایسا ذوق و شہود نپاتے اور حدیث مین فی الصلوۃ فرمایا نہ الصلوۃ اسواسطے کہ سرور آرام و ذوق شہود صلے کا نمازین فقط بمشاہدہ حضرت حق جل و علی حاصل ہے کانک تراہ یعنی گویا مصلے حق سبحانہ تعالی کو دیکھتا ہے نہ نفس نماز یا بحصول ثواب و جزای ثواب ہرچند نماز بھی بجملہ نعم جلیلہ حق تعالے سے ہے لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات نغیرہین ہوتا پس نماز اور چیز ہے اور مشاہدہ حق اور بیان زہد راوی حدیث افزاد خصال حمیدہ و احاز خلال پسندیدہ زہد اوس فصیح لسان فصیح جنان فرستادہ خدا واسطہ آفرینش عرض و سماسے فن سیمین بقلم تحقیق اوپر صفحہ تدقیق کے یون لکھا ہے کہ زہد یعنے بے رغبتی دنیا سے حضرت کو اس حد تھی کہ برکات و مرات زبان حق ترجمان سے دعای اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا یعنے بار خدایا کفران اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت یعنی اندک کہ بسبب اوسکے علاقہ جان قایم رہے نکلنے سے اور باوجود اکتفا بقوت و قناعت بکفاف لایموت بحاجت قوۃ عیال زرہ مبارک کہ منجملہ اسلحہ جنگ و دغا تھی ایک یہودی پاس گرو کردی تھی کہ بسبب زہد و سخا و ایثار اتفاق انفکاک کا وقت وفات تک میسر نہوا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک اس سنجی سرای بیوفا مین رہے کبھی تین دن متواتر روٹی گیہون کی سیر ہو کر تناول نفرمائی اور بعض روایات مین نان جو بھی آیا ہے اور روایت دوسری مین آیا ہے کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام نازل ہو کر آپ کی خدمت مین جانب پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام و مسرت و بہجت التیام یہ عرض کیا کہ اگر خوشنودی رضا مندی میرے حبیب کی ہو تو ان پہاڑونکو سونیکا کردون جہان آپ تحویل و نقل فرماوین خدمت مین حاضر ہین یہ پیام آزمایش فرجام حضرت سنکر ساکت و خاموش و سرنگون ایک ساعت تک رہے بعد ازان لسان راست بیان سے یہ تکلم فرمایا کہ دنیا گر اوس شخص کا ہے کہ جسے گھر نہین اور مال اوسکا کہ جسے مال نہین جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اوسے عقل و انتباہ نہین بس کہا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت رکھے تمہین خدا قول ثابت پر اور حضرت عائشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ بابت ایک مہینہ تک آگ دیگدان مین نہ ڈالتے فقط خوراک ہماری خرمہ اور پانی تھا اور عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خوان ثریدہ ہوا کھانے کا عبدالرحمن پاس لائے یہ اوسے دیکھکر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکے یہانتک فاقون سے جان بلب ہوئی کہ روٹی جو کی بھی میسر نہ آتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپ کی اہل اکثر راتین برابر بھوکے سو رہتے تھے اور طعام شبانگاہ میسر نہوتا تھا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت فاقہ کو بہت دوست رکھتے تھے کبھی کسیکے روبرو شکایت نفرماتے فاقہ و گرسنگی سے کہ تمام شب بیدار رہتے اور صبح اوس شب کی روزہ رکھتے کوئی مانع نہوتا اگر آپ جناب الٰہی سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور سیوسے اوسکا اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن مین بہ شفقت و مہربانی یہ حال عسرت مآل دیکھکر رویا کرتے اور کہتے رومی فلاک

یارسول اللہ یفیے میری جان تم پر قربان ہو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا شکے بقدر قوت دنیائی دنیہ سے اختیار فرماتے تے۔ درجواب زبان صدق بیان سے ارشاد کرتے کہ مجھے زخارف دنیای فانیہ سے کچھ طمع و رغبت نہین اور میرے بھائی پیغمبرالوالعزم دنیا سے یکسوئی و بی رغبتی کرتے رہے ہین تطرباً فزونی ثواب و عظمت و بزرگی تردیک حق جل وعلی کے پس مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا مین کردن اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنے بھائیون سے تنہا و جدا رہون میرے تردیک کوئی چیز فائق و بتر اس سے نہین کہ اپنے بھائیون سے ملون۔ ایک مہینہ اس بات پر نہ گذرا تھا کہ حضرت نے وفات پائی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تو شک زیر افگندنی حضرت کہ جسپر بوقت شب استراحت فرماتی ایک چرلیف خرما سے آگندہ تھی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تھا بوقت خواب ہم اوسے دوتہ حضرت کی نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ بھنے اوسی چار تہ کر دیا جب صبح ہوئی آپ نے پوچھا کہ آج میری نیچے کیا بچھایا تھا عرض کی بھنے کہ وہی فرش قدیم کہ بچھایا کرتی تھی فرمایا کہ اوسے بحال نخست چھوڑ دو اور کچھ اوسمین تکلف نکرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب سی مجھے باز رکھا اور گاہ گاہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سریر پر کہ بافتہ برگ خرما سے تھے خواب استراحت فرمایا ہے کہ نقش ونشان اوسکے پہلوی شریف مین تاثیر کرتی تھے غرض کہ حال زہد و بی رغبتی حضرت کا دنیا و مافیہا سے کتب مطولہ مین مملو و مشحون ہے یہ مختصر گنجایش بیان اوسکا نہین رکھتا صلے اللہ علیہ وآلہ وجماعہ **بیان خوف وخشیت وسختی طاعت وشدت عبادت** ارباب سیر باخبر نے نعت خوف وخشیت و وصف طاعت وعبادت اوس خیر البشر کو سلک تقریر مین یون منتظم کیا ہے **ابیات** ای تو بر مرتبہ عالی مقام ۔: مرتبہ ہائی ہمہ تست از تو دام ۔: صبح باو راد تو رخشان شدہ ۔: کفر ز ارشاد تو ایمان شدہ ۔: طاعت تو بر ہمہ ہا فرض عین ۔: پیروی امر تو بر جملہ دین ۔: مائدۂ معرفت از خوان تست ۔: آیت این مرتبہ در شان تست ۔: نہ فلک از قدر تو آراستہ ۔: ماہ شب قدر تو ناکاستہ ۔: خوف وخشیت وطاعت وعبادت حضرت کی بقدر علم ومعرفت آپ کی ساتھ پروردگار تعالی وتقدس کی تھی فی الحقیقت جو کوئی دانا تر اور شناساتر خدای عزوجل ہوتا ہی بڑا خائف وسعید ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے **آیت** انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا یعنے سوای اسکے نہین کہ خوف وخشیت اللہ کی اوسکے بندون مین سے علما کو حاصل ہے حدیث بخاری مین آیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تھے اگر تمہین عرفان وعلم وترس وخوف جسقدر کہ مجھے ہر آن وہر لحظہ موجود رہتا ہے حاصل ہو تو کبھی ضحک وخندہ سے واقف نہو اور ہمیشہ حالت گریہ وبکا مین گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی مین آیا ہے کہ دیکھتا ہون نہین جو تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون نہین جو تم نہین سنتے اور فرمایا اطت السماء وحق لہا ان یاط یعنے آواز کرتا ہے آسمان اور سزاوار ہے اوس سے کہ آواز کرے۔ اطیط آواز پالان ونالیدن شتر کو کہتے ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت وافزونی اوس چیز کی کہ اوسمین ہے ملائکہ اور گرانی وثقل اونکی سے اور یہ کنایہ واشارہ بیان کثرت سے ہے اگرچہ وہان آواز نہو اور فرمایا ہے نہین ہے آسمان مین جای چار انگشت کہ جبہۂ ملائکہ سے خالی ہو مگر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا ہے

فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور عین الیقین دونو جمع کردی ہین حق تعالی نے میری واسطے ساتھ خشیت قلبیہ و اخشعار عظمت الہیہ کے کہ نہ تھا اور کسیکو سوای میرے ۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات حضرت کی خدمت مین حاضر تھا کہ آپ خواب سے بیدار ہوے اور مسواک وضو کیا اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس مین بھی باقتدا آپ کے کھڑا ہوا آپ نے قرأت سورۂ بقر شروع فرمائی جہان آیت رحمت آتی وہان حق تعالی سے طلب رحمت فرماتے اور جب آیہ وعید عذاب پر گذرتی تعوذ و پناہ حضرت باری عز اسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس مدت رکوع مین مثل قیام فرماتے اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل مین لاتے بعد از ان سجدہ اور نشست بین السجدتین مانند اوسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبھی سورۂ آل عمران اور کبھی سورۂ نسا اور کبھی سورۂ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبھی تکرار ایک آیہ تمام شب قیام کرتے **اور** مروی ہے کہ وہ آیت یہ تھی **آیت** ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنے اگر عذاب کرے تو انکو پس یہ بندے تیرے ہین اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کار حکمت والا ہے ۔ اور مقصود تکرار اس آیت سے عرض حال امت اور طلب و درخواست مغفرت اور آمرزش تھا **اور** آیا ہے کہ نماز مین شکم مبارک سے کبھی آواز جوش دیگ سی اور گاہے آواز آسیا کی سی آیا کرتی تھی **اور** حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ حضرت پر طریان و درد و غم پیاپی ہوتا تھا اور از دحام اندوہ و الم متواتر اور آرام و آسایش کم **اور** آپ نے فرمایا ہے کہ مین دن مین ستر مرتبہ اور ایک روایت مین ہے کہ سو بار واسطے امت کی حق تعالی سے استغفار کرتا ہون خرضکہ یہ بھی خالی غم و محنت و اندوہ سے نہین **اور** رسالہ مرج البحرین مین وجوہ اور بھی بیان کیے گئے ہین **اور** حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مینے طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا المعرفۃ راس مالی والعقل اصل دینی والحب اساسی والشوق مرکبی وذکر اللہ انیسی و الثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبر ردائی والرضا غنیمتی والفقر فخری والزہد حرفتی والیقین قوتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی والجہاد خلقی وقرۃ عینی فی الصلوۃ وثمرۃ فوادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی الی ربی یعنے معرفت خدا تعالی اصل و سرمایہ مال میرے کا ہی و عقل جڑ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میری اور شوق بلقای خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست و ہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میری خوشنودی خدا مال غنیمت میرا کا اور احتیاج بخدا بزرگی میری اور بے رغبتی و ترک دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالی میری اور بندگی خوبی و جمال میرا اور جہاد راہ خدا مین سیرت و خو میری اور خشکی اور آرام میری چشم کا نماز مین ہے اور حاصل و میوہ دل میرا یاد گاری خدا مین ہے اور غم و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کے ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان صفات حضرت کہ قرآن شریف مین مذکور ہین** محرران طوامیر صفات اوس صدر صفۂ راستی و صفاہر سپہر رفیق و حیا نقطۂ دائرۂ مصطفے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ قرآن صدق بیان اور خالق انس وجان نبی ومخبر او کہا ہے یون حیطہ تحریر مین لائے ہین کہ ایک حدیث مرویہ عطاست کہ جامع اکثر فضائل حضرت کو ہے
صحیح بخاری مین لایا ہے اور کہا کہ وصف کیو گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن مین مذکور ہے آیت یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا و
حرزا للامیین یعنے آگاہ ہوای پیغمبر بدرستیکہ بھیجا ہمنے تجکو گواہ اور بشارت دینوالا اور ڈرانیوالا اور پناہ واسطے ناخواندون عرب کے ۔ انت عبدی
ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق لایدفع السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ ولا یقبضہ اللہ حتی یقیم
بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبفتح بہ اعینا عمیا وآذانا صما وقلوبا غفلا یعنے تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام کیا
یعنے تیرا متوکل کہ نہین درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنیوالا بازارون مین نہین دور کرتا بدی کے ساتھ بدی کے ولیکن درگذر کرتا ہے
اور بخشتا ہے دفع کرتا ہے ساتھ حسن سیرت کے کہ وہ پسندیدہ تر ہے بدی کو اور نہین مارتا اوسے خدا تا انیکہ راست کرتا ہے ساتھ اوسکے امت کی کجی کو
تا آنکہ کہین وہ کلمہ توحید اور اقرار رسالت اور کہولتا ہے اور روشن کرتا ہے بسبب اوسکے آنکھین اندہی اور کان بہرے اور دل غافل و پوشیدہ
اور بعض طرق اس حدیث مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے اسد وکمل جمیل واہب الکل خلق کریم واجعل السکینۃ لباسہ والبر شعارہ
والتقوی ضمیرہ والحکمت مقولہ والصدق والوفا طبیعتہ والعفو والمعروف خلقہ والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والہدی امامہ والاسلام ملتہ
واحمد اسمہ ابدی بہ بعد الضلالۃ واعلم بہ بعد الجہالۃ وارفع بہ بعد الخمالۃ واسمی بہ بعد النکرۃ واکثر بہ القلۃ واغنی بہ بعد العیلۃ وائلف بہ بین قلوب
مختلفۃ واہواء متشتتۃ وامم متفرقۃ واجعل امتہ خیر امۃ اخرجت للناس راست گفتار اور درست کردار کرتا ہون مین اوسے ساتھ ہر خوبی کے
اور بخشتا ہون مین واسطے اوسکے ہر خوی نیک اور گواہ کرتا ہون مین آرام دہ اوسکی کو پوشش اوسکی اور نیکی کو علامت اوسکی اور گرداتا ہون مین پرہیزگاری کو ضمیر دل اوسکے
اور کہدواتا ہون مین حکمت کو معقول اوسکا اور گرداتا ہون مین راستی اور وفا عہد کو طبیعت اوسکی اور گرداتا ہون مین عفو ونکوئی کو خو خصلت اوسکی اور گرداتا ہون مین عدل
وانصاف سیرت و خصلت اوسکی اور حق شریعت اوسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اوسکا اور احمد نام اوسکا راہ راست
دکھاتا ہون ساتھ اوسکے پیچھے گمراہی کے اور دانا کرتا ہون مین ساتھ اوسکے بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہون ساتھ اوسکے بعد نیچ کرنے کے
اور بلند وبالا کیا تا ہون اور شناسا کرتا ہون بسبب اوسکے جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون مین اونکو بعد کمی کے اور غنی و بی نیاز کرتا ہون
بسبب اوسکے بعد فقر واحتیاج کے اور تالیف کرتا ہون مین ساتھ اوسکے دلون مختلف مین اور خواہشون اور عقلون پراگندہ مین اور گرد ہون
متفرقہ مین اور گرداتا ہون مین اوسکی امت کو بہترین اوس امت کی کہ نکالی گئی ہین واسطے لوگون کے ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ
واستہ اجمعین **فضل وشرف حضرت کہ بآیات قرآنی ثابت ہے** موسسان قواعد مہذبہ فروع واصول
اور مشیدان معاقد معقول ومنقول رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین فضل وشرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ بآیات بینات

فرقانی نسبت باست ثابت ہوا ہے اسطرح قرطاس سبت اساس نکے اوپر بقید تحریر لائے ہین **نظم** پایۂ این کار بقدار ست * کار کنی نسبت ہمین کار ست * لایق این کار تمادیدہ اند * زانکہ زاول تو بخشیدہ اند * ہر کہ عطا بخش و کرم خو بود * بر کرم خویش سبب جو بود تو سبب رحمت بیچون شدے * چون غم امت نخوری چون شدے **فی المواہب** واذا اتی ما اتوبہ من الخصال الحمیدۃ فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا فیہم فیکون افضل منہم وبان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید والعبادۃ وصلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء فظہر ان انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوۃ سائر الانبیاء فوجب ان یکون افضل من سائر الانبیاء انتہی یعنے جسوقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے اوسے یعنے سارے انبیا خصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت مین وہ چیز کہ تھی جدا جدا اون انبیا مین پس ہوے حضرت افضل اون سب سے **اور** دوسرا سبب فضیلت یہہ کہ دعوت حضرت کی توحید وعبادت مین پونہچی اکثر شہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہہ کہ فائدہ دنیا والون کا سائر دعوت حضرت کی بدرجہا کامل تہا فائدہ ساری امتون سے سائر تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیا سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا **اول** اون آیات سے کہ حضرت کی رحمت وشفقت بحال امت خبر وبشارت دیتی ہین یہہ آیت ہے **آیت** لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم یعنے بتحقیق آیا تمارے پاس ایک پیغمبر تمہین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان ومحل وصدق امانت اوسکی کہ کبھی تم مین متہم بکذب ودروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آبا واجداد اوسکے کہ سب ارفع واشرف وافضل قوم عرب ہین اور طاہر ومطہر ہوے ہین کہ اونمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہی جیسے کہ فرمایا خرجت من اصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات یعنے باہر آیا مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کے۔ اسی جگہہ سے شرف ذات ومحامد صفات وعظام اخلاق ومحاسن افعال حضرت کے ظاہر وباہر ہوتے ہین **اور** جای دوسری فرمایا **آیت** لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنے ہر آئینہ تحقیق منت واحسان رکہا حق تعالے نے مومنون پر بسبب برانگیختہ کرنے رسول کے اونمین کی جنس سے پس بہیجا رسول مقبولون کا اونکی جنس وقوم سے اوفق واقرب ہے تانیس وتصدیق وایمان واتباع واستنان مین اور فرمایا **آیت** ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یعنے وہ ایسا خدا حکمت والا ہے کہ مبعوث وبرانگیختہ کیا ناخواندگان عرب مین پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا **آیت** کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یعنے جیسا کہ بہیجا ہے تم مین پیغمبر تمہاری جنس سے۔ امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آلہ الکرام کہتے ہین کہ حق تعالی بعلم غیب اپنی عجز وقصور مخلوقات کا معرفت وطاعت مین جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونمین خبردار کرے پس پیدا ومبعوث کیا اونمین کی جنس سے ایسا پیغمبر کہ مخلع بخلعت صفت رحمت ورافت کیا اپنی صفات مین سے۔ اور پیغمبر صادق القول کہ اوسکی اطاعت وفرمان برداری اپنی

اطاعت وخوشنودی فرمائی کہ آیت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے فرمان برداری رسول مقبول کی اختیار کی پس تحقیق اطاعت
حکم خدا کیا الا یا آیت وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر رحمت واسطے عالمون کے تمام ہوا ملخص ومحصل کلام امام علیہ السلام کا
پس ذات ہدایت وارشاد سمات منظم ومصدر رحمت شاملہ ورافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی از راہ انکار وعناد واستکبار گرفتار وپابند شقاوت وضلالت
وحرمان وخذلان رہا اور ظلم وجفا اپنی جان پر گوارا کیا آپکا ارسال کہ واسطے رحمت کے ہے اوسمین کچھ نقصان وزیان نہین راہ پاتا جیسیکہ آفتاب
واسطے انارت واضاءت وروشنائی عالم کی مخلوق ہے اگر کوئی شخص پردۂ ظلمت وغشاوۂ حیرت اپنے منہ پر کھینچ لیا اور اوس نور سرمدی کو بسبب علت کوری وضعف بینائی ستیزہ ومسترشد نہوا تو آفتاب مین کچھ قصور وفتور نہین آتا فرو گزینہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
اور توجیہ آیت مقدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجھنا آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیے ہمنے جن وانس مگر واسطے
عرفان وشناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کی افراد فریقین سے اوپر صورت مستعدہ مستعد للعبادۃ والعرفان فرمائی اور عقل کامل اور
ادراک شامل کہ مانع غلبہ شہوت وثوران غضب سے ہو عطا کیا گو بوسوسہ شیطانی وہوای نفسانی مورد عذاب وعقاب رحمانی نہو جاوین
پس ذات رفیع الدرجات حضرت رحمت ہی واسطے مومنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوۃ یا واسطے مومنون کے رحمت بہدایت
اور بنا فعون اللہ کافرون کے امان قتل ونہیب اور تعجیل عذاب دنیوی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعثت ورسالت
حضرت رحمت ہی واسطے مومنون اور کافرون کے ورود وقوع عذاب سے کہ امم مکذبہ انبیا بسبب دعای بد اونکی ہلاک ہوگئے ہین اور بعضے
علما بحصول رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزا وابعاض عالم مین کہتے ہین چنانچہ خاک طاہر ومطہر ہوئی اور پانی طوفان سے
باز رکھا گیا اور رہوا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات سے باز رہی اور آسمان صعود شیاطین اور استراق سمع سے حال
امم سابقہ کا یہ تھا کہ قربانیان اور صدقات اپنے زیر آسمان رکھتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہ علامت ونشان قبول صدقہ
وقربانی تھا پس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت ورحمت ہے اپنی امت کے حق مین نور تام وسراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ
حاصل ہوا اور یہ تنویر جمال باکمال اونکے ابصار وبصائر کو نور وروشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین یعنے
تحقیق تمہارے پاس خدا کیطرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا
الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا یعنے ای پیغمبر بدرستیکہ ہمنے بھیجا تجھے گواہ اور مژدہ پونچانیوالا اور ڈرانیوالا اور پکارنیوالا خدا کی طرف بحکم خدا اور
چراغ روشن۔ اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی بآفتاب ومہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے ایک یہ
کہ وجود عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضی ہے سماوی نہین اور دوسرے یہ کہ ایک چراغ سے چراغہاے بیشمار روشن ہوسکتے ہین بخلاف شمس و

قمر کے بیت یک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن ہر کجائے نگری آئینے ساختہ اند ہ اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیویں تو بھی بعید نہیں کہ حق تعالے نے سراج فرمایا ہے آیت وجعل فیہا سراجا وقمرا منیرا یعنے اور کردانا حق تعالے نے آسمان مین آفتاب وماہ کو روشن پس جیسیکہ آفتاب عالم اجسام مین نور بخشتا ہے اور اقتدر نور مین محتاج غیر نہین ایسی ذات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح اگر تشبیہ ذات شریف بماہ دیجاوے راست آتی ہے کہ ماہ بخر آفتاب محتاج اخذ نور مین دوسرے کا نہین مانند اسکے آنسرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور ذات باریتعالے سے حاصل کرتے ہین اور نفوس انسانیہ پر اثیار فرماتے ہین اور تشبیہ ذات مقدس نبوی مین سائتہ نور کے عجب تلمیح ہے کہ حق جل وعلی فرماتا ہے آیت اللہ نور السموات والارض گویا آسمان وزمین اکوان واد وار مین بجز نور الٰہی ساری و طاری نہین کہ وہی ہے سر وجود وحیات وجمال وکمال اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مظہر اتم اور واسطہ ظہور اوس نور کے ہین اور تفسیر مثل نورہ الآیہ مین مفسرین یون بیان فرماتے ہین کہ مثل ایمان قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوۃ ہے کہ اوسمین مصباح ہے مشکوۃ صدر شریف حضرت ہے اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت ومصباح نور معرفت وایمان کہ آپ کے قلب شریف مین ہے اسیطرح مواہب مین ہے سائتہ زیادتی تحقیق بیان کے اور آیت الم نشرح لک صدرک یعنے کیا نہ کھول دیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا۔ کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع وتفسیح تفتیح صدر مبارک ہے واسطے جمع میان مناجات حق ودعوت خلق باہر از انوار معارف وعلوم وتوحید ومعرفت وابداع اسرار وازالہ ضیق جہل ونکرت واعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے سائتہ اور آسانی وحی اور اوٹھانا اعباء رسالت وابلاغ اور فرمایا آیت ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اور دور کیا ہمنے تجھسے بوجہ تیرا وہ شکستہ و گران کرتا ہے پشت تیری۔ اعظم وارفع اسباب الشرح صدر یک نور بندے کے دلمین کہ تابندہ ودرخشان کرتا ہے اوسکو جیسے کہ فرمایا ہے واذا دخل النور القلب انفتح وانشرح یعنے اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دلمین کھول دیتا ہے دل کو۔ اور عمدہ سبب انفتاح وانشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ ورزیلہ سے پس اتم واکمل واعلی اس صفت مین حضرت سید الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور متابعان وپیران حضرت بھی اس سے نصیب وبہرہ رکھتے ہین بقدر محبت ومتابعت وبیان شگرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسائل فارسیہ مین شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیت ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے نام آور اوازہ تیرا دنیا وآخرت مین سائتہ نبوت وشفاعت کے اور مقرون ومتصل کیا ہمنے اپنے نام کے سائتہ نام تیرا کلمہ اسلام و اذان ونماز مین ایسا کوئی نمازی وتشہدی وخطیب نہین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ نکہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ کچھ بلندی اپنے نام کی تمکو معلوم ہے سینے کہا اللہ اعلم یعنے اللہ خوب جانتا ہے۔ کہا اس سبب سے اذا ذکرت ذکرت معی یعنے جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہی تو میرے

ساتھہ پس کویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہے **آیت** ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جس شخص نے اطاعت وانقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر الٰہی عمل مین لایا پس اتباع وپیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہے محبت رب العالمین باسمان نظر وتعمق فکر دیکھنا چاہیے کہ کس قدر اعزاز وتکریم الٰہی دربارۂ حضرت رسالت مبذول ومقرون ہے کہا بجا بوقت ندا ختم الانبیا کو ساتھہ وصف **آیت** یا ایہا النبی یا ایہا الرسول موصوف فرمایا ہے **اور** اور انبیا ساتھہ نام کے یا آدمؑ یا نوحؑ یا موسیٰؑ یا عیسےٰؑ ندا کیے گئے اور ندای **آیت** یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر مین آثار محبت وملاطفت ومہربانی ارباب ذوق پر ظاہر وباہر ہے۔ حلیہ مین ابو نعیم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند مین نزول فرمایا متوحش ومتفکر ہوے حضرت جبرئیل علیہ السلام بہ تلقین وتعلیم اذان نازل ہوے اور کہا اللہ اکبر دو بار اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد ان محمد ا رسول اللہ دو بار کہو الحدیث پس ببرکت اس نام کے توحش کو تفکر آدم علیہ السلام کا زائل ودور ہو گیا **اور** اسم سامی حضرت کا عرش اوپر آسمان پر مکتوب ومرقوم ہے اور بہشت مین کوئی حور وقصور اور شجر وبرگ وبار تزئین کا مطیب سے خالی نہین **اور** بزار ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ زبانی حضرت کی سنا مینے کہ فرماتے تھے جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر نگذرا مین مگر اوسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا مینے **اور** اشتقاق کیا حق سبحانہ نے اسم کریم حضرت کا اپنے ناموں مین سے جیسا کہ حسان بن ثابت قصیدہ مدحیہ اپنے مین بیان کرتا ہے **مصرع** قدوس العرش محمود وہذا احمد سمی پس صاحب عرش اسکے حق سبحانہ کا نام محمود ہے اور یہ ہمارا صاحب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** حق سبحانہ نے اسماء حسنی اپنے سے حضرت کو ستر ناموں کے ساتھہ یاد فرمایا ہے کہ ذکر اسکا بیان اسماء شریف مین آویگا انشاء اللہ تعالے جاننا چاہیے کہ باری عز اسمہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھہ قسم بانواع شتی قرآن مجید وفرقان حمید مین یاد فرمائی ہین از انجملہ ایک **آیت** یس والقرآن الحکیم ہے مواہب لدنیہ مین کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہے یون لکھا ہے کہ ذکر حروف تہجی کا اوائل سور قرآنی مین خالی فائدہ وحکمت سے نہین لیکن علم وادراک انسان اوسکی کنہ وباریکی کو نہین پاتا مگر جسپر کہ ولدے اللہ تعالے اوسکا سید اور مفسرین سے معانی یس مین چند اقوال منقول ہین ایک اونمین سے یہہ کہ یس بمعنی یا انسان ہے لغت نبی طی مین اور یہہ قول ابن عباس وحسن وعکرمہ وضحاک وسعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہے **اور** بعضے کہتے ہین لغت حبشہ مین **اور** بعض لغت کلب مین **اور** ابن الحنفیہ اور ضحاک نے معنی یس کے یا محمد کہے ہین **اور** ابو الغالب نے یا رجل **اور** قتادہ نے کہا وہ اسم ہے اسماء قرآن سے **اور** ابی بکر وراق سے منقول ہے یا سید البشر **اور** امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمین تعظیم وتمجید بہت ہے **اور** طبرانی بن عباس سے روایت ہے کہ یس قسم ہے کہ قسم یاد

فرمائی حق تعالے نے اوسکے ساتھہ آپ کے اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سے حق سبحانہ نے قسم یاد فرمائی ہے یا محمد انک لمن المرسلین پر فرمایا والقران الحکیم انک لمن المرسلین اور یہہ رد ہے اوپر کفار کے کہ وہ کہتے تھے لست مرسلا یعنے نہین تو فرستادہ خدا پس قسم کہائی اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین انہ لمن المرسلین یعنے بدرستی وہ ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہے علی صراط مستقیم یعنے اوپر راہ سیدہی کے کہ اوسمین کجی اور عدول حق سے نہین فحلفہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین رسالت کسی نبی کی اپنے انبیا سے قسم یاد نہین فرمائی مگر ساتھہ اسم مبارک حضرت کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتھہ مدت حیوۃ وعمر و بلد کے جیسے کہ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمھون یعنے سوگند زندگانی تیری ای محمد بدرستی وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان و پریشان ہوتے ہین۔ جمہور اہل تفسیر کے نزدیک یہہ نہایت تعظیم و تشریف ہے جیسیکہ محب سر و حیات محبوب کی سوگند کہاتا ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر نزدیک اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوگند کہائی اوسکی حیات کی ساتھہ نہ ساتھہ غیر اوسکے اور آیت لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد یعنے سوگند کہاتا ہون مین اس شہر کی کہ تو سلول کرنیوالا ہے اس شہر کا زیادہ شرف ثابت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتھہ بلد کے کہ بلد حرام و بلد امین نام اوسکا ہے اور معزز و مکرم ہے خدا کے نزدیک بوقت نزول و حلول علیہ الصلوۃ والسلام کی اوسمین آیت ووالد وما ولد یعنے سوگند کہاتا ہون مین باپ اور بیٹے کی۔ بعضون کے نزدیک مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت آدمؑ کہ اوسمین حضرت بھی داخل ہین اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین۔ مواہب لدنیہ مین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ یعنے پدر و مادر من فدای تو باد یا رسول اللہ تحقیق پہونچی ہے فضیلت آپ کی اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالے ساتھہ آیت لا اقسم بہذا البلد کی سوگند یاد فرماتا ہی تمام ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالے نے آیت والعصر ان الانسان لفی خسر یعنے سوگند عصر کی بدرستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری مین ہے اختلاف اقوال ہے تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہے۔ فی الصراح عصر روزگار عصران شب و روز اور وہی شمول ان معانی پر دلالت کرتا ہے کہ اوسمین اعاجیب حوادث و وقائع کہ زبان بیان و حصر و احصا اونکے سے قاصر ہے اور بزرگی دیا گیا ہے ساتھہ بزرگی کے لا تسبوا الدہر فانا الدہر یعنے سب و دشنام نہ دو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور دہر مین واقع ہوتے ہین منافع و مضار و صحت و سقم و آفات و مخاوف اور حاصل ہوتے ہین برکات و کمالات اسمین اور ضائع ہونا عمر اور بیکار نشینی و کاہلی کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدیق و ایمان رسول رب متعال کے ساتھہ اور تکذیب و ناگرویدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریون اور رسوائیونکا اسیواسطے فرمایا آیت ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت یعنے بدرستیکہ انسان البتہ زیانکاری مین ہے مگر جو کہ یقین و باور لاوے خدا و رسول پر اور کام کرے نیک و ستودہ۔

پس سوگند یاد کی حق تعالے نے بزمان خیر البشر والعصر مین اور بمکان لاقسم مین اور بجیات خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ سانہ اسم اللہ کے
ہی اور لام سانہ جبرئیل علیہ السلام کے اور میم سانہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ق مین سانہ قوت قلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علی ہذا القیاس
والنجم اذا ہوے کہ بمعنی اذا سقط کرنیکے آیا ہے اور الم نشرح اور والفجر اور آیہ وما ادراک وما الطارق النجم الثاقب ہر ایک مین جابجا
قسم بہ نجوم وغیرہا یاد فرمائی اور برات وتبرئیہ حضرت صلواۃ اللہ علیہ کی قول اعداسے اور آیت سورۂ ن والقلم وما یسطرون مین قسم کھائی ہے
حق تعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنے غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحمل ان مشقتون اور صبر اوپر
بلاؤن اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ وموذیہ کے اثبات واستقرار اوپر خلق
عظیم کے یہ خصائص ذات شریف سے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد سانہ ن کے دوات ہے
کہ قسم یاد کی سانہ دوات قلم کے اور جو کچھ کہ وہ کتابت وتسطیر دوات کرتی ہے اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے
کہ ملائکہ امر الہی کو اوسپر لکھتے ہین مقدرات کونی سے اور یہ قلم نمونہ اوس قلم اعلے کا ہے اور نشان ہے نشانیون الہی سے کہ بسبب
اوسکے احکام شرائع ودین وملت وعلوم عالیہ اور وحی الہی اور بندگان واخبار پیشینیان اور اونکی باتین اور کتابین اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتی ہین
اور امور دین ودنیا کہ متعلق بمعاد ومعاش ہین بذریعہ اسی قلم کے استقامت واستقرار پذیر ہوتے ہین اور صاحب کشاف نے بیچ
تفسیر سورۂ اقرا بیان علم بالقلم مین لکھا ہے کہ دقائق حکمت الہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعمت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ اور
شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین مبین اور نصائح شرع متین اور قبایح ملت بیگانہ لکھنا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی
رقم کا ہے تا مزید یقین وتقویۃ وتکمیل ایمان اور رواج ونضارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عندیات نفس نامقبول اور خیالات
واوہام نامنقول کہ اپنی زعم فاسد مین اونمین حقائق ومعارف کہتے ہین اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجھتے ہین اجتناب کرین
الغرض کہ اکثر سور وآیات قرآنی آپ کی تعظیم وتکریم کے اوپر دال وشاہد ہین چنانچہ بزرگترین چیزون اور بلندترین نعمتون غیر متناہی حق تعالی
سے آیہ والضحی واللیل اذا سجی ہے یعنی سوگند سانہ وقت چاشت اور ہنگام شب کی جب ڈھانپ لے سانہ تاریکی وسیاہی اپنی کے
قسم کھائی حق سبحانہ نے سانہ دن اور رات کے کہ دونو محل ظہور آیات ونعمات کے باوقات خود ہین اور خبر دی احوال رفعت ومحبت
اشتمال اپنی حبیب کے سانہ دنیا وآخرت مین اور فرمایا ما ودعک ربک وما قلی یعنے نہین چھوڑا تجھے رب تیرے نے اور نہ دشمن رکھا تجھے
بعد برگزیدگی اپنی کے۔ مواہب مین لکھا ہے کہ سوگند یاد کی حق تعالی نے سانہ روایتون عظیمہ کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر ربوبیت وخلت
وحکمت رحمت کے اور وہ دو فوائد دو دن ہین اور تفسیر کیا ہے بعض نے والضحی سانہ روی شریف اور واللیل کو سانہ موئی منیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور انہین کچھ استبعاد و دوری نہین یہانتک کہ کہا مومنون حضرت کے نے کہ محمد علیہ السلام کو اوسکے رب نے چھوڑ دیا پس سوگند یاد فرمائی صبح نہار کی ساتھ بعد ظلمت و تاریکی لیل کے اوپر ضحیٰ و روشنی وحی کی بعد بند اور رک جانے وحی کے ساتھ کسی سبب کی اسباب سے یا کسی مصلحت کی مصالح سے کہ خدا ہی اوسے خوب جانتا ہے۔ عبارت مواہب تمام ہوئی **آیت** وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ یعنی ہر آئندہ درجی آخرت کے اور نعمتین دنیا کی شفاعت و مقام محمود سے بہتر و بلند تر ہین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جائے تنگ ہے گنجائی اور سمائی اون نعمتون عظیمہ کی نہین رکھتی اور نہایت امر تیری ہدایت سے بتدریج اور برتر ہونے واسطے ہونے تیرے کے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین **اور** مواہب مین منقول ہے کہ **آیت** ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ہر آئینہ عنقریب تجھے دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو۔ یہ آیہ دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو جو مرضی و محبوب اوسکا ہے عطا کریگا **اور** باتین کہ جہال اقرار و بہتان کرتے ہین کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی اپنی سے دوزخ مین نہین یا نہین راضی ہونیکے حضرت کہ کوئی میری امت مین سے دوزخ مین جاوے پس یہ بات غور و بازی ابلیس تلبیس سی ہے اسواسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرت کی بیچ خوشنودی حق تعالیٰ کے ہے اور سبحانہ تعالیٰ کفار و عصات جو کہ مستحق نار ہین اونمین داخل کریگا مگر یہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سی یہ ہے کہ بعد اذن شفاعت حضرت انکی کہ دوزخ مین نہین چھوڑنیکے پس پروردگار تبارک و تعالیٰ اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوین گے جسکی شفاعت شہیت ایزدی قضا کریگی اور جسکی حق مین مرضی و اذن خدا کا پاوینگے شفاعت نفرمائینگے انتہی **اور** پوشیدہ نرہے کہ مدارج مین یونہی لکھا ہے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت عصات بترتیب فرمائینگے جیسکی ملوائف ثانیون اور گروہ سارقون اور جماعہ شاربون کے مثلاً پس ایسے لوگ رہ جاوینگے کہ اونکی ذات مین خیر و نیکی خردلہ نہ ایمان باحد ایقان نہین پس پروردگار جل وعلی فرماویگا کہ یہ لوگ میرے خاصون سے ہین انکی شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش دوزخ سے ساتھ آمرزش پروردگار اور شفاعت سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** یہ بات معلوم ہے کہ بدون اذن و رضامندی خدا شفاعت نہوگی مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے وعدہ رضائی حبیب فرمایا ہے اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نکریگا **آیت** ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ اور مراد اوس قایل کے آنہیسے آتش دوزخ مین دوام و ہمیشگی **اور** مقرر یہ بات ہے کہ گنہگار ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے جیسکہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہے **بیت** نصیب ماست بہشت ای خدا شناس برو ۔ کہ مستحق کرامت گناہ گار انند۔ اور اوس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک وہ کہ حضرت راضی و خوشنود نہونگے کیسے دوزخ مین اپنی امت مین سے دوسرے یہ کہ راضی نہونگے حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخ مین رہے پس سمجھ تو ساتھ باریکی نظر اس نکتہ کو۔

اتمامہ و بقیہ اس سورہ مین نعمتین کہ ابتدای حال حضرت مین تربیت کنار عنایت اپنی مین بعد یتیم ہوجانیکے مبذول رہین بیان کیا **اور** بعضے کہتے ہین کہ مراد در یتیم ہے۔ بعضے پایا ذات شریف کو بے نظیر و عدیل در ملہ جہل و ضلالت سے کہ اہل کفر اوسپر قایم و مستقر تھے نکالکر مقام

رہنمائی پہونچایا اور رسانہ بخشش مال و گنج قناعت و غنای دلی کے غنی کیا اور فرمایا **آیت** الم یجدک یتیما فاوی و وجدک ضالا فھدی و وجدک عائلا فاغنی یعنے کیا نہ پایا تجھے بے پدر پس جگہ دی تجھے اور پایا تجھے راہ بھولا ہوا اور پایا تجھے مفلس تنگدست پس غنی و مالدار کیا تجھے تا معلوم و مفہوم ہووے کہ در جہان یتیمی و بیکسی محروم و مایوس نہ چھوڑا بعنایت خاص بمرتبۂ نبوت و رسالت کہ نوکر عاطل و بیکار چھوڑ دیگا **آیت** فاما الیتیم فلا تقھر و اما السائل فلا تنھر و اما بنعمت ربک فحدث یعنے پس جو یتیم ہوا و سکو نہ دبا اور جو مانگتا ہو پس اوسکو نہ جھڑک اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر یہ اسواسطے کہ اظہار نعمت اور اوسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکر گزاری منعم کا ہے اور پہونچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت سے ہے **اور** جو فضل و شرف محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات سورۂ والنجم سے ثابت متحقق ہوتا ہے ممکن نہیں عدو اعصا اوسکا اور متعذر ہے وصول بکنہ حقیقت اوسکی ۔ اول کہنا قسم کا ساتھ والنجم کے کہ مراد اوس سے جنس نجوم ہے یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اوسپر غالب ہے یا بنات النعش یا قرآن کہ نجما نجما یعنے تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے یا محمد مصطفے کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے اور اوترے یا قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح بانوار اور منقطع از اغیار ہے کہ اوترے آسمان قدس سے اور پرزمین انس کے بنا بر ثبات و قیام حضرت کے اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپ کا گمراہی اور ہوا رفنانی سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** مراد رسانہ **آیت** وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے نہیں بات کہتا خواہش نفس سے مگر وحی کہ نازل اور بھیجی جاتی ہے اوسکیطرف قرآن ہے **اور** اگر سب کلام و حدیث حضرت کی کہ وحی خفی ہے مراد کہیں سو ای دو قسم موضع کے کہ اونمیں مستثنی کہیں کہ تفسیہ اساری بدر **اور** رقضیہ مارقبلہ **اور** تا بتحمل اونمیں مین سے ہے درست ہی **اور** سواہب لدنیہ مین کہا ہے کہ بہتر ہے مراد کہنی قرآن سے اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونو وحی ہین فرمایا اللہ تعالی نے **آیت** وانزل علیک الکتاب والحکمت یعنے اوتاری اوپر تیرے کتاب و حکمت مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت سے سنت ہے جیسیکہ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے کہ نزول جبریل علیہ السلام کا حضرت کی اوپر واسطے تعلیم سنت کے ویسا ہی تھا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ نطق و گویائی حضرت مخصوص بقرآن نہیں بلکہ اجتہاد آپکا بھی داخل وحی خفی ہے اور رسانہ تعظیم و تکریم الٰہی اور اعلای شان و اظہار فضل و کرامت و رفع قدر حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ آیت ہے **آیت** ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنے بدرستی و راستی خدا تعالی و تمام فرشتگان حق تعالی درود بھیجتے ہین پیغمبر علیہ السلام کے اوپر ای گروہ مومنان درود و سلام بھیجو اوسپر اور درود تمہاری اور فرشتونکی یہی ہے کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ درود بھیجے اور رحمت کرے اونکے اوپر تمہین اتنی قوت و قدرت کہان کہ حضرت کی رفعت شان و رفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کہ اندازۂ ارسال درود بقدر شناخت قدر مرتبہ آپکے ہی اور اوس مرتبہ کو حق تعالی خوب جانتا ہے اور بھیجتا ہے اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی ان تصلی علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان تصلی علیہ اللھم صل علی محمد صلوۃ

انت لہا اہل وہو لہا اہل وبارک وسلم بیشمار بارخدایا رحمت نازل کر او پر محمد علیہ السلام کے جیسیکہ تو دوست رکھتا اور چاہتا ہے یہ کہ رحمت بھیجی جاوے اوپر اور رحمت نازل کر اوپر جیسیکہ سزاوار اور لائق ہے کہ رحمت بھیجی جاوے اوپر اوسکے یا اللہ درود رحمت نازل کر او پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوسکے واسطے لائق ہے اور محمد علیہ السلام اوس رحمت کے سزاوار ہے اور برکت دے اوسکو اور سلامت رکھ نقائص دنیوی واخروی سے پس جمع کیا حق تعالی نے اوسکے عالم علوی وسفلی کو اور پرتناء ودعا حضرت کے اور اظہار کیا فضل اوسکا اولین واخرین میں۔ اور نشر وپراگندہ کئے مناقب اوسکے آفاق میں شرقا وغربا دریا وصحرا اور آسمان اور عرش وکرسی لوح وقلم میں اور ڈالی محبت اوسکی موٴمنوں کے دلوں میں جیسیکہ راحت ولذت پاتی ہیں روحیں اونکی اوسکے ذکر سے اور خوش ہوتی ہیں ساتھ اوسکے سینے اوسکے ذکر کے اشباح اونکے اور مست ہوتی ہیں اوسکی یاد سے دل اونکے اور اوسکے ذکر سے زبانیں اونکی بلند وخوش ہوتی ہیں گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باتباع وپیروی تیری کے ہر دو یا منے کوئی نماز کو فرض خالی امت سے نہیں سب لوگ ادا سی فرض میں میرا حکم بجا لاتے ہیں اور سنت میں تیرا ہم پس درحقیقت دو فرمانہ حکم میرے اور امر تیرے ہیں درحقیقت تیری طاعت میری طاعت ہے اور تیری بیعت میری بیعت ہے تمام مفسرین اور واعظین تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان میں نازل ہوا ہے کرتے ہیں اور وعظ ونصیحت پہونچاتے ہیں اور سب ملوک وسلاطین وفقرا ومساکین تیرے آستانہ ملائک آشیانہ کے اوپر حاضر ہو کر درود وسلام عرض کرتے ہیں اور مسح تراب روضہ منورہ تیرے سے رو سفید ودوجہان ہوتے ہیں اور سب امیدوار تیری شفاعت کے ہیں شرف ورتبہ تیرا تا ابدالابدین باقی ودائم ہے والحمد للہ رب العالمین

بیان سورہ فتح مبین اتم نعم واکمل کمال جاہ وجلال اور کرامات وبرکات کہ درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد وفائض ہیں سورہ فتح ہے کہ پروردگار تقدس وتعالی اوسمیں خطبہ مدح وثنا آپ بیان فرماتا ہے **آیت** انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا ہمنے کہولا اور ظاہر کیا تیرے واسطے کشایش ظاہر تا بخشے تیرے لیے پروردگار تیرا اگلے اور پچھلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجھپر نعمت اپنی اور راہ دکھاوے تجھکو راہ سیدھی اور یاری دیوے تجھکو یاری زبردست غالب وقوی۔ جاننا چاہیئے کہ فتوح صوری ومعنوی کہ بباب عزت وکبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فائض ہوئیں غیر متناہی ایک اونمیں سے فتح بلاد وتسخیر عباد وحصول غنائم وتقویت دین وتکثیر امت وشیوع احکام اسلام ہے اور سب اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح مکہ معظمہ ہے کہ بعد حصول اوسکے تمام قبائل عرب اور طوائف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا میں آئے اور یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عالم قدس ہوئے اس سورہ میں وعدہ وبشارت ہے ساتھ حصول اوس فتح کے کہ بسبب تحقیق وقوع کے تعبیر بماضی کی گئی اور فتح مبین بمعنی پیدا ہوا ہویدا کہ ظاہر وباہر ہے غلبہ وشوکت اوسکی دین متین میں اور بمعنی پیدا ہوا ہویدا کنندہ بھی آیا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا غلبہ وشوکت وغلبہ دین اسلام کا۔ روضۃ الصفا میں یوں لکھا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہے کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تھی اسواسطے کہ بعد اسکے جو لوگ سعادت مند

وارادت مند ایمان اپنا بسبب غلبہ و شوکت و ایذائی کفار کے پوشیدہ رکھتے تھے مطلق العنان ہوئے اور مشرکون کے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ بجا لیجا کر آیات بینات اوپر پڑھنے لگے اور اوس سبب سے ایک جماعت کثیر گرفتون بادیۂ ضلالت و غوایت سے ساتھ راہ سلوک و ہدایت کے فائز ہوے اور اوسی دنون مین فتح خیبر کہ مقدمات فتوح اسلام سے ہے ظاہر ہوئی اور مفسرین نے فتح مبین عبارت فتح مکہ سے رکہی ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم اخر ہوئی عبارت صاحب روضۃ الصفا کی اور آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور ہے بہت قول ہین۔ بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک پیرہے کہ ایام جاہلیت مین پیش از نبوت واقع ہوئی۔ امام سبکی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ قول مردود ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت و بعد از نبوت معصوم و پاک ہین اور مجاہد نے کہا مراد ما تقدم سے قضیہ ماریہ قبطیہ اور ما تاخر سے ارادۂ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح زید بن حارث مین تہی پس از آن بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ہوئی اور سبکی نے کہا یہ قول بہی باطل ہے اسواسطے قضیہ ماریہ اور زن مین اصلا و مطلقا گناہ نہ تہا اور جسنے اعتقاد گناہ کیا خطا کی جار اللہ زمخشری نے کشاف مین لکہا ہے اور قاضی بیضاوی بہی اوسکے تابع ہوا ہے کہ ما تقدم سے مراد جمیع لغزشہائے گذشتہ ہین کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ قول بہی مردود ہے بجہت ثبوت عصمت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے اور تحقیق اجماع امت دال ہے اوپر عصمت انبیا کے تبلیغ امر حق ہین اور اوسکے سوا کبایر و صغایر رذیلہ کہ خطا کرے احکام مرتبہ اوہمشگی سے اوپر صغایر کے یہ جارون قسم عصمت مجمع علیہ ہین۔ اور جو صغایر کہ خطہ مرتبہ انبیا نہین کرتے اوسمین اختلاف کیا ہے معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت طرف جواز کی گئے ہین اور بعض کے نزدیک مختار منع ہے اسواسطے کہ ہم لوگ مامور ساتھ اقتدا اونکے ہین جو کہ اونسے قول فعل صادر ہو۔ پس کیونکر واقع ہو اونسے وہ چیز کہ ناشایستہ و نابایستہ ہو اور ہم ساتھ اقتدا اونکے امر کئے جاوین اور حشویہ کو تجرد تجاسر ہے اوپر حضرات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جواز صدور گناہون مین مطلقا اگر نسبت اس قول کے اونکیطرف صحیح ہے پس وہ جو ہمنے ذکر کیا ہے اجماع سے ساتھ اوسکے صحیح ہین۔ اور مجوزین صغایر پر اوسپر کوئی دلیل نہین رکہتے بجز آیہ ما تقدم یا مثل اوسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اوسکا اور جس جماعت نے کہ صدور صغایر غیر رذیلہ تجویز کیا ہے ابن علیہ نے اوسمین اختلاف کیا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع سوا ہے یا نہین قول صحیح یہی ہے کہ وقوع نہین ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلاشک و شبہ وقوع نہین ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ آیت وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی صفت اوسکی ہے یعنے نہین کہتا خواہش اپنی سے نہین قول اوسکا مگر وحی اور فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعا اور یقینا اتباع و اقتدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر تہوڑی اور بہت اور چہوٹی اور بڑی مین معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتھ تامل کرے اور وہ جو بچپنے اور دیکہتے تہے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکہی خدای عزوجل سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات واہیہ کے

اور یہ کلام مجمل ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ سلاطین و خواقین کا قاعدہ ہے کہ بوقت تکریم و تشریف نیت بعض بندہائی خاص اپنی کے کہتے ہین کہ ہمنے

پہلے پچھلے تیرے گناہ بخشے اور اوسنے ہمین سو اخذہ نہین یا وجودیکہ گناہ اوس بندہ سے صدور خطا و گناہ آگے پیچھے نہین ہوا لیکن ازراہ محبت وکرم بحال اپنے بندے کو یہ کلام کہا کرتے ہین فافہم باللہ والتوفیق یعنے پس سمجھ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے۔ اور قول بعض محققین کا یہ ہے کہ مغفرت کنایہ ہے عصمت سے پس معنی آیہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر لیعصمک اللہ فیما تقدم من عمرک وفیما تاخر یعنے چاہیے کہ بچاوے تجھکو خدا تعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور یہ معنی حسن وقبول ہے اس لیے بلغا نے اسالیب بلاغت قرآن سے گناہی اور اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو کہتا ہے کہ تو مغفور ہے ماخوذ بگناہ نہین کو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور بقول بعضے وہ گناہ کہ بسہو وغفلت وتاویل ہوون اسی حکایت کیا ہے طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہے قشیری نے اور اور کہا گیا ہے پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اور اور پچھلی تیری امت کے گناہ ہونے اسی حکایت کیا ہے ثمرقندی نے ابن عطا سے اور بقول بعض امت مراد ہے اور بعض کے نزدیک گناہ سے مراد ترک اولی ہے اور ترک اولی گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اولی متقابل مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت سواہب ہے اور کنایہ کیا گیا ہے ساتھ لفظ مغفرت وتوبہ وعفو کے تحقیقات غراب سے بیہقی علم ان ابن تجمعوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر منہ یعنے جانا خدا نے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکھ سکوگے پس تم پر رجوع برحمت کیا پس پڑھو بمقدار آسان میسر ہو قرآن سے اور یہی مفسرین نے کہا ہے کہ جس جگہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ وغفران انبیا فرمایا ہے ذکر زلت وخطا کہ اونسے صادر وواقع ہوئی ہین بیان کی ہے جیسے کہ قصہ آدم علیہ السلام مین فرمایا وعصی آدم ربہ یعنے نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی سہ اور شان نوح علیہ السلام مین آیہ انی اعظک ان تکون من الجاہلین یعنے بدرستی مین تجھے نصیحت کرتا ہون یہ کہ ہووے تو نادانون سے۔ اور قصہ یونس علیہ السلام مین فظن ان لن نقدر علیہ یعنے گمان کیا یونس نے یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم اوسپر اور داؤد علیہ السلام کو کہا ولا تتبع الہوی یعنی پیروی اور فرمان برداری مت کر تو خواہش نفس کی اور قصہ موسی علیہ السلام مین فرمایا فوکزہ موسے یعنے پس مکا مارا اوسے موسی نے اور شان سید المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم رکھا اور بعد ازان ذکر مغفران ذنوب گذشتہ وآئندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو ستور و مخفی رکھا اور شیخ فخر الدین عبد السلام نے اپنی کتاب مین کہ نہایت السئول فیما یتعلق بتفضیل الرسول کہا ہے کہ تفضیل دی ہے خدای عزوجل نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے انبیا علیہم السلام کے اوپر باوجود کثیرہ اور انحای عدیدہ کے ایک اونمین سے یہ ہے کہ بعفو وآمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہے اور منقول ومحکی نہین کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایک کو یکے انبیا علیہم السلام سے ماننداسکے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ نہین دی اور اسی جا سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت اونسے شفاعت طلب کیجاویگی ذکر اپنی خطاؤنکا کرینگے اور اوسکے ڈر سے اقدام شفاعت پر نکر سکینگے اور جسوقت خلایق مضطرہ ومضطر بہ حضرت شفیع المذنبین سے استشفاع چاہینگے آپ فرماوینگے کہ یہ کام میرا ہے اور بیان اوسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے پہلے ثابت کی اوسکے

حضرت کے فتح مبین بعد اوسکے ذکر کیا مغفرت ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت واثبات ہدایت صراط مستقیم وبشارت بنصر عزیز پس ان سب میں یہ معلوم ومفہوم میں نہیں ہوا کہ مقصود واثبات ذنوب نہیں بلکہ مقصود ذنوب ہے یہ سب جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے **آیت** ویتم نعمتہ علیک یعنے تمام وکمال گردانا اپنی نعمت تو تکمیل پر اہل تحقیق پر پوشیدہ نرہے کہ تمامی فضائل وکمالات وکرامات وبرکات اس کلمہ میں داخل وشامل ہیں اور جو کچھ کہ ذکر خیال کیا جاوے خصوصیات وعمومات نعم سے محاسب اندیشہ ومقایس فکر عدد اوسکے احصا سے عاجز وقاصر ہے اور زبان قال وحال ذکر بیان سے گنگ ولال یعنے اجمال ممکن وتفصیل ممتنع قال الشاعر **شعر** فان فضل رسول اللہ لیس لہ ۔ حد فیعرب عنہ ناطق بقسم ۔ فضل رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں ہے حد کہ فصاحت کرے اوس سے کوئی یہ بولنے والا ساتہ ہونے کے **آیت** قل لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ۔ یعنی کہدا ی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے ہر آئینہ آخر وتمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہووین باتین میرے رب کی اگرچہ لاوین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا دوسرا واسطے اوسکے مدد کے **آیت** ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمت اللہ یعنے اور جو درخت کہ زمین میں ہیں قلم ہووین اور پانی دریا کا اونکی سیاہی اور بعد ازاں مدد کریں اوسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی ۔ مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے فضائل وکمالات وحقایق ومعارف ہیں کہ حضرت ذی الجلال والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیا واصفیا سیما سید انبیا سید محمد مصطفے علیہ السلام کے اوپر افاضہ کیے ہیں والاصفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل وتنظیر سے کہ مبنی تقریب سے اور مشعر تجدید ہیں منزہ ومقدس ہے اور بعد از شمول ونعیم نعمت کے سب نعمتون دنیوی واخروی کو تخصیص نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور ثمر فوز وفلاح انام اور منتج صلاح عالم وانتظام کارخانہ وجود ہے اور علت غائی بعثت وارسال کی ذکر فرمائی اور کہا **آیت** ویہدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا یعنے ہدایت کریگا تجکو خدا راہ سیدہی اور نصرت وہ یاری دیگا تجھے یاری دنیا غالب وعزیز ۔ ابن عطار حمۃ اللہ نے کہا ہے کہ جمع کی گئیں حضرت کیواسطے اس سورہ میں نعمتیں متعددہ کہ فتح مبین نشانیون اجابت سے ہیں اور مغفرت علامتون محبت سے اور اتمام نعمت آثار اختصاص سے اور ہدایت مقدمات ولایت سے پس مغفرت جمیع نقایص وعیوب سے تنزیہ حضرت کی ہے اور اتمام نعمت ابلاغ آپ کا ہے بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہے بمشاہدہ اور رفعت بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتہ کہ مرتبہ قرب میں فوق اوسکے کوئی مرتبہ دمقام نہیں اور فرمایا **آیت** ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تیرے ساتہ اوسکے سو انہیں کہ بیعت کرتے ہیں ساتہ خدا کی خدا کا ہاتہ اونکے ہاتہ پر ہے اور فرمایا **آیت** ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جسنے اطاعت وفرمان برداری اور پیروی رسول مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالی بجا لایا × اگرچہ باصطلاح اہل عربیت تبیل مجاز سے ہے یہ لیکن اہل حقیقت جانین کہ یہ کیا رفعہ ہے واللہ اعلم ازان بعد منت رکہی حضرت اور مومنونکے اوپر ساتہ انزال

اور اوتارنے سکینہ و طمانیت و آرام و یقین کے کہ خلاصہ نعمتوں کا ہے اور مدح و ثنا اصحاب کا مثل انصاب فرمائی ساتھ فضیلت و معیت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ قبیلہ محبت کا ہے اور آپسمین ہمیلاف و اتفاق اور شدت و سختی کفار کا مثل انجار بدکردار کے اوپر کہ انتظام کارخانہ دین و ملت ساتھ اوسکے منوط و موجود ہے اور ساتھ اسی صفت کے ماصدق تحیم و بجونہ کے ہوے یعنے دوست رکھتا ہے انمین خدا اور دوست رکھتے ہین وہ خدا کو اور منقبت **آیت** اذلت علی المومنین اعزت علی الکفرین کے موصوف یعنی فروتنی کرنیوالے مومنون کے اوپر اور غلبہ و سختی کرنیوالے کافرون پر **اور** وعدہ کیا انکے ساتھ مغفرت و اجر عظیم کا دنیا و آخرت مین اور یہ سب موجب امتنان و فضل و شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **جانا چاہیے** کہ تمام فضائل و کرامات و برکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فایض ہوے ہین اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہین **آیت** انا اعطینک الکوثر یعنے عطا کیا ہمنے تجھے اے محمد کوثر کہ مراد ساتھ اوسکے خیر کثیر ہے دنیا و آخرت مین اور یہ کلمہ ساتھ اس اختصار و ایجاز کے متضمن اظہار و ابراز اس راز کا ہے کہ اگر تمام عالم و عارف عالم شرح و بیان اس کلمہ کا کرین استیفا و استقصا اوسکا نکر سکین ۔ انا اعطینک الکوثر یعنی ہمنے دیے تجھو مناقب تمکاثرہ کہ ہر ایک انمین سے اعظم و اکبر ہے تمام ملک دنیا سے اور جو دین ہمنے تجھے یقین اپس مشغول طاعت و عبادت ہماری کا ہو اور رکھے بدگویون اور حاسدون سے بالکل ہراس مت رکھ اور عبادت دو قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی بدنی اشارہ ہے فصل ایک الی ربک کی طرف اور نحر کی **اور** ذکر انا اعطینا ک ساتھ لفظ ماضی نہ بلفظ مستقبل کہ مستطیل ہے دلالت رکھتا ہے کہ اعطا حاصل ہوئی ہے پیش از وجود عنصری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپ نے کنت نبیا و آدم بین الروح و الجسد یعنے مین نبی تھا حالانکہ آدم درمیان روح و بدن کے تھا ۔ گویا کہا کہ ای محمد علیہ السلام ہمنے معیا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر و سعادت پیش از دخول تیر یکے دائرہ وجود مین پس کیونکر مہمل و معطل چھوڑینگے ہم تجھے بعد از وجود **اور** یہ فضل عظیم اور عطائے عمیم جہت بندگی و فرمان برداری کے نہین دی بلکہ بمجرد احسان و امتنان بموجب و سبب کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہین اگر کہین کہ سب انبیا اور لوگ جو کچھ کہتی ہین پہلے وجود عنصری سے اونہین دیا اور بخشا ہے انمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا ۔ جواب اسکا یہ ہے کہ نبوت و کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کیے تھے کہ ارواح انبیا اوس سے استفادہ و استفاضہ کرتی تھے جیسیکہ حدیث سابقہ سے مفہوم و معلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیا دیگر کی علم الہی مین تھی وجود خارجی مین نہ تھی ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد کوثر سے ایک نہر ہے جنت مین کہ وصف اوسکا احادیث مین آیا ہے اور بسبب کثرت وارد ونکے وہ نہر موسوم بکوثر ہوئی ہے ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنای سیر بہشت ایک نہر مینے دیکھی کہ ہر طرف اوسکے گنبد مین در مجوف سے اور گل اوسکی مشک اذفر یعنے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہ کیا ہے کہا یہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالی شانہ نے تمہین عنایت کی ہے ۔ رواہ البخاری اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہے اور حدیث مین یہی تفسیر واقع ہوئی ہے **اور** بعض مفسرون نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہ سورہ رد قول اوس شخص مین نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تھا بعدم اولاد اور اثر کہتا تھا حق تعالی نے کہا کہ ہمنے تجھے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی

کرتا قیامت باقی دوایم رہے **اور** بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہے اور کوثر نعمت مین مصدر ہے بمعنی کثرت **اور** عین المعانی مین کہا ہے کہ کوثر اور پروزن فوعل کہ ہے کثرت سے جیسے کہ فوقل نقل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے **آیت** ان شانئک ہو الابتر یعنے جو کوئی تجھے عیب کرتا ہے اور بی نسل کہتا ہے انجام کار ابتر وہی ہے **اور** ابتر اوسے کہتے ہین جسکی نسل نہو **اور** کشاف مین کہا ہے کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت **نقل ہے** کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگون نے پوچھا کس حال مین پھر آیا کہا جا رہا لکوثر یعنے آیا ساتھ خیر کثیر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھ کرتے تھے سعید بن جبیر نے اوسسے پوچھا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوثر ایک ندی ہے بہشت مین کہا وہ بھی منجملہ خیر کثیر ہے یعنی وہ مین کہ ہمنے تجھے دی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی دونو سرای بے غایت و نہایت کہ کوئی انبیا ما تقدم مثل اوسکے نہین دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اوسکا مین ہون کہ پروردگار جہانیان اور واہب بے امتنان ہون **فصل** اربک یعنے پس عبادت و پرستش اپنے پروردگار کی بجا لا کہ خبر نہ کیا تجھ ساتھ اپنی عطا ؤنکے اور نوازا اور نگاہ رکھا سنت خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہین **وانحر** یعنے اور ذبح کر واسطے اوسکے اور بنام اوسکے برخلاف اس قوم کے کہ بنام بتون کے ذبح کرتے ہین **ان شانئک** یعنے بدرستی و راستی تیرا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے ہو **الابتر** یعنے وہی ہے بے نسل و بے برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوگا مومنونسے سب اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہین تیرا ذکر مرفوع و بلند ہے اور پر منابر و زبان ہر عالم ذاکر کے انقراض دہر تک ابتدا بنام خدا کرتے ہین ثنی و دوبارہ تیرے نام کے ساتھ اور آخرت مین ایسی نعمتون کے ساتھ سرفراز و سربلند کرین کہ احاطہ وصف و بیان سے باہر ہے تجھ جیسے کو ابتر کہنا لایق نہین ابتر تیرا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت مین کہ کوئی نام اوسکا نہین لیتا مگر ساتھ لعنت و نفرین کے ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے **اور** حسن بصری نے قرآن مراد کہا ہے **اور** عکرمہ نے نبوت **اور** رغبہ نے اسلام **اور** حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرایع مراد کہا ہے **اور** بعض نے شفاعت **اور** بعض نے معجزات **اور** بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر براے ارادہ کیا ہے **اور** بعض نے علما امت کہ العلما ورثت الانبیا یعنے عالم وارث پیغمبرونکے ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے **اور** بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل اربک پیچھے اوسکے کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہے اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو نہین پہنچ سکتی **اور** بعضونکے نزدیک کوثر حسن خلق ہے ثواب وہ ہی کہ کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہین بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے **وصل** بیان مین اون چیزون کے کہ دلالت رکھتی ہین اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیا اور ہونا انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی امتونسے

یہ آیہ کریمہ ہے **آیت** واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتب وحکمت ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال اقررتم

واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین یعنی جس قولی بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون یعنے یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہ لیا اللہ تعالی نے عہد و پیمان نبیونکا کہ ہر آئینہ جو چیز میں نے دی تمہین کتاب و حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق کرنیوالا ہو اوس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اوسکے ساتھ اور ہر آئینہ مدد و یاری دو اوسکو کہا خدا تعالی نے کیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے اوپر اوسکے عہد و پیمان میرا کہا انہون نے اقرار کیا مینے کہا حق تعالی نے پس گواہ رہو تم اور مین بھی تمہارے ساتھ گواہونسے ہون پھر جو کوئی اولٹا پھرے اس سے پیچھے پس وہ لوگ فاسقونسے ہین جمہور مفسرین اتفاق رکھتے ہین کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خدا تعالی نے بار سال ہر ایک نبی اور اونکی امتون سے عہد و میثاق لے لیا تا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاوے چاہیے کہ اونکی تصدیق و اتباع بجالاوے اور اوس دین و پیغمبر کو سچا جانو اور نصرت و مدد اوسکی کرو **اور آیت** من تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون بہ نسبت باہم ہے پس لینا میثاق کا انبیا سے اور تاکید و تشدید اونپر اقوی و ادخل ہے مقصود مین۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس آیہ مین اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تقدیر حیات انبیا کے اونکے زمانہ مین مرسل ہین طرف اوسکے پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہے تمام خلق کو از زمان آدم تا روز قیامت اور انبیا اور اونکی امتین ساری امت حضرت کی ہین **اور** اسی جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت مین آدم اور اوسکے سوا ساری نیچے نیچے حضرت کے ہونگے جیسے کہا آدم و من دونہ تحت لوائی یعنے حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا یا عموماً سب نیچے جھنڈے میرے کے ہونگے **اور** اگر وہ انبیا علیہم السلام آپکے زمانے مین ہوتے یا حضرت اونکے وقت مین سب حضرت پر ایمان لاتے اور اونکی نصرت و یاری کرتے اور اسیواسطے فرمایا لوکان موسی حیا ما وسعت الا اتباعی یعنے اگر ہوتا موسی علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تھی اوسے مگر میری پیروی بہمت یعنے میثاق کے **اور** اسیواسطے عیسی علی نبینا و علیہ السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور اپنی نبوت پر باقی ہین اوس سے کچھ نقصان نہین ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بفرض وجود اونکی زمانہ حضرت مین باوجود آپکا اونکے زمانہ مین ثابت و مستمر ہین اوپر رسالت و نبوت اپنی کے استون اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہین اونکے اوپر اور رسول ہین طرف اون سب کے پس نبوت حضرت کی اعم و اشمل و اعظم ہے یہ مقام تامل و فکر ہے تا کوئی یہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہ نفی نبوت سائر انبیا علیہم السلام کی ہے ایسا ہی کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے سائقہ زیادہ تحقیق و تفصیل کے **اور** شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نے کہا ہے یہ بات پوشیدہ نہین کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہے انبیا سے بقرینہ ظاہر قول حق تعالے **آیت** لما اتیتکم من کتب و حکمت کی **اور** تصریح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت و توثیق عہد یا قصد نصرت ہووے کہ سب سے وجود مین آیا **اور** سب شخص پیش از وجود عنصری با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہین بلکہ تمام خلق سالف کہ بسماع خبر نبوت و فضایل

وکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف ہوئے تھے اور اسقدر کافی ووافی ہے بیچ ہونے انبیا اور اونکی امتونکے حکم مین امت حضرت علیہ السلام کی اور ہونا آپکا رسول بنسبت اونکے اور رانبیا علیہم السلام خود شب اسری مسجد اقصی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمع ہوے اور آپ نے امامت کی سب نے اقتدا پس اوسوقت مین ایمان لائے اور اتفاق است ہے اسپر کہ حیات وبقائی انبیا بحیات دنیاوی ہے اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیا علیہم السلام کے اپنی امتونسے بایمان حضرت کے بھی فضل وشرف آپکا ہے کہ اور ونکو نہ تھا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کے انبیا سے اوسپر اعزو اعظم واکبر ہے پس سمجھ تو اور اللہ کے ہاتھ توفیق ہے **وصل** قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یعنے یہ جماعت ہے انبیا کہ تفضیل دی ہمنے بعض کو اوپر بعض کے وقال ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض یعنے اور کہا ہر آئینہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر یہ دونو آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع ہین اوپر تفاوت مراتب ومدارج انبیا ورسل کے اور رد ہے اوپر قول مقزلہ کے کہ قایل بفضل نہین اور سبکو متساوی وبرابر جانتے ہین پس ایک قوم یہ کہتی ہے کہ آدم بحیثیت ابوت افضل ہین اور یہ قول فاسد ہے اسواسطے کہ بیان سخن فضیلت من حیث النبوت مین ہے نہ من حیث الابوت مین بسا اوقات بیٹا باپ پر فضیلت ورفعت رکھتا ہے کمالات مین اگرچہ باپ کو باختیار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہ کہتی ہے کہ سکوت وخاموشی اس مقام مین اولی اور انسب ہے لیکن بعد از نطق نص قرآنی بتفضیل بعض کی بعض کے اوپر اور جائی صمت وسکوت مستحسن ومحمود نہین اور رفرمایا اللہ تعالی نے منہم من کلم اللہ اور بعض بنچیدونسے وہ ہین کہ کلام کیا حق تعالی نے اونکی ساتھ نفسہ دون نے کہا ہے کہ مراد اس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے بیواسطہ اونسے کلام کیا پس یہ آیہ نص نہین ہے اور تخصیص موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اونکے ساتھ بیواسطے اور حالانکہ ثابت اور تحقق ہوا ہے کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یارب العالمین شب معراج مین بیواسطہ ملکے وہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہ خاص ہووے اور بسبب اسی وجہ کے خاص ہے اطلاق کلیم اوسپر جیسے کہ کہتے ہین کلام مقتضی سنا یا ہر جہت سے سنا اور جسوقت آنحضرت فوق العرش جلوہ افروز ہوے اور اوس جگہ پہونچے کہ انتہای علوم خلایق ہے اور کوئی وہان نہین پہونچا پس کلام اور ورائے کلام درجات وکمالات سے جو کچھ کہ آپ کو حاصل ہوا بنسبت اور ونکے اعلی واتم واکمل ہے چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک وتعالی نے ساتھ اس قول اپنے کے ورفع بعضہم درجات یعنے اور بلند کئے بعضونکے درجے بہ اتفاق مفسرین کے مراد اس بعض سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل وبلند قدر اونکی ہے کہ عارف وماہر اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتے ہین اور علما نے کہا ہے کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تین وجہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار امت یا ذات پس آیات ومعجزات حضرت کے اظہر واقوی وابہر ہین اور امت آپکی ازکی واعلم واکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ ومناقب سنیہ کلام وخلت ورویت اور سوا اوسکے لطایف وتحف ہے اور شک نہین کہ جناب رسالت مآب بلحاظ مراتب ومناصب سبھ گانہ کے انبیا رسالفہ سے فزیت وشرف رکھتے ہین۔ حدیث شفاعت مین دیکھنا چاہیے کہ

محکمہ حشر مین تمام خلایق استدعای شفاعت کیواسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیم موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہر ایک بعجز و ناتوانی اپنی کے تحمل اس بار عظیم سے اعتراف واقرار کرینگے اور کہین گے یہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر و مضطرب آپکے پاس مایوس ہوکر حاضر ہونگے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدہ الہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی کے یہ کام میرا ہے پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الے اخر الحدیث اور فرمایا انا سید ولد آدم یعنے مین سردار اولاد آدم کا ہون وانا اکرم ولد آدم یعنی مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وانا سید الناس یوم القیمۃ یعنی اور مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کے اور اولی استدلال ساتھہ حدیث ومن دونہ تحت لوائی کی ہے کہ ترجمہ اوسکا اوپر گذرا اور بعض نے استدلال ساتھہ آیہ کریمہ کے کیا ہے آیت کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنی تھے تم بہترین امت علم الہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت لوگون کی شک نہین ہے کہ خیریت امت بحسب کمال اونکے ہے دین مین اور یہ تابع کمال پیغمبر کے ہے کہ اوسکے تابع و پیرو ہین اور امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھہ استدلال کیا ہے کہ حق تعالے نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس ازان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کما آیت اولئک الذین ہدی اللہ فبھداہم اقتدہ یعنی انبیا را تقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اونہین اللہ نے پس پیروی اونکی ہدایت کی کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمامہ انبیائے سالفہ امر کیا اور یحیا اوری امر خدا واجب اور حسب بجالائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی بجمیع اون چیزونکے کہ انبیا دیے گئے ہین خصایل وکمال سے پس بتحقیق جمع ہوین حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تھین پس بالا ولے فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت ومتحقق ہوئی اور یہ استدلال لطیف ہے اول نظر مین ایسا آتا ہے کہ آنحضرت باقتدا و اتباع انبیا امر کی گئی پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہ اقتدا سے موافقت ہے بسبب اسکے کہ انبیا پہلے حضرت سے تھے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسکہ باتباع ملت ابراہیمؑ امر گئی گئے اور ایک وجہ اور افضلیت حضرت کی یہ ہے کہ دعوت انکی اکثر بلاد و امصار عالم مین بہ نسبت سائر انبیا زیادہ ساری وجاری ہے پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر و اکمل و اشمل ہوا انتفاع ساری امم سے بدعوت ساری انبیا ونکے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انبیاؤنسے افضل واکرم ہوئے ساتھہ دلیل خیر الناس من ینفع الناس یعنے بہترین آدمیونکا وہ ہے کہ نفع پہونچاوے لوگونکو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہے آیت لانفرق بین احد منہم یعنے تفریق وجدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیا سے اور حدیث صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لاتفضلونی علی الانبیاء یعنے نہ فضیلت دو مجھے اوپر انبیا کے اور ایک روایت مین ہے لاتفضلوا بین الانبیاء یعنے تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسرے سے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لاتخیروا بین الانبیاء روایت کی ہے یعنے فیما مین انبیا ایک کو دوسرے سے بہتر مت پکڑو اور بیچ حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہے آیا ہے کہ نہین لایق بندیکو کہ کہے مین بہتر یونسؑ بن متی سے ہون اور حدیث ابو ہریرہ مین بروایت شیخین یعنی بخاری ومسلم کے آیا ہے کہ جو کوئی کہے مین بہتر

یونس بن متی سے ہون پس تحقیق وہ جھوٹا ہے جواب دیا ہے علمانے کہ مراد بقول عزوجل **آیت** لانفرق بین احد منہم تفریق ایمان مین ہے کہ بعض پر ایمان لاوین
اور بعض پر نلاوین جیسیکہ فرمایا **آیت** ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض یعنے
بدرستی وراستی جولوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے اور اوسکے رسولونکے اور چاہتے ہین یہہ کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون اوسکے مین اور کہتے ہین
کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہین اور بعض پر نہین ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیاکے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھ حقیقت مین تکذیب
سب انبیا کی ہے از جہت اتحاد کلمۂ اسلام کے **اور** اسی پر حمل کیا ہے بعض علمانے قول حق تعالی کو **آیت** وان یکذبوک فقد کذب رسل من قبلک یعنے
اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے کافر پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے **اور** رتبہ ویژہ ای پیغمبرونمین ہیچ ایسا نکے منافات نہین رکھتے اسمین کہ بعض بعض سے افضل
ہودین **اور** جواب دیا گیا ہے احادیث سے بوجود متعددہ بعضون نے کہا ہے کہ نہی تفضیل وتخیر سے پیش از آنے وحی کے حضرت پر کہ تم سید انبیا
اور افضل بشر وسید ولد آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہے کہ اثبات کرے تقدیم کو تباریخ **اور** بعضون نے کہا ہے کہ تفضیل اس وجہ سے نکرے جس سے
تنقیص وابانت مفضول پر فاضل ولازم آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہے کہ تفضیل اصل نبوت مین حد واحد پر ہین ورسالت مین ہے اسواسطے کہ
انبیا اصل نبوت تفاضل نہین درمیان اونکے بلکہ تفاضل مامور زایدہ ہے جیسیکہ بعضے رسل ہین اور بعضے اولوالعزم اور یہہ بات خالی خفا سے نہین
تفضیل اوسکی وہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ تفضیل کرتے ہین ہم جسکا بلند کیا ہے رب العزت نے درجہ نخصائص قرب **اور** بعض نے کہا ہے کہ ہم اعتقاد
کرتے ہین خدا تعالی نے تفضیل دی ہے بعض انبیا کو بعض کے اوپر علی الاجمال اور باز رکھتے ہین اپنے تئین تفضیل بآرا وعقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ
اور احادیث رسول اللہ کرتے ہین ہم جیسیکہ مذکور ہوا دلایل سے فتدبر **مسئلہ** فضل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت وجماعت اوسپر ہین مشہور
وسعروف ہے باین تفضیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام ہین افضل ہین خواص ملایکہ سے کہ جبرئیل **و** میکائیل **و** اسرافیل **و** عزرائیل **و** حملۂ عرش
و مقربان **و** کروبیان **و** روحانیان ہین ایسا ہی تفسیر کیا ہے مواہب لدنیہ مین **اور** عبارت عقاید یہہ ہے ورسل البشر افضل من رسل الملایکہ یعنے
پیغمبر کہ بشر ہین افضل ہین اون پیغمبرونسے کہ ملایک ہین **اور** شعب الایمان مین اسپر تنصیص کی ہے اور جو قول کہ متقدمین ومتاخرین نے نقل کیا ہی
وہ یہہ ہے کہ رسل بشر افضل ہین رسل ملایکہ سے اور اولیا بشر افضل ہین اولیا ملایکہ سے انتہی اعنی تمام ہوا قول شعب الایمان والیکا **اور** قید
جمہور اہل سنت وجماعت کی اسواسطے لگائی ہے کہ بعضے شاذہ طرف تفضیل ملایکہ کی گئی ہین **اور** قول مختار قاضی ابوبکر باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب
اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابوالحسن اشعری کا ہے یہی ہے **اور** ابوعبداللہ حلیمی بھی اسیطرف گیا ہے **اور** کلام امام غزالی سے بعض مواضع مین
ایسا ہی سمجھا جاتا ہے **اور** بعض کا قول یہہ ہے کہ ملایکہ من حیث التجرد والقرب افضل ہین اور بشر من حیث کثرت ثواب افضل ہین اور مراد اہل سنت کے ساتھ
فضیلت کی کثرت ثواب ہے جیسیکہ پیغمبر کے یار دنہین **اور** شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علما ومذہب شافعیہ کا ہے اور علم مین پایہ بلند رکھتا ہی یون

کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی مین مسئلہ افضلیت مخطور و معلوم نہووے لاانبیا ولا اشیا امید وار ہونہین کہ قیامت مین مسئول نہووے اور ظاہر ایسہ بات مسئلہ فضیلت ملک و بشر مین معلوم ہوتی ہے اور دلیلین طرفین کی کتابون کلامیہ مین مذکور ہین **اور** ملائکہ بھی باہم تفاضل رکھتے ہین سب مین افضل جبرئیل علیہ السلام ہین کہ انمین روح الامین و مظہر علم وحامل وحی کہتے ہین اور اور تین فرشتے دوسرے کہ سکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین سب ملائکہ سے افضل ہین اور روسائی انکے گروہ ملائکہ ہین فاضل و مفضول ہین۔ جانا چاہیے کہ رسل انبیا سے افضل ہین اور رسل مین بھی باہم تفاضل حاصل ہے لیکن سب مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہین کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلایق اجمعین ہین اور اونکی آل و اصحاب و اتباع کو راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنیوالے علوم دین کے ہین **اور** عدد انبیا مین بھی اختلاف ہے اور شمول اس باب مین حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہے تردیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کئے گئے رسول خدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار پیغمبر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ **اور** انبیا کہ قرآن مین مذکور ہین نام اونکے یہہ ہین آدم علیہ السلام ساور یس علیہ السلام۔ اور نوح علیہ السلام۔ اور صالح علیہ السلام۔ اور ہود علیہ السلام۔ اور ابراہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام شعیب علیہ السلام۔ موسی علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام۔ سلیمان علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام۔ یحیی علیہ السلام۔ عیسی علیہ السلام۔ اور ذوالکفل علیہ السلام تردیک اکثر مفسرین کے **اور** قرآن مجید مین آیا ہے کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہین جیسیکہ اس آیہ سے مفہوم ہوتا ہے **آیت** منہم من قصصنا علیک الایہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیا علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہین کیا **وصل** اعظم و اعلی اوس چیز کا کہ اظہار کیا ہے حق سبحانہ تعالی نے کرامت و مکانت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب مجید اور قرآن حمید مین قصہ اسری ہے سبحان الذی اسری اور والنجم مین کہ منطوی و مشتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب و مشاہدہ آیات و عجائب قدرت حق جل و علی سے **قطعہ** احمد مرسل کہ نبشتہ قلم: حمد بنام وی و حامیم ہم: ابلق ایام بہ آخر گمش: غاشیہ فقر و نقا در گمش: تیغ کشیدہ قلم انداختہ تیغ تیغش علم انداختہ * گوئی زمین بردہ بچوگان خود * عرصہ میدانش ازل تا ابد * نہ فلک از نام محمد مقیم * ہر دو جہان در حد نامش دو میم * ای سخنش گنج خدا را کلید * گوہر آن گنج تو کردی پدید * غرہ ماہ از خم ابروی تست * طرہ شام از شکن موی تست * پرتو تو مشعل راہ ہمہ * ظل لوائی تو پناہ ہمہ * از عمل خویش ندارم امید * بعد کرم ہست ہزار اعتمید * این ہمہ گستاخی ما بہر گناہ * زان سبب آمد کہ تو ئی عذر خواہ * صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہے اعدا سے خصوصا مشرکان مکہ و مدینہ جیسے کہ فرمایا ہے **آیت** واللہ یعصمک من الناس اور اللہ محافظت و پاسبانی کرتا ہے تیری شر لوگون کے سے جسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوے کید اعدا سے **آیت** واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک

الا یہ تجھے یاد کرائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مکہ کیا تیرے ساتھ کافرون نے تا قید کرین تجھے یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکہ سے یہ معاملہ ابتدای ایام ہجرت مین تھا جیسیکہ قصہ اوسکا معروف و مشہور ہے **اور** قول حق تعالی کا **آیت** الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنے اگر تم نصرت دیا رسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین کرتے پس تحقیق یاری دی اوسے حق تعالی نے بیشہ وقع اور دور کی حق سبحانہ نے حضرت سے اس قصہ مین ایذا مشرکونکی بعد از تعین اونکی ہلاک حضرت مین اور اتفاق اونکا اس امر مین اور اندہا کر دینا اونکی آنکھونکا تاریک خروج آپکے اونکے آگے سے اور غفلت اونکی طلب سے غار مین اور باوجود تیقن کے دگردانی اوسکی طلب حضرت سے اور ظہور آیات و ترول سکینہ و شہود معیت حق سبحانہ و تعالی اور یہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کا ہے کہ اپنے محل مین مذکور ہووے **اور** حفظ و عصمت الہی تعالی شانہ مین سے اپنے حبیب کو یہ آیہ ہے **آیت** اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا یعنے وقتیکہ کہتا تھا پیغمبر اپنے صاحب یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار مین غم نکر تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے **اور** رشل اسکے موسی علیہ السلام سے بھی ظاہر ہوا ہے بوقت برآمد اونکے بنی اسرائیل کے ساتھ اور تعاقب فرعون بے عون کا اونکے پیچھے لیکن مشہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشہود موسی علیہ السلام مین فرق ہے کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک و تعالی پر پڑی کہا ان اللہ معنا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنے نفس پر پیچھے اپنے پر کہا ان معی ربی کما یعنے بدرستی ساتھ میرے میرا پروردگار ہے ہرچند یہ دونو اقسام شہود و قرب سے ہین لیکن اول اتم و اقرب ہے دوسرے سے کہ اول مصداق مارایت شیئا الا ورایت اللہ قبلہ کا ہے یعنے نہین دیکھی یعنے نہین دیکھی یعنے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پہلے اوسکے **اور** ثانی مصداق مارایت شیئا الا ورایت اللہ بعدہ کا ہے یعنے نہین دیکھی یعنے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پیچھے اوسکے اول طریقہ جذب کا ہے اور ثانی طریقہ سلوک کا **اور** کہا اللہ تعالی نے **آیت** ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم یعنے تحقیق دیا ہمنے تجھے مثانی سے اور قرآن عظیم سے مراد سبع مثانی سے سات سورہ در ابتدا مقدم ہین سورتون قرآنی کے اوپر کہ اول اونکا الم ہے اور آخر سورۂ انفال یا توبہ کہ دونو ایک سورہ کے حکم مین ہین اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن یعنے الحمد ہے یا سبع المثانی ام القرآن کہ سات آیتین ہین اسمے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم باقی قرآن **اور** تسمیہ قرآن کا سات مثانی کے کئی وجہ سے ہے یا بجہت اسکے کہ مثنی مکرر کہی گئی ہین قصہ اوسکے یا باعتبار اوسکے کہ ثنا کرنیوالا ہے حق تبارک و تعالی کی یا اوسپر ثنا کی گئی ہے ساتھ بلاغت و اعجاز کے **اور** کہا اللہ تعالی نے **آیت** وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا یعنے اور نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنیوالا اور فرمایا **آیت** قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی مین بھیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کیطرف۔ یہ بھی خصائص حضرت سے ہے **اور** فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم یعنے اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان اوسکے قوم کی تا بیان کرے احکام خدا ساتھ اونکے پس تخصیص کیا اور رسولونکو ساتھ اونکی قوم کے اور بھیجا حضرت کو طرف کافہ خلق کے جیسیکہ حضرت فرماتے ہین بعثت الی الاسود والاحمر یعنے بھیجا گیا مین طرف سیاہ و سرخ کے کہ سیاہ عرب ہین اور عجم

مع وغیرہ اور فرمایا حق تعالیٰ نے آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہین مومنونکے ساتھہ واقرن اونکی سے اور ازواج حضرت اونکی مائین ہین یعنی حکم حضرت کا نافذ وجاری ہے جیسے کہ خواجہ کا اپنے غلام پر اور بعضون نے کہا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولی ہے اتباع رای اپنی نفس سے اور یہ معنی باب وجوب اتباع محبت حضرت مین بتفصیل واضح وروشن ہوئین انشاء اللہ تعالیٰ اور ازواج مطہرات حضرت کہ امین مومنونکی ہین حرمت نکاح مین بوجہ حضرت کی بجہۃ کرامت وخصوصیت حضرت کی اور بسبب اوسکے کہ یہ ازواج حضرت کی ہین آخرت مین اور قرۃ عین شاذ ونادر مین آیا ہے وہو اعم یعنے اور حضرت باپ ہین خاص مومنونکے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اوتاری اللہ نے اوپر تیرے کتاب وحکمت اور سکھایا تجھے جو چیز کہ تو نجانتا تھا اور ہے فضل خدا کا تجھہ پر بڑا کہ دریافت کسی شخص کی اوسکی کنہ کو نہین پہنچی اور آیات قرآنی کہ متضمن فضل وکرامت آنحضرت کے اوپر دال ہین بہت ہین باحاطہ تحریر مین نہین آسکتی اور بحقیقت مین سارا قرآن بعد حمد وثنائی الٰہی مین اوصاف وکمالات حضرت رسالت پناہی ہے اوسکے بیان مین درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکھی گئین وجہ پہلی بیان دور کرنے شبہات کے بعض آیات مین جہات وموہمات قرآنی سے کہ بادی النظر مین زیغ وناواقفی مشتہر تنقیص وانحطاط درجہ اوس حبیب ربانی کے ہین اور بحقیقت مین قبیل متشابہات سے کہ علماء نے معانی لائقہ وتاویلات رائقہ کے ساتھہ راجع بحق کیا ہے اونمین سے ایک یہ قول حق تعالیٰ ہے آیت ووجدک ضالا فہدی کہ نسبت ضلالت سابقہ حضرت کیطرف اور رفع اور دور کرنا اوسکا ساتھہ ہدایت کے کرتا ہے جانا چاہیے کہ سارے علماء اس بات پر متفق ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نبوت سے اور نہ پیچھے نبوت کے متصف وموسوم بضلالت وگمراہی ہوئے ہین اور نشارت وپیدائش حضرت کی توحید وایمان وعصمت کی اوپر واقع ہوئی ہے اور اسیطرح تمام انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اوسپر مفطور ومجبول ہین اور کسی اہل اخبار نے نقل نہین کیا کہ کوئی انبیاء ومرسلین سے کہ ساتھہ صفت نبوت ورسالت کے اصطفاء واجتبا پایا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھہ کفر وشرک وفسق وضلالت موصوف ومعروف ہوا ہو اور مستند اس باب مین نقل ہے البتہ اختلاف اسمین ہے کہ آیا — عقلا جایز ہے یا نہین — فرقہ معتزلہ اسطرف گئے ہین کہ عقلا جایز ہین کہ یہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے اور نزدیک اہل سنت وجماعت کے جایز ہے کہ حق تعالیٰ ایک شخص کو جادہ ضلالت وگمراہی سے نکال کر اور بذروہ ہدایت پونہچا کر بمرتبہ نبوت ورسالت پونہچاوے لیکن نقل ودلیل سمعی اسپر پائی نہین گئی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت مبل وکفر وتشکیک بنسبت باری اور فسق ومعاصی سے کہ موجب نفرت ونقص کا ہے معصوم ومبرا رہے ہین اور بعد از نبوت کبائر سے مطلقا اور صغایر سے عمدا وسہوا ونسیانا اور استدامت واستمرار غلط وغفلت پر بہیچ حالت رضا وغضب وجدوہزل اوس چیز مین کہ تعلق بتشریع ملت وتبلیغ امت رکھی معصوم ومحروس ہین بسبب اسید انبیا وافضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کہ عصمت اونکی سب سے اتم واکمل اور رتبہ اعلے وارفع ہے اور جو کوئی بنسبت حضرت کے ساتھہ چیزنا پسندیدہ اور سوء ادب کے دم مارے گوئی ضلالت وگمراہی مین پڑے اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک وآراستہ وپیراستہ مخلوق ہوئی ہے ہاتھہ کسی عیب ونقصان کو بدامان عزت وجلال حضرت کے

محال وصول نہیں بیت بہ تعلیم واداب اور اچھا حاجت رکھ کر اوخود ذرا غاز آمد مؤدب رہ جانا چاہیے کہ بیان ادب و قاعدہ ہے کہ بعضے اصفیائی اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت و رعایت اوسکی موجب حل اشکال اور سبب سلامت حال ہے اور رویہ ہی کہ اگر حیات ربوبیت سے کوئی خطاب وعطاب و سطوت و سلطنت و استغنا و استقلال واقع ہوا بہ نسبت حضرت کے انک لاتھدی اور ویحبطن عملک اور ولیس لک من الامر شئی اور ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا یا مانند اسکے یعنے بدرستی تو ابی محمد اختیار ہدایت نہیں رکھتا اور ہر آئینہ حبط و ضایع ہوجاوینگے عمل تیرے اور نہیں واسطے تیرے کوئی چیز امر سے اور چاہتا ہے تو آرایش زیبایش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت و انکسار و افتقار و عجز و مسکنت وجود میں آئی ہے مثل انما انا بشر مثلکم و اغضب کما یغضب العبد و لا اعلم ما وراء ھذا الجدار و ما ادری ما یفعل بی و لا بکم یعنے سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہوں میں جیسیکہ بندہ غصہ کرتا ہی اور نہیں جانتا میں کہ پیچھے دیوار کے کیا ہے اور نہیں جانتا میں قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھ اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آوے اور مانند اوسکے ہمیں نہیں لازم کہ اوسمیں دخل کریں بلکہ اوپر ادب اور سکوت و شماشے کے توقف کریں خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندیکے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استقلال و استیلا ظاہر کرے اور بندہ بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی و فروتنی و عجز و انکسار دکھاوے غیر کو کیا مجال و طاقت و یارا کہ اس مقام راز و نیاز میں دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہ مقام پاوے پہلے اگر ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان اونکیا ہے اور اللہ سے ہے امید توفیق عصمت و مدد کی جاننا چاہیے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر و تاویل اس آیت و وجدک ضالا فھدے کے وجوہ کثیر و بیان کی ہیں اول یہ کہ پایا حضرت کو ضال اور نادان معالم نبوت اور احکام شریعت سے پس ہدایت بہ تعلیم و تلقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس اور حسن و ضحاک اور ستہ بن خوشف سے مروی ہے اور موید اس قول کا یہ قول ہے آیت ما کنت تدری ما الکتب و لا الایمان یعنے پہلے وحی سے طرز دعوت خلق الی الایمان اور روشن قرات قرآن تجھے حاصل و معلوم نہ تھی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ایمان کے فرایض و احکام ہیں والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی سے بھی مومن تھے ساتھ توحید حق تعالی کے اوس سے پیچھے فرایض نازل ہوی کہ علم اوس کا آپکو نہ حاصل تھا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بشرایع یا مراد ایمان سے صلوۃ ہے کیونکہ اس قول سبحانہ و تعالی کے آیت ما کان اللہ لیضیع ایمانکم مراد صلوۃ ہے طرف بیت المقدس کے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید کرتے تھے اور بتونکو برا جانتے تھے اور حج و عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے مرفوعا کہ اتفاقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جد امجد عبد المطلب کی پاس سے گم ہوے تھے بچپن میں حضرت فرماتے ہیں کہ میرے بھوک کی تربیب ہلاکت ہو گیا تھا کہ اوہ دکھائی مجھے میری پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فخر الدین نے اور اسیطرح ہے مواہب میں اور مشہور یون ہے کہ حلیمہ شیردہ آپکی اپنے گھر سے حضرت کو مکہ میں لائی تھیں نا اہل و عشایر میں لاکر سونپ دے اوہ میں سے حضرت کھوی گئے اور ظاہر امر امام کی بھی یہی ہے ثالث یہ کہ ضلال اس جگہ بمعنی الماء فی اللبن سے یہ ہے یہ کب بولتے ہیں جبکہ پانی مغلوب و مقہور ہوجاوے دودھ میں مراد یہ کہ تمام تو مغلوب کفار ہیں پس قوت و غلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا۔ رابع وہ

کہ جو درخت جنگل مین یکا اور اکیلا ہو اوسے ضالہ محاورہ عرب مین بولتے ہین گویا حق سبحانہ فرماتا ہے کہ تو ای محمد یگانہ و یکتا و بے ہمتا تھا تو اون شہر و نہین مثل ایسی درخت کے کہ وحید و فرید ہے جنگل مین اور ایمان و توحید تیرا میوہ ہے کہ ہدایت کیا حق تعالی نے حق کو تیری طرف تا بہرور ہووے ساتہ تیرے۔ خامس یہ کہ بسا اوقات سردار و سرگروہ کو مخاطب کرتے ہین اور مراد اوسے قوم ہوتی ہے یعنے ہمنے تیری قوم کو گمراہ پایا پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور شرع تیری کے۔ سادس یہ کہ مراد ضال سے محبت ہے یعنے پایا ہمنے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وجہ تسمیہ محبت کا ضال کے ساتہ بہت کم آیا ہے کہ گم ہوتا ہے مستی و قرار و اختیار اپنے سے لقائی محبوب و معشوق مین جیسیکہ یہ دو فوآیتین اسپر دال ہین آیت انا لنریہا فے ضلال مبین یعنے بدرستی کہ ہم دیکھتے ہین اوس لیخا کو گمراہی ظاہر مین آیت وانک لفی ضلالک القدیم یعنے تحقیق کہ تو ای یعقوب گمراہی پہلے مین واقع ہے تو اعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطا سے کہ وہ تابعین مین سے ہے۔ سابع وہ کہ پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجیہہ کو حالت لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہین کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ سب بہول گئے تھے کہ کیا کہین اور کیا چاہین اور کس طریق پر حمد و ثنای الہی بجا لاوین پس ہدایت کیا اونہین حق تعالی نے کیفیت ثنا سے او کما لا احصی ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک یعنے شمار نہین کر سکتا مین ثنا و تعریف کا تیری اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کو اور شاید کہ بعض کسی اور وقت مین بہی حضرت سے سہو و نسیان وقوع مین آیا ہو جیسیکہ خطا اجتہادی مین بعض نے کہا ہے پر آگاہ کر دیا حق تعالی نے حضرت کو اوسپر اور ثابت کر دیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہ آیہ کریمہ اوسکے امتنان و احسان مین نازل ہوئی۔ ثامن مراد وہی کہ پایا تجھے درمیان اہل ضلال کے کہ منظنہ وقوع ظلال اور پڑنا و رطہ جہل و اختلال مین اوس سے متصور تھا پس معصوم و محفوظ رکھا اوس سے اور ہدایت کیا بواسطے ایمان ابدار ثناد اونکی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے ان دو فوآیتون سے آیت وان کادوا لیفتنونک یعنے ہر آئینہ قریب تھا کہ فتنہ مین ڈالین تجھے اور لقد کدت ترکن الیہم یعنے ہر آئینہ قریب تھا کہ میل کرے تو طرف اونکے یا مثل اسکے اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکھتی ہین۔ تاسع کہ پایا تجھے متحیر بیان لطایف سے مرسولہ یعنی قرآن مین طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور تشفی اور دلاسا فرمایا ساتہ ان آیات کے آیت ثم ان علینا بیانہ یعنے پس تحقیق ہمپر ہے بیان اوسکا اور فرمایا وانزلنا علیک الذکر یعنے اوتارا ہمنے تجھپر ذکر اور یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے عاشر مروی ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یعنے کسی وقت و حال مین قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہین کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکھا حق تعالی نے اپنے حول و قوت و فضل سے میرے تئین اوس سے اور حایل اور ساتر ہوئی عصمت و ہدایت اوسکی مجہہ مین اور اوس عمل مین تا ارتکاب اوس عمل سے باز رہا مین پہر مکرم و مشرف کیا مجھے حق تعالی نے ساتہ رسالت اپنی کے اور رند کور اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بحمایت الہی اونکے ارتکاب سے

یاز رہے اوپر بالتفصیل بیان ہوچکا ہے اسواسطے بیان تکرار لاطایل ہے **وصل** اور آیات موہمہ مین سے ایک یہ آیہ ہے **آیت** **ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک** یعنے اور اوتارا اور کمیسور کما ہمنے تجھسے بوجہ تیرا کہ باعث شکستگی پیٹھ تیرا تھا۔ کہ ظاہرین موہوم اثبات بارگناہ کہ سبب شکست پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے ازالہ مین علما و مفسرین نے بہت سے وجوہ و اقاویل لکھے اور بیان کیے ہین کہ اونکے لکھنے سے بسط کلام ہوتا ہے ایک اونمین سے لکھی جاتی ہے کہ مراد وزر سے گناہ امت ہین کہ وایا دل رؤف و رحیم حضرت شفیع المذنبین مغموم و محزون رہا کرتا تھا پس مطمئن و مستمال فرمایا خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا و آخرت مین آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتھ اور فرمایا **آیت** **وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم** یعنے نہین بتطور الٰہی کہ عذاب کرے اونکو دنیا مین باوجود ہونے تیرے اونمین **اور** فرمایا بوعدہ قبول شفاعت آخرت مین **آیت** **ولسوف یعطیک ربک فترضی** یعنے قریب ہے کہ دیوے تجھے پروردگار تیرا پس راضی و خوشنود ہووے گا **اور** قول سبحانہ تعالے **لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر** یعنی چاہیے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے اور پچھلے یہ آیت عمدہ اور اشہر ہے اس مطلب مین لیکن تاویلین اسکی علما نے ذکر کین ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مراد ذنوب سے بہ تقدیر وقوع اور فرض امکان عقل مین نہ از روی وجود فعل **اور** بعضون نے کہا ہے کہ مراد وقوع و صدور ذنوب بسہو و غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی اور قشیری نے اختیار کی ہے **اور** بعض نے کہا ہے کہ مراد ما تقدم سے خطیہ آدم علیہ السلام اور ما تاخر سے ذنوب امت یہی حکایت کیا ہے سمرقندی نے۔ **اور** قول بعض کا یہ ہے کہ مراد سابقہ ذنب سے ترک اولی ہے اور ترک اولی حقیقت مین گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل دونو شریک ہین لیاقت مین قول محقق اور سلم اس باب مین یہ ہے کہ یہ کلمہ تشریف و تکریم کا ہے بے اوسکے کہ اس جگہ کوئی گناہ ہووے **اور** تمام تحقیق اس کلام کی ذکر فصل حضرت کی مین بایات قرآنی گذری ہے فلیطالع ثمہ وہان دیکھلے **اور** **آیت** **یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین** یعنی اے نبی پرہیزگار رہ ڈر خدا سے اور اطاعت نہ کر یان برداری کفار و منافقین کی مت کر۔ کہ موہم امکان عدم تقوی اور وجوب اطاعت بمقتضای صیغہ امر و نہی ظاہر یہ ہے کہ مراد استدامت اوپر تقوی کے اور عدم اطاعت کے ہے **اور** بعض نے کہا ہے کہ ظاہرین خطاب سابقہ نبی کے ہے اور مراد امت ہے اسواسطے فرمایا **آیت** **ان اللہ کان بما تعملون خبیرا** یعنے بدرستی اللہ تمہارے عملون پر خبردار ہے۔ اور نکما با تعمل عیب ناداں اور نافہمون سے کہ اس آیہ کو ظاہر پر عمل کرتے ہین اور نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب بعلو جناب رسالت مآب اعاذنا اللہ منہا ہم سبکو خدا اوس سے مامون و محفوظ رکھے **اور** اس قول حق سبحانہ تعالی مین کہ **آیت** **فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین یقرءون الکتب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بایات اللہ فتکون من الخسرین** یعنے اگر ہے تو شک مین اوس چیز سے کہ اوتارا ہے تیری طرف پس پوچھ اون لوگون سے کہ پڑھتے ہین

کتاب تجھسے پہلی البتہ تحقیق آیا ہے تیرے پاس راست اور نیک تیرے رب کیطرف سے یعنے قرآن پس نہ ہو تو ہرآئینہ شک کرنیوالونسے اور ہرآئینہ نہ ہوے تو
اون لوگونمین کہ جھٹلایا اونھون نے ہماری نشانیونکو پس ہوگا تو زیان کارونسے۔ مفسرون نے اختلاف کیا ہے کہ مخاطب اس کلام کے ساتھ کون
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اونکے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب آنحضرت علیہ السلام مراد لیتے ہین اونھون نے تین وجہکے اوپر اختلاف کیا ہے
اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہے لیکن مراد تعریض غیر ہے جیسیکہ اس آیت مین آیت لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنے ہرآئینہ اگر شریک گردانے
تو ہرآئینہ ضایع و نابود ہو جائیگے عمل تیرے اور جیسیکہ قول حق سبحانہ تعالی عیسی بن مریم علیہما السلام کے باب مین آیت ءانت قلت للناس
اتخذونی وامی الھین من دون اللہ یعنے کیا تو ہی نے کہا ہے لوگونکو کہ پکڑو مجھے اور میری مانکو معبود خدا کے سوا غرضکہ اس روش کے کلام
بہت مستعمل ہین جیسے کہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہی ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق مین ایسا کرونگا ظاہر
مین خطاب امیر کیطرف ہوتا ہے اور مراد رعیت سے ثانی یہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہے کہ اوسکا رسول مقبول شاک یعنے شک کرنیوالا نہین ہے لیکن بسا
اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنے بیٹے کو اور مولی اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجالا اور اطاعت میری کر
باوجودیکہ یقینا جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدد اور تاکید آیہ بات کہتا ہے اسیطرح حق تعالی فرماتا ہے۔ ثالث کہ مراد
اس جگہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا و عداوت کفار سے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور چہ اس حال کو پہلی کتابین پڑھنے والونسے
اور احوال انبیا ماتقدم سے کہ کیونکر اونھون نے صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی کے اوپر پس انجام کار تائید
سبحانی و نصرت یزدانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا کو مخذول و منکوب کر دیا چنانچہ قرآن مصدق و محقق ان قصص کا ہی اسواسطے
بوقت نزول اس آیہ کے حضرت نے فرمایا لا اشک ولا اسئل یعنے نہین شک کرتا ہون اور نہ مین پوچھتا ہون۔ ابن عباس کہتے ہین سوگند بخدا کہ
آپ نے نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبدالحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزید الصدق والیقین وعصمہ عن المشک والتخمین کہتے ہین کہ یہان مراد شک سے
وہ معنی ظاہری نہین ہین کہ منافی و مباین تصدیق کی ہو دین بلکہ ایک حالت ہے کہ بیش از معائنہ و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل
ہوتی ہے اور سویہ حمل خطاب پر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالی کا ہے آیت قل یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی
الایہ یعنے کہدے اے محمد اے لوگو اگر ہو تم شک مین دین میرے سے۔ ولیکن قول خدا تعالی کا آیت ولو شاء اللہ لجمعہم علی الھدی فلا تکونن من الجاہلین
یعنے اگر چاہتا خدا ہرآئینہ جمع کرتا سب آدمیونکو ہدایت کے اوپر پس نہ ہو تو نادانون سے قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہ نہین کہ ہو تو نادان باوجودیکہ
اگر مشیت الہی تقاضا کرے جمع کرے سب لوگونکو اوپر ہدایت کے اسواسطے کہ اثبات جہل ہے ساتھ ایک صفت کے صفات حق تعالی سے اور
جہل بصفات الہی جایز نہین اوپر انبیا کے سیما اوپر سید الوری پس مقصود بیان وعظ و پند حضرت کی ہے کہ اسینے امور مین تشبہ بسمات جہال

منکرین یہ دلیل اس آیہ مین نہین کہ حضرت مین صفت جہل ہے کہ اوس سے منع کیا ہے بلکہ امر کیا ہے اور پر التزام صبر کے مخالفت اور بلا اغراض قوم سے کہ باہر آنا ثابت
وصبر سے عادت و خصلت جاہلونکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب امت کو ہے کہ تم جاہلونسے نہو جیسیکہ اور مواضع مین کہا ہے اور مثل اسکے قرآن
مین بہت ہے اور ایسا ہی قول حق تعالی مین آیت وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنے اور اگر اطاعت کرے تو اکثر اونکی
کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرینگے تجھے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی آیت وان تطیعوا الذین کفروا الایہ یعنی اور اگر اطاعت
کرو تم اونکی جو کافر ہوئی اور آیت فان یشا اللہ یختم علی قلبک پس اگر چاہے اللہ مہر کردے اوپر دل تیرے کے ساتھ صبر کرنیکے اور اذیت کفار کے
اور مثل اسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا اور اللہ تعالی امر و نہی کرتا ہے اپنے حبیب کو ساتھ جس
چیز کے کہ چاہتا ہے حالانکہ حضرت سے کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا آیت ولا تطرد الذین یدعون ربہم الایہ یعنی اور رد و مرت کر اور مرت
ہانکہ اونکو کہ پکارتے ہین اپنے پروردگار کو صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبھو اونہین طرد نہین فرمایا اپنے پاس سے اور قول حق سبحانہ
آیت وان کنت من قبلہ لمن الغافلین یعنے اگرچہ تھا تو پہلے اسکے خافلونسے مراد غفلت ایات حق سے ہے بلکہ مقصود غفلت قصۂ یوسف
علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک و سمع گوش شریف نہوا تھا مگر بوحی الہی اور سوائے اسکے بہت آیات قرآنی اور اقوال سبحانی ایسے مضامین
موہمہ کے اوپر دال ہین کہ اون سب کے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسیواسطے بعض نے اختیار کیا گیا وصل بیان مین ذکر حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم و تبجیل اونکی اور اخبار اونکی رسالت و کمالات کا توریت و انجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا
اوسکے ساتھ قال اللہ تبارک و تعالی آیت الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التورتہ والانجیل یامرہم بالمعروف
وینہاہم عن المنکر یعنے کما خدا بابرکت و برتر نے کہا ہے کہ جو لوگ کہ پیروی کرتے ہین بھیجے گئے خبر دینے والے کی ایسا نا خواندہ کی پاتے ہین
تو یہ اوسکی لکھی ہوئی اپنے پاس توریت و انجیل مین حکم کرتا ہے اونہین ساتھ امور شرعیہ کے اور روکتا ہے اونہین اشیاء نامشروعہ
سے اور یہ بڑی دلیل ہے اوپر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتھ بتانے احوال و صفات اونکی کتاب یہود و نصاری مین اور التزام
اونکا اوسکے ساتھ کہ اگر مطابق واقع نہوتا البتہ موجب نفرت و تکذیب اونکی ہوتا خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین
خوب جانتے اور پہچانتے تھے احوال صدق نبوت حضرت کو اور ایسا کوئی یہود مین نہ تھا کہ وصف اپنا توریت و انجیل مین نہ پڑہا تھا اور مدینہ طیبہ
مین بہوا کرے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکھنے علامات نبوت اوسکے مین بیٹھے تھے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان
رہتے تھے اور نصاری کہ معادات و مخالفت رکھتے تھے ساتھ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفتاح و استنصار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نزدیک
پہونچا ہے وہ وقت کہ سایۂ دولت بنی آخر الزمان مین و مار روزگار تم مخالفین و معاندین و مکذبین کا نکالین ہم اور اونکے باپ دادا بلوقت ارتحال

اس عالم سے وصیت نامی لکھکر اپنی اولاد کو دیتے تھے اور یہ بات کہتے تھے کہ ہمارا سلام پیغمبر علیہ السلام کو پہنچانا اور کہنا کہ ہمنے تمہارے اشتیاق مین جان دی اور بر ایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہمنے قولہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہین جیسکہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو۔ کہ باوجود اونکی علم یقینی شہودی رکھتے ہین بخلاف باپ دادا کے کہ علم اونکا بسماع اخبار حاصل ہے لیکن جب اس نور نے ظہور کیا سابق شقاوت ازلی نے کشان کشان اونہین حسد و عناد و تکذیب مین ڈالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ و دانستہ براہ کتمان حق جاکر تحریف و تغیر کتاب اللہ کر دیا اور محبت دنیا و دون اور حب ریاست دائرون مین بدرک اسفل شقاوت و خسارت و ذلت نیچی گئے اور باوجود تحریف و تغیر انکے دلائل نبوت و رسالت اور اعلام شریعت اونکی کتاب مین واضح و لائح ہین اور روایت ہے کہ نام حضرت کا سریانی زبان مین مشفع اور مشفیع ہے کہ معنی اوسکے محمد ہین اسواسطے کہ شفع اونکی زبان مین بمعنی حمد ہے جب حمد خدا تعالی کی کرتے ہین اور کہتے ہین شفعنا لاہا بمعنی الحمد للہ پس جو شفع بمعنی حمد ہوا مشفع یعنی محمد ہووے اور احوال و صفات و علامات و امارات نبوت حضرت اور زمان بعثت و خروج اونکا مستقین و متعین تھا جس روز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام کہ احبار و اشراف یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت مکہ مین سنتا تھا اور سید نسے منتظر حصول سعادت لقای شریف تھا بیت مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم۔ لاجرم روی ترا دیدم و از جان رفتم۔ اور جب بلقای شریف مشرف ہوا آپ نے پوچھا کہ ابن سلام تو ہی ہے عالم اہل یثرب نے کہا نعم یعنی ہان فرمایا مین تجھے سوگند خدا کی دیتا ہون کہ جسنے توریت بھیجی ہے آیا پاتا ہے تو ذکر و توصیف میری کتاب خدا مین کہا البتہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہے اور خدا ظاہر و غالب کرنیوالا تیرا ہے اور دین تیرا سب دینون کا اوپر غالب ہوا اور پاتا ہون مین صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نے بھیجا ہے شاہد اور پیامبر کے تصدیق و تکذیب و نجات و ہلاک اونکی اور بشارت دینے والا مطیعونکا ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیونکا ساتھ عقاب کے اور حرز الامیین کہ مراد اوس سے عرب ہین کہ اکثر خط و کتابت نہین رکھتے اور تعلیم و تعلم نہین جانتے باوجود یکہ جناب حضرت سید الوری پشت و پناہ تمامہ عالم ہین تخصیص بوجہ بجہتہ بعثت حضرت کے اونہین اور قرب اونکا آپکے ساتھ دیا بجہتہ غلو اونکا کہ اس قوم کے جہل و قساوت مین اور بعد مقام علم و ہدایت سے دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابن عباس نے کعب سے پوچھا کہ کیونکر پاتا ہے تو نعت رسول مقبول کی توریت مین کہا یون لکھا ہے محمد بن عبد اللہ عبدی المختار مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بالمدینۃ و ملکہ بالشام لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یجزی السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو و یغفر یعنے محمد بیٹا عبد اللہ کا بندہ میرا ہے مختار کہ مولد اوسکا مکہ ہے اور مہاجرت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام نہین ہے درشت خو اور نہ سخت دل اور نہ فریاد بر لانیوالا بازارون مین اور نہین جزا دیتا بدی کو ساتھ بدی کے لیکن عفو فرماتا ہے اور درگذرتا ہے۔ اور اس روایت مین مدح امت مرحومہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ہے کہ فرمایا ہے کہ امت اوسکی شکر گذار ہوگی غم و شادی خوشی و ناخوشی مین تکبیر کہنے والے ہر بلندی مین حمد کہنے والے ہر پستی مین

رعایت کرتے ہین آفتاب کی نماز مین اور جب پونچے وقت نماز ادا کرتے ہین اگرچہ خاک روبہ مین ہووین ازار باندہین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو کرین اوپر اطراف اعضا اپنی کے موذن او نماز ادا کرتا ہے جو آسمان مین ہے یعنے جای بلند پر صفین اونکی قتال و نماز مین یکسان ہووین اور اونہین رات مین زمزمہ ہووے مثل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہین اور روایت ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جب اوتری موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑہا اوسے پایا اوسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوند اپایا ہونمین الواح مین ذکر اس امت کا کہ وہ آخر و سابق ہین یعنے آخر وجود مین اور سابق فصل مین شفاعت کیجاتی ہے اونکی واسطے برستا ہے مینہ اونکی دعا سے اور کہا تی ہین غنائم اور یہ خواص اس امت سے ہے کہ آسمان کیا گیا کام اونکی اوپر اور حلال ہوئین غنائم اونکیواسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ کرتا ہے ایک امر نمین سے بدی کا اونمین کرتا وہ بدی بخطور لکھی نہین جاتی بوقت عمل البتہ لکھی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہین دس اور دیا گیا ہے اونمین علم اول و آخر اور مارنیکے مسیح دجال کو اور بعض روایت مین آیا ہے اموسی علیہ السلام نے الواح توریت سے قریب ستر صفت کی اس امت سو کہ آخر مین آویگا ذکر کیین اور کہا ای خداوند اوس امت کو میری امت گردان فرمان آئی آیا کہ یا موسی اوس امت کو تیری امت کیونکر کردون کہ وہ امت میرے حبیب کی ہوگی پھر دعا کی موسی نے کہ یارب مجھے اوس امت مین گردان پس دیئے گئے موسی تردیک اس کلام کے دو خصلت کہ آیت یموسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما آتیتک وکن من الشکرین یعنے ای موسی تحقیق مینے برگزیدہ واختیار کیا تجھے سب لوگونکے اوپر ساتھ رسالت و کلام اپنی کے پس لے اور پکڑ جو چیز کہ دی ہے مین تجھے اور ہو شکر گذارون مین سے پس کہا موسی نے خداوندا مین راضی ہوا ساتھ اوسکے اور ابو نعیم سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مینے دیکھا خواب مین کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گئے ہین پس پکاری گئے کئی انبیا اور آئی ہر نبی کی ساتھ امت اوسکی اور دیکھی گئے ہر نبی کیواسطے دو نور اور اونکے متابعون اور پیروونکے لیے ایک نور کہ جاتا تھا اونکی ساتھ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تنہا ہر موسی شریف کہ اونکی بدن مبارک مین تھے اوس سے ایک نور اور ہر ایک کو اونکی متابعین و معتقدین سے دو نور پس کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تھا کہ یہ مرد اپنے خواب کی خبر دیتا ہے ای مرد تجھے اس حدیث سے کسنے خبر دی ہے اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا مینے اپنے خواب مین یہ معاملہ دیکھا ہے پس کعب نے کہا سو گند بخدا کہ جان کعب کی اوسکے دست قدرت مین ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی امت کی ہے اور وہ صفت انبیا اور اونکی امتونکی کتاب خدا مین کیا تو نے توریت مین پڑہا ہے غرضکہ کتب سابقہ و صحائف سالفہ سب آپکی فضیلت و بعثت کی اور پیغمبرین

وصل اخبار بیشمار سبق تعلم ہیود مین ساتھ صدق اور نبوت حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار اون اشرار نابکار کا بعد از ظہور اس دولت پایدار کے مگر وہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال اونکی ہوئی اکثر مین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت توریت مین درس کرتی تھے اور تکرار کرتی تھے اور اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتی تھے اور حلیہ شریف بیان کرتی تھے اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتی تھے اور کہتے تھے کہ خروج اونکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کے

ہوگی اور جب حضرت مبعوث ہوئے از راہ حسد وعناد یہ بات لوگوں سے کہتے کہ یہ وہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال سے ہم خبر دیتے تھے بلکہ از روی اعراض وانحراف تحریف لگے کرنے لیکن باوجود تحریف وتغیر اب تک دلائل وشواہد اوسکے توریت میں لائح وواضح ہیں۔ ابو عامر راہب ایک شخص تھا قبل اوس سے اور کوئی شخص اوس وخزرج میں سے زیادہ تر وصاف راہب سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تھا۔ حال اوسکا یہ تھا کہ یہود مدینہ کے ساتھ بود وانس وصاحبت رکھتا تھا اور پوچھا کرتا تھا اوسے باتیں دین کی اور یہود اوسی صفات رسول رب العالمین سے آگاہ وخبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مدینہ دار ہجرت اوسکا ہے ازاں بعد یہود تیما پاس گیا اونہوں نے بھی مثل اوسکے خبر دی پھر طرف شام گیا اور نصاریٰ سے سوال کیا اونہوں نے بھی بہ نعت وصف آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہاں سے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تھا کہ میں اوپر ملت حنفیہ اور دین ابراہیم علیہ السلام کے ہوں اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور بسا اوقات اسی ابو عامر متحدول نے جنیوں سے بھی صفات ومنخصات حضرت کی سنے تھے لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حال پر بہت تامل پر رہا اور نفاق وانکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے اوپر تو مبعوث ہوا ہے آپ نے فرمایا اوپر ملت حنفیہ کے کہا نہیں بلکہ خلط وآمیزش کر دیا تو نے اوسکو اوسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا ہوں میں اوس دین کو بیضا ونقی پاک وصاف تجھے کیا ہوا ای ابو عامر وہ اخبار کہ تجھے خبر دیتے تھے احبار یہود میری صفات سے کہا تو وہ نہیں ہے کہ جسکی توصیف وتعریف یہود بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے ای ابو عامر کہا میں دروغ گو نہیں ہوں تمہارا دعوی دروغ ہے حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو وبد وطرید وغریب مارے بعد ازاں رجوع کی ابو عامر نے مکہ میں اور متابعت اختیار کی دین قریش کی اور تدین وترہب کہ پہلے کرتا تھا چھوڑ دیا پس ازاں ملحق بشام ہوا اور وہاں جا کر غریب وطرید وحید سوا بدعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسکے حق میں کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ودانش کچھ کام نہیں آتی بغیر توفیق وہدایت کہ آیت واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم یعنے اور حق تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے بیت

این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدای بخشندہ ۔ اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اوسی غسیل الملائکہ کہتے ہیں بملازمت خدمت بابرکت حضرت میں حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سے ہوا اور قصہ اوسکے تسمیہ کا بغسیل مشہور ومعروف ہے۔ ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم مستدرک میں لائے ہیں کہ وہ نو گذ خدا تھا بلکہ اوسیدن تزوج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کرتا تھا کہ آواز شدت حرب وجنگ کفار روز احد میں سنی بیطاقت ہوا اور ذوصت غسل جنابت نپائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہو کر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اوسے غسل دیتے ہیں فرمایا حقیقت حال حنظلہ کی ہے اور کس سبب اوسی شہدا میں سے مخصوص بغسل کیا ہے اور روایات میں یوں آیا ہے کہ جنب تھا جاؤ اوسکی زوجہ سے پوچھو جو وہ نے حقیقت حال عرض وبیان کر دی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جنبی کو حکم غسل فرماتے تھے اور امام شافعی اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب تھی بمجرد خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور وہ غسل کہ

بسبب موت تہا مستقل اوسکی شہادت ہوئی پس اوپر غسل واجب نہووے اور امام صاحب اسی قصہ منظمہ کو دلیل وسند لاوین اپنے قول کی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات مین آیا ہے کہ وہ جنب تہا اول واقوی دلیل ہے اوسپر آیات مشنوکہ در ہزار مجلد توان نوشت ۔ دیباچہ صحیفہ مدح وثنای تو ۔ در ہر طرق کہ عقل کند استراق سمع ۔ ذکر جمیل میشنود از برای تو ۔ کرد بیان عالم علوی نمی یرند ۔ از سینہ ہای اہل تو لاد عای تو ۔ رضوان بر سم سرمگرش دسترس بود ۔ ورد یہ ہای خویش کند خاکپای تو ۔ نظم دوسر اصفت وثنای سید دوسرا ین نظم سیدہ انی علوم دمن لدنی اقتباس شاہ اودنی ربیرب ذنی التماس ۔ سعی وی اوشیشہ چرک شرک از ثوب دل ۔ امروئی اونہادہ قہر ملت را اساس ۔ رازاو در نفاقتاہ الی مع اللہ میشمارد ۔ نازاد در بارگاہ تب الی اللہ یقیاس ۔ عمل فضل ولتش در آسمانہا میزدند ۔ در تواضع در زمین اوشت ہو میکرد اس گفت حق ای گنج رحمت رنج تو از بہر کیست گفت یارب از برای عاصیان یقیاس ۔ بکذاتی درج الدرر و آثار النبوۃ و مدارج النبوۃ یون ہی ہے درج الدرر اور آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ مین ۔ اب وہ اخبار کہ توریت وانجیل اور زبور اور صحف ابراہیم وآدم وغیرہا سے صفت ومدح حضرت مین آئی ہین نقل کرتے ہین وصل دانشوران عقل بلند اور طالبان سیر اجمند پر مخفی و پوشیدہ نرہے کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات واحوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ناطق ہے اثبات اس مدعا مین حاجت کسی کتاب سالفہ اور دلیل قاطعہ کی نہین ہے لیکن واسطے الزام والتحام آن کفار معاند شعار کی وارد کرنا اوسکا در کار ہے تا مومنین موقنین کو بہی زیادہ موجب اطمینان ومزید نورانیت ایمان وایقان ہووے ۔ جانا چاہیے کہ توریت مین بعد انصرف وتحریف وتبدیل وغیرہا کہ جانب اون اشقیا سے وقوع مین آئی یون لکہا ہے کہ تجلی کی خدا تعالی نے سیناسی اور چمکا وہ توساعیر سے اور آشکارا ہوا فاران سے معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اوسے طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی حق سبحانہ نے اوس کوہ پر اور کلام کیا اوسکے اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل اوسپر اور فاران نام عبرانی ہے حیال بنی ہاشم سے مکہ مین کہ ایک مین اونمین سے حضرت تعبد فرماتے تہے اور بدو وحی وہین ہوا ہے اور وہ تین پہاڑ ہین ۔ ابن ابی قتیبہ کہ علمای امت سے ہین اور پڑہنے والا کتب سالفہ اور ترجمہ اونکا اعلام النبوۃ مین لکہتا ہے کہ اسمین کچہ غموض وخفا نہین کیکن اوپر کہ تامل وتدبر کری اوسمین ثابت ہوا ہے کہ مراد تجلی خدا سینا سے انزال توریت ہے اوپر موسی علیہ السلام کے طور سینا مین اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسی علیہ السلام کے اوپر ہے کہ وہ وہان سکونت رکہتے تہے ساعیر مین بیچ ارض خلیل کے ایک گانو مین کہ اوسے فاصرہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی یہ نصاری یہی ہے اور ایسا ہی ثابت ہے کہ استعلان اوسبحان جبل فاران سے بانزال قرآن ہووے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور توریت کی سفر خامس مین آیا ہے کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتہہ کہ تیرا پروردگار پیدا کرتا ہے اور برپا کرتا ہے واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے بہائیون سے اور ایک روایت مین اونکے بہائیون سے ۔ پس اس کلام سے دلالت واضح ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضے یہود کہتے ہین کہ مراد ساتہہ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہے یہ قول باطل ہے اسواسطے کہ

یوشع کنود شمل موسی کا نہ تنہا بلکہ خادم اونکی حیات مین اور سوکلہ وصیوا اونکی دعوت کا پیچھے وفات سو پس ثانیہ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کنود حمائل موسی علیہ السلام کے تمامے نصب دعوت مین اور تحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجرای نسخ اوپر شریعت سابقہ کے اور بہت دلیلین ظاہر وزاہر ہین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اوسمین کچھ شک و شبہ نہین اور فرماتا حق سبحانہ کہ کہتا ہونمین اپنا کلام اوسکے منہ مین و دلیل واضح ہی کہ مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسواسطے کہ غرض اوس سے یہ ہی کہ وحی کرتا ہونمین طرف اوسکے کلام پہلے صحف و الواح اسواسطے کہ وہ امی ہی بلکہ پڑہنا نہین جانتا **وصل** وہ ہو ذکر کیا ہی ابن ظفر ذکر ناقل قول یوحنا ہی کہ وہ حواریون سے ہے انجیل مین مسیح سے یون لکہتا ہی کہ مسیح ذکما کہ طلب کرتا ہونمین اپنے باپ سے کہ وہی تمہین فارقلیط دوسرا کہ ثابت و قایم رہے تمہارے ساتھ ابد تک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمہین ہر چیز **اور** کہا پس جانیوالا ہی کہ نا یہ کیا اپنی ذات سے اور آتا ہی بعد اوسکے فارقلیط زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمہارے اور تفہیم دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا میری واسطے جیسکے مین گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے اور لاتا ہونمین تمہارے واسطے امثال اور دولاویگا تاویل اوسکی کہ مراد بتاویل **قرآن** سے ہے کہ محتمل تاویلات و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجھے دوست رکھتے ہو اجابت کرو اور نگاہ رکھو میری وصیت کو مین مانگتا ہون اپنے باپ سے کہ دیوے تمہین فارقلیط دوسرا کہ ہووے تمہارے ساتھ انقراض ہر تک **اور** اختلاف کیا ہی نصاری فارقلیط مین بعضے کہتے ہین بمعنی حامد ہے اور بعضے بمعنی مخلص پس مخلص رسول ہی کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کے اور یہ تفسیر موافق ہماری غرض کی ہے اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہے نہ حامد و شکر سو اور اسی بات پر شاہد ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ آتا میرا واسطے خلاص عالم کے ہے **اور** جب ثابت ہوا کہ مسیح ذانپنے کو فارقلیط کہا اور باپ سے دوسرا فارقلیط طلب کیا پس مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی۔ اور اگر فارقلیط بمعنی حامد ہووے پس کو بسا لفظ قریب تر ہے ساتھ احمد و محمد ہی اس لفظ سے **اور** اطلاق اسمائے پدر کا بہ نسبت باری عزاسمہ صحیح ہوا ہی کتاب سے ہے اور اشارہ ہی ساتھ پروردگار سبحانہ و تعالی کے اسواسطے کہ یہ لفظ تعلیمی ہے کہ خطاب کرتے ہین ساتھ اوسکی علم کو کہ استعداد علم اوس سے حاصل کرتے ہین یعنی حقیقی بدلکی **اور** ہمیشہ عادت بنی اسرائیل اور بنی عیص کی تھی کہ کہتے تھے نحن ابناء اللہ یعنے ہم بیٹے خدا کے ہین اپنی سوء فہم تدبیر سے **اور** یہ جو مسیح ذکما کہ بھیجتا ہی اوسی سے پدر اپنا نام سے اشارت ہی بشہادت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے حق مین ساتھ صدق و رسالت کے کہ متضمن ہی اوس سے قرآن مدح و تنزیہ اوسکی سے کہ افتراء بہتان کیا گیا ہی اوسکے حق مین **اور** دوسری ترجمہ انجیل مین آیا ہی کہ کما مسیح ذنمین آتا فارقلیط جب تک کہ بجاؤنمین اور جبکہ وہ آوی توبیخ و تشدید کریگا عالم کو اوپر تخطیہ کے اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سے بنا کر اور خبر دیتا ہی بحوادث آئندہ **اور** دوسری روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنے نفس سے بلکہ تکلم کرتا ہی جو کچھ سنتا ہے خدا کیطرف سے بوحی جیسکہ فرمایا ہی اوسکے حق مین آیت **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** یعنے اور نہین کہتا خواہش نفس سے وہ مگر بوحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف اوسکی **اور** کہا ہی کسی نے تجدید تقدیس نمین کی باب مسیح مین جسمیکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکی ہی کہ وصف کیا اوسی بر سالت اور پاک دہرا کیا اوسی اور اوسکی ما کو نسبت ظن فاسد اوسکی امت سو پس یہ تمام صفات حضرت کی ہین کہ مسیح ذخبر دی ہی **اور** کون ہی سنے توبیخ کیا ہی علمائی

بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کی اور تحریف کلم کے اونکی سوء صبح سی اور بیع دین سے ساتہ ثمن قلیل کی اور انجیل مین حق تعالی نی وعدہ کیا جیسے علیہ السلام کو
کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنی امت کو آگاہ کرکہ جو کوئی اونمین سی ادراک زمان حضرت کا کریگا ایمان لاویگا اوسپر ای پسر یکر بتول یہ جان لے کہ
اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت و دوزخ کو مین پیدا نکرتا اور جب سینے عرش کو ایجاد و پیدا کیا سفر طاب تہا قرار نکرتا تہا پس عرش کی اوپر
لکہا سینے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ساکن ہوا اور قرار پکڑا اور رسوا ہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ جب جارود نصرانی ملازمت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور اسلام لایا کہا سوگند بخدا کہ بھیجا ہی تجہے بحق بتحقیق پایا ہی مینے وصف و تعریف تیری انجیل مین اور بشارت دی ہی تیری ساتہہ
ابن بتول کی اور بیہقی دلایل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن العاص اموی سی لایا ہی کہ بھیجا گیا مین اور ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے
تا اوسی دعوت باسلام کرین ہم پس ایک رات ہرقل نی ہمین اپنی پاس بلایا اور ایک صندوق زر اندودہ کہ اوسمین بہت خانہ چھوٹی چھوٹی تہے نگا کر کہولا کر اوسمین
تصویرین آدم سے تا محمد مصطفے تک سب انبیا علیہم السلام کی موجود تہین ہمکو ہر ایک تصویر دکہا کر پوچہا کہ آیا اس تصویر کو جانتے ہو ہمنے جواب دیا کہ ہمین
جسوقت تصویر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دکہائی اور کہا اسی پہچانتی ہو ہمنے کہا ہان یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس رونا کیا ہمنی
اور اونکا ہرقل واسطے تعظیم شبیہ حضرت کے اوپر بیٹہا اور کہا کیا یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تو نی دکہایا گویا بزیارت حضرت مشرف ہوا تو
پس ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکہا اور کہا واللہ یہ آخر نبوت ہی اس صندوق ہین تصاویر انبیا علیہم السلام ہین اور سوای اونکی کہا ہمنے
کہا سنے تجہی یہ حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نی جناب باری عز اسمہ سے درخواست کی تہی جو انبیا علیہم السلام کہ اوسکی اولاد مین ہونگے اونکو مجہے
دکہلا پس بہیجہین حق تعالی نی صورتین اونکی آدم کی پاس اوتہین یہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چہپتا ہی پس نکالا اونکو ذوالقرنین نی اور سونپا
دانیال کو **بیان ذکر شریف** در زبور دہ جو چوالیسوین مزبور زبور مین حق تعالی نی پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہ ہی فاضت النعمت
من شفتیک یعنی ٹپکتی ہی نعمت دنیا و آخرت دونو ہونٹون تیرے سے من اجل ذلک بارک اللہ لک الی الابد اسی سبب سے برکت دی اللہ نی تیری واسطے ابد تک
تقلد ایہا الجبار السیف حمایل کرای بزرگ شمشیر کو فان شرائعک و سنتک مقرونۃ بہیبت یمینک یعنے پس بدرستیکہ تیری شریعتین اور
حکمتین ملی ہوئی ہین ساتہہ بزرگی اور ڈر و داہنے ہاتہہ تیرے و سہامک سنونت اور تیر تیری تیز کئے گئے ہین و جمیع الامم یخرون تحتک اور ساری
امتین اور تمام عالم سنہ کی بل گرینگے نیچے تیری غرضکہ مراد اس مزبور سی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور برکت
ابد تک اور تقلد سیف کہ عادات عرب سی ہے اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین یہ عرب شمشیر کو اپنی گردن مین حمایل نہین کرتی اور حضرت صاحب
شریعت و سنت ہین کہ ظلمت کفر ساتہہ سیف اسلام کی دور کردی اور یہی زبور مین آیا ہی کہ داؤد علی نبینا و علیہ السلام نی گریہ و زاری بجناب حضرت
باری عرض کیا کہ یارب جلد بہیج ظاہر و پیدا کر نبوالے سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہ و عداؤد نی پیش از وجود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تھی مراد وہ ہی کہ خداوند احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجتا تا لوگونکو جتاوی اور اگاہ کرے کہ مسیح شبہ ہے نہ الہ اور خدا کی یہ ہی کہ لوگ
باپ مسیح مین دعوی الوہیت کرینگے اور ذکر داؤد علیہ السلام بھی آیا ہی کہ آنحضرت کو حق تعالی نے برگزیدہ کیا ہی ساتھہ راستی و درستی کردار و گفتار کے اور دنیا
سے اونکو ظفر و نصرا و پر اعدا کی اور اوسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھہ کرامت کی تسبیح کرتے ہین حق تعالی کو اپنی خواب گاہ مین اور تکبیر کہتے ہین ساتھہ اوازون
بلند کی اونکی ہاتونمین شمشیرین تیزہین واسطے انتقام دشمنون خدا کی امتونسے کہ عبادت نہین کرتے اوسکی اور قید و بند کرتے ہین بادشاہون امتونکو ساتھہ بیڑی
اور اونکی شرافتونکو ساتھہ طوقونکی اور زبور مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے صیہون سے کہ مراد اوس سے مکہ ہی ظاہر کیا ہی تاج سر صبع محمود کہ مقصود تاج سے
ریاست و امامت رکھی ہی اور محمود ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری مزمور مین آیا ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سے دریا تک
اور انہار سے انقطاع ارض تک بیٹھتی ہین اہل جزایر آگے اوسکے بزانوی ادب کے اور چاٹتے ہین دشمن اوسکی خاک کو ساتھہ زبان کے آتی ہین ملوک ساتھہ نذرونیاز
اور تحوا صون اپنی کے اور سجدہ کرتی ہین اور سر زمین پر رکھتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتی ہین اوسکے و بر و ساتھہ فرمان برداری و گردن نہی کی خلاص کرتے
ہین اندوہ دستم دیدہ کو اوس شخص سے کہ قوی و زبردست ہی اوس سے اور رہائی دیتی ہی اوسے ضعیف کو کہ اوس کا کوئی نصیر و یاری دہ نہین ہی اور مہربانی
کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بھیجی جاتی ہی اوپر اوسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوسکا ابد تک و مثل جیسے کہ کتب ثلثہ
توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور و مذبور ہی صحف اور انبیا مین بھی مسطور و مرقوم ہی حتی کہ پیچ صحیفہ حضرت آدم
ابو الانبیا کی نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس نے وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ کہ میری ہمسایہ مین اور
زایر اور جانیوالی کعبہ کی میری مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرونگی مین وہ خانہ ساتھہ اہل آسمان
و زمین کی آوینگی وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نکالنیوالے لبیک کہنیوالے اور اشک آنکھونسے گرانیوالی اور جو کوئی بزیارت اوس گھر کی آوے
اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کی کہ صاحب خانہ ہون نہو وے ایسا ہووے کہ گویا میری زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار
و لایق میری کرم کردہ ہی کہ اوسے تکریم کردن مین اور محروم نچھوڑنے اور کام اوس گھر کا ایک پیغمبر کو سونپ دون تیری فرزندونسے کہ اوسے ابراہیم کہین اور صحف
ابراہیم مین آیا ہی کہ ای ابراہیم تیری دعا شان اسماعیل تیری فرزندمین سینے قبول کی اوسپر اور اوسکی نسل پر برکات فایض کرونگی مین اور اوس سے
ایک فرزند پیدا کرون بہت معظم و مکرم کہ نام اوسکا محمد ہووے اور بلند قدر اور برگزیدہ ہووے اور امت اوسکی بہتر سب امتونسے اور کتاب حیقوق مین کہ ایک
پیغمبر تھے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہی کہ کہا لاتا ہی اللہ تعالی جبال مکہ منظر سے احمد کو کہ پر ہوتی ہی زمین اوسکی تعریف و توصیف سے اور مالک ہوتا ہی سب زمین
و گردنون کا اور کتاب مین یہ بھی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیور روشن ہوتا ہی آسمان بمائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی روشنی سے اور نہایت کو پہنچتا ہی کام
دین و ملت کا اوسکے زمانہ نبوت مین جیسیکہ قرآن شریف مین آیا ہی اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی پس پورا کیا مینے تمہارے واسطے دین تمہارا اور تمام

کہین تیرے اپنی نعمتین اور وہ بہشت منیہ سی منقول ہی کہ سینے کتب قدیمہ مین پڑہا ہی کہ خدا تعالی وتقدس اپنی عزت وجلال کی سوگند یاد کرتا ہی کہ بیچون مین جبال عرب پر ایک نور کہ بیردے مابین مشرق ومغرب کو اور پیدا کردن ہین اولاد اسماعیل سی پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اوسپر سب ستارہ آسمان کی اور روئیدگان زمین کی اوہ میری ربوبیت اور اوسکی رسالت پر سب ایمان لاوین اور اپنے دین آبائی سی بیزار ہون اور بہاگین **اور** موسی علیہ السلام کو کہا کہ پاکی تجہہ خدا اور تیرے نامونکو تحقیق گرامی رکہا تو اس پیغمبر کو کہ انتقام کینچونگا مین اوسکے دشمنونسے دنیا وآخرت مین ظاہر وغالب کرونگا اوسکی دعوت ہر دعوت کو اوپر اور خوار وذلیل کرونگا اوسکے مخالفین شقاوت کو اوسکے بعدل تربیت کیا سینے اور واسطے عدل وداد کی برانگیختہ کیا مینے قسم بعزت اپنی کہ خلاص کردن مین سب اوسکی امتونکو آتش دوزخ سی آغاز کیا مینی دنیا کو ساتہہ ابراہیم کی اور ختم کیا مینے ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جو کوئی پاوی اوسی اور ایمان لاوی اوسپر اور اوسکی شریعت مین تا آوی پس وہ خدا سی بیزار ہے **وهمل** اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام مین آنحضرت کا مذکور ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ بندہ محبوب میرا ہی کہ شاد وخورم ہی ساتہہ اوسکی دل میرا برگزیدہ مختار میرا خوشنودی میرے نفس کی افاضہ کرتا ہون اوسپر روح اپنی اور بہیجتا ہون وحی پس ظاہر ہوتا ہی اوپر امتونکے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہین کرتا منی نہین جانی آواز اوسکی بازارونمین مبلا کرتا ہی آنکہین اندہونکی شنوا کرتا ہی کان بہرونکی زندہ کرتا ہی دلون مردونکو۔ دونہین اوسکو جو کسیکو نہین دیا احمد کہ حمد کرتا ہی میری حمد تازہ وتوصیف مغلوب نہین کیا جائیگا سیل درغبت نہین کرتا بہوائی نفس خوانہین رکہتا صالحین کو اوسوائی اسکے بہت تعریف وتوصیف آپکی مذکور ہی **اور** یہ بہی آیا ہے ای محمد تحقیق خدا ہون کہ عظیم ورفیع وقوی کیا مینے تجہے بحق اور کیا مینے نور امتونکا اور اگر آنکہین کورونکی اور خلاصی بخشے تو اسیران نفس اور مقیدان ہوا وہوس کو تاریکیون جہل سی بسوی نور ایمان کی **اور** یہ بہی اوسی صحیفہ اشعیا مین آیا ہی کہ کہا مجہے پروردگار نے اوٹہہ اور دیکہہ اور خبردی جو اوسنے دیکہا ہی تو پس اوٹہا مین اور دیکہا میں دو سوار سامنے سے آتے ہین ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہی ایک دوسرے کو گرایا اور وہانکے بت کہ تراشی تہے۔ ابن قتیبہ کہ علماہی متبع اور متفحص اور متصنف کتب سماویہ کا کہتا ہی کہ مراد بصاحب حمار مسیح بن مریم ہین باتفاق ہمارے اور نصاری کے پس کیون نہ مراد بصاحب جمل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووین باسطے کہ سقوط بابل ہوتا ہی تو کا اور پراگندہ ہمارے پیغمبر کرنا اوپر ہامیسج کی **اور** کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا مین ذکر کعبہ ومجراسود کا ہی جسے بوسہ دیتے ہین **اور** کہا پیغمبر نے کہ خوش ہوای عاقر اور نطق کر بہ تسبیح کہ تیرا اہل بہت ہووین میرا اہل ہی مراد اہل ہی اہل بیت المقدس کہ تہی مین بنی اسرائیل دحاج سے کہ عاقر کہ بہت ہووین اونمین سی **اور** تشبیہ یکیزن عاقر باسواسطے کیا کہ نہ تہا اوسمین پہلے مگر اسماعیل کہ اوسپر کتاب نہین نازل ہوئی بخلاف بیت المقدس کہ انبیا وہان بہت اور مہبط وحی تہی۔ حاصل کلام صفات آنحضرت واحوال شریف کتب مقدسہ مین بہت ہی کہ اوسمین کچہہ خفا واشتباہ نہین یہ نسخہ وجیزہ حامل اوسکا نہین ہوسکتا ہر چند اعدای دین ومنکرین شیاطین نے نام شریعت مصطفوی پانچی کتابون سے تغییر وتحریف کردیا ہے باوجود اوسکے دلایل وشواہد اوسکے ظاہر وباطن مین **آیت** یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنے چاہتے ہین کہ بجہاوین اپنے موہون کو پہونک سے خدا کی نور کو حالانکہ خدا تمام کرنیوالا اپنے نور کا ہے اگرچہ بکراہ کہین کافر صلے اللہ علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

وصل معلوم ہوا کہ ذکر شریف حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سالفہ سماویہ مین مذکور و مسطور ہی اور اہل کتاب کو اوسکا علم قطعی حاصل تہا لیکن براہ حسد و عناد و غلبۂ شقاوت و خسارت جانکر استنکار و استبعاد کرتے تہے اور تحریف و تغییر دیتے تہے پس اگر اس جگہ بعض حکایات و روایات کہ مشتمل اوپر تبیین و تفصیل اوسکی ہو لائی جاوین مناسب ہے اگرچہ قطویل کلام ہوتا ہی لیکن ذکر اوسکا چونکہ مزید علم یقین ارباب دین اور ذوق و نشاط محبان سید المرسلین کا ہوتا ہی سو ذکر اوسکے سی نچا پیے گنتا **مصرع** کز ہر چہ بگذرد سخن دوست خوشتر است ۔ ابو سعید خدری اپنے باپ مالک بن سنان کہ شہدای احد سے ہین ناقل ہین کہ کہا آیا مین نبی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطے پوچہنے کی تا حدیث کرون مین اور تمہے ہم اوس ایام مین صلح کرنیوالے یہود کی سو نہ پس سنا مینے یوشع یہودی کو کہ کہتا تہا نزدیک پہونچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہی حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا مین اپنی قوم کیطرف متعجب قول یوشع سے پس سنا مینے ایک مرد کو اپنی قوم سے کہ کہتا تہا تنہا یوشع قایل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہانسے باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس جاؤن کیا دیکہتا ہون کہ وہ سارے تا اکر آنحضرت کر رہے ہین **اور** زبیر یا بطانی کہ رؤسای یہود ہی کہا ہی کہ ستارہ سرخ نہین طلوع کرتا مگر بخروج و ظہور اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا احمد ہے اور اب زمانہ خروج اوسکا عنقریب آیا ہی اور یہ شہر مدینہ جای ہجرت اوسکا ہی ۔ ابو سعید خدری کہتا ہی کہ بوقت قدوم رسول خدا کے مدینہ منورہ مین قول زبیر یہودی سی خبردار کیا مینے فرمایا کیا خوب ہوتا اگر زبیر بشرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام رؤسای یہود اور سارے اوسکے تابع اسلام لاتے **اور** قتادہ سے روایت ہی کہ کہا کرتے تہے یہود خداوند انبیا می کو کہ ذکر اوسکا توریت مین ہم پاتے ہین ہمپر مبعوث فرماتا عذاب کریگی کفار عرب کو اور قتل کریگی ارزوانکی یہ تہی کہ وہ بنی اونکی جنس سے ہو بنی اسرائیل مین سی جو مبعوث ہوی اونکی غیر سے حساب لیگیے اور کفر و انکار کیا روایت ہی سعد بن زید سے کہ نکلا اوسکا باپ زید بن عمرو طلب و جستجوی دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تہا اور زید کو کہا کہ کہان سے آتا ہی تو کہا مابیت ابراہیم ہون کہا کس چیز کا تو طالب ہے بولا دین کہا راہب نے اولنا پہ جا قریب ہے کہ جسکا تو طالب ہے تیری ہی زمین مین ظاہر ہووے **اور** یہ زید بن عمرو بن نفیل موحدان جاہلیت سی ہے کہ وہ بیمشہ کہونکا نکلتا تہا اسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے **اور** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ خدا تعالی فی برانگیختہ کیا اپنے پیغمبر کو واسطے ہمشتی کرنے ایک شخص کے اور قصہ اوسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن کنیسہ مین تشریف لائی ایک یہودی کو دیکہا کہ توریت اپنی قوم پر پڑہ رہا ہے جب اوپر مقام صفت پیغمبر آخر الزمان کی پہونچا خاموش ہوا پڑہنے سی اتفاقا گوشہ کنیسہ مین ایک بیمار پڑا تہا اوسنے پوچہا کسواسطے باز رہا تو پڑہنے سے پس رویا شل رونے لڑکیکے اور آیا یہودی پاس اور لیا نسخہ توریت اور پڑہی صفت آنحضرت اور کہا یہی صفت تیری اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک لرسول اللہ اسی کلمہ پر جان دی پس فرمایا حضرت نے اپنے یاروں کو کہ تیاری تجہیز کرو اپنے بہائی کی **اور** تہے یہود قریظہ و نظیر و فدک و خیبر کہ پاتے تہے صفت آنحضرت اپنے پاس پیش زبرا نگیختہ ہونیکے اور کہتے تہے کہ مدینہ اوسکا دار ہجرت ہی جب حضرت متولد ہوی کہا آجکی رات طلوع کوکب اقبال و ولادت با سعادت آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہوے کافر ہوکے اور منع اور باز نرکہا اونہین ایمان ہمگر بغی و حسد و عناد نی **اور** ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت

کی ہر کہ مکہ مین ایک یہودی رہتا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس مین مجالس قریش سے بیٹھا تھا کہا آجکی رات تمہاری بیچ مین کوئی لڑکا وجود مین آیا ہی کہا ہم نہین جانتے کہا دیکھو اور دریافت کرو ای معشر قریش اور تحقیق کرو میری اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمد درمیان دو شانون اوسکے کی ایک علامت ہی کہ اوسمین بال ہین لوگونکی زبانی معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوسکا نام محمد رکھا ہی پس آکر یہودی کو خبر دی اوسنے کہا مجھے اجازت دیجئے پس لیگئے اوسے آمنہ پاس دیکھا یہودی نے علامت کو پشت مبارک مین اور بیہوش گر پڑا جب ہوش مین آیا پوچھا سب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل مین سے اور کتاب اونکے ہاتھ سے گئی یہ پیسا مولود ہے کہ اونمین مارے گا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب مین آئی تم خوش ہو ای معشر قریش اور خبردار ہو خدا کی قسم تمہارا تعلیہ وسطوت ہوگا مشرق سے مغرب تک اور اسطرح ابوہریرہ اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہما سے روایتین مولد شریف اور دعوی نبوت نبانی یہود و راہبون کے بانخا اشتہار ثابت و متحقق ہین اور جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ بوقت بھیجنے حق تعالی کی اپنے پیغمبر کو اور ظاہر ہونا یا ہونا اوسکے امر کا مکہ مین اتفاقا بجانب شام مین بھی جاتا تھا جب بصرہ مین پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہی پیغمبر کا مان پوچھا پہچانتا ہی تو صورت اس پیغمبر کی جسنے دعوی نبوت کیا ہی تم مین سے میںنے جواب دیا کہ پہچانتا ہونمین پس میرا ہاتھ پکڑکر اپنی دیر مین لیگئے اور کہا نظر کر آیا ان صور و تماثیل مین سے اوس مرد مدعی نبوت کی کہ تم مین پیدا ہوا ہی کون سی صورت ہی پس نگاہ کی سنے اور صورت حضرتؐ کی اون صور تون مین نہ دیکھی بعد ازان لائی مجھے ایک اور دیر بڑی مین کہ وہان بھی تصاویر کثیرہ بہ نسبت دیر اولی تھین پس کہا دیکھ آیا پاتا ہی تو صورت اوسکی اس جملہ پس نگاہ کی سنے دیکھی صورت و صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دونو زانو حضرت کو پکڑے ہوئے ہین کہا صفت حضرت پہچانی سنے کہا البتہ پہچانی کہا یہ شخص کہ دونو زانو پکڑے ہے اسے یہی پہچانا کہا میرے ہان یہ یار و خلیفہ اوسکا ہی بعد اوسکے سنیے کہا مجھے یہ خوف ہی کہ مبادا قریش اسے مار ڈالین کہا خدا کی قسم سے نہ مار سکینگے وہ پیغمبر آخر الزمان ہی غالب کریگا اوسے خدا تعالی سب کے اوپر سفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سے کہ امہات المومنین مین روایت ہی کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تردد اونکے قبا مین گیا میرا باپ حیی بن اخطب مذکور اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب بگاہ تاریکی شب مین حضرت پاس اور نہ آئی یہانتک کہ ہنگام شام ہو گیا جسوقت گھر مین متقبل و مستقل وغم واندوہ آکر گھر مین پڑے ہے اور مین محبوب ترین اولاد تھی نزدیک اونکے پس بعادت معلوف اون پاس گئی یہانتک بہ برابر غم واندوہ شکستہ و مخزون تھے کہ اصلا و مطلقا بہ برابر متوجہ و ملتفت نہوی اثنای اس حال مین چچا نے میرے باپ سے پوچھا آیا وہ وہی ہے پیغمبر آخر الزمان ہی کہ نعت و اسکی توریت مین سنتے پڑہی ہے کہا بخدا ہان سو گند بخدا وہ وہی ہے کہا تجھے یقین ہے کہ وہ وہی ہے کہا قسم بخدا یقینا وہی ہے پوچھا کہ بہ نسبت اوسکے تو اپنے دل مین کیا پاتا ہی دوست یا عداوت - جواب دیا کہ عداوت واللہ جب تک مین زندہ ہون عداوت سے باز نہین رہنے کا پس دونو شقی ازلی بعداوت آنحضرتؐ گرفتار وبال و نکال ابدی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک اور بعضے ان اشقیا رحم مادانی صلہ و نفاق کو وسیلہ مع واخذ حطام دنیاوی اور صیانت حیات فانی سمجھکر بدرک اسفل السافلین گئے اور بعض عماد احبار یہود کہ سابقا رحمت ازلی نے ناصیہ اقبال اونکے پر حرف سعادت لکھا تھا طرف دین

اسلام کی سبادرت کی اور اوراز دولت سعادت حاصل کیا جیسیکہ عبداللہ بن سلام اور اشال اوسکی رضی اللہ تعالی عنہم اور فریق کہ ہر دو عالم و غالب اشرالال تما ہمیشہ منتظر تما جب یہ وزجنگ احد ہوا کہا ای معشر یہود مجذاتم جانتے ہو کہ نصرت دیاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تم سب پر واجب و حق ہی پس حاصل کرو اس سعادت کو کہا آج یوم السبت ہی یعنے روز شنبہ ہی فریق نے کہا کہ کچھ مانع نہیں پس مسلم ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر میں مارا جاؤن اس جنگ مین سارا مال میرا واسطے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچھ چاہی کری جسے چاہی دیوی پس مارا گیا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کے قبضہ مین آیا اکثر صدقات اوس مال سی فرمایا تے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب مین سات سنے خبر بعثت تمین سو برس تک اور ایک دا مین مین زیادہ اوس سے اور دیکھنا منہ مقصود کا مشہور ہی غرضکہ بعت اخبار اسمین مشہور ہین الا بمقدار دیکھنی **وصل** ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ شترک ہین درمیان حضرت اور دیگر انبیا مین اور خصائل و کمالات مخصوصہ کہ اوسمین کوئی سہیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و آخرت مین نہین جانا چاہیے کہ حق جل وعلی نے جواہر نفوس مختلف پیدا کیے ہین بعضے نہایت مرتبہ صفا اور غایت جودت دہا مین اور بعضے متوسط اور بعضے غایت کدورت و نہایت رذارت مین اور ہر قسم مین مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم السلام ساری صاف تر و جید تر اور بدن اونکے بھی پاکتر نقصان اور سلیم تر عیب سے نسبت بسیار نفوس بشر یکے اور باوجودیکہ سب ذرہ کمال مین داخل اور اپنی غیر سے فاضل و کامل ہین لیکن اونمین بھی تفاضل و تفاوت حاصل ہی اور سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح و اعدل مزاج ہین اور اتم و اسلم بدن مین۔ اور اصفی و اذکی روح مین اور اکمل و اعلی خلق مین اور الطف و اشرق نور مین اور کچھ خلاف نہین کہ حضرت افضل البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس منزلت مین اور اعلی الناس درجہ مین اور جو کچھ اور انبیا کو حاصل تما اپکو بھی شامل اوسکے یا زیادہ اوس سے حاصل اور وہ جو آنحضرت کو حاصل اونہین بھی حاصل آدم علیہ السلام کو دی گئی یہ فضیلت کہ حق تعالی نے پیدا کیا اونمین سات قدرت اپنی کی اور نفخ روح اونمین کیا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دیے گیے یہ کمال کہ متولی شرح صدر اونکا ہوا خود ذات باری عز اسمہ اور رکما اوسمین ایمان و حکمت پس متولی ہوا آدم سے خلق و جودی کا اور ہمارے پیغمبر سے خلق نبوی کا اور سجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت مین وہ سجدہ ابداع نور محمدی کو تما جو ہر روح مین اور ظاہر کرنا اوس نور کا جبہہ شریف مین اور تشریف و تکریم حضرت بشرف آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یعنے بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین اوپر نبی کے۔ اتم و اجمع ہی بشرف آدم سے بسجود ملائکہ اسواسطے کہ حق تعالی سات ملائکہ کی شریک سجود نہ تما کہ یہ حق تعالی پر جایز نہین اور صلوۃ و سلام مین شریک بلکہ مقدم فرشتون پر اور سجود ملائکہ مین تعظیم و تشریف ایک مرتبہ اور صلوۃ و سلام مین افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دایم و مستمر و متجدد ہی جمیع ازمنہ مین اور مومن بھی اس اشتراک مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم اسما آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث ابو رافع سے یون کیا ہی کہ حضرت کی امت ما و طین مین آپ پر تمثیل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دیے تے پس جیسیکہ آدم کو تعلیم اسما فرمای ایسی ہی حضرت کو ساتہ زیادتی ذوات و سمیات کے

اور شک نہیں کہ یہ سمیات رتبہ اسمائی زیادہ ہی بیان دونو موجود اور رادیس علیہ السلام کی حق میں فرمایا **ایت** و رفعنہ مکانا علیا یعنی اونچا اور دیا ہم نے اوسے مکان بلند **اور** حضرت کو شرف مقرب بمعراج فرمایا کہ یہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت کے نہیں عطا فرمایا **اور** نوح علیہ السلام اور جو شخص کہ اوسکے اوپر ایمان لائے تھے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کی گئے آسمان سے **قال اللہ تعالی** وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اور نہیں اللہ کہ عذاب کرے اونہیں حالانکہ ہو تو اونہیں موجود۔ امام فخر رازی اپنی تفسیر میں لائے ہیں کہ اکرام حق تعالی کا نوح کو یہ تھا کہ نگاہ رکھا سفینہ اونکا پانی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ اوس سے عظیم تر چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ تھے آنحضرت ایکدن کرانہ آب پر اور بیٹھا تھا عکرمہ بن ابی جہل اوس جگہ پس کہا عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت میں سچا ہی تو بلا اس تختہ کو کہ دوسرا کنارہ پر ہی پانیکے تا شناکرے اونکو اور لوٹ جاوے اور سطرف چلا اوی پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تا منقلع ہوا جو اپنے مکان سے اور سباحت و شناوری کی اور آئی حضرت کی آگر کہ رہا اور شہادت دی آپکی رسالت و نبوت کی اوپر پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی تیری اے عکرمہ کہ اس تختہ کو تا رجوع کرے جہانسے آیا ہی پس شنا کی سنگ نے اور گیا جس جگہ کہ تھا پس شنا کرنا سنگ کا اور نہ ڈوبنا اوسکا پانی میں عظیم تر و غریب تر ہو۔ قایم رہنے کشتی ہی پانی کی اوپر اور نہ ڈوبنا اوسکا کہ خاصیت چوب ہے **اور** سرد و سلام ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کی اوپر اس سے عجیب و غریب نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر تا رحرب کفار کا الطاف خاموش ہونا **کما قال اللہ تعالی** کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ جیسے کہ فرمایا خدا تعالی نے جسوقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے جنگ کے سرد کرتا اوسے پروردگار اور ہر چند چاہتے کہ سرد کریں نور دین ساتھ نار کفر کے پس ابا و انکار لایا اللہ جز اتمام کرنا نور اپنا اور سرد کرنا نار شرور اور لیوے واسطے محمد کے سرور و ظہور **آیت** ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون یعنے ابا و انکار کرتا ہی خدا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا نور اور اگرچہ مکروہ جانیں کافر۔ اور رند کور ہو کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریائی آتش پر گذرے کہ حکما اوسے کرو نار کہتے ہیں اور سلامت و محفوظ رہے اوس سے **اور** روایت کیا ہی نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا کہ ایام طفولیت میں سیکے اوپر دیگ جوشان آن پڑی تھی اور تمام پوست میرے بدن کا سوختہ ہو گیا بس لیگیا مجھے میرا باپ حضرت کے پاس اور ڈالا آپ نے میرے بدن پر کہ جل گیا تھا آب دہن مبارک اور کہا اذہب البأس رب الناس یعنے لیجا اور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیونکے پس شفا پائی میں نے گویا کوئی آفت مجھے نہ پہونچی تھی **اور** وہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ خلعت خلت ممتاز کیا حضرت کو ساتھ مقام محبوبیت کہ مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے اور اختصاص ساتھ شفاعت عام برگزیدہ کیا **اور** بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت جامع مقام خلت و محبت ہیں اور خلت حضرت کی ارفع و اکمل و افضل و اعلی خلت ابراہیم سے ہے **اور** تحقیق اس کلام کی آخر بیان تخصیص آنحضرت بفضایل آخرت میں آویگی انشاء اللہ تعالی **اور** رابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہیں کہ ساتھ تبر کے بتونکو توڑا سیدنا و مولانا و مولی الثقلین فی اصنام مضبوط دیوار ہای کعبہ کو باشارہ ایک چوب کے۔ اور یہ نہیں مگر ساتھ قوت ربانیہ اور بقدرت آلہیہ کی اور کہا **آیت** جاء الحق وزہق الباطل یعنے آیا حق اور گیا باطل **اور** یہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ بنا بیت الحرام شرف حاصل ہوا

حضرت کو ساتھ وضع جراسود کے اوس مقام مین جسے کہ قضیہ بنا قریش مین مذکور ہے اور جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا کہ وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن وہ
خلق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی مین رونا و فریاد کرنا چوب ستون کا کہ مسجد مین تھا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ قصہ اسکا باب معجزات مین آویگا اور امام فخر رازی نے
اپنی تفسیر مین بیان کیا ہے کہ ایکدن ابوجہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا دیکھتا ہے کہ کتفین شریفین کے اوپر دو اژدہے مین مارے ڈر کے بھاگا
اور روشنی یہ بیقرار ہوگیا کہ اوسکے نور سے چشم بینندہ خیرہ ہوتی تھی ذات حضرت سر سے قدم تک نور ہی تھی کہ دیدۂ حیرت جمال باکمال حضرت مین خیرہ ہوتا تھا
اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب حجاب بشری مین وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت کسی مین کہ بنظر حسن و ادراک اودہر
نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان ذی صحابہ کرام سے ہین ایک رات نماز عشا حضرت کے ساتھ ادا کی اوس رات تاریکی ابر و باران بہت تھا حضرت نے شاخ خرما
اونکے ہاتھ مین دی اور فرمایا اسی لیجاؤ روشنی بخشیگی آگے سے اور پیچھے سے بمقدار دس گز اور جب گھر مین آؤ وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اوسی مار کر باہر نکال دینا
رواہ ابونعیم اور صحیح بخاری اور کتابون مین مذکور ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر شب تاریک مین بملازمت شریف آئے اور ہر ایک کے ہاتھ مین عصا تھا
پس روشن ہوا عصا کہ ہاتھ مین ایک کے اون دو مین تھا کہ اوسکی روشنی مین قطع مسافت راہ وقوع مین آیا اور جب جدا ہوے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتھ مین تھا
روشن ہوا اور بخاری تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم حمزہ اسلمی سے لائی ہین کہ تیے ہم حضرت کی ساتھ ایک سفر مین پس متفرق و جدا ہوئی ہم رات اندھیری بہت
روشن ہوئین میری اونگلیان تا سب اوس روشنای مین جمع ہوی اور ایک کوئی ہلاک نہوا اور انگلیان میری روشن تھین اور حدیث مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اوسکی قوم کی بھیجا تھا اوسنے ایک نشان چاہا کہ محبت ہووی اوسے پس حضرت نے انگشت شریف
اوسکی دونو آنکھون مین ماری اوس جگہ سے ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہ لوگ برص خیال کرین پس
نقل کیا اوسی حضرت نے ساتھ تازیانی اوسکے اور یہ حدیثین دلیل ہین حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت خادمان درگاہ مین اور شگافتہ
ہونا دریا کا واسطے موسی علیہ السلام کی اور شق القمر اوس سے زیادہ تر ہے کہ وہ تصرف عالم ارض مین ہے اور یہ تصرف عالم سما مین اور فرق ان دونو مین
ظاہر ہے والفرق بینہما واضح اور بہت روایتون مین آیا ہے کہ درمیان آسمان و زمین کے ایک دریا ہے کہ نام اوسکا مکفوف ہے اور دریای زمین اوسکی نسبت
حکم ایک قطرہ کا رکھتا ہے نسبت سا تھ بحر محیط کی ایسا دریا منشق و شگافتہ ہوا واسطے حضرت کی شب معراج مین یہ امر بہت بڑا ہے انشقاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام
کی اور وہ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ مار حجر سے اور بہنا چشمون کا اوس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار آب انامل مبارک سے اور یہ
اوس سے بالغ و اکمل ہے واسطے کہ سنگ جنس زمین سے ہے کہ باہر آتی ہین اوس سے چشمین بخلاف روان ہونے چشمون کے گوشت و پوست سے اور وہ جو
فرمایا حق تعالی نے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اور کلام کیا حق تعالی نے موسی کی ساتھ کلام کرنا ظاہر ہوئی حضرت ہمارے اوس سے زیادہ شب اسری مین دو قوسین کی
ساتھ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دی گئی ہارون

علیہ السلام کو فصاحت لسانی جیسی کہ آیا ہی واسطے ہارون ہو افصح منی لسانا یعنی میرا بھائی ہارون وہ فصیح تر ہے مجھسے از روی زبان کی عطا ہوئی ہمارے
حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اوس سے بلکہ مانند اوسکے متصور نہیں اور فصاحت ہارون غایت اوسکی عبرانی میں اور عربی زبان عبرانی پر افصح ہے
اسیواسطے موسیٰ علیہ السلام ذی افصح سمی گیا نہ افصح مطلق اور زبان موسیٰ علیہ السلام میں لکنت تھی جیسے کہ قصہ اوسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کہ
بسبب حسن شہرت رکھتے ہیں ہمارے حضرت تمام حسن و جمال و صباحت و لمعان وجہ میں نہ تھا کہ اور نہیں نہ تھا اور تعبیر رویا و تاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو
عنایت ہوئی تھی اوسکے تین چیزیں منقول و معلوم ہیں ایک اونہیں سے دیکھنا کواکب و شمس و قمر کا سجدہ کنندہ واسطے اپنے۔ دوسرا رویا یا صاحبی السجن کا تیسرا
خواب بادشاہ کا اور حضرت کے فضایل و شمایل اس باب میں زیادہ از حد و عد ہیں جو کوئی تصفح اخبار و تتبع آثار کرے اوسی بخوبی معلوم ہووے اور
وہ جو واو علیہ السلام کو دیا گیا تھا تلین حدید کہ موقت مسیح نرم ہو جاتا تھا اور چوب خشک اونکے ہاتھ میں سبز اور برگ دار ہوتی تھی سو شاہ ام معبد کہ بہت دبلی
و نزار و خشک ہو گئی تھی بہ برکت دست مبارک حضرت اوسکی بستانوں سے جاری و ریزان ہوا زیادہ معجزای عادت سنہ یہ ہیں گویا ایک طرح کی سخت چیز کا نرم کرنا ہے
اور آپکے واسطے بھی سنگ سخت نرم ہو گیا ہو سو حافظ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت مائل غار ہوے اور سر مبارک فرو کیا طرف سنگ کو تا پنہان کریں
اپنی جسد شریف کو پس نرم کیا حق تعالیٰ نے سنگ کو تا لائی سر مبارک خاموش اور استراح حاصل کیا ساتھ سنگ سخت کے پس نرم ہوا واسطے حضرت کے اور
اثر کیا بازوی شریف نے اوسمیں اور بعد [illegible] پتھر خمیر کہ باندھا اوسکے ساتھ پٹا دابہ اور تسبیح کی جبال نے داؤد کی ساتھ اوسکے تسبیح کی سنگ نے
دست شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین و ریح و ملک کہ نہیں دیا گیا بعد اون کے
کسی کو دیا گیا ہمارے سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اوسکے اور زیادہ اوسپر اکلام طیر کہ فرمایا علمنا منطق الطیر یعنے اور سکھائی گئے ہمکو گویائی
جانوروں کی سخن کیا حضرت کی ساتھ سنگ نے اور تسبیح کی اوپر ہاتھ آپکے حصی نے کہ جمادی اور یہ اعلیٰ و اعرف ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کی ساتھ ذراع
شاہ مسمومہ نے اور کلام کیا اونٹنی نے اور شکایت کی بعیر نے جیسے کہ باب آویگا اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک طائر آیا اور گرد سر مبارک پھرا اور کچھ سخن کہا
آپ نے فرمایا کہ سنا یا ہے کسینے تم میں سے اس طائر کو بمنزلہ اوسکے بچونکے چاہیئے کہ پھیر دی اوسکیطرف بچے اوسکے اور قصہ کلام مرگ حضرت کا مشہور ہے اور ریح
کہ یہ باقی تھی تخت سلیمان کا جس جگہ کہ وہ ارادہ کرتے اقطار زمین ہی حضرت کو براق عنایت ہوا تا کہ شریف تر یہ سے بلکہ تیز تر برق خاطف سے کہ لیگیا
حضرت کو فرش سے عرش تک ایک ساعت میں اور مسخر کی گئی واسطے سلیمان علیہ السلام کی زمین تا دیکھا مشارق و مغارب ارض اور ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کی گئی اور گرد لائی گئی واسطے اونکے زمین تا دیکھا مشارق ارض اور اوسکے مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث
صحیح میں آیا ہے کہ سامنے آیا حضرت کی شیطان نماز کی اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے حضرت کو اوسکے اوپر اور چاہا کہ اوسے باندھ دیں ساتھ
ایک ستون کی ستونوں مسجد سے کہ بازی کریں اوسکے ساتھ لڑکے کو جیسے کہ اور وہ جو دیے گئے عیسیٰ علیہ السلام ابرای اکمہ و ابرص و احیاء موتی —

دی گئی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روکی آنکھ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تھی پس ہو گئی بہتر اوس سے کہ پیشتر تھی اور روایت کی گئی ہے زن معاذ بن عفرا
یہ رض رکھتی تھی پس شکایت اس امر کی حضرت پاس لائی حضرت نے چوب دستی سے مسح اوسپر فرمایا پس دور کیا حق تعالیٰ زبرص اوسکا نقل کیا اسے وہاب
لدنیہ میں امام فخر سے **اور** بیہقی دلایل النبوۃ میں قصہ ایک مرد کا نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ایمان لاتا ہوں اگر
زندہ ہو جاوے یہ میری مٹی مردہ پس جناب محمد مصطفےٰ اوسکی قبر پر تشریف لائی اور کنکر ہوئے اور ندا کی یا فلاں اوسنی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
الحدیث شیاء موتی جناب آنسرور سے بواضع متعددہ واقع ہوا ہے کہ باب معجزات میں آوے بجا غرضکہ وہ جو فضایل وکمالات ومعجزات تمام انبیاء ورسل میں تھے وہ
سب ذات شریف میں موجود تھے **بلکہ** خوبی وشکل وشمایل مرکبات وسکنات وانچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری **وصل** یہ فضایل ومعجزات کہ
مذکور ہوئے مشترک تھے درمیان اور انبیاء اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن وہ فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہیں اور اونمیں خصایص نبوی
کہتے ہیں خارج حد وعد وحصر سے ہیں لیکن وہ جو قید وضبط میں منحصر ہیں مذکور ہوتے ہیں خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قسم ہیں ایک قبیل
احکام شرع سے اور دوسری قسم صفات واحوال ومعجزات سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تکلم قسم احکام میں اور بحث کرنا اوس سے بیفائدہ ہے اور متعلق نہیں ہے اب
اوسکے ساتھ کوئی حکم وہ ایک امر ہے کہ گذرا اور صواب یہ ہے کہ فائدہ اوسپر مترتب ہے اول علم بحال شریف حضرت کی اور تحقیق وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہے
کہ اتباع واقتدا اوسپر اوسکے موقوف ہے جب تک کہ نجانا جاوے عمل اوسپر نہیں کیا جاتا پھر یہ قسم چار قسم ہے قسم پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتھ ہے واجبات سے
اور حکمت اوسمیں زیادتی قرب ودرجات ہے جیسا کہ وجوب نماز ضحی میں ہے ایک قول کی اور صواب اوسکے خلاف ہے **اور** قول عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسبح سبحۃ الضحی محمول اسی نماز پر ہے یعنے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی **اور** جیسے
نماز تہجد حضرت کی اوپر فرض تھی **اور** بعضوں نے کہا کہ امت کی اوپر بھی فرض تھی پس مرفوع ہو گئی اونسے جیسے مسواک **اور** حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت کو امر
بوضوئے واسطے ہر نماز کے جب شاق ودشوار آیا اونپر مامور ہوئے مسواک کے واسطے ہر نماز کے اور حدیثیں اور بھی شان مسواک میں آئی ہیں کہ دلالت اونکی
وجوب قطعی پر نہیں **اور** قسم دوسری خصایص آنحضرت حرمت میں یعنی احکام کہ حضرت پر حرام ہیں اونکے غیر پر حرام نہیں جیسے تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ
اوپر قول صحیح ومشہور کے منصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انا لا نأکل الصدقۃ یعنے ہم نہیں کھاتے صدقہ۔ روایت کیا اسے مسلم نے
پس بعضوں کے نزدیک امتناع اکل سے جہت حرمت ہے اور بعضوں کے نزدیک تنزہ سے بہرحال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریماً ہو خواہ تنزیہاً خصایص
حضرت سے جیسے کہ تحریم زکوۃ آل وموالی حضرت پر **اور** رجیسا کہ کھانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند پیاز کے احادیث میں آیا ہے **اور** جیسے تحریم نکاح کنایہ
اسواسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات المومنین ہیں اور زوجات حضرت بہشتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعز واشرف ہیں اس بات سے کہ کہیں
نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ میں **اور** جیسے تحریم نکاح امتہ مسلمہ لیکن تنزیہ یعنی کنیز گرداننا جایز ہے بالاتفاق قسم تیسری وہ کہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ

سباحات سے جیسکہ نہ ٹوٹتا وضو کا ساتہ نوم کے اور بعضون نے کہا ہے یہ حکم عام ہے سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسکہ اباحت صلوۃ بعد الصبح اور جواز نماز وتر اونٹ پر راحلہ کے باوجود وجوب وتر اور نماز جنازہ اوپر غائب کے نزدیک حنفیہ کے اور شافعی کے نزدیک عام ہے ساری امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اوسکی باب الصیام مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور اباحت نظر باجنبیات اور جواز خلوت باجنبیہ اور اس جگہ کلام ہے کہ اوسکی محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتونے اور اسیطرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انمین خلاف ہے اور جواز نکاح بلفظ ہبہ جانب زن سے کہ بخشے ایک عورت اپنی نفس کو اور مہر طلب نکرے بغیر ولی و شہود کے نسبت باآنحضرت نہ اونکے غیر کے اور آنحضرت کو جائز تھا کہ تزویج کردین کسی عورت کو ساتہ کسی مرد کے بدون اذن اوسکے اور اوسکے اولیا کے اور نکاح زن بدعائی زن اور رغبت فرمانا حضرت طرف نکاح ایک کے کہ شوہر نہین رکہتی للازم ہوتا تہا اوس عورت کے اوپر اجابت اوسکی اور حرام ہوتی تہی دوسرے پر خواستگاری اوس زن کی اور اگر شوہر دار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اوسے اور اس جگہ امتحان ایمان اوس شخص کا تہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ واہلہ وولدہ والناس اجمعین یعنے مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے یہانتک کہ ہونمین محبوب تر طرف اوسکے اوسکی ذات اور اہل اور اولاد اوسکی اور سب آدمیون سے اور اسیواسطے واجب تہا اوپر اوس مرد کے کہ احتیاج رکہتا ہو طرف طعام و شراب کے صرف کرے اوسی صورت احتیاج مین حضرت کی اوپر اور فدا کرنا اپنی نفس کو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فان النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہے مومنین کو اونکی ذاتون سے اور مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہی اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ حق تعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کے ساتہ اور ڈالی کراہیت اوسکے دل زید مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تہے اوسکی اظہار سے تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالی سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اوسکے امر کے نہ کر لوگون سے خوف و شرم بیفایدہ ہے پس تزویج فرمایا آنحضرت نے اور اپنے گہر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہے کہ نہین لایق بمنصب نبوت اور اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سے شمار کیا ہے اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتہ زن عزیز یعنی زلیخا کے اور قصہ داؤد علیہ السلام ساتہ زن اوریا کے اور مقرر کرنا عشق کا بجائی مہر جیسکہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ زوجات مین حضرت کے اوپر اختلاف ہے۔ نووی نے کہا اصح وجوب ہے اور واجب نہ تہا حضرت پر رعایت قسم درمیان زنان نزدیک اکثر علما اور حنفیہ بہی اسیطرف گئے ہین اور وہ جو حضرت پر نسبت ازواج رعایت فرماتے تہے بطریق تفضیل تہا بسبیل وجوب اور حلال ہونا حضرت پر جمع درمیان زن دمہ و خالہ کی دو وجہ ہین ایکہ شیرہ و مادر و دختر نہین کہ یہ درست نہین اور اہل تحقیق نے کہا ہے کہ موجب ان سب خصایص کا اسطرف ہے کہ نکاح آپکے حق مین حکم تحریم رکہتا تہا۔ یعنی کنیزگی اسواسطے کہ سب مرد و عورت حکم دار و غلام حضرت مین تہے اور رباح تہا حضرت کو کہ لین مال غنیمت سے پیش از قسمت جو چاہین لونڈی و شمشیر وغیرہ سے اور رباح تہا حضرت کو قتال مکہ مین اور دخول مکہ مین بلا احرام کہ تحقیق اور تفصیل اوسکے باب فتح مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور خصایص حضرت سے تہا کہ حکم کرین ساتہ علم

اپنے کے اور حکم کرین اپنے واسطے اور اولاد اپنی کے اور گواہی دیوین واسطے نفس اپنے کی اور ولد اپنے کے اور رشتہ ولعن او سکا قربت و رحمت اور مباح تما خاص حضرت کو کہ قسمت کرین ارضی بیشتر از فتح کہ مالک الملک نے مالک کر دیا تما حضرت کو تمامہ ارضی و ممالک کا۔ کما امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے میکہ حضرت کو اختیار قسمت ارض جنت حاصل ہوا۔ پس قسمت ارض دنیا بطریق اولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فصل اور خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل صفات و احوال سے ہین لا تعد و لا تحصی ہین خصوصا صفات و احوال باطن کہ علم کسی فرد انسانی کا او سکی کنہ کو نہین پہونچتا اور مذکور اون بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علما نے اونکا شمار کیا ہی اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی ایک انبیا علیہم السلام سے ظاہر نہین ہوے لیکن اونکے واسطے جا بجا ثبوت کیا گیا از جہت عظمت و کثرت اونکی اور فضیلت اعلی و اکمل حضرت کی وہ ہی کہ پروردگار تعالی نے اونکی روح مقدس کو ارواح خلائق سے پیدا کی اور ارواح سارے موجودات کی اونکی روح مبارک سے منشعب کین اور سکو آپکے نور سے پیدا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آدم بنو زدیمان روح و جسد جیسیکہ روایت کیا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح مین بھی فیض بارواح انبیا روح سید الوری سے پہونچتا تما اور جب تک کہ آفتاب روح حضرت پردہ غیب مین تما کواکب ثوابت حضرات انبیا کا مستور نور حضرت مین تھے ظہور کیا اور جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نے ظہور کیا سب محو و مختفی ہوے بیسے رات مین یا وقت طلوع آفتاب کے اور ابو ہریرہ رضی نے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مین اول انبیا پیدایش مین ہون اور آخر اونکا بعثت مین اور فضایل عظیمہ حضرت کی سے وہ ہی کہ جوامع الکلم عطا کیے گئے کہ مراد اوسے کلمات مختصر شامل و معانی کثیرہ کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اوس شخص کے مین کہ لیا گیا اوس سے میثاق روز الست مین اور کہنے قول بلی مین اوس روز جیسا کہ آیا حدیث مین اور عالم و آدم سب واسطے اونکے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدایش عالم سے وجود حضرت ہے اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت و ما فیہا کے اور لیا حق تعالی نے عہد انبیا سے آپکے باب مین کہ بوقت بعثت حضرت کے اوپر ایمان لاوین اور نصرت و تایید اونکی کرین جیسا کہ سابق گذرا اور واقع ہوئین اخبار و تبشیر بوجود شریف حضرت کتب سالفہ مین اور نسب شریف مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیسیکہ عہد جاہلیت مین عادت تھی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ برگزیدہ کیا حق تعالی نے کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر و معتبر سب کے حضرت ہوین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے اور جنون نے اشعار پڑہے اور پیدا ہوی ستہ کم آمنہ سے مختون و نظیف بدیہ کہ وناف بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا مانے اوسے کہ ایک نور اوسے خارج ہوا کہ بسبب اوس نور کے کوشک شام کے روشن ہوے اور متحرک تما مہد مبارک سا تھ تسبیح ملائکہ کے اور کلام کیا مہد مین اور لکھا ہے سخن کرنا قمر کا ساتھ حضرت کے اور سیل کرنا جسطرف کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اور سایہ کرنا حضرت کے اوپر ابر کا تمازت آفتاب مین اور یہ امر ہمیشہ نہ تھا بلکہ

اوقات متعددہ مین واقع ہوا ہے - اول زمان صغر مین کہ ہمراہ اپنے عم ابوطالب کے سفر مین نکلے تھے اور بحیرا راہب نے آپکو پہچانا اور بعضون نے اسیواسطے سایہ نرکھنے ابر کو جداخصائص مین ذکر کیا ہے اور شق صدر شریف ہے کہ صحاح مین آیا ہے اور وقوع اوسکا چار بار اتفاق ہوا - اول اوسوقت کہ صغیرالسن تھے بنی سعد مین - دوسرے دس برس کی عمر مین - تیسرے قریب بعثت کے چوتھے شب معراج مین اور فشارون جبرئیل کا حضرت کو ابتدائی وحی مین اور تصرف کرنا وجود مبارک مین اسے بھی خصائص سے شمار کیا ہے اور کسا ہے کہ کسی ایک کو انبیا سے نہین ہوا اور تفاصیل ان معانیکی اونکے مواضع و مواقع مین آویگی اور حق تعالی نے ہر عضو آنحضرتؐ کو قرآن مین ذکر کیا ہے قلب کو اس اپنے قول مین آیت نزل به الروح الامین علی قلبک یعنے نازل کیا جبرئیل امین نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو آیت فانما یسرناہ بلسانک یعنے پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر آیت وما ینطق عن الھوے یعنی اور نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھہ آیت مازاغ البصر وما طغی یعنے کجی و میل نکیا بصر نے اور نہ تجاوز اور روی مبارک کو ساتھہ آیت قد نری تقلب وجھک فی السماء کے تحقیق دیکھتے ہین ہم روگردانی تیری طرف آسمان کے - واسطے انتظار وحی کے اور عنق کو ساتھہ آیت ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک کے یعنے اور نہ بندکر اپنے ہاتھہ کو اتفاق سے اور صدر و ظہر مبارک کو ساتھہ آیت الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک کے یعنے کیا نکھولا نہین سینہ تیرا اور اوتارا ہمنے تجھسے بوجہ تیرا وہ کہ توڑی اوسنے پشت تیری - اور یہ دلالت رکھتا ہے کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور نکالا حق تعالی نے اپنا اسم کہ محمود ہے احمد و محمد سے کہ پہلے اس سے اس اسم کو ساتھہ کوئی تسمیہ نہین کیا گیا اور کھلاتا پلاتا آپکو حق تعالی طعام و شراب بہشت سے کہ ذکر اوس کا صوم وصال مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور دیکھتے تھے حضرت پیچھے سے جیسے دیکھتے تھے آگے سے اور شب و تاریکی مین جیسیکہ دن اور روشنی مین اور ذکر اوسکا حلیہ شریف مین گذرا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلتے نشان دو قدمہائے مبارک کا اوسمین پڑجاتا جیسیکہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور اثر ناقہ شریف کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر خانہ شریف کا مسجد نبی معانقہ مین مدینہ مین واقع ہے اور اب دہن مبارک شیرین کردیتا تھا آب شور کو اور کفایت کرتا تھا طفل شیرخوار کو جیسا کہ باب تلبیہ مین گذرا اور بغلبین حضرت کی سفید تھین بال نہ تھے بعضون نے کہا ہے یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ ابطین شریفین مین رائحہ کریہ نہ تھی بلکہ نظیف و طیب الرائحہ جیسا کہ ثابت ہوا ہے صحیح مین اور آواز حضرت کی دور رس تھی کہ وہان کسیکی آواز نہ پہونچتی تھی اور عکس بدن مبارک پر نہ بیٹھتی تھی اور سایہ یعنی جون لباس مبارک مین نہ پڑتی تھی اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہر گز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت کیا ہے اسے طبرانی نے اور بعض علما نے انزال تجویز کیا ہے کہ شاید بجہت غلبہ ماء کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی کے اور تمام عرق شریف خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تھا محل کثافت و نجاست ہو اور نہین دیکھا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہتاب مین - ایسا ہی بیان ہے علما سے لیکن مقام استعجاب و استغراب ہے کہ کسی نے

ذکر چراغ نہین کیا اور حدیث طویل مین کہ پڑہنا اوسکا بعد از نماز شب آیا ہے اور بعض مشائخ درمیان سنت فجر کے پڑہتے ہین درخواست کیا ہے حضرت نے خدا سے کہ سائر اعضا آپکے مین نور بخشے اور اس حدیث آخر مین فرمایا واجعلنی نورا یعنے تمام جسم میرا نور کردے پس آنحضرت سب نور ہووین نور کا سایہ نہین ہوتا اور جب چلتے فرماتی دراز قدون کی ساتھ اون سب مین دراز معلوم ہوتے اور مگس جامہ مبارک پر نہ بیٹھتی تہی ذکر کیا اسے قاضی نے پس اندام شریف پر نہ بیٹھنا مگس کا بطریق اولی ہووے اور کاٹا اور چوسا نہین خون حضرت کا پشہ نے اور نہین ستایا جون نے یہی ہے عبارت قوم کی اور مراد عدم وجود فعل ہے اور یہ کہ بعض احادیث مین آیا ہے کہ کان یقلی ثوبہ یعنے تہے حضرت کہ دہوتے تہے جون اپنے کپڑون مین سے یہ مراد اس سے حقیقت نہین ہے اسیطرح کہ لوگون نے اور جملہ خصائص حضرت سے انقطاع کا ہنون کا ہے نزدیک صحت آپکے اور حراست وحفاظت آسمان کی استراق سمع اور رمی شہاب سے۔ کما ابن عباس رضی اللہ عنہما ذکر محجوب ومطرود نہ کیے جاتی تہے شیاطین آسمان سے اور آتی تہے آسمانون پر اور لاتی تہے خبرین اور سکہاتی کاہنون کو کہ اونکی ارواح کو ساتھ ارواح خبیثہ جنون کی علاقہ ومناسبت روحانی تہا اور بسبب اس علاقہ کے اون سے کسب علوم کرتی تہے اور دروغ اپنی طرف سے اوسپر بڑہاتی تہے جیسا کہ حضرات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ساتھ ارواح طیبہ ملائکہ کے کہ اوس مناسبت سے مورد وحی اور اخبار صادقہ ہوتی تہے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین پیدا ہوئے ممنوع ومحجور ہوگئے اور باز رکہی گئے عروج وولوج سموات سے اور کہا ہے کہ بتولد عیسے علیہ السلام کے ممنوع ہوئی تہے تین آسمانون سے اور ساتھ تولد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد وارادہ کرے عروج آسمان واستراق سمع کا برمی شہاب کہ شعلہ نار ہے روکا جاتا ہے کہ ہرگز خطا نہین کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا منہ جلاتا ہے اور بعض کو فاسد وتباہ کرتا ہے اعضاء عقل۔ معمر نے کہا میں پوچہا زہری سے کہ آیا رمی شہاب وسقوط نجوم ایام جاہلیت مین بہی تہا کہا البتہ لیکن تغلیظ وتشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوی اور بن قتیبہ نے کہا کہ رجم پیش از بعثت حضرت تہا لیکن بعد از بعثت شدت کی گئی حراست مین اور بعضون نے کہا ہے کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تہا لیکن بیہقی عود کرتی تہے اپنی جگہ ذکر البغوی اور شب لیلۃ حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے اور رفیع ہوی بمحل اعلی اور ظاہر کی گئین اوسپر آیات کبری اور محفوظ رکہی گئے نظر سے طرف ماسوی کے اور حاضر کیے گئے واسطے حضرت کے انبیا اور امامت کی اونکی اور ملائکہ کی اور مطلع اور خبردار کیا حضرت کو بہشت ودوزخ پر اور پہنچے اسی جگہ کہ علم وقیاس کسیکا وہان پر دراز نکرسکے اور دیکہا پروردگار کو بچشم سر جیسے کہ ذکر معراج مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور جمع کیا حق تعالی نے درمیان رویت وکلام کے اور شرف کیا حضرت کو اسی عالم مین برویت جمال اپنی کی کہ ملک دنیی وولی کو یہ فضیلت حاصل ومیسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر ومشی کرتی تہے پس بہشت جیسا کہ آپ فرمایا کرتی تہے صحابہ کرام کو واسطے بہین روی کے تا پس بہشت ملائکہ کے لیے باقی رہے اور قتال کیا ملائکہ نے آپکے ہمراہ ہوکر غزوہ بدر وحنین مین اور نگاہ رکہی گئی حضرت کی کتاب پہنچنے قرآن

تبدیل تحریف سے ہر چند کہ سعی کی بہت سی ملاحدہ و معطلہ و قرامطہ نے تغییر و تبدیل اوسکی مین لیکن رائی باب نموے اوسطرف اور تار و نموی اوسکے اظہار نور پر اور تغییر ایک کلمہ کلیہ اوسکے کلمات سے اور آیت کہ ایک ایک سورت سے اور یا وجہ ہونوفرد واحی ملاحدہ اور یہود و نصاری کے اوپر تغییر و تبدیل و افساد و ابطال اوسکے فرمایا اللہ تعالی نے آیت لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنے نہین آتا قرآن مین باطل روبرو اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے نازل کیا گیا ہے حکمت والی ستودہ سے یہ کتاب عزیز مشتمل ہے اوس خبر پر کہ مشتمل ہین اوپر جمیع کتب اور جامع ہے اخبار قرون سالفہ اور احوال امم ماضیہ پر اور اون شرائع و احکام کو کہ انشان اونکا ظاہر و پیدا نہین اونہین جانتا اوسے مگر ایک احبار اہل کتاب سے کہ قطع کرے عمر عزیز اپنی اوسکی تعلیم مین باوجود اس تمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز مین معجزات مین آویگا ان شاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اوسکا جو کوئی چاہے بجلاف اور اسکو کہ نہین ایک کتاب نہی جز انبیاء علیہم السلام کہ کتاب اپنی یاد رکھتی کیا باوجود مرور قرون و سنین کے اوپر اور قرآن میسر و آسان ہے سیما الفال و علمان کو مدت قریب قلیل مین اور نازل کیا اسکو ہی اوپر سات حروف کہ گذرے تسہیل و تیسیر و ترحم و تفضل سے اور تحقیق سبع احرف کی شرح مشکوۃ مین کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہے اوسکی حراست و حفاظت کا اور ہی سبب ہے اوسکی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت و نقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیت انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنی بدرستی ہمنے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اوسکے واسطے البتہ نگاہبان ہین ۱۲ اور حفظ توریت و انجیل کا انبیاء و احبار پر جو کہ اسیواسطے راہ پائی اونمین تحریف و تبدیل نے اور بعضے شافعیہ نے کہا ہے کہ اس جگہ دلیل قوی ہے اوپر ہونے بسملہ کی جزء ہر سورہ کا سو قرآن سے بجہت اثبات اوسکے قرآن ہونے اونہین تو لازم آوے زیادتی پس جب زیادتی متحقق ہوے گمان نقصان ہی متصور ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ لکھنا بسملہ کا اوپر سر ہر سورہ کی اجماع صحابہ ثابت ہے اور بسملہ بمنزل واسطے فصل و جدائی کے درمیان سورے کے ہے اور یہ داخل تغییر نہین ہے کہ موجب شبہ کا مروے اور مخصوص کیا حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانوں تحت العرش کے سے ہے کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبر دین سے مثل اوسکے اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر یہ کہ موکل کیا گیا ہے ساتھہ اوسکے قرین سے اور قرین اوسکا جن سے اور قرین اوسکا ملائکہ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکے واسطے بھی فرمایا البتہ لیکن اعانت دیا ری دی مجھے میرے پروردگار نے اوپر پس اسلام لایا اور امر نہین کرتا مجھے مگر ساتھہ خیر کے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و اطاعت اور ترک تعرض کرنا آنحضرت کی باب مین اور قول اکثر کا یہ ہے کہ مراد حقیقت اسلام ہے اور یہ غیرت نہین خصوصیات آنحضرت سے ہے اور یہ کہ جائز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہے اسے باوردی اور مجازی نے مختصر مین اور ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ نسیان بھی جائز نہین حکایت کیا ہے یہ قول نووی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے بتفصیل اور ذکر اختلاف و تفصیل یہ ہے کہ اجماع کیا ہے اوپر نہونے نسیان کے اقوال و اخبار مین کہ متعلق بتبلیغ شرائع اور وحی کے ہین اور بعضون نے

اخبار مین اختلاف کیا ہے اور نسیان جائز کہا ہے یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہے اور منقصت کہ واجب ہے تنزیہ ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسے اور نہ مذہب جمہور علما یہی ہے لیکن نسیان افعال مین جایز ہے اور وقوع اوسکا نماز مین ساتھہ صحت کے پہونچا ہی پس چار نہین قابل ہونے سے ساتھہ اوسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام مین متضمن حکمت تقرر حکم شریعت اور مشتمل اوپر فائدہ بیان مسئلہ واسطے امت کے اور ادراک امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر مین اور ابقا حصہ بشریت اور احکام جبلیت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساتھہ احتمال حصول شہود خاص اور استغراق اوسمین کہ موجب نسیان اس عالم حواسولی حق ہوتا ہو اور افعال اعضا اور حرکات جوارح اس عالم سے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور خطا اگر مراد ساتھہ اوسکے خطا فی الاجتہاد ہے بعض مواضع مین واقع ہوئی ہے جیسیکہ فدیہ لینا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نہ رکھتے تھے بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تھے اور ایسا ہی نسیان مین لیکن شک حضرت سے ہرگز واقع نہین ہوا کہ متردد ہووین کہ دو رکعت ادا کین ہین یا تین اور نہ یا شک شیطان سے ہے اور یہ ہی کہ میت سوال کیا جاتا ہے آنحضرت سے قبر مین اور کہا جاتا ہے کہ کیا کہتا تھا تو حق مین اس مرد کے کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا کی مسئول نہین ہوتے مین اور انبیا سے قبر مین اور حرام کی گئین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے حضرت سے قال اللہ تعالی وازواجہ امہاتہم فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہاری مائین ہین یعنے حرمت مین حکم مأونکا کرتی ہین بہت تکریم و تعظیم آنحضرت کے اور فرمایا آیت وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا یعنے اور نہین تمکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کو ساتھہ بعد حضرت کی کبھی۔ روضۃ الاحباب مین کہا ہے کہتے ہین کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرماوین مین عائشہ صدیقہ کو ساتھہ نکاح کرون پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ یزید بن ربیعہ نے طمع کی در باب عائشہ رضی اللہ عنہا کی پس پڑہی یہ آیت اوسکے سامنے پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے اور یہ حکم سب ازواج مطہرات کا نہین غیر مخبرات کا ہے جنہون نے کہ دینا و زینت اوسکی چاہی بجاے خدا اور رسول کو چاہا پس جن ازواج نے کہ دینا چاہی اور آنحضرت سے جدا ہوئین اونکی حل مین خلاف ہے۔ امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیا ہے ساتھہ حل اونکے لیکن وہ ازواج کہ وقت وفات تک حضرت کی ساتھہ تہین حرام ہین غیر حضرت پر اور جواز نظر مین دو وجہ ہین اشہر منع ہے اور حکم امومت احترام و اطاعت و تحریم نکاح مین ہے نہ جواز خلوت و نفقہ و میراث مین اور تعدیہ و تجاوز نہین کرتا یہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ نہین بنات حضرت اخوات مومنین ہین اور پر قول اصح کے اسیطرح حرمت ابنا مین ہے اور حقیقت مین سبب حرمت ازواج کا یہ ہے کہ آنحضرت قبر شریف مین حی اور زندہ ہین اسیواسطے کہا ہے کہ عدت وفات اونپر واجب نہین و صہل اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہے حضرت کیطرف جیسے کہ آپنے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اوسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما مین آئی ہے ہمان ابنای وابنار بتنی اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما

یعنے یہ دونو دو بیٹے میرے ہین اور دو بیٹے میری بیٹی کے بانحا یا بدرستیکہ مین دوست رکھتا ہون ان دونو کو پس دوست رکھہ تو ان دونو کو اور دوست رکھہ جو ان دونو کو دوست رکھے اور دوسری حدیث مین آیا ہے ان ابنی ہذین ریحانتای من الدنیا یعنے بدرستی یہ دونون فرزند میرے دو ریحان میرے ہین دنیا سے اور یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرماتے تھے بلاؤ میرے پاس میرے دونون فرزندونکو پس گلے سے لگاتے اور پیار کرتے انہین اور شان امام حسن مین فرمایا ان ابنی ہذا سید یعنی تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت امام حسین جگر گوشۂ امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونون صاحبزادونکے سجدہ مین حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپنے سر مبارک سجدہ سے نہ اوٹھایا اور سجدہ دراز کیا پس صحابہ نے بسبب درازی سجدہ کے سوال کیا اور کہا مگر وحی تمہارے پر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پس ناخوش جانا نے شتابی کو جب تک وہ اپنی قضای حاجت کرے اور راز انجملہ یہ ہے کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہے یعنے سود مند نہین الا نسب و سبب حضرت اور مراد بہ نسب اولاد ہے اور مقصود بہ سبب ازواج اور اسی واسطے تزویج کیا امیر المومنین عمر نے بنت فاطمہ زہرا کو باسید داری اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہ ہے کہ تزویج نکیا جاوے اور پر بنات حضرت کے یعنے اگر کوئی دختر دختران حضرت سے نکاح مین کسی مرد کے ہو تو نہین سزاوار اوس مرد کو کہ اوسپر دوسری زن خواستگاری کرے اور راصل اس باب مین قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے دختر ابوجہل کو کہ مسلمان ہو کر مدینہ مین آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آئین پس آنحضرت اوٹھے اور اوپر منبر کے تشریف لیگئے اور خطبہ پڑہا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشۂ میری ہے اور مین روا نہین رکھتا اور خوش نہین آتا مجھے کہ ستاوین اوسکو فتنہ مین ڈالین اوسے اور مجھے ایذا دیتا ہی جو کوئی ستاتا ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور رنجی ستاتا ہے کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر ابی جہل کو سو گندنجا کہ جمع و فراہم نہین ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کی نکاح مین چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی آپنے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت ذو احرام کیا حضرت علی پر نکاح اور پر حضرت فاطمہ کی تا مدت حیات فاطمہ تک اور فرمایا ای علی مین تجکو دوست رکھتا ہون اور دوست رکھتا ہون کہ آزار دیوے تو فاطمہ کو کہ لازم آوی اوسے آزار میرا اور متعلق اس حدیث کا خصوص بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی ہے لیکن چونکہ علت ایذا ہی جاری کیجاتی ہے سب بنات مین قندبر اور یہ کہ اجتماع دو ضرتی نکیجاوے تتمہ ترجمہ عجائب القصص مین کہ تحریر ہی ہے اور روایت مین آیا ہے کہ دو رکعت گیا تجاب کہ درمیان تھا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب بمسامت عین کعبہ کی اور منجملہ خصائص حضرت سے ایک یہ ہے کہ جسنے دیکھا حضرت کو خواب مین دیکھا اوسنے حق و راست بے شک و شبہ اسواسطے کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہین ہوتا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا من رانی فقد رای الحق یعنے جسنے دیکھا مجھے پس تحقیق دیکھا حق و راست مرادی دیکھنا خواب مین اور روایت جابر مین آیا ہے من رانی فی المنام

فقدرانی یعنی جسنے دیکھا مجھے خواب مین پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حق تعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہے ہر صورت کہ چاہے متمثل ہووے لیکن قادر نہین کیا اوسکو کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہووے اسواسطے کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت وضلالت مین تضاد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ فضیلت شامل ساری انبیا کو ہے کہ شیطان متمثل نہین ہوسکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب مواہب لدنیہ اسی خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لایا ہے اور دیکھنے حضرت رسول مقبول مین یہ شرط نہین کہ بصورت خاص حضرت مشرف بزیارت ہو بلکہ جس صورت مین دیکھا حضرت ہی کو دیکھا بعضون نے تعریف مراد کی ہے اور بعض نے تنکیر اور کہتے ہین کہ جو کوئی ابن سیرین پاس کہ معبر ین خواب سے تھا آتا اور کہتا کہ مین خواب مین حضرت کو دیکھا ہے پوچھتا کس صورت پر میرے سامنے ظاہر کرا گر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت اوس صورت پر نہ تھی ابن سیرین کہتے کہ تو نے حضرت کو نہین دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہے واللہ اعلم اور کسی نے روبرو حضرت عباس کے کہا کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھا ہے پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تو نے قول جمہور محدثین یہ ہے ہر صورت کہ دیکھی گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم واکمل ہے اور تفاوت حال پر ایا ہے جسکا آئمہ خیال صاف تر اور بنور اسلام منور تر رویت اوسکی درست تر اور کامل تر غرض کہ تحقیق اس مقام کی بہت ہے تمام وکمال شیخ نے شرح مشکوۃ مین لکھی ہے وہان دیکھنا چاہیے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا کہ میرا باپ بوڑھا ہے ملازمت شریف مین حاضر نہین ہوسکتا لیکن خواب مین مشرف بزیارت ہوا ہے فرمایا من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ یعنے جسنے دیکھا مجھے خواب مین عنقریب ہے کہ دیکھے مجھے بیداری مین علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حالت بیداری مین بعد از وفات شریف اختلاف ہے صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ کسی نہین پہونچا ہمین کسی ایک صحابہ ومن بعد ہم سے یہ قول صحت کو باوجود یکہ رنج واندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شدید و سخت ہوا اتنا تابی یکہ وفات پائی اوسی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چھ مہینے پیچھے حالانکہ فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تھا نقل نہین کیا اونسے رویت حضرت اس مدت فراق مین لیکن صلحا سے حکایتین اس باب مین - توشیح نعری المارزی اور رجعت النفوس بن ابی جمرہ - اور روضۃ الریاض عفیف یافعی - اور رسالہ شیخ صفی الدین بن ابی منصور اور سوا اسکے اور تصانیف مین اور یہی مواہب مین عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہے کہ کما یہ تحقیق ذکر کیا گیا ہے جماعہ خلف وسلف سے کہ تصدیق کی ساتھہ اس حدیث من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ کے کہ دیکھا اونھون نے حضرت کو خواب مین پس ازان دیکھا بیداری مین اور حضرت سے پوچھین وہ چیزین کہ اونھین مشوش کرتی پس خبر دی اونھین بمشہود کا اور ظاہر کین راہین کہ اونسے کشود حاصل ہوا اور ویسا ہی وقوع مین آیا بے زیادت ونقصان اور کہا ہے کہ منکر رویت آیا بکرامات اولیا تصدیق رکھتا ہے یا نہین اگر نہین رکھتا اوسے بحث نہین چاہیے کرنا جو چیز ہم اثبات کرین وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق رکھی کہنا چاہیے کہ یہ اونھین مین سے ہے

اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیا کو برق عادات اشیای غریب عالم علوی وسفلی مین کہ سایر الناس کو اوسطرف راہ نہین اور یہی صاحب مواہب نے کہا کہ شیخ ابو النصور نے اپنے رسالہ مین کہا ہے سکتے ہین شیخ ابو العباس تسطلانی ایک مرتبہ آئے حضرت پاس پس فرمایا حضرت نے او نہین اقتدا اللہ بنبیک یا احمد یعنے دستگیری کری خدا تعالی تجھے ای احمد اور کہا شیخ ابو العباس حران نے کہ آیا مین نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایکبار دیکھا یعنی کہ آنحضرت مناشیر اولیا ر ولایتون کو لکھتے ہین اور لکھا آنحضرت نے واسطے میری بہائی کے کہ محمد نام رکھتا تھا ایک فرمان کہا یعنی یا رسول اللہ میری واسطے نہین لکھتے جیسا میرے بہائیکے لیے لکھا آپ نے فرمایا کہ اوسکو ایک مقام ہی سوائی اسکے اور امام حجۃ الاسلام کتاب المنقذ من الضلال مین کہتے ہین کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری مین ملائکہ اور ارواح انبیا کو اور سنتے ہین اونسے آوازین اور اقتباس کرتے ہین اونسے انوار اور استفادہ کرتے ہین حکایت کیا گیا ہی سید نور الدین رنجی ولد سید صفی الدین اور سید عفیف الدین سے کہ سنا بعض زیارات مین جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر شریف سے اور رسواہب لدنیہ مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہے اور حکایت کرتے ہین شیخ ابو العباس مرسی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنے کو مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور یہ معمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و آداب سلوک مناہج حضرت اوپر طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہے الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنے احسان وہ ہی کہ عبادت کرے تو خدا کی کویا کہ تو اوسے دیکھتا ہی۔ حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہے بیداری مین یہی اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص بصورت مثال ایک نہین ساتہ صورتون بہت کی متصور ہوتا ہی عوام کو خواب مین اور خواص کو بیداری مین اور رسواہب مین کہا ہے جو کوئی تصدیق بکرامات اولیا کرتا ہی قائل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی اون پر احوال اشیا عالم علوی وسفلی مین مثل و مشتبہ نہین ہوتی اوسپر کوئی چیز اس باب مین اور امام غزالی نے کہا ہے کہ جو چیز عوام خواب مین دیکھین خواص بیداری مین پاوین اور جو کچہ کہ وہ بکسب حاصل کرین خواص بموہبت اور جملہ خصایص حضرت سے وہ ہی کہ نام رکھنا ساتہ نام شریف کی میمون و مبارک و نافع ہے دنیا و آخرت مین۔ روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایستادہ کیے جاوینگے دو بندے درگاہ حق مین اور حکم ہوگا کہ انہین بہشت مین لیجاو دین وہ دونون عرض کرینگے کہ ہم کس سبب مستحق و سزاوار بہشت کی ہوے حالانکہ ہمسے کوئی عمل استحقاق بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انہین بہشت مین لیجاؤ کہ میں سوگند بنفس خود یاد فرمائی ہے کہ آتش مین نہ آوی جسکا کہ نام احمد و محمد ہے اور علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ کہا کوئی مائدہ نہین کہ حاضر ہووے اوسپر وہ شخص کہ نام اوسکا احمد یا محمد ہے مگر یہ کہ پاک کرے خدا تعالی اوس منزل کو کہ رکہا گیا ہے وہ مائدہ اوسمین ہر روز دو بار۔ روایت کیا اسے ابو المنصور دیلمی نے اور آیا ہے کہ اگر جمع ہو ایک قوم واسطے مشورت کی اور اوسمین نام کسیکا محمد ہے البتہ برکت ہووے اوس مشورت مین اور آیا ہے جسکا نام محمد ہو آنحضرت اوسکی شفاعت

فرماوین اور بہشت مین لاوین ۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مین حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ آگے اونکے بنا بر تعظیم کے کھڑا ہوگیا پھر ان مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرتا ہے پس حضرت غوث پاک کھڑے ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دو نیچ تمہرے حرام ہے ظاہرا یہ بشارت نیچے اس تسمیہ یا برکت کا ہے اور علما کو جواز تسمیہ باسم مبارک آنحضرت اتفاق ہے اور کنیت مین اختلاف کہ وہ ابوالقاسم ہے خواہ محمد نام ہو یا نہو بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کی منع کیا ہے اور تنہا نام یا کنیت کو جائز رکھا ہے اور یہ قول صحیح تر ہے اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین ۔ مذہب شافعی منع مطلق ہے ۔ اور مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہے ۔ اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہے اوسے کہ جسکا نام محمد نہو اور جو کوئی کہ تامل بہ تجویز مطلق ہے مخصوص کرتا ہے منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور یہ قول نزدیک تر بصواب ہے انتہی اور از انجملہ یہ ہے کہ مستحب ہے غسل تطیب واسطے قرأت حدیث آنحضرت اور چاہیے کہ نزدیک پڑہنے حدیث کی آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات مین جب آپ تکلم فرماتے تھے قولہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اے ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آواز اونکو اوپر آواز پیغمبر کے ۔ اسواسطے کہ کلام حضرت کہ مروی و ماثور ہے بعد حضرت کے در رفعت ہین مثل کلام آپکے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ پڑہا جاوے اوپر مکان عالی مرتفع کے ۔ روایت ہے سطرف سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بیٹھکے کہ نکلیگا چاہتے ہو حدیث یا مسائل اگر کہتے مسائل جلد باہر آتے گھر سے اور تعلیم مسائل کرتے اور غیر اس روایت مین آیا ہے کہ بیٹھے رہتے اندر سے جواب مسائل کا اور اگر کہتے کہ ہم خواہان و طالب حدیث ہین غسل خانہ مین جاتے پس غسل کرتے اور جامہ سفید پہنتے اور عمامہ سفید سر پر رکھتے اور طیلسان پہنتے اور تطیب کرتے اور رکھی جاتی کرسی پس باہر آتے اور بیٹھتے اوپر اور تخیر بعود کرتے اور تحدیث کرتے بخشوع و وقار اور نہ بیٹھتے کرسی پر مگر وقت تحدیث مین اور کہتے ہین کہ امام مالک نے یہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی تھی اور تحقیق مکروہ رکھا ہے قتادہ اور مالک اور جماعت نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے اور رہتا عمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہین کہ احترام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت و سماع حدیث و سماع اسم مبارک و سیرت حضرت لازم ہین لازم تہا اور چاہیے کہ وقت قرأت حدیث واسطے آنکے تعظیم کرے کہ اسمین قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے واسطے غیر کے حضور اسواسطے فاسقون رکے اور بدعتیونکے اور تھے کہ قطع حدیث نکرتے تھے اور حرکت اگرچہ کوئی ضرر و آفت لاحق ابدان اونکے ہوتی صبر کرتے اوسپر بجہت احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ بنکتہ یا عقرب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو اثنای قرأت حدیث مین کاٹا اونھون نے جنبش نکی اور صبر و تحمل کیا اوسپر اور قطع نکیا حدیث نبوی کو از جہۃ تعظیم و توقیر حدیث پیغمبر کے اگرچہ ایسی حالت مین معذور تھے پس حرکت و قیام بضرورت کیا گنجایش رکھی سیما کہ مضاف ہو ساتھ اوسکے کلام سیوہ ذکر کیا اسے ابن الحاج نے مدخل مین اور قوت القلوب مین لکھا ہے کہ بحیرہ پڑتی نظر کی اوپر جمال ہدایت تمثال حضرت کی دو کشائش کار دشوار حاصل ہوتی ہے کار دونکے اربعینیات مین نہین حاصل ہوتی ۔ اور یہ معجزات و خصائص سید انبیا سے ہوسکے اور انبیا مین سے تھے اور اسے خصائص حضرت سے لکھا ہے قال الشاعر

قطعات منت خدا را کہ باز آمدی و بردہ نور ہدایت تو ظلام ضلال را۔ بوی کرامتی و گرنہ نسیم از زلف پریشان تو خوشتر و فرخندہ فال را۔ تو مستجمع اگر نمی تمثال وسعادت یا بم۔ مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول۔ دارم امید کہ ناامید نگردم زورت۔ چون نہم مسائل و مشکل نوکری سئول۔ **اور** خصائص آنحضرت میں مرقوم ہے کہ صحابہ حضرت سب عدول تھے باعتبار ظواہر کتاب وسنت کی کہ مدح وتعدیل انکی میں وارد ہوئی ہیں پس بحث وتکرار نکی جاوے عدالت کسی ایک کی انمیں سے جیسکہ سائر روات حدیث سے **اور** حدیث کو بانفراد صحابی فرد وغریب نہیں کہتے بلکہ غیر واحد تابعین ومن بعدہم سے **اور** اہل سنت وجماعت نے اجماع کیا ہے اوپر تعدیل صحابہ کے اگرچہ بعضے اونسے ملابس فتنہ ہوئی ہیں اور بحسن ظن کہتے ہیں کہ ملابست فتنہ اونسے اور وقوع اونمیں بخطا در اجتہاد اور تاویل ہیں تھا اور نظر کرتے ہیں فضائل ومآثر اونکے میں بیچ امتثال وانتہا اوامر نواہی آنحضرت کے اور حضور اونکا اپنے ساتھ غزو وجہاد وفتح اقالیم وبلاد میں اور تبلیغ احکام وہدایت ناس ساتھ مواظبت ملازمت کے اوپر نماز وروزہ وزکوۃ اور انواع قربات وصفات کمال کی شجاعت وبراعت وکرم واخلاق حمیدہ کہ نہ تھا کسی امت میں امم سالفہ سے **اور** جمہور علما اس بات پر ہیں کہ صحابہ خیار امت اور افاضل امت ہیں اور جو کوئی انسے پیچھے ہوا انکو مرتبہ کو نہیں پہنچا **اور** قول بعض محدثین کا یہ ہے کہ خیریت وافضلیت مخصوص اون صحابہ کے ساتھ ہے کہ معتد بود ازانتی صحبت اونکی اور بہت تھا استفاضہ واستفادہ اونکا حضرت سے لیکن مختار اول ہے **اور** حق یہ ہے کہ فضیلت وخیریت حضرت بحصول ایمان عیانی اور یقین کے مخصوص بصحابہ ہے کہ اور کوئی نہیں رکھتا **اور** احادیث کہ فضل آخرامت میں وارد ہوئی ہیں دوسری سے ہیں کہ ایمان بالغیب جیسکہ یومنون بالغیب میں ساتھ اس وجہ کی تفسیر کیا ہے واللہ اعلم **اور** خصائص آنحضرت سے ایک یہ ہے کہ نمازی خطاب کرتا ہی حضرت کو السلام علی اللہ السلام علی جبریل السلام علی میکائیل السلام علی فلان پس آنحضرت نماز سے پیچھے منہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السلام علی اللہ نکہو اسواسطے کہ خدا خود سلام ہے یعنی سالم نقائص وآفات سے اور سلامتی بخشنے والا بندونکا پس سلام دینا کہ جو ہم خود احتیاج ہی پہنچا ہے اور کچھ معنی نہیں رکھتا اور جب تم نماز میں بیٹھو کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جسوقت مصلے نے یہ کہا پہنچا ہر عبد صالح کو کہ آسمان وزمین میں ہے الحدیث۔ پس اس جملہ تخصیص واقع ہوئی ساتھ سلام کے آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی نے شرح صحیح بخاری میں کہا ہے کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تھے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم **اور** از انجملہ یہ ہے کہ بسبب حضرت پکارنے احاد کے اگرچہ نماز میں ہو اور شاہد اس حدیث کا سعید بن المعلی ہے کہ کہا در حالت نماز مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا یعنی جواب دیا آپ نے فرمایا کیا نہیں کہا خدا تعالی نے استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی جواب دو خدا اور رسول کو جسوقت پکارین تمہین واسطے کہ زندہ کرتا ہے تمہین پس اجابت دعوت فرض ہے گو نماز ہو تاہے تارک اسکو عاصی اسمین ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہے یا نہین قول صاحب ہدایہ یہ ہے کہ نہیں ہوتی ایک جماعت شافعیہ وغیرہ سے کہ باطل نہیں ہوتی اور بقول بعض باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی پیر معلوم نہیں ہوتی واللہ اعلم **اور**

از انجملہ ہے کہ دروغ نگفتہ حضرت پر مثل دروغ گفتن کسے ہے غیر از دنی پس ہر دروغ کہ از آنحضرت پر قبول نکنند و روایت او نکنند اگرچہ توبہ کرے جیسا کہ ذکر کردیا ہے جماعہ محدثین را و در سعید بن مسیب روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت کی او پر دروغ کہا پس پہنچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی ابن ابیطالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ اس شخص کو مار ڈالو اور شیخ محمد جوینی پدر امام الحرمین اسطرف گئے ہیں کہ تعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے لیکن ائمہ حدیث نے اونکی موافقت اس قول میں نہیں کی اور حق وہ ہے کہ دروغ باہم ہنا حضرت پر فاسقہ غلیظہ اور موبقہ کبیرہ ہے لیکن کافر نہیں ہوتا صاحب اوسکا استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکے عیان ہوویں مقبول ہے اور نہیں شہادت و روایت میں اور از انجملہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہوں صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہیں خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار یہی ہے اور کتب کلامیہ میں تفصیل اسکی ہے لیکن حق یہی مجمل ہے اور از انجملہ یہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین پر جنون اور اغماء طویل جائز نہیں اور تنبیہ کیا ہے سبکی نے اس پر کہ اغماء انبیا کا مخالف اغماء اور روں کے ہے اور غلبہ اوجاع سے ہے اور پر حواس ظاہرہ کی بنا اور پر قلب کے سوا اسکے کہ دار دہوا ہے کہ آنکھیں انبیا کی خواب کرتی ہیں نہ دل اور جب نگاہ داشتہ انکی دلونکی خواب سے کہ سبکتر اغماء سے ہے کی گئی پس اغماء سے بطریق اولی اور یہی سبکی نے کہا ہے کہ انبیا پر کوری جائز نہیں کہ یہ نقص ہے اور امی نہیں ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہے شعیب سے ثابت نہیں ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ حائل ہوا تا سبب شدت حزن لیکن مرتفع ہوگیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وابیضت عیناہ من الحزن ہیں یعنی اور سفید ہوگئیں اور نہ آنکھیں اوسکی عم سے کہا ہے کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر بکا کہ سبب اوسکی سفیدی معلوم ہوتی تھی اور دلیل صحت اس قول پر یہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا میں ہے نہ حصول عمی میں بعد ازاں کہا ہے کہ اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام اندھے ہوگئے تھے بالکل پس کیا حق تعالی نے انہیں بصیر پھر وقت القای قمیص یوسف علیہ السلام کو اور بعضے کہتے ہیں کہ بصر اونکی کثرت بکا سے ضعیف ہوگئی تھی بوقت القای پیراہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے منہ پر قوی و تیز ہوگئی بصر اونکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب علیہ السلام کا مشہور ہے حکم ساتھ عدم ثبوت اوسکے تحکم ہے اور صحیح باب یعقوب میں عمی ہے اسواسطے فرمایا فارتد بصیرا یعنے پس ہوگیا بینا اور مقاتل نے کہا ہے کہ مدت چھیاسی برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تا القمیص یوسف علیہ السلام انکشاف بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہ ہے کہ جو کوئی دشنام گوئی یا تنقیص جناب آنحضرت کرے ساتھ کسی وجہ کے وجوہ سب صریح یا بکنایہ واجب ہے قتل اوسکا اس قول میں اتفاق ہے اختلاف اسمیں ہے کہ یقتل بطریق حد ہے یا بفعل مارنا چاہیے طلب توبہ نہیں چاہیے یا بحکم ردت کہ توبہ چاہیے طلب کرنا اگر توبہ بحالا یا عفو کریں لیکن مختار قول اول ہے اور یہ اوس صورت میں ہے کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہے اور اسلام لایا ذکر کریں اور یہ بحث آخر کتاب میں تفصیل آویگا ان شاء اللہ تعالی اور از انجملہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ عرض حضرت میں واسطے عیادت و پرسش کے آئے اور مواہب میں مذکور ہے کہ نماز دادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

فوج فوج مسلمانون نے بی امامی دعای جنازہ کے کہ مشہور ہے ذکر کیا اس روایت کو بیہقی اور ابن سعد وغیرہما نے اور دفنون ہوے حضرتؐ بعد تین دن کے
اور بچھایا گیا واسطے آنحضرتؐ کے لحد مین قطیفہ کہ بچھاتے تھے نیچے آپکے اور یہ دونو امر جائز نہین غیر آنحضرتؐ کیواسطے انتہی اور بعضون نے کہا ہے کہ قطیفہ مخصوص تھا
کہ والی آنحضرتؐ سے تھا بچھا دیا تھا بدی علم واطلاع صحابہ کے کوئی اور بعد از حضرت نیچے اپنے نہ بچھاوی کہ اوسکے حق مین مکروہ ہا اور زمین مظلم وتاریک
ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ محل اوسکے مین آویگا اور از انجملہ یہ ہے کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہین کھاتی اسطرح
مواہب مین بھی مرقوم ہے اور بعض اولیا واللہ سے بھی نقل کرتے ہین جیسے کہ شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی مجد مرو دہ برس کے کسی تقریب سے کہ کھولی تھی بدن و
کفن باقی تھا لیکن تقریب یہ ہے کہ لوگ چاہتے تھے کہ برادر زادہ انکے کو کہ جوان صالح تھا اونکی قبر مین دفن کرین چنانچہ مکہ معظمہ مین عادت ہے کہ اموات کو
تم کا قبر بزرگون مین دفن کرتے ہین اور ظاہر وہ ہے کہ نکھا نا زمین کا جسد شریف کو کھا نا یہ ہے حیات ہے اور یہ مخصوص باتحضرتؐ اور حضرات انبیا ہے اور
خصائص حضرتؐ سے یہ ہے کہ میراث مال حضرتؐ مین جاری نہین ہوتی بلکہ باقی رہتے تھے کہ حضرتؐ کا اونکی ملک مین اور بعض نے کہا ہے کہ وہ مال صدقہ
ہوجاتا ہے اور یہی قول صواب ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ما ترکنا وہ صدقہ یعنے ترکہ ہمارا صدقہ ہے صرف کیا جاوے جس مصارف مین کہ آنحضرتؐ
صرف فرماتے تھے اہل وعیال و فرزندان و نفقہ اور ضیافہ مسلمین مین اپنی حیات مین اور بعد ارتحال حضرتؐ کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنے کے
اور غیر کو جائز نہین مگر ثلث اور اسطرح حکم سارے انبیا کا ہے کہ اونکی اموال مین ارث نہین ہوتی اور اس طرق پر جواب دیا جاتا ہے قول حق تعالے کے
ورث سلیمان داود یعنے میراث لیگیا سلیمان داود سے اور قول حق سبحانہ سے رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی یعنے ای رب میرے
بخش مجھے اپنے پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوی مجھسے۔ مراد ارث سے نبوت و علم ہے کمذا فی المواہب اللدنیہ اور از انجملہ یہ ہے کہ جسد مبارک حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور اسطرح سارے انبیا علیہم السلام اور آنحضرتؐ نماز پڑھتے ہین اپنی قبر مین باذان واقامت اور حکایت کیا
ابن زبالہ نے اور ابی النجار نے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید بن المسیب مسجد مین تھا کہتا ہے سعید کہ متوحش ہوا مین
جب وقت ظہر ہوا نزدیک قبر شریف کے کیا مین آواز اذان سنی مینے اور نماز ظہر مینے ادا کی پس سنی مینے اذان واقامت قبر مین واسطے ہر نماز کے
تا کہ گذرے تین دن رات اور پھرے لوگ اور عود کیا موذنون نے پس سنی مینے اذان اونکی جیسیکہ سنی مینے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ نہ ہوا
قول صاحب مواہب اور مدارج کا تشبیہ جانا چاہیے کہ بجواز اتفاق حیات پیغمبر مین اختلاف کیا ہے کہ زندہ قبر مین ہین یا نہین جای معین مین
بلکہ جس جگہ خدا چاہے بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہ ہین کہ مقید بجای معین نہو دی بعضے کہتے ہین کہ بعد جسد شریف قبر مین رکھا اور لوگی
خروج پر دلیل نہین رکھتے ہم پس ثابت ہوا یہ ہے کہ اسی بقعہ مین ہو اور اگر کہین یہ بقعہ تنگ ہی مناسب نہین جس جسد شریف اوسمین جواب اوسکا
یہ ہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ نسخت وفراخی کیجاتی ہے قبر مومن مین ستر در ستر کہ جگہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نسخت اوسکی دائرہ

قیاس صحیح ہے **اور** اگر کہیں کہ خود وس اعلی النسب اولی ہے واسطے تکمیل و استقرار آنحضرتؐ کے بقعہ قبر سے جواب اوسکا یہ ہے کہ کوئی بہشت بہتر و شریف تر شریف سے نہیں اگر حضرتؐ اوس جگہ ہووین۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اگر اس بقعہ کو کہ ضم اعضائے شریفہ حضرتؐ کیا ہے تمام اماکن و مواضع پر تفضیل و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش مجیدہ پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسمین **اور** حدیث شب معراج کہ آنحضرتؐ نے فرمایا دیکھا مینے موسی کو کہ نماز اوا کرتا تھا اپنی قبر مین سو یہ اس قول کا ہے **اور** حدیث دیکھنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر **اور** حدیث دوسری کہ دیکھا مینے موسی کو کہ ساتھ ستر ہزار بنی اسرائیل کی حج مین آتے تھے اور تلبیہ کہتے تھے ناظر اطلاق مکان مین ہے **اور** اگر کہیں قرآن مجید ناطق ہے بموت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **قال اللہ تعالے** انک میت وانہم میتون یعنے بدرستیکہ تو مرنیوالا ہے اور یہ سب مرنیوالے ہین **اور** فرمایا آنحضرتؐ نے انی رجل مقبوض یعنی بدرستی کہ مین ایک مرد مقبوض ہون **اور** صدیق اکبرؓ نے فرمایا فان محمدا قد مات یعنے پس بدرستی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوی اور اجماع امت اسی پر ہے جواب اوسکا یہ کہ حضرتؐ نے دو دفعہ موت چکھا بعد ازان زندہ کیا اونہین حق تعالی نے جیسیکہ حدیث مین آیا ہے کہ مین گرامی تر ہون خدا کی نزدیک کہ چھوڑے مجھے قبر مین زیادہ اور پر چالیس دن کے **اور** یہی حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہے اجسادِ انبیا کو زمین پر پس آنحضرتؐ زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی کے ساتھ اوس بدن کے کہ حیات شریف مین رکھتے تھے اور یہ اکمل ہی حیات شہدا سے کہ روحانی اخروی ہے اور حق تعالی قادر ہے کہ نگاہ رکھے ارواح کو بے ابدان ولیکن نقل وارد ہوئی ہے بودِ ارواح ابدان مین جیسا کہ ہونا موسی علیہ السلام کا نماز گذارندہ قبر مین اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین حاجت بطعام و شراب وغیر ذالک صفات جسام سے مشاہدہ و محسوس تھا وہانکا معاملہ بھی مقتبس علیہ ہی پر ہووے بلکہ اونہین عالم برزخ مین احکام ہووین اور احتیاج بطعام و شراب اور امثال اوسکے امر عادی ہے اور وہانکا حال برخلاف عادت ہووے اور ہو سکتا ہے کہ برواح و نسایم اور مانند اونکے ارزاق روحانی سے ہووے جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہے یرزقون فرحین یعنے روزی دیے جاتے ہین اوس حال مین کہ خوش و خرم ہین اور اگر طعام بہشت سے مراد ہو تو بھی عجب نہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہے تطعمنی و یسقینی یعنی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ لیکن علم و ادراک و سماع انبیا مین شک نہین بلکہ سائر اموات مین تصریح کیا ہے اسے علما نے ایسا ہی پایا جاتا ہے مواہب و مدارج مین **اور** احادیث مین آیا ہے کہ حج ادا کرتے ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر و تسبیح کرتے ہین **اور** اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین یہ اعمال کسواسطے کرتے ہین جواب اعتراض یہ ہے کہ عالم برزخ پر احکام دنیا جاری ہین استکسار اعمال و زیادت اجور سے اور کہا ہے حاصل ہوتا ہے عمل بی تکلیف اور پر راہ تلذذ و ذوق و شوق کی جیسے کہ نوافل و تطوعات کا حال ہے اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑھتے ہین اور قرآن خوانی **اور** جملہ خصایص حضرتؐ سے یہ ہے کہ معین و مقرر روضۂ مبارک حضرت پر ایک فرشتہ ہے کہ پہونچاتا ہے صلوات و سلام طرف زائر سے روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم سے اور تصحیح کیا ہے اوسے حاکم نے ساتھ اس لفظ کے ان اللہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام یعنے بدرستی واسطے خدا کی فرشتے ہین کہ پھرتے ہین زمین مین پہونچاتے ہین مجھے سے

امت کی طرف سے سلام اور ازانجملہ وہی عرض کیے جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کی اور استغفار فرماتے ہیں خاص اوسکے لیے اور روایت کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہیں مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہیں حضرتؐ پر اعمال امت کے صبح و شام پس پہچانتے ہیں اونکو حضرتؐ ساتھ نشانوں اونکے اور اعمال اونکی اور بعض روایت میں یوں آیا ہی کہ عرض کیے جاتے ہیں حضرتؐ پر اعمال امت کے جو اونمیں بہتیں اونکو میں ستر و پوشش کرتا ہوں اور وہ جو بنیک ہیں عرض کرتا ہوں بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نکرنا گناہوں کا ہوگا یا ستر الٰہی جاری ہی اوسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتی ہیں اور جو عرض نہیں کیے جاتے محو و ساقط ہوتی ہیں درجہ اعتبار سے فافہم و باللہ التوفیق اور معارج میں ہی کہ حدیث کعب الاحبار میں آیا ہی کہ پچاگاہ دیگاہ ستر ہزار فرشتے قبر شریف پر نازل ہوتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور مارتے ہیں بازو اپنے اور جب آپ مبعوث ہوتے ہیں قبر سے باہر آتا ہے درمیان ان فرشتوں کے اور لیجاتے ہیں آنحضرتؐ کو بدرگاہ رب العزت اور ازانجملہ وہ ہے کہ منبر آنحضرتؐ کہ مسجد شریف میں ہے بالائے حوض حضرتؐ کے ہے اور ایک گروہ اسطرف گئی ہیں کہ یہ اخبار ہی اوس منبر سے کہ اوسدن واسطے حضرتؐ کے بنا کریں نہ یہ منبر کہ مسجد شریف میں ہی اور یہ قول نہایت بعید ہے سیاق لفظ حدیث سے کہ فرمایا ہی ما بین حجرہ میری اور منبر میرے ایک باغ ہے باغوں جنت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے ظاہر و متبادر اس کلام سے وہی منبر ہے کہ وسطے تجدید روضہ مقدسہ کے مذکور ہی ایسا ہی مذکور ہے تاریخ مدینہ میں اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ اختلاف نہیں کیا کسی ایک نے علماء سے جسکے کہ یہ محمول اوپر ظاہر کے ہے اور یہ حق ہی اور محسوس و موجود اور قدرت شامل ہی سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دی ہی خبر صادق نے امور غیب سے ایمان اوسپر واجب ہے اور ازانجملہ وہ ہی درمیان منبر اور قبر شریف حضرتؐ کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے روایت کیا اسی بخاری نے ساتھ لفظ ما بین بیتی و منبری کے یعنی درمیان گھر میری کے اور منبر کے اس جگہ تکلم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ ہی بروضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے کہا ہی کہ طاعت و عبادت اس مقام میں موصل الی الجنۃ ہی اور یہ دو قول ضعیف ہیں اور بعید اسواسطے کہ تشبیہ بریاض جنت و نزول رحمت و اتصال غیر بروضہ جنت اور ترتب ثواب اوسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہی اور مخصوص ساتھ اس مسجد شریف و منبر منیف کی نہیں اور اگر حمل اوپر رحمت خاص اور روضہ مخصوص کے جنت سے کریں یہ بھی خالی بعید سے نہیں اور تکلیف سے اور راجح وہ ہی کہ کلام محمول اوپر حقیقت ظاہر اپنی کرے کہ ما بین حجرہ آنحضرتؐ و منبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سے باعتبار اس معنی کی کہ فردای قیامت وہی بہشت بریں میں نقل کریں اور مانند سائر بقاع ارض فانی و مستملک نکریں جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہی اور اتفاق جماعہ علما کو اوسکے ساتھ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر علما حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہے اور ابن ابی جمرہ کہ کبار علماء مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکھے کہ عین یہ بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت سے ہووے کہ اوس جگہ سے دار دنیا میں پہونچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور مقام ابراہیم میں واقع ہے اور بعد از قیام قیامت بھی بمقام اصلی اوسکی بجا ہوویں اور نزول رحمت و استحقاق جنت لازم مزید فضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آتا ہوں میں باب جنت کے تین دن قیامت کے اور استفتاح کرتا ہوں میں پس کہتا ہی خازن جنت کو بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک یعنی ساتھ تیرے امر کیا گیا ہوں میں کہ نکھولوں میں دروازہ بہشت

واسطے کسی ایک کے پہلے تجھے اور جائز ہے کہ یہ معنی قسم کے ہووے اور یہ معنی اصح فی الذہن ہیں اور از انجملہ وہی کہ محشور ہووین حضرت سوار اوپر براق کے اور کسوت و خلعت دیا جاوے اعظم و انفس حلل جنت سے۔ حدیث مین آیا ہی کہ حشر کیے جاوین لوگ قیامت کے دن پس ہونگین اور میری امت مقام بلند پر اور پہناوے مجھے میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر آسمان کرسی کے نہین کرسی ہوتا وہان کوئی ایسے مقام مین کہ شک لیجاوین اوسپر اولین و آخرین اور از انجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے اونہین مقام محمود۔ مجاہد ذکر کیا ہی تفسیر سے ہی کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور عبداللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کرسی کے اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہی کہ ایسا مقام کہ تعریف اوسکی کرین جو کوئی وہان کہ ہی اور جو کوئی اوسے بیجا نے اور یہ مطلق ہی ہر تمام مین کہ متضمن ہی کہ امت کو اور مشہور یہ ہی کہ وہ مقام شفاعت ہی بکذا فی المواہب اور از انجملہ یہ ہی کہ دیا جاوے حضرت کو لواء الحمد قیامت کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوای اونکے نیچے اوس لواء کے ہووین اور عطا کیا جاوے وسیلہ کا اعلے درجہ بہشت مین

وہ بھی مخصوص بآنحضرت ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیمت وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر ولواء الحمد بیدی ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی یعنے مین ہون سید اولاد آدم قیامت کے دن اور مین ہون کریم تر ین پہلون اور پچھلون کا اور یہ کہنا مین ہے نشان حمد اور نہین مخر اور نہین کوئی نبی آدم اور غیر اوسکے مگر وہ نیچے نشان میرے ہی اور از انجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے ساتھ کوثر کہ سیلان کرتے ہین اوسمین دو یاقوت اور پانی اوسکا بہت شیرین ہے شہد سے اور بہت سفید ہی دودھ سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بہت سفید تر ہی برف سے اور کوزی اوسکے ستارون سے زیادہ اور بعضون ذکر کیا ہی کہ ہر پیغمبر کے لیے آخرت مین ایک حوض ہووی اور پر قدر و فضل و مرتبت اوسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور از انجملہ وہ ہی کہ جو چیز انبیا ماسبق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو بہ زوال ارزانی کیا ابراہیم خلیل اللہ کیا و لا تخزنی یوم یبعثون یعنے رسوا کر مجھے دن بعث کے اور آنحضرت کی شان اور اون کی امت کے حق مین فرمایا یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ الآیۃ یعنے دن ہے کہ نہین رسوا کرتا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لاے اوسکے ساتھ آخر آیہ تک اور موسی علی نبینا وعلیہ السلام ذکر کیا رب اشرح لی صدری یعنے ای رب میرے کھول میرے لیے سینہ میرا اور شان مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہین کھولا ہمنے تیرے لیے سینہ تیرا اور اونہین سے یہ ہی کہ حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور مقام محبت بالاتر مقام خلت سے ہے کہ اول ذکر اوسکا گذرا اور آخر مین بھی کلام اوسکے بیان مین آویگا اور بعضے عارفین از علماء سے فرق مین درمیان خلیل و حبیب کے یہ کلام لطیف کہا ہی کہ خلیل خلت سے ہی بمعنی حاجت اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و منتظر تھا طرف خدا کی اسی جہت سے اوسے خلیل پکارا اور حبیب فعیل ہے بمعنی فاعل یا مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وجہ محب ہین اور من وجہ محبوب بے وساطت غرض کے اور بعض ذکر کیا ہے کہ خلیل کا فعل برضای حق ہونا ہے اور فعل حبیب مع رضا و خوشنودی

حبیب اور خلیل کا ہی شتابی نہین کرنا واسطے لقای محبوب کے جیسے کہ بوقت آنے ملک الموت کے ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کے لیے توقف کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور کہا پروردگار سے پوچھیے جو اوسکا حکم ہو بلا توقف بجالاؤ اور آنحضرتؐ نے فرمایا اختر الرفیق الاعلی یعنے اختیار کیا میں نے رفیق اعلی کو اور از انجملہ وہ ہی کہ نماز نافلہ حضرتؐ کہ بیٹھکر ادا فرماتے ثواب اوسکا برابر ثواب ایستادہ نماز کی تھا بخلاف اورون کے کہ فرمایا من صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑہے اوسکے لیے ثواب ذیا بہ نسبت قائم کی ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا عام ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھہ مخصوص ہین اور منجملہ خصایص ہے کہ جیسا حضرتؐ روبرو سے دیکھتے ویسا ہی پیچھے سے اور جیسا تاریکی مین دیکھتے ویسا ہی روشنی مین اور کلام اسکی تحقیق مین ذکر صفت شریف مین پہلے گذرا ہی یونہین ہے سوا ہب واثار النبوت مین اور از انجملہ یہ ہی کہ جو کچھہ دنیا مین ہے زمان آدمؑ تا نفخہ اولی تک سب حضرت پر منکشف و ہویدا کردیا تا سب اول سے آخر تک معلوم ہووے اور حضرت ذی یارون انپی کو بعض اون احوال سے مطلع و آگاہ فرمایا اور بعض صلحا اہل فضل سے سنا گیا ہی کہ بعض عارفون ذی ایک کتاب لکھی ہو اور اوسمین اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامہ علوم آلہی تعلیم و معلوم کروادیے تھے ایک ہی مرتبہ اور یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلون کی ہے تا قائل اوسکے نے کیا قصد کیا ہو واللہ اعلم

وصل فضایل و خصایص امت مرحومہ محمدیہ بھی بیشمار ہین اور یہ بھی رابع طرف فضائل آنحضرتؐ کی ہے کہ ایسی امت اور ایسے پیرو رکھتے ہین جیسے کہ فضائل آنحضرتؐ داخل امت مین ہین کہ ایسا پیغمبر رکھتے ہین اور متبع اور مقتدی ساتھہ ایسی ذات کامل الصفات کی ہین جانا چاہیے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالے و تقدس نے اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام و اتقان کی ساتھہ متوجہ و ظاہر ہوئی عنایت ربانیہ ساتھہ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ جن و انس ساری امت حضرت کی ہین بہت خصوصیت و قابلیت کی کہ انکو ہی ظہور کیا اور دوسری جای ظہور نکیا اور فرمایا **آیت** کنتم خیر امت اخرجت للناس یعنے تمہے تم بہترین امت نکالی گئے واسطے لوگونکے اور یہ خطاب بیواسطہ ساتھہ اوائل اس امت کی ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور مقربان درگاہ ہین اور ان صفات مین کہ **آیت** تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنے امر کرتے ہو تم ساتھہ معروف کی اور منع کرتے ہو منکر سے، درحقیقت سبب اور شرط خیریت مین تم داخل و سابق ہین اور ساتھہ فضل صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان ارای حضرتؐ اور اقتباس و استفاضہ انوار و اثار اونکے بیواسطہ مخصوص ہین اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ اول اس امت کا افضل ہے مابعد انپی سے کہ اس باب مین شتابی سے ترتیب بھی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذین انا فیہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنے بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہین کہ مین اونمین ہون پس تردد کہ متصل ہین اونکے ساتھہ پہر وہ کہ پیوستہ ہین ساتھہ اونکے مشہور یہ تین مرتبہ ہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتھا بھی معلوم ہوتا ہی کہ اونمین اتباع تبع کرتے ہین ثم ینشو الکذب یعنی پہر ظاہر و آشکارا ہوگا جھوٹ، و ضبط و ربط دین اور صدق و تقوی و یقین کہ اوائل مین تھا نرہا اور ایک

جماعت صحابہ سے وہ ہے کہ ایک لحظہ بدیدار شریف حضرت مشرف ہوئی اور ایمان لائے اور چلے گئے اور ساتھ کاروبار اپنے کی مشغول ہوئی اور ساتھ استعداد صحبت اور قبول خدمت کی استفادہ اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مطلق قائل ہین کہتے ہین کہ اونہین یہی کمال حاصل ہو کہ موجب افضلیت ہی من بعد سے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہی اگر چاہتے ہین کہ برکت رویت و مشاہدہ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتی ہین جیسا کہ متاخرین کہتے ہے پس یہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل و تفاوت کو ہی درمیان صحابہ کی اور خلاف واقع ہی۔ یا چاہتے ہین کہ وہی رویت و مشاہدہ آنحضرت فضیلت ہی کہ اکمل و اتم ہی سب فضائل و کمالات سے اور کوئی فضیلت اوسکے ساتھ برابری نہین کرتی اور حاصل کلام صحابہ من حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اوسکی ہو افضل ہین من و لا بنے سے اور جماعہ اصولیین اخلاق امم صحبت کا ہی مخصوص کہتی ہین ساتھ جماعہ اولی کے اور یہ خلاف مذہب محدثین کی ہے کہ صحبت مین ساتھ رویت و ملاقات ایکبار کی اکتفا کرتے ہین اور پہلے ہی تھوڑا سا اس باب مین مذکور ہوا ہے اور چاہیے کہ بعد ہی تقریب مذکور ہوا اور فضائل و خصائص اس امت کے علے الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار اونمین بہت وارد ہے بڑا دن سب فضائل مین ہونی امت محمد من حیثیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضائل و کمالات جمیع انبیا کی ہین اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر منتہی ہوئی امت اونکی خاتم الامم ہے اور مخصوص ہے ساتھ کمال دین اور اتمام نعمت کے کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی یعنے آج کے دن کامل کیا مینے تمہاری لیے دین تمہارا اور تمام کین تمپر نعمتین اپنی اور صفتین اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسکہ ذکر انکے پیغمبر کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ موسی علیہ السلام نے ای رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے کہ ساتھ کیا تو نے اونپر ساتھ غمام کے اور نازل کیا اونپر من و سلوی پس فرمایا خدا تعالی نے یا موسی نہین جانا تو نے کہ فضل امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر مانند فضل میرے سب مخلوقات پر کہا موسی نے یا رب دکھا مجھے وہ امت کہ ہنوز پیدا نہ کیا تو نے مجھے لیکن سنوانا ہون تجھے کلام اونکا پس ندا کی حق تعالی نے اونمین پس جواب دیا سب نے بیک آواز لبیک اللھم لبیک اور حالانکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تھے پس فرمایا حق سبحانہ نے صلوات میری پر اونپر سبقت غضبی و عفوی سبق عذابی یعنی درود و رحمت میری تمپر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے غضب پر اور عفو میرے نے پیشی کی میرے عذاب پر اور جو کوئی پاوے مجھے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخشتا ہون مین گناہ اوسکے فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے کہ منت رکھے محمد پر اس نعمت کی ساتھ کہا و ما کنت بجانب الطور اذ نادینا یعنے نہ تھا تو ای محمد یعنے نہ تھا تو عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہم نے تیری امت کو تا سنوا دین ہم موسی کو کلام اونکا روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کیا یہ کہ کہا موسی علیہ السلام نے یا رب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے دوبارہ سنوا اور ابو نعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی حق تعالی نے موسی پیغمبر بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مجھے پاوے اوس حال مین کہ منکر ہے ساتھ احمد کے لاوے مین اوسے آتش دوزخ مین

کہا موسیٰ نے یارب احمدؐ کون ہے خدا تعالیٰ نے کہا احمدؐ وہ شخص ہے کہ پیدا نہیں کیا میں کسی پیدا کیے کو گرامی تر اپنے نزدیک اوس سے کہا ہے میں نے نام اوسکا اپنے نام کے ساتھ عرش پر پہلے اسسے کہ پیدا کروں زمین آسمان و زمین اور جنت حرام ہے تمامہ خلق پر جب تک آوین حضرتؐ اور اونکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امت حضرتؐ کو بہ تبعیت حضرتؐ پہلے اور انبیاء سے بہشت میں لاوین اور کیا عجب کہ جو عمان عزیز ہے اوسکے طفیلے بھی عزیز ہووین۔ مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہے جمیع خلق ای پر یہ کہ امت فاضلتر انبیا سے ہووے یا برابر ساتھ اونکی پس حاشا و کلا اسواسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہیں پہنچتا کہا موسیٰ نے اور کون لوگ ہین امت محمدؐ اور کیا ہین صفات اونکی پس ذکر کیا حق تعالیٰ نے صفات اونکی کا پس کہا موسیٰ نے خداوندا مجھے نبی اوس امت کا گروان فرمایا خدا تعالیٰ نے نبی اوس امت کا اونہین کی جنس سے ہوگا پس کہا موسیٰ نے خداوندا گروان مجھے امت اوس نبی کی اور بعضون نے کہا ہے کہ وضو بھی خصائص اس امت سے ہے نسبت باہم سالفہ اگرچہ اونکے پیغمبرونکو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا اسپر ساتھ اس حدیث کہ ان امتی یدعون یوم القیمۃ غرا محجلین من آثار الوضوء یعنے امت میری پکاری جاوینگی دن قیامت کے سفید رو سفید دست و پا نشانیون وضو سے کہ یہ جزا وضو مخصوص ساتھ اونکے ہوا اور فتح الباری مین قصہ مسار امین ساتھ اوس قمار کے کہ پکڑا اوسے بظلم و تعدی کیا ہے کہ جب چاہا اوس کافر نے توبت بسارا۔ سارا اوٹھی اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور ایک روایت مسلم مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سیما ہی کہ نہین غیر تمہارے کو اور نظاہر حدیث احمد سے بھی کہ مشکوۃ مین بیچ کتاب الطہارت کے لایا ہے۔ ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور مجموع صلوۃ خمس سے خصائص اس امت سے ہے کہ امت سابقہ مین چار نمازین تھین سوا عشا کی پیغمبر ہمارے اول گذارندہ عشا تئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تاخیر کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہے ساتھ اس نماز کی سائر امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسینے پہلے تمسے اور اذان و اقامت بھی خصائص اس امت سے ہے اور مسبلہ بھی کسی امت پر نازل نہین ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر اور آمین کو خصائص امت محمدؐیہ کہا ہے اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یہود حسد نہین کرتے تمہارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد کرتے ہین اوپر جمعہ کے اور پدایت کیا ہمکو خدا تعالیٰ نے اوپر کہنے آمین کے پیچھے امام کے اور خصائص اس امت سے ہے رکوع نماز مین۔ روایت ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا بعد اوسمین نماز عصر تھی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہے یہ رکوع کہ ہر گز نہین کیا تھا ہمنے اور اگلے دن کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اسکے امر کیا گیا مین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اداکی ہمارے دین مین بھی رکوع نہ تھا جیسا کہ نماز یہود و نصاریٰ مین پیچھے اوسے حکم ہوا اور واقع مین انتقال قیام سے بہ رکوع اور رکوع سے بسجود اور تدریج اوسمین داخل ہے حدوث خضوع اور وجود خشوع مین ولیکن اس جگہ اشکال لازم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ تعالیٰ یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین یعنے ای مریم قنوت کر اپنے رب کے لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنیوالونکے۔ دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع کے امم سابقہ مین اور کہتے ہین کہ مراد بقنوت ادامت طاعت ہے اور

بمعنی طاعت و قیام و خشوع بھی مستعمل ہے اور خصائص اس امت سے وہ ہیں کہ صفوف نماز و قتال میں مانند صفوف ملائکہ کے ہیں قدر و منزلت اور قرب درگاہ میں اور خصائص اس امت سے تحیۃ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہے کہ جو چیز اوس ساعت میں حق تعالیٰ سے چاہیں حاصل ہووے۔ اور اس مقام میں اقوال ہیں قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت میں وہ اقوال باتطبیق منقول ہیں اور صحیح ترین اونمیں سے دو قول ہیں کہ وہ ساعت بعد از خروج امام بخطبہ کے لیے وقت نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت میں روز جمعہ سے اور از انجملہ یہ ہے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کرتا ہے حق سبحانہ طرف لوگوں کے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالیٰ طرف اوسکے نظر عنایت عذاب نکرے اوسے کبھی اور زینت دیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے بہشت کو اوس مہینہ میں اور کرتا ہے بوی فم صائم خوشبو اپنے نزدیک بوی مشک سے اور استغفار کرتے ہیں واسطے صائمین کے ملائکہ ہر شب بوقت افطار اور در آخر شب رمضان سے ہوتی ہے بخشتا ہی سب روزہ داروں کو اور دی گئیں اس امت کو شہر رمضان میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دی گئیں امت کسی پیغمبر کو اور بند و زندان میں کیے جاتے ہیں مردۂ شیاطین اور از انجملہ استیاک بسحور اور تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب و جماع ان میں کہ ناجائز و حرام تھا اون لوگوں پر کہ پہلے ہمسے تھے بعد از خواب اور ایسا ہی ہمیشہ ابتداء اسلام میں بعد از ان منسوخ ہوا اور از انجملہ شب قدر ہی اور روایات میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا کہ ہزار مہینہ راہ خدا میں لڑا تھا اور سلاح بدن سے نکھولتے تھے۔ صحابہ نے کہا کسے طاقت ہی ہم میں سے کہ ایسا کرے پس نازل ہوئی سورۂ قدر کہ شب عمدہ بہتر ہزار مہینہ سے ہی اور قیام اس میں فاضلتر جہاد سے ہی راہ خدا میں ہزار مہینے باقی کلام تحقیق اس مقام میں اپنے محل میں آویگا اور اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان خصائص اس امت سے ہی یا امم سابقہ بھی شریک اس خطاب میں ہیں اور آیت کریمہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم یعنے فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسیکہ فرض کیا گیا اوپر اون لوگوں کے کہ پہلے تمسے تھے۔ کہ مراد صیام ماہ رمضان ہیں ظاہر یہ ہے کہ امم سابقہ پر بھی مکتوب تھی اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تھے جیسیکہ ہمپر اور اسناد اس حدیث میں ایک مرد مجہول ہی اور اگر کہیں ہم کہ مراد مطلق صیام ہیں نہ مقدار اور وقت اور نکا پس تشبیہ واقع اوپر مطلق صوم کی ہے اور قول مجہور یہی ہے اور خصائص اس امت سے استرجاع اوسکا ہے وقت مصیبت کے کہ مستحب و مستحاب صلوٰۃ و رحمت ہی پروردگار تعالیٰ سے اور سبب ہندا کا ہے خاص اونکو اور سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا تحقیق دیا گیا ہے اس امت کو نزدیک مصیبت کی وہ کہ نہیں دیا گیا انبیا کو مانند اوسکے اور وہ قول آیت انا للہ و انا الیہ راجعون ہے یعنے نزدیک مصیبت کی اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہ کہا یا اسفی علی یوسف اور بدر رحمتی کہا یعقوب نے فضہ جمیل واللہ المستعان اور یہ بمعنی استرجاع ہے اور قول یعقوب یا اسفی علی یوسف منافی اوسکا نہیں اور از انجملہ وہ ہی کہ خدا تعالیٰ نے اونکو یا اس امت سے اصر و اغلال کہ امم سابقہ اوپر تھا مثل تعین قصاص عمد و خطا میں اور قطعہ اعضاء خاطیہ اور قطع موضع نجاست اور مارنا نفس کا توبہ میں اور تحریق مہر اسرائیل کرکر تی تھے گناہ رات میں اور کھا پاتی تھے صبح کو اپنے گھر کے دروازہ پر کفارہ اس گناہ کا یہ ہی کہ نجاست اپنی پس نکال ڈالتے اور مروی ہے

ابن عباس سے کہ کہا جو کچھ کہ تھا اوپر بنی اسرائیل کے شدائد و مکارہ سے اوتارا حق تعالے نے اس امت سے اور ازانجملہ یہ ہے کہ خدا تعالے نے رفع کیا ہے اس امت سے مواخذہ بخطا و نسیان اور جس چیز پر اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اوسے خاطر اور وسوسہ کہیں اور تھے بنی اسرائیل کہ نسیانا یا خطاء تکلم کسی چیز کہ ہوتی اوسیوقت عقوبت اوس گناہ کی اوپر ہوتی اور پرانداہ اوس گناہ کی طعام و شراب سے اور تحقیق ہو فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ان اللہ تعالی رفع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ یعنے بدرستیکہ اوٹھا لیا اللہ تعالی نے امت میرے سے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کیجاوین اوسپر۔ روایت کیا اسے احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے اور خصائص کاملہ اس امت سے وہ ہے کہ شریعت انکی اکمل ہے جمیع شرائع متقدمہ سے اور یہ ظاہر و واضح ہے محتاج بیان نہیں اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کے لاجرم دین اور شریعت اونکی اتم و اکمل ادیان و شرائع ہوے اور یہ شریعت جامع ہے میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال مین نظر بشریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا تکالیف شاقہ اوسمین تھی قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات و تحمیل اغلال و بار گناہان اور اظہار آثار قہر و جلال اور تھے موسی علیہ السلام اعظم و اشد خلق اللہ ہیبت و غضب و سطوت مین کہ خلق اللہ اونکیطرف دیکھ نہ سکتی تھی۔ لائی ہین کہ جسدر تھے موسی علیہ السلام مشرف تکلم و تجلی مخصوص ہوی برقع روی مبارک پر رکھتے تھے تا تاب قہر و جلال اونکے سے لوگ بیتاب نہوون اور تقوس اونکی امت کی بہی شدید و غلیظ و معوج کہ سوای تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہین قبول کرتے تھے جیسکہ حق تعالی فرماتا ہے آیت ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنے پیر سخت ہوگئے دل تمہارے اس سے پیچھے پس وہ دل مانند سنگ کے ہین یا سخت تر سختی مین اور تھے علیہ السلام مظہر صرف جمال و لطف و احسان جیسکہ تھے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال و جمال تھے قوت عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت اونکی اکمل شرائع اور امت اونکی اکمل امت اور احوال انکی اکمل احوال اور مقامات انکے ارفع مقامات اور اسیواسطے آیا ہے کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال مین تھی کبہی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کبہی ندب و استحباب موضع شدت مین شدید اور جای لینت مین نرم کسی جگہ شمشیر مارتے اور کسین عطا کرتے کبہی عدل کرتے اور کبہی فضل اور کسیوقت آیت جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلا بدکاری ہے مثل اوسکے کرتے تھے اور یہ عدل ہے اور گاہے آیت فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ یعنے پس جسنے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اوسکا اوپر خدا کے ہے اور یہ فضل ہے آیت انہ لا یحب الظلمین یعنے بدرستی حق تعالی نہین دوست رکھتا ظالمونکو تحریم ظلم ہے آیت وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ یعنے اور اگر عذاب کرو تم پس عذاب کرو مانند اوسکے کہ عذاب کیے گئے تم ساتھ اوسکے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہے آیت ولئن صبرتم لہو خیر للصبرین یعنے اور

ہر آئینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے تنبیہ ہے اوپر فضل کے **اور** خصائص اس امت سے وہ ہی کہ مجتمع نہیں ہوتی اوپر ضلالت کی اور یہ حدیث مشہور ہے باسانید کثیرہ اور واسطے اوسکے ہین شواہد عدیدہ **اور** حدیث مین آیا ہے کہ سوال کیا یعنی پروردگار اپنے سے کہ جمع نہووے میری امت اوپر گمراہی کی پس ہوا سوال میرا مجھے دیا اور یہ دلیل ہے اوپر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہوا اور اختلاف انکا رحمت اور اختلاف امم سابقہ کا عذاب تہا **اور** حدیث مین آیا ہے اختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنے اختلاف میرے اصحاب کا تمہارے لیے رحمت ہوا اور مشہور اس لفظ کے ساتھ ہے کہ اختلاف امتی رحمت اور بعض نے اس حدیث سے اختلاف امت صرف وصناعات مین مراد لیا ہے کہ موجب تیسیر وتسہیل امور دنیا اور انتظام کارخانہ معیشت کا ہی جیسیکہ اختلاف علما کا مسائل فقہیہ مین سبب تخفیف وتوسعہ امرو دین کا ہے **اور** خصائص اس امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون شہادت ورحمت ہی اس امت کے لیے اور اوپر امم پر عذاب تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے الطاعون شہادۃ لامتی ورحمۃ لہم ورجز علی الکافرین یعنے وبا شہادت ہی واسطے امت میرے کے اور رحمت ہی اونکے لیے اور عذاب ہوا اوپر کافرکے اور فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہی جیسیکہ حدیث عائشہ رضہ اور جابر رضہ مین آیا ہی بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہی **اور** خصائص اس امت سے ہی کہ تزدیک گواہی دو شخص کی انمین سے کسی بندے کے حق مین تجہیز واجب ہوتی ہی واسطے اوس بندے کے جنت اور امم سابقہ مین دو شخص کی گواہی دیوین سو آدمی **اور** حدیث مین آیا ہے من اثنیتم علیہ بخیر وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ بشر وجبت لہ النار یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھ خیر کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھ بدی کے واجب ہوئی اوسکے لیے آتش دوزخ اور کہا گیا ہے کہ معتبر شہادت اہل عدالت وصدق کی ہے کہ آمیزش غرض اور کذب کی ہووے **اور** خصائص اس امت سے ہی کہ عمرین انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت بامم سابقہ کی اور اجر انکا اکثر اور وافر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان تمہاری اور داستان اونکی کہ پہلے تمسے تھے یہود ونصاریٰ سے مانند داستان اوس شخص کے ہے کہ لیے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کے ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت دینے مزدوری کا ہوا مزدور یکا ہوا مزدوری کٹہری ہووے کہ کیونکر رواہووے کہ کام ہماری متفاوت اور مزدوری برابر اوس شخص کی کہ ایک جو شرط اور دینا تمین کیا تہا دیا باقی میرا فضل ہے جسے چاہون دون اول مثال یہود اور ثانی مثال نصاریٰ اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہے **اور** جملہ خصائص اس امت سے وہ ہی کہ دیے گئے ہین یہ اسناد کہ ساتھ اوسکے سلسلہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہے اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت فاضلہ اور سنت سنیہ ہی کہ اکرام کیا حق تعالیٰ نے اوسکے ساتھ اس امت کو اور تشریف وتفضیل دی انمین اوسکے ساتھ کہ کسی ایک کو امم سابقہ سے نہین دیا اور نہی صحیفی انبیا کی اونکے ہاتھ نہین اور خلط کیا اوسکے ساتھ اپنی اخبار کو کہ لیا ہے اوسنے غیر ثقات سے اور نہین اونکے پاس تمیز وتفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اوس چیز کے کہ لاحق کیا اخبار سے **اور** اس امت فاضلہ شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات سے کہ معروف

وہ مشہور تھے اپنے زمانہ مین ساتھہ صدق و امانت کے اور اونہون نے اور دوسرے ماخذ سے اسلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا پہچانا احتیاط و
اضبط کو مرتبہ مین اور تمیز و تفرقہ کیا اوسمین کا طول تیئے مصاحبت و مجالست اوسکی ساتھہ شیخ اپنے کے اوس شخص سے کہ تصیر و قلیل تھی صحبت
اوسکی اور لکھا احادیث کو بطریق متعدد اور ضبط کیے حروف و کلمات اوسکے غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصا صحاب
صحاح ذکر عمدہ اونمین سے بخاری اور مسلم ہین کہ نیرین آسمان جلالت و عدالت کے ہین۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ نہ تھا کسی امت مین امم سابقہ سے
ہنگام پیدایش آدم علیہ السلام سے علی اور امتین کہ نگاہ رکھین آثار رسولون اپنے کو مگر اس امت مرحومہ مین اور معرفت تواریخ و انساب بھی خصائص
اس امت سے ہی کہتے ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائی ہین کہ عصبیت
کرتے تھے ساتھہ التزام اور حفظ دواوین شعرا اور لغات عرب کیواسطے معرفت وجوہ تفسیر قرآن اور اوسکے اعراب کی اور جملہ خصایص سے یہ ہے
کہ یہ امت مخصوص و موفق ہوئی ساتھہ تصنیف کتابونکے اور یہ اس کلام مین مصداق حدیث کی ہین لا یزال طائفۃ منہم ظاہرین علی الحق حتی یاتی امر
اللہ و مجاہدین فی سبیل اللہ و متمسکین بسنۃ رسول اللہ یعنی ہمیشہ اونمین سے ہوگی ایک جماعت مددکار اور برحق کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا اور
لڑیوالی راہ خدا مین اور چنگل مارنیوالی ساتھہ سنت رسول خدا کی اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ تھا اگرچہ کتابت
علم اور جمع احادیث نہ اور پر وجہ تصنیف و ترتیب کی موجود تھا لیکن یہ نہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع
اور مسائل مسلوک نہ تھا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد و حصر سے باہر آیا کہ بجز علام الغیوب کے احاطہ اوسکا نہین کرسکتا اور خصائص امت محمدیہ سے
وجود اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہے اونمین۔ حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہے کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب مرتا ہے ایک اون مرد
یا زن سے پیدا کرتا ہے حق تعالی بدل اوسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہے طبرانی نے ساتھہ اس لفظ کے کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد
مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتھہ اونکے قایم ہے زمین اور ساتھہ برکت اونکی سیراب ہوتے ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی اونمین سے
مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو اور تسمیہ بابدال اسی جہت سے ہے اور بعض مشایخ عظام نے کہا ہے کہ اس لیے ابدال کہتے ہین
کہ صفات ذمیمہ اونکی مبدل بصفات حمیدہ کی گئی ہین اور مسخ ہوئی ہین صفات بشریت سے اور مراد ہوئی انکے سے مانند خلیل الرحمن کے
ہونا اونکا ہے ہیچ ایک صفت کی صفات کمال سے کہ اخص صفات بھی شریک ساتھہ اوس علیہ السلام کے اور یہی معنی ہین قول اوس قوم کے
کہ کہتے ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے ہے نہ مثل نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہے کہ بائیس ان
چالیس سے شام مین ہوتے ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب مرالہی ہوگا کہ سب مقبوض ہوون قایم ہووے قیامت اور اسیطرح مروی ہے نزدیک
امام احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعا لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میری امت کے

ہر قرن میں پانچسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانچسو کم ہوتی ہیں نہ چالیس جسوقت کہ ایک مرتا ہے دوسرا اوسکے بدل آتا ہے اور یہ مرد تمام مردوں کی زینت ہوتی ہیں **اور** رزین علیہ میں ابن مسعود مرفوعاً لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس مرد ہیں میری امت سے کہ دل اونکے اوپر دل ابراہیم کے ہیں دفع کرتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ برکت اونکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہے انہیں ابدال اور اونہوں نے پایا یہ درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ کے پوچھا ابن مسعود سے پس بیدرجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھ سخا و خیر خواہی مسلمانونکے یعنی نماز و روزہ میں شریک ہیں مسلمانونکے ساتھ لیکن صفت خاص اونکی کہ جسکے سبب یہ درجہ پایا ہے یہی دونوں صفتیں ہیں **اور** نقل ہے معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی ہر روز کہے اللھم ارحم امۃ محمد لکھیں اوسے ابدال سے **اور** آیا ہے کہ نشان ابدال وہ ہے کہ پیدا نہیں ہوتی اونکی اولاد اور وہ تعریف نہیں کرتے کسی چیز کو **اور** زید بن ہارون نے کہا کہ ابدال اہل علم ہیں **اور** رامام احمد نے کہا کہ اصحاب حدیث **اور** تاریخ بغداد خطیب میں ایک کتاب سے منقول ہے کہ نقبا تین سو ہیں اور نجبا ستر اور ابدال چالیس ہیں اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث ایک سکن نقبا مغرب میں ہے **اور** سکن نجبا مصر میں **اور** سکن ابدال شام میں **اور** اخیار سیاح ہیں زمین میں **اور** عمد گوشہائے زمین میں **اور** سکن غوث مکہ میں **اور** جب کچھ عارض ہوتا ہے امام عامہ سے دعا و ابتہال کرتے ہیں بلدا اوس حاجت کے لیے نقبا بعد ازاں نجبا بعد ازاں اخیار اسی طرح پیچھے عمد اونکے پیچھے ابدال اگر مستجاب ہوی دعا اون سب کی قبول نہیں تو ابتہال کرتی ہیں غوث اور اجابت کیجاتی ہے دعا غوث کی پہلے تمام ہوئی مملکت سے **اور** خصائص اس امت سے وہ ہی کہ داخل ہوتی ہیں قبور میں بگناہ اور خارج ہوتی ہیں بیگناہ پاک کیجاتی ہیں گناہوں سے باستغفار مومنین کے اونکے لیے۔ روایت کیا اسی طبرانی نے اوسط میں حدیث انس سے **اور** ساتھ اس حدیث کے استیناس حاصل ہوتا ہے وہ جو بعضے علما نے کہا ہے اگرچہ قبول نشدہ ہے کہ عذاب قبر خاص اس امت سے ہوتا ہے نہیں پاک دصاف آخرت میں لیجاویں اور پر عذاب دیئے نہ ہوں **اور** از انجملہ وہ ہی کہ پہلے سب امم سے یہ اپنی قبور سے بیشگافتہ ہوئی زمین کی باہر آویں **اور** حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض عنی و عن امتی یعنے میں اول اوس شخص کا ہوں کہ شگافتہ ہوتی ہو زمین مجھسے اور میری امت سے **اور** از انجملہ وہ ہی کہ یہ موقف میں مکان بلند پر ہوویں۔ حدیث جابر میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہو نگا میں اور میری امت اوپر جای بلند کے مشرف اوپر خلائق کے اور نہیں کوئی مرد مگر یہ کہ دوست رکھتا ہے کہ ہمسے ہوویں اور نہیں کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسے اوسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دونگا میں اوسکے حق میں اور پر ابلاغ رسالت پروردگار کی **اور** حدیث دوسری میں آیا ہے کہ فرمایا پس ہونگا میں اور امت میری اوپر تل کے **اور** از انجملہ وہ ہے کہ اونکے واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر پیشانی کے از سجود سے **قال اللہ تعالیٰ** سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود یعنی نشانیان اونکی اوسکے مونہوں پر از سجود سے۔ ایا یہ علامت دنیا میں ہے یا آخرت میں پس دو قول ہیں۔ ایک وہ کہ یہ سیما دنیا میں ہی اور مراد ساتھ اوسکے سمت حسن اور سیمای اسلام اور خشوع **اور** بعضوں نے حضرت رواشریداری سے کہ گمان لیجاوے دیکھنے والا کہ یہ سیما ہیں حالانکہ سیما نہیں۔ قول دوسرا کہ یہ سیما آخرت میں ہوگا کہ وضع

سجود اونکے سو نمود سے روشن و تابان ہونگے تا امتیاز و شناخت حاصل ہو کہ یہ ساجد تھے دنیا مین **اور** رازا تجمادو ہی کہ دیے عابدین اونکے نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین روایت کیا اوسے احمد و بزار نے اور یونہی ہے مواہب و مدارج و انوار نبوت مین اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا نامہ اعمال کا داہنے ہاتھ مین خصائص اس امت مرحومہ سے ہے **اور** مشکوۃ مین بھی حدیث احمد ابی الدرداء سے لاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کے مین علامت سے ایک تجمیل وضو اور دوسرے ہونا کتاب کا داہنے ہاتھ مین اونکے اور تیسرے سعی کرتی ہوگی اونکے ذریت اونکی شیخ ابن حجر شرح مین لکھتا ہے کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ دنیا کتاب کا داہنے ہاتھ مین خصائص اس امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے **اور** وہ جو دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے آیات و بقیہ احادیث عموم ہے مگر یہ کہ محمل کیا جاوے اوسپر کہ دیے جاتی ہین پہلے اور دونسے یا اوپر یسی صفت کے کہ نہین حاصل اونکے غیر کو و لیکن سعی ذریت ہو سکتا ہے کہ خصائص سے ہو اسواسطے کہ نہین پائی جاتی کوئی چیز کہ معارض اوسکی ہو انتہی **اور** از انجملہ وہ ہی کہ نور اونکا دوڑتا ہے آگے اونکے اور جانب راست اونکے جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہے۔ اور امام احمد نے باسناد صحیح اوسے اخراج کیا ہے **اور** جملہ خصائص اونکے سے وہ ہی کہ وجود اونہون نے سعی و کوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ جو سعی کیجاوے واسطے اونکے اور نہ تھا اون لوگون کے لیے کہ پہلے اونسے تھے مگر وہ چیز کہ سعی کرتی تھی بذات خود ایسا ہی کہا ہے عکرمہ نے **اور** اس مقام مین اشکال وارد ہوتا ہے ساتھ قول حق سبحانہ و تعالی کے **آیت** وان لیس للانسان الا ما سعی یعنی اور نہیں واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین اسواسطے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر کہ آدمی کو نفع نہین بخشتا اس بات کے کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا **اور** جواب اس اشکال سے بچنے دو ہے ایک یہ کہ منسوخ ہے ساتھ قول حق تعالی کے **آیت** واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم یعنی اور تابع ہوے ہین مومنونکی اولاد اونکے ایمان مین لاحق کرین ہم ساتھ اونکے اولاد اونکی پس کیا جاوے ولد لفظ میزان والدین مین اور ہووے فرزند واسطے والدین کے اور قبول کرتا ہے حق تعالی شفاعت آبا حق ابنا مین اور شفاعت ابناء کی حق آبا مین بدلیل اپنی قول کے **آیت** ابآؤکم وابناءکم لا تدرون ایهم اقرب لکم نفعا یعنے باپ دادا تمہارے اور بیٹے تمہارے کون اونمین سے نزدیک تر ہے تمہارے واسطے از روی نفع کے۔ قرطبی نے کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہونچتا ہے ثواب عمل صالح کا غیر اوسکے سے **اور** بیچ صحیح کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جو کوئی موا اور رہا اوسکے روزہ روزہ رکھے اوسے ولی اوسکا **اور** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حج کرے غیر اپنے سے حج کرے پہلے اپنی طرف سے پیچھے غیر کیطرف سے **اور** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنے بھائی عبد الرحمن کیطرف سے **اور** کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مر گئی آیا تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان کون صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ اور کہا یہ واسطے ام سعد کے ہے **اور** عبد اللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تھا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے پس مر گئی اور وہ خانکی

پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کو کہ جاوے اوسکی طرف سے **او** مفسرین سے بعض نے کہا ہے کہ مراد انسان سے وان لیس للانسان الا ما سعی ہین ابو جہل ہے **او** بعض نے کہا مراد بہ انسان اس جگہ حی ہے نہ میت **او** بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط **او** بعض نے کہا ولید بن مغیرہ **او** بعض نے کہا ہے کہ یہ اخبار ہے شرایع سمن قبلنا سے اور دلالت کیا ہے ہماری شریعت نے کہ انسان کو سعی اوسکی اور اوسکے غیر کی دونون ہین **او** رصاحب کشاف نے کہا ہے کہ سعی غیر کیونکر نافع نہین ہینے اوپر سعی نفس اپنے کے ساتھ ہو نہ اوسکے مومن مصدق پس ساتھ اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس کے واسطے ہونے اوسکے تابع اور قائم مقام۔ اور بہی سعی غیر نافع نہین وقتیکہ وہ عمل کرے واسطے نفس اپنے کے ولیکن جونیت کی غیر کے لیے موافق شرع کے وکیل اور قائم مقام اوسکا ہوا انتہی۔ اسیطرح سے مواہب و مدارج و آثار النبوت مین **او** بتحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ ثواب قرات قرآن کے آیا پہونچتا ہے میت کو یا نہین اکثر اوسپر ہین کہ نہین **او** رمشہور مذہب شافعی اور مالک اور جماعہ حنفیہ سے یہ ہے **او** ر اکثر شافعیہ اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہونچتا ہے اور ساتھ اسیکے قائل ہین امام احمد بن حنبل بلکہ قول امام احمد یہ ہے کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف و قرات قرآن و ذکر و غیر ذلک پہونچتا ہے ولیکن کہا ہے کہ قرات قرآن قبر کے اوپر بدعت ہے اور ذکر کیا ہے شیخ شمس الدین قسلامی نے کہ صحیح وصول ثواب قرات ہے قریب و اجنبی وارث و غیر وارث سے جیسیکہ نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار باجماع **او** ر امام عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ علیہ نے تکملہ روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہے کہ شیخ عزالدین ابن عبد السلام کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کہ ہم حکم کرتے تھے دنیا مین ثواب قرات میت کو نہین پہونچتا اب معلوم ہوا کہ پہونچتا ہے پڑہو اور ثواب اوسکا پہونچاؤ **او** ر فتوی دیا ہے قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے قرات قرآن کے قبر پر جائز ہے جیسیکہ استیجار اذان و تعلیم قرآن کے لیے۔ اور چاہیے کہ دعا کرے میت کے لیے بعد از قرات واسطے کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو دعا بعد از قرات بالاجابت اور اکثر ہے از روی برکت **کا او** ر ذکر کیا ہے شیخ عبد الکریم سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرات اپنی کے کہ ہووے ثواب اوسکا واسطے میت کے نہین پہونچتا اسواسطے کہ نیت کرنا پیش از تلاوت قرآن عبادت بدنی ہے پس غیر سے نافع نہین ہوتی لیکن اول پڑہا بعد ازان کہا وہ جو اوسے حاصل ہوا ہے اجر سے واسطے میت کے اور یہ دعا ہے بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہے میت کو **او** ر کہا ہے کہ موضع قرآن موضع برکت ہے اور نزول رحمت ہے اور میت ہیچ حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکھا جاتا ہے اوسکے لیے نزول رحمت اور حصول برکت وقتی کہ بہیجے قاری ثواب اوسکے لیے **او** ر ذکر کیا ہے صاحب عدہ نے اگر باہر لایا چشمہ یا کنواں یا لگایا درخت یا وقف کیا مصحف حال حیات اپنی مین یا کین یہ یا بین غیر اوسکے نے بعد از موت اوسکی پہونچتا ہے ثواب اوسکا میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے غزہ مین اور مخصوص نہین حکم وقف مصحف کا بلکہ ملحق ساتھ اوسکے ہر وقف اور یہ قیاس تقاضا کرتا ہے جواز اضحیہ طرف میت سے اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سے ہے ولیکن تہذیب مین کہا ہے کہ جائز نہین اضحیہ غیر سے بدون اذن و امر اوسکے اور ایسا ہی میت سے مگر اوس حال مین کہ وصیت کیا ہو ساتھ اوسکے **او** ر تحقیق روایت کیا گیا ہے

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرنی ستے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے اور ابی العباس محمد بن اسحٰق سراج سے کیا ہے کہ کما تصحیح کیا ہے آنحضرت سے ستر اضحی لیکن اہدای ثواب قرات طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں پہنچاتے ہم اوسمین کوئی امر واثر و انکار کیا ہے اوسکا ایک جماعت نے اور کہا ہے کہ نہیں کیا یہ صحابہ نے اور بعض فقہای متاخرین نے مستحب کہا ہے اور بعضے اوسے بدعت جانتے ہین اور کہا ہے کہ آنحضرت غنی ہین اوس سے اسواسطے کہ حضرت کے لیے ثابت ہے اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت مین سے بدون اوسکے کہ نقصان ہووے اجر عامل سو کچھ نہیں امام شافعی نے کہا ہے کہ کوئی نہیں کہ عمل کرتا ہے ایک امت اوسکی سے مگر وہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ہین اوسمین اور جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ اونکے صحابہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے زیادہ اوسپر کہ عامل کو اجر سے ہے یا مضاعف کہ نہیں جانتا اوسے مگر خدا تعالی اور اسی قبیل سے ہے وہ جو شروع ہے نزدیک دیوار کعبہ کہ کہتے ہین اللھم ھذا البیت تشریفا وتعظیما یعنے ای پروردگار زیادہ کر اس گھر کی تشریف و تعظیم یہ سب مذکور ہے سوا ہب اور مدارج و آثار النبوت مین اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجر من عمل بہا یعنے کہا جو روش نیک پس اوسکے لیے مانند اجر اوسکے ہے کہ عمل کیا اوسپر بعد از ترغیب و تحریص امت کو اوپر سنن سنت حسنہ کے بفعل وکما اپنا اثبات ما جوز غیر متناہی مین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خصایص اس امت سے ہے کہ یہ ثبت ہین اوسمین پیش از سائر امم سے روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط مین روایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا بہشت ما اوپر انبیاء کے جنبک کہ داخل ہونمین اور حرام کیا گیا امتون پر جبتک کہ داخل ہوے میری امت اور از انجملہ وہ ہے کہ داخل ہون بہشت مین اوسمے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت کیا اسی شیخین نے اور نزدیک بیہقی و طبرانی کے آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھ پروردگار میرے نے کہ داوے امت میری پیسے ستر ہزار کو بہشت بیحساب پس سوال کیا مینے زیادتی کا پس دیا مجھے ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار ستر ہزار اور حاصل کلام کہ دیا ہے پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہین دیا اور امتون کو جیسا کہ دیا ہے اونکے پیغمبر کو وہ جو نہین دیا اور پیغمبرون کو وصل اور از انجملہ خصایص و اشرف فضائل و کمالات اور ابر معجزات و کرامات تشریف و تخصیص خداوند ذوالجلال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فضیلت اسری اور معراج کے ہے کہ کسی شخص کو انبیاء و رسل سے ساتھ اوس تشریف کے مشرف و مکرم نہین کیا اور جس جگہ کہ حضرت کو پہونچایا اور جو کچھ کہ حضرت کو دکھایا کوئی نہین پہونچا اور نہین دیکھا آیت سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیتنا یعنے پاک و منزہ ہے وہ کہ لیگیا بندے اپنے کو رات مین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کہ برکت دیا ہمنے گرداگرد اوسکیکو تا دکھلاوین ہم اوسے آیتون اپنی سے۔ اسری کہ لیجانا حضرت کا ہے مکہ سے مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اوسکا کافر ہے اور اوس جگہ سے آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اوسکا ہے ثابت ہے باحادیث مشہورہ کہ منکر اوسکا مبتدع اور فاسق و مخذول ہے اور ثبوت جزئیات عجائب و غرائب احوال کا باخبار آحاد ہے کہ منکر اوسکا جاہل و محروم ہے اور صحیح وہ ہے کہ وجود اسری و معراج سب بیداری مین بجسد تنا

اور جمہور علماء صحابہ و تابعین و اتباع و من بعدہم محدثین و فقہاء و متکلمین اسپر متفق ہین اور متواتر ہین اوسکے ساتھ احادیث صحیحہ اور اخبار مرویہ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ بروح تہا منام مین اور ایک جماعت اوسپر ہے کہ قضیہ متعدد تہا ایک وقت مین بیداری مین ہوا اور اوقات دیگر مین بمنام و بروح بعض مکہ مین تہا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اوسکے سب اتفاق رکہتے ہین کہ رویای انبیا وحی ہے کہ راو نہین شبہ کو اوسمین اور بیدار ہے دل اون کا اوسمین اور پوشیدہ ہی چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ مین تا شاغل نمودے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ وقوع اوسکا نوم مین واسطے توطیہ و تسہیل کے تہا جیسے کہ ابتدای نبوت مین رویای صادقہ دیکہتے تہے تا سہل و آسان ہو اونپر وہ طاقت ثقل وحی کا کہ ایک امر عظیم ہے اور عاجز ہین اوسے قوای بشریہ اسواسطے معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد حصول اوسکا بیداری مین حاصل ہووے بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہے کہ وقوع اوسکا منام مین پیش از بعثت تہا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ آنحضرت کی اسرات و معارج بہت تہے اور بعضون نے چوبیس کہے ہین ایک اونمین سے بجسم تہا اور بقیہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی ہے کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصی تک بجسد بیداری مین تہا اور معراج وہان سے سموات تک بروح منام اور بتحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی تجاری کی مدارج النبوت مین یہ ہے کہ اشارہ قول حق سبحانہ لنریہ من آیتنا بمعراج ہے یعنی بمسجد اقصی لیگیے پہر وہانسے بسموات لیجا کر آیات دکہائی اسواسطے کہ ارائت آیات باظہر رغایت کرامات و معجزات سموات مین تہا نہ مقصور مسجد اقصی مین اور لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اوسکا ہے اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصی کو اور واقع مین اگر معراج منام مین ہوتی استبعاد نکرتے اوسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتی ضعفار اور موننین اور یہی وقوع ان سب وقایع اور قضایا کا خارج حصر اور احصار غیر متعارف ہے نوم مین اور یہی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسری بقیظہ نہین ہوا معراج کہ پیچہے اوسکے واقع ہوئی بہی بیداری مین ہووے اور کوئی دلیل نہین ہے بمنام پر پیچہے اوس سے اور شبہہ قائلین کا بوقوع معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالی آیت وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنے اور نگردانیدیم خواب وہ خواب کہ دکہلایا ہمنے تجہے مگر از برای آزمایش لوگونکے لیے، کہ بعض مفسرین نے اوسکو متعلق اوپر قضیہ معراج کے کیا ہے اور رویا نام رویت کا منام مین ہے اور جواب اوسکا وہ ہے کہ یہ رویا محمول اوپر رویای قضیہ حدیبیہ یا رویای واقعہ بدر ہے اور کہا ہے کہ رویا بمعنی رویت بصر ہے آیا ہے اور استشہاد لاتے ہین ساتھ قول متنبی کے کہ کہا ہے صرح ورؤیاک احلی فی العیون من الغمض یعنے اور رویت اور دیکہنا تیرا شیرین تر ہے آنکہون مین چشم پوشی سے، بعضون نے کہا ہے کہ تسمیہ برویا بجہت وقوع اوسکے رات مین ہے اور وہ کہ حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا فاستیقظت اس جگہہ بہی دلیل اوپر ہونے اسری و معراج کے منام مین نہین ہے جیسیکہ واقع ہوا ہے ثم استیقظت وانا فی المسجد الحرام یعنی ہوگیا مین بیدار حالانکہ مین مسجد حرام مین تہا اور محققین نے کہا ہے کہ مراد باستیقاظ افاقہ ہشیاری اور بحال خود آنا ہے اوس حالت سے کہ سخت پکڑ لیا تہا حضرت کو مطالعہ عجائب و غرائب ملکوت سموات و ارض اور مشاہدہ ملاء اعلی نے اور جو دہ دیکہا آیات کبری

کی اور انوار اسرار نامتناہی سے دلیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اوسکے اسکان کا ساتھہ دلائل کلامیہ کے کھولنا اور گرفتار عقل اوحیلہای عقلیہ کا
ہونا مقام ایمان وعبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل ورای قول خدا اور رسول خدا کے نہین جو کچہ کہ اونسے سنا ایمان لائے ہم اور
بیشک وشبہ دل مین بٹھہ گیا اور فرقہ اسی تقلید کتے ہین اور اس بات کو نہین سمجھتے کہ یہ تقلید کس شخص کی ہے یہ تقلید ایسے شخص کی ہے کہ ثابت ہے
تحقیق اوسکی بمعجزات باہرہ اور تقلید محقق معین تحقیق ہے اور حقیقت مین یہ تقلید نہین یہ اتباع صراط مستقیم ہے تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور
عقل کے کہنے پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اوسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک وشبہات اوسکی راہ مین ہین فلاسفہ خود در اصل منکر انبیا کے ہین اونسے
کیا کام اونکا پیغمبر اونکے عقل ہے ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہ وجدل پڑی اگر چہ مبتدعین مین
اونکی مخالفت فلاسفہ اور رد اونکے قول پر تہا لیکن سلوک راہ عقل مین پیرو اور موافق اونکے ہوے اور گمراہ ہوے اور اورونکو بہی گمراہ کیا فضلوا
واضلوا واللہ الہادی یعنے پس بہکے اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہے **نظم** شاہ معراج نبی وافراست ۔ آنکہ بدین نیست مقرکافراست ۔ دستگہ سلطنت
این وصال ۔ نیست بپامردی خیل خیال ۔ طبع نمارد زمعارج فروج ۔ لیس علی الاعرج فیہا حرج ۔ خلق چہ داند کہ مدام است این ۔ عشق شناسد کہ چہ دام است این
جام کشان ساغر جم می کشند ۔ خاک خوران در دشکم میخورند ۔ قصہ قوسین کجا وکمان ۔ نیست بباز وی گمان این گمان **نظم** ای رفتہ شبے
بکام اسری ۔ از حجرہ مکہ تا بسدرہ ۔ از شوق ہوای پای بوست ۔ رفتہ دل سنگ سخرہ از جا ۔ بر بام سپہر رانده از شام ۔ چون صبح براق سدرہ پیما
جبریل زرعت رکابت ۔ واماندہ نشستہ پای برجا ۔ تو تاج لقد رای نہادہ ۔ بر تارک لامکان زطی ۔ از جام مراد خوردہ ہر دم ۔ در بزم دنی مدام ادنی
دیدہ ہمہ راز ہای پنہان ۔ در جام جہان نمای پیدا **نظم** ای بردہ تمنت بعرش محمل ۔ اورد ہنوز گرم منزل ۔ نیم شبان کان مگردون غلام
کرد بدولت سوی گردون خرام ۔ ولولہ در عالم بالا فتاد ۔ غلغلہ در کنب بدینا فتاد ۔ تا ثقب وہفت نیم خاستند ۔ ہفت وزو خویش بیاراستند
ثابت وسیارہ دران انتظار ۔ ماندہ زبیرون ودرون بیقرار ۔ روضہ براورد وغبار نجور ۔ ساختہ جاروب زگیسوی حور ۔ حور برہ داشتہ چشم سیاہ
کرد وزدیدہ درم افشان راہ ۔ سدرہ طوبی سوی بدر چنان ۔ سجدہ کنان در شب قدر چنان ۔ **وصل** جان کہ حدیث معراج کو جمع کثیر نے صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہے بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اوس سے حدیث طویل ہے
کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے اور انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سے لائے ہین **اور**
اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دہونا اوسکا بآب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا بحکمت وایمان اور رکنا اوسکا سینہ شریف مین
اور التیام اوسکا واقع ہوا ہے **اور** شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا ۔ اول عہد طفولیت مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تہے ۔ دوسرا دس
برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ پہونچے تہے ۔ تیسرے نزدیک بعثت کے ۔ چوتہے اس وقت مین کہ وقت اسری تہا ۔ تا بکمال طہارت وصفا

مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہوے اوپر قیاس وضو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمود معراج کا ہے اور یہ بھی ایک مواضع دقیقہ سے ہے
کہ حکماء طبعیین اس سے انکار کرتے ہین اور تعجب کرتے ہین کہ شق صدر و قلب موت ہے کہ حیات کے ساتھ جمع نہین ہوتی اور ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ
مراد تطہیر و تنظیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوث حدوث و امکان سے اور اہل ایمان تصدیق کرین بے تاویل و صرف ظاہر سے
اور کہین یہ سب اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین اور لانا طشت ذہب کا اور دھونا اسمین ایک نوع تکریم ہے بحسب عرف و
عادت کے اور اشارہ ہے کہ حضرت مکرم و معظم ہین سب عوالم مین اور یہ وہ کہ استعمال ذہب شریعت محمدیہ مین حرام ہے اور دار آخرت مین ہو سونکے
واسطے خالصا ہو دے باشارہ قول حق تعالی کے آیت قل ہی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ یعنے کہا وہ اون لوگون سے جو
ایمان لاے زندگانی دنیا مین خالص ہون قیامت کے اور قضیہ امری حقیقت مین عالم آخرت سے ہے یا یہ کہ استعمال و استمتاع مذہب بذاتہ حضرت سے
حاصل نہین ہوا بلکہ بلائکہ سے کہ غیر مکلف ہین ساتھ ہو سکے یا یہ کہ استعمال ہے کہ یہ واقعہ پہلے حکم تحریم سے ہوے اور فی الحقیقت یہی ہے اسواسطے
کہ تحریم اسکی مدینہ مین ہوئی ہے بعد فرض اسکے اور شکست ہوے قلب مقدس مین آب زمزم وہ کہا ہے کہ آب زمزم تقویت کرتا ہے قلب کو
پس دھویا قلب شریف کو تا قوی ہو اوپر مشاہدہ عالم ملکوت کے اور یہ بعض علماء نے استدلال کیا ہے اوپر کہ آب زمزم افضل ہے آب کوثر سے
کہ دھویا گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھ افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آب زمزم قریب و حاضر تھا اور آب کوثر بعید و غائب
نہایت ضعیف ہے اسواسطے کہ قرب و غیبت یہان معقول نہین سب برابر ہے واللہ اعلم بعد ازان لاے جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے وا بسفید کہ نام
اوسکا براق ہے نیچا خچر سے اور اونچا احمار سے کہ رکھتا تھا قدم کو باندازہ نظر ابیات اسپی از باد سبکپای تر آتش از آب تن آسای تر
مرتفع فرد بس چراگاہ او آبگینہ جو رخ ماہ او ظل قصورش شدہ ماوای خواب حور زچاہ قمرش دادہ آب ۔ بال و دم خویش چو برمی فشاند
بر سر شب عنبر تری فشاندہ کردہ شکوہ وداع حرم ۔ دیدہ زمزم شدہ زان عین نم ۔ از غم مویش بشب مشک بیز ۔ آبرہ سان شدہ حجر مکہ تیز ۔ بر حرم مکہ
چو دامن فشاندہ تا حرم قدس مقدس برانده منادی عنایت کوش جان مین یہ لطیفہ غیبیہ پہونچاتا ہے پس مقتضی حال و زمان اور مناسب عہد
و آوان یہ ہے کہ وظیفہ وظیفہ اس روز کا وصف شب معراج مین پڑہا جاوے اور بیچ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت اور صیرفیان اقالیم فہم و
بلاغت کے پہونچایا جاوے آرام و قرار شب مین حاصل ہے ب بہجت افطار شب مین ہے ت تجلیات آثار شب مین ث ثواب
ہزار ماہ شب مین ج جود عاشقان نجتیار کے شب مین ح حلاوت طاعت ابرار شب مین خ خزائن عبادت اخیار شب مین د
دیر بہ تسبیح سبحان عالی مقدار شب مین ذ ذوق قرأت مقربان حضیر ین گفتار کا شب مین ر راحت متعطشان دیدار شب مین ز زینت تسکین و
وقار شب مین س سواد خواب بیخ عزلت خانہ آنکھون طالبان انوار کے شب مین ش شرف نزول قرآن گوہر بار شب مین ص صولت

دہمیت علول اسرار شب مین ض ضیا ربواطن بندہای نمازگذار شب مین ط طرب راکعان وساجدان شب بیدار شب مین ظ ظہور روشنای آشنایان
بااعتبار شب مین ع عشرت مومنان روزہ دار شب مین غ غبطہ مواعدت مشتاقان جمال پروردگار شب مین ف فتح وظفر جانبازان
وفادار شب مین ق قافلہ نافلہ مخدوم مہاجر وانصار شب تہے ک کفایت کارلوط پیغمبر پرزگوار شب مین ہوا ہے ل لذت سیر وسلوک واختیار
شب مین م معرفت حقایق ومرگ یعنوی پوشیدہ وآشکار شب مین ن نور روز قیامت اثر بیداری شب ہی اوپر زحسار بردبار کے ہویگا
و وسیلہ قسم سلطان حیار کے شب مین ہ ہیبت دلسای اشرار مثبتہ بظلمت شب ہے لا لآنی تدبیر وتفکر صنایع کردگار شب ہے ہی یعنی سفر
احمد مختار بعالم افتخار شب مین نظم شب چیست چراغ جاودانی ۔ از شعلۂ شمع آن جہانے ۔ شب برقع اطلس سیاہست ۔ بر چہرہ
شاہد معانے ۔ در ظل شب است موسی جان ۔ سرمست مدام لن ترانے ۔ با عاشق اشک ریز شب خیز ۔ شب راست کرشمۂ نہانے
ای دولت سین سرجانت ۔ کز لذت شین شب بدانے اور حدیث مین آیا ہے پس سوار کیا گیا مین اور لیگیا مجھے جبرئیل آسمان پر اور
ظاہر اس حدیث مین معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تہے اور ہوا مین جاتے تہے جیسیکہ زمین پر چلتے اور یہ بھی خارق عادت
ہے کہ بشر ہوا پر نہین جاتا اور خصوصاً بوقت سواری چارپایہ پر غرضکہ سب وہت قدرت الٰہی مین ہے اور قدرت مقید نہین بچربیان عادت اور
بعض روایات مین آیا ہے کہ اوس براق کے دو بازو تہے کہ اونکے سانہہ اوڑتا تہا اور حکمت بیچ بھیجنے براق کے تعظیم وتکریم حضرت محبوب
رب العالمین کی تہی جیسا کہ محب محبوب کے لیے گہوڑا بھیجے اور اخص خواص کہ محرم وانیس مجلس خاص کا ہے واسطے بلانیکے بھیجے اور
رات مین کہ زمان خلوت خاص ہے پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوے اور حکمت ہونے براق مین پست تر نعل سے اور بلند تر حمار سے اوپر
شکل فرس کے اشارہ ہے کہ بلانا مسلم وامن مین تہا نہ حرب وخوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتہہ وقوع اسراع شدید کے ساتہہ
دابہ کے کہ موصوف نہین ہے اوسکے ساتہہ بعروف وعادت مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ جب حضرت نے پای مبارک رکاب مین کہا
براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجھے کہ سرکشی کرتا ہے تو سوار نہین ہوا تجھپر کوئی گرامی تر محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹہا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی پیٹہہ پر بیٹہے اور یہ سخن دلالت
کرتا ہے اسپر کہ براق آمادہ تہا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تہا اور بہ اندازہ قدر ومرتبہ اوسکے
جیسا کہ روایات مین آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آتے تہے سوار اوپر براق کے بیت المقدس سے مکہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے
اور گویا اشارہ جبرئیل کا بجنس براق کے ہے واللہ اعلم اور وجہ استصعاب براق یا اس جہت سے تہی کہ ہر گز کوئی اوسپر سوار نہوا تہا
یا جہت بعہد سے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ استصعاب براق بجہت ناز وطرب وافتخار تہا نہ بطریق استبعاد وسرکشی اور کہتے ہین

کہ رکاب براق کی جبرئیل کے ہاتھہ مین تہی اور زمام میکائیل کے ہاتھہ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تہے اور اور شاید کہ اول رکاب مین ہووین بعد ازان اثنای راہ مین محبت وعنایت حضرت نے یہ اقتضا کیا ہو کہ انہین ردیف اپنا کر لیا یا پہلے ردیف ہون ازان بعد برعایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اتر لیے ہون واللہ اعلم اور روایت مین آیا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسے علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہے تہے اپنی قبر مین پس کہا اشہد انک لرسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہون مین بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہے اور جو انبیا زندہ ہین اپنی قبر مین خدا کے نزدیک تعبد کرتے ہین جیسیکہ ذکر کرتے ہین اہل جنت جنت مین بی آنکہ مکلف ہون ساتہہ اوسکے۔ بعد ازان گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین اوپر اقوام وطوائف انام کے نیکون اور بدون سے کہ عالم برزخ ومثال مین ساتہہ آثار وثمرات وافعال احوال اپنے کے مشغول وگرفتار ہین اور ذکر اوسکا طول رکہتا ہے۔ بعد ازان پہونچے بیت المقدس مین اور باندہا براق کو سانتہ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسے باب محمد کہتے ہین پس آئی مسجد مین اول اکین دو رکعت کہ تحیۃ المسجد ہون اور حاضر ہوے ملائکہ اور تمثل کی گئین ارواح انبیا آدم علیہ السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کی خدا کے لیے اور درود بیحد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اعتراف واقرار کیا سب نے ساتہہ فضل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر واسطے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پس آنحضرت نے امامت فرمائی اور سب انبیا اور ملائکہ نے آپکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ یہ نماز نفل تہی یا فرض اور اگر فرض تہی نماز عشا تہی یا صبح اور بظاہر سیاق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنا بیت المقدس مین پیش از عروج بآسمان ہووے پس نماز عشا تہی اور راوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے یہ قضیہ بعد از نزول ہے نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین بن کثیر کہ اعالم علما رحدیث وتفسیر سے ہین کہا ہے کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتہہ پیش از عروج وبعد ازان دو نو حال مین تہا اور جب باہر آئے حضرت مسجد سے لای جبرئیل ایک ظرف خمر اور ایک ظرف لبن اور مخیر کیا کہ ان دونو مین سے جسے چاہو اختیار کر دپس اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو۔ کہا جبرئیل نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت کو اور مراد فطرت سے اس جگہہ دین واسلام ہے اور استقامت اوسپر اسواسطے کہ شیر اسہل ولیذ وطاہر وسائغ ہے پینے والونکو جو کوئی خواب مین دیکہے کہ شیر پیتا ہے تعبیر اوسکی وہ ہے کہ علم دین پاوے بخلاف خمر کہ ام الخبائث اور جالب انواع شر ہے حال ومآل مین اگرچہ اوسوقت مین مباح تہی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ مین تہا اور تحریم خمر مدینہ مین لیکن انجام کار حکم اوسکا حرمت تہا اور حدیث ابن عباس مین دو قدح آئی ہین ایک لبن سے اور دوسرا عسل سے اور ایک روایت مین تین اوانی لبن وخمر اور ذکر عسل نہین کیا۔ اتیان ان اوانی کا متصل وصول لسدرۃ المنتہی بہی آیا ہے تصریح کیا اسے حافظ عماد بن کثیر نے اور تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوۃ مین پچاس سے ساتہہ پانچ کی

اور کہا ہے کہ یہ رحمت و شفقت موسیٰ علیہ السلام سے اس امت مرحومہ سے اوپر بجہتہ اوسکے تھی کہ موسیٰ علیہ السلام نے توریت مین صفات امت کی پڑھین تھین اور ارزو کی کہ اونھین میری امت گردان حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووینگی اس ارزو کو قطع کرکے کہا مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان **وصل** ازان ببعد برداشتہ ہوے آنحضرتؐ طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اوسی طرف منتہی ہوتے ہین اعمال و علوم خلق کے اور اوسی جگہ سے اوترتا ہے امر اور رہے جاتے ہین احکام اور اوسکے نزدیک وقوف کرتے ہین ملائکہ اور کسکو مجال تجاوز وہ عروج اوس سے نہین اور اوسیطرف منتہی ہوتا ہے جو کچھ صعود کرتا ہے عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہے عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا اوس مقام سے کسینے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہے اور جدا ہوے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل یہ کیا جگہ باز رہنے اور جدا ہونیکی ہے یہ وہ جگہ ہے نہین کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار سر انگشت نزدیک ہونمین سوختہ ہونمین **ابیات** گفتا فزاتر مجالم نماند + بماندہ کہ نیروے بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم

بعض روایات مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو اگر تمہین [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرو نہین جبرئیل نے کہا حاجت میری وہ ہے کہ درخواست و خواہش کرو درگاہ حق سے کہ فراخ کرو نمین باز و اپنی بوسیلہ اوسکے قیامت کے دن تا اوسپر امت تمہاری گذرے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہے **اور** دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہے **اور** [illegible] روایتین یہ ہے کہ اوسکے آسمان ششم مین ہے اور شاخین آسمان ہفتم مین **اور** وجہ تسمیہ بسدرۃ کہ بمعنی کنار ہے مفوض و موقوف اوپر علم شارع کے ہے **اور** کہتے ہین کہ اس درخت مین تین طرح کی منفعت ہے ظل مدید و طعم لذیذ و رائحہ طیب اور بنظر ایمان کے ہے کہ جمع کرتا ہے قول و نیت و عمل ظل بمنزلہ عمل ہے اور طعم بمشابہ نیت اور رائحہ بمنزلہ قول کذا قالوا **اور** یہ ہوسکتا ہے کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسکہ لگائی جاتے ہین زمین مین **اور** قدرت شامل ہے جیسا کہ اور درخت زمین مین لگائے جاتے ہین یہ درخت ہوا مین ہو جیسے کہ سیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین **اور** یہ ہوسکتا ہے کہ منوط ہو سراب مین جیسکہ درخت جنت کے اور درخت کا بھی احتمال ہے کہ منوط نہون اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو۔ جانا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین دو باطن کی بہشت مین جاتی ہین اور ظاہر نیل و فرات ہین **اور** حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نہرین جنت سے ہین نیل و فرات و سیحان و جیحان پس بعضے کہتے ہین کہ ہونا انکا جنت سے باعتبار اسکے کہ منافع و ثمرات اسکے دائم و بشمار ہین واللہ اعلم **اور** احوال نیل مین جو کہ عجائب و غرائب لکھے ہین عقل اوسمین حیران ہے **اور** نہرین ماء و لبن و عسل و خمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا کہ منطوق قرآن عظیم کا ہے **اور** روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئے ایک

نہر دلیمی اور پر گنگریزون یاقوت و زمرد کے جاری ہے اور اوانی اوسکی ذہب و فضہ و یاقوت و لولو و زبرجد کے ہین اور پانی اوسکا صفید زیادہ شیر سے اور شیرین زیادہ شہد سے **اور** حدیث ابی سعید مین ایا ہے کہ بہشت مین جاری ہوتا ہے ایک چشمہ کہ اوسے سلسبیل کہتے ہین کہ نکلتی ہین اوس سے دو نہرین ایک کو کوثر کہتے ہین دوسرے کو نہر رحمت اور یہ وہ نہر ہے کہ جسوقت معصیات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلین جب اوسمین پڑین اوسیوقت تر و تازہ ہو جاوین **اور** سدرۃ المنتہی کو انوار ہین پوشیدہ مانند بلخ و پروانہ کے طلا سے اوپر ہر ایک کے ایک فرشتہ ہے اور وصف اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہے **اور** اس جگہ بھی آیا ہے کہ واسطے آنحضرت کے اوانی ہین خمر و لبن و عسل سے پس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس مین معلوم ہوا **اور** یہان بھی نماز پڑہی انبیا کے ساتھ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس مین۔ بعد ازان دکہایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اوٹہایا گیا اوس سے پردہ میر دیلے یہی ہے لفظ حدیث کا ثم رفع الی البیت المعمور اور تفسیر کیا اوسے ان بعضون کے ساتھ گو درمیان اوسکے اور بیت المعمور کے عوالم تھے کہ قدرت اوپر ادراک اونکی نہ تھی پس اوٹہایا گیا حجاب اور بلند کیا گیا اور لایا گیا بیچ بصر و بصیرت حضرت کے تا دیکہا اوسے اور بیت المعمور ایک مسجد ہے محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے **اور** کہتے ہین یہ وہ گھر ہے کہ بہیجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے بعد ازہبوط اور اوٹہایا گیا ازان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و منزلت اوسکی اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین مین اور طواف کرتے ہین اوسے اور نماز پڑہتے ہین وہان ملائک جیسے کہ طواف کرتے ہین کعبہ کو آدمی اور آتے ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے کہ نہین آتے اوسطرف پھر دوسری مرتبہ اور دو سے دن پھر ستر ہزار اور آتے ہین کہ نہین آئی اس سے پہلے **اور** یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہے ابد تک اور یہ دلیل ہے اوپر عظمت قدرت پروردگار تعالی و تقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر اور مرتبہ ملائکہ سے نہین **اور** روایت ہے کہ نہین آسمانون اور زمینون مین جگہ ایک بالشت کی مگر وہ کہ رکی ہے فرشتون نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہین کوئی قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہے اوسپر فرشتہ **اور** آیا ہے کہ آسمان مین ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیوۃ کہتے ہین آتی ہین جبرئیل علیہ السلام وہان ہر روز بار نعالی نہین اوس نہر مین پر باہر آتے ہین اور جہاڑتے ہین پر و بال اپنے اور جدا ہوتے ہین اوس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی ہر قطرہ سے فرشتہ پس یہی فرشتہ ہین کہ نماز پڑہتے ہین بیت المعمور مین اور پھر دوبارہ اوسطرف نہین آتے۔ اسیطرح ہے مواہب اور آثار النبوت مین **اور** نقل کیا ہے امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول حق تعالی مین و یخلق مالا تعلمون یعنے پیدا کرتا ہے وہ چیز کہ تم نہین جانتے۔ عطا و مقاتل و ضحاک کہ ائمہ تفسیر ہین روایت کیا ہے ابن عباس سے کہ کہا دہنی عرش کی ایک نہر ہے نور سے باندازہ ہفت آسمان و ہفت زمین و ہفت دریا کے اوسمین جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہین اور زیادہ کرتے ہین نور پر نور اور جمال بر جمال اپنا اور جہاڑتے ہین پر اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ہر قطرہ سے کہ گرتا ہے اونکے پر سے کئی ہزار فرشتے قیامت تک **اور** روایت کیا گیا ہے کہ اوس جگہ فرشتے ہین کہ تسبیح کرتے ہین خدا تعالی کی اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ساتھ تسبیح کے فرشتہ واحد علی کل

شی پر قدیر ہے اور حق تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ یہ ماعدا اون فرشتوں کے ہیں کہ واسطے تعب کے ہیں اور ماسوا اون ملایک کے کہ موکل اوپر نباتات اور ارزاق اور حفظ اور رسول اوپر تصویر بنی آدم اور ملایک کہ نازل ہوتے ہیں سحاب میں اور فرشتے کہ لکھتے ہیں حسنات لوگوں کے جمعہ کے دن اور خزنہ جنت اور فرشتے کہ آتے ہیں تعاقب لیل و نہار تا ضبط کریں اعمال بندوں کے رات دن میں اور فرشتہ ہزار پشتے کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہیں اور مخفوف کرتے ہیں اوسے اور وہ کہ آمین کہیں اوپر قرات مصلی کے اور وہ کہ کہیں ربنا ولک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہیں منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہیں عورتوں مجموران جامہ خواب مردونکو اور اوپر ہر ایک کے آسمانوں فرشتے ہیں کہ ہر طائفہ کو تسبیح جدا ہے **اور** رایا ہے کہ ہر فرشتے کو حملہ عرش سے مونہہ ہیں جسمیں کہ مشتبہ نہیں ہوتے بعض بعض کے ساتھ اور اگر ایک فرشتہ پیلا دے بازو اپنا کہ مانند ہے دنیا کو پر و بازو اپنے سے **اور** حملہ عرش اللہ فرشتے ہیں ساتھ اس عظمت و بزرگی کے کہ مسافت درمیان گوش سے دوش تک اونکی دو سو برس کی راہ اور ایک روایت سے سات سو برس ہے **اور** کتاب العظمہ میں کہ ابن اسحٰق کی ہے وہ چیزیں ذکر کی ہیں کہ اعجب العجائب ستے ہیں اور اونمیں سے عظمت و کبریائی خالق تعالیٰ کی تصور کرنا چاہیے **اور** رایا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا میں نے اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکھا میں نے کہ تکیہ ساتھ بیت المعمور کے کیے بیٹھے ہیں اور پاس اونکے ایک قوم ہے خوشرو میں سلام کیا میں نے اوپر اور سلام کیا اونہوں نے مجھ پر اور اپنی امت کو دو قسم پایا میں نے ایک جماعت لباس سفید رکھتی ہیں مثل قراطیس اور ایک گروہ لباس چرکین پس آئے میرے ساتھ وہ کہ لباس سفید رکھتے تھے بیت المعمور میں اور محجوب رہے وہ کہ لباس چرکین رکھتے تھے پس نماز پڑھی میں نے بیت المعمور میں اونکے ساتھ کہ لباس سفید رکھتے تھے اور سفیدی جامہ کنایہ ہے اعمال سے ہے **اور** رایا ہے کہ فرمایا کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی میں نے سفید روخوش رنگ مانند قراطیس کے اور دوسری کہ اونکے رنگوں میں تیرگی تھی پس آئی وہ قوم ایک نہر میں غسل کیا پس اونکے رنگوں سے کچھ خالص ہوا پھر دوسری نہر میں آئی اور خالص ہوے اونکے رنگ تمام مثل اس قوم کے کہ سفید رو خوش رنگ تھے پس پوچھا آنحضرت نے دو سفید رو کون لوگ ہیں اور یہ تیرہ رنگ کون اور یہ مرد کہ بیٹھا ہے کون ہے اور یہ نہر کہ جس میں نہائی کیا ہیں حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ مرد باپ تمہارا ہے ابراہیم علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہے کہ نہ ملایا ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہیں کہ خلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالیٰ نے اونپر یہ نہر اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت اور ثالث نہر شراب طہور بعد ازاں بالا تر گئے اور اوس جگہ پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام کہ کتابت کرتے تھے ساتھ اوسکے فرشتے اقدار الٰہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الٰہی قدیم ہے ولیکن کتابت اوسکی حادث **اور** کتابت لوح محفوظ کہ کائنات و عین ثبت ہیں پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہے وجف القلم بما ہو کائن یعنے خشک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کے کہ ہونیوالی ہے

اشتمال ہے ساتھ اوسکے ولیکن یہ کتابت صحف ملائکہ مین مثل فروع منتسخہ کے ہے اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین اور دیگر ایام و لیالی مین لکھتے ہین اور محو اثبات اوسمین جاری ہوتا ہے دیجو اللہ ما یشاء و یثبت یعنے نابود کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے۔ عبارت اوس سے ہے جیسا کہ آثار مین آیا ہے **او** رصاحب سواہب لدنیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقلام بارہ ہین **اور متفاوت** ہین درجہ اور رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدرت ہے کہ لکھا ہے پروردگار جل و علی نے ایدان مقادیر خلائق کو جیسے کہ سنن ابی داؤد مین عبادہ الصامت سے آیا ہے کہ کہا سنا ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اول ما خلق اللہ القلم یعنے اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے۔ کہا قلم کو لکھ اوسنے کہا کیا لکھون کہا لکھ مقادیر خلایق قیامت تک پس یہ قلم اول اقلام ہے اور اجل اوسکا **او** رتحقیق کہا ہے بعضون نے کہ یہ قلم ہے کہ سوگند کہائی حق تعالی نے ساتھ اوسکے ثانی قلم وحی ہے ثالث قلم توقیع من اللہ و رسولہ رابع قلم لکھنا بندون کا حفظ ایدان ساتھ اوسکے متعلق ہے۔ خامس قلم توقیع ملوک اور اونکے نایبون کا کہ اوسکے ساتھ اصلاح کیے جاتے ہین امور ممالک۔ سادس قلم حساب ہے کہ ضبط کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے مال مستخرج و مصروف اور مقادیر اوسکی اور یہ قلم ارزاق ہے۔ سابع قلم حکم کہ ثابت کیے جاتے ہین ساتھ اوسکے حقوق اور جاری کیے جاتے ہین اوسکے ساتھ تنفیذ یا۔ ثامن قلم شہادت کہ گواہ رکھی جاتی ہین اوسکے ساتھ حقوق۔ تاسع قلم نبوات و ردہ کاذب وحی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا ہے۔ عاشر قلم تواریخ عالم اور وقایع عالم۔ حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفاصیل کا ثانی عشر قلم جامع اور وہ قلم ردا و پیرایہ ہے اور دفع شبہات متخیلین کے۔ بعد ازان دکھائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ جیسے کہ مذکور ہین کتاب و سنت مین پس دیکھا بہشت کو کہ مظہر رحمت الہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالی اور کہولا گیا بہشت اور بنا کیا گیا دوزخ پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین اور دھوئی گئین آلائشین کون و حدوث کی ظاہر و باطن حضرت سے **او** ربعض روایات مین آیا ہے کہ کہا لیا اپ کو اور پر ایک درخت کے درختون بہشت سے کہ نہ تھا بہشت مین کوئی درخت احسن و اطیب اوس سے کہا یا میوہ اوسکا ہو انطفہ مسلب حضرت مین اور جب نیچے اترے زمین پر موافقت فرمائی ساتھ خدیجہ کے پس باردار ہوئین ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے **او** راس جگہ اشکال ہے کہ ولادت حضرت فاطمہ پیش از نبوت ثابت ہے پس کہا اوپر ہے اور اسری بعد از نبوت مگر وہ کہ التزام کریں کہ آنحضرت کو پیش از نبوت بھی اسری منام مین ہووے اور یہ حکایت اوس منام کی ہے آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لائی ہون بہ اسرے اور یہ واقعہ ہائلہ و نیکن ذکر اوسکا بیچ قضیہ اسرے کے درست نہووے واللہ اعلم **و عمل** اور جب رویت آیات الہی اور نوبت اوسکی مشاہدہ قرب و حضور مین پہونچی اور سب سے انقطاع قبول کیا اور غنا رہے اور کوئی فرشتہ اور انبیں آپ کے ساتھ نرہا اور ہنوز حجاب ہای نورانی کہ مستر تھے اور ہر حجاب پانچسو برس کی راہ تھا درپیش رہے اور سب حجاب بامداد و اعانت حق جل و علی قطع کیے حیرت و دہشت جلال و عزت کبریا سے پیش آئے اور ندا دی نے

بہ لغت ابی بکر ہندوی کاف یا محمد خان ربک لصیلی یعنے ٹھہرا ی محمد پس بدستی پروردگار تیرا نماز ادا کرتا ہے حضرت تفکر مین گئے کہ یہ آواز ابی بکر کی کہان سے آئی اور انس کے ساتھ اوس آواز کے پایا باہر آئے وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تہا پس حضرت پروردگار سے ندا ئی ادن یا خیر البریہ ادن یا احمد ادن یا محمد یعنی پاس آ ای بہترین خلائق پاس آ ای احمد پاس آ ای محمد پس نزدیک گیا مجہے اپنے ساتہ میرے پروردگار نے ایسا ہوا مین کہ فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی یعنے نزدیک ہوا پس نیچے آیا پس تہا بعد فاصلہ دو کمان کا یا کمتر اور پوچہا مجہسے میرے پروردگار نے کچہ پس مین جواب ندی سکا پس رکہا دست قدرت اپنا درمیان دو شانون میرے بی تکیف و بی تحدید پس پائی مینے ٹھنڈک اوسکی انچہ سینہ مین پس دیا مجہے علم اولین و آخرین - اور جمیع انواع علم تعلیم فرمائے - ایک علم تہا کہ اوسکے کتمان کا مجہسے عہد لیا کہ کسی سے نکہون مین اور کوئی شخص طاقت برداشت اوسکی نرکہے میرے سوا اور ایک علم دوسرا کہ مخیر کیا اظہار و کتمان اوسکے مین اور ایک علم تہا کہ امر کیا مجہو ساتہہ تبلیغ اوسکی بخاص و عام میری امت سے پس کہا انحضرت نے ای پروردگار میرے متوحش ہوا مین پہلے قدوم اپنے سے تیرے پاس ناگاہ ندا سنی مینے ساتہہ لغت ابی بکر کے کہ شابہ لغت ابی بکر ہے کہ کہتا ہے قف فان ربک لصیلی پس تعجب کیا مینے اس سے کہ ابو بکر یہان کہان سے پہونچا اور پروردگار بی نیاز ہے نماز ادا کرنے سے حکم ہوا کہ مین بی نیاز ہون نماز پڑہنے سے واسطے دوسرے اور مین کہتا ہون سبقت رحمتی علی غضبی یعنی پیشی لیگئی رحمت میرے غضب پر میرے - پڑہا ای محمد یہ آیہ ہو الذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما یعنے وہ خدا ایسا ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے تم پر اور فرشتے اوسکی تاکہ نکالین تمکو تاریکیو نسے طرف روشنی کی اور ہے اوپر مومنو نکے رحم کرنیوالا ہے پس صلوات میری رحمت ہے تجہپر اور تیرے امت پر اور سنو انا میر ابتجہے آواز یا تیر یکی کہ ابی بکر ہے اوس واسطے ہیبتا انس پکڑے تو اور بحال خود آوے تو اوس مقام پر ہیبت سے ای محمد اور جب چاہا تہا مجہنے کہ کلام کرین ہم تیرے بہائی موسیٰ کی ساتہہ پس پکڑا اوسے ہیبت عظیم نے پس پوچہا مجہنے اوس سے وما تلک بیمینک یا موسیٰ یعنے اور کیا ہے یہ داہنے ہاتہہ مین تیرے ای موسیٰ پس حاصل ہوا موسیٰ کو انس ساتہہ ذکر عصا کے اور بحال ہوا - ایسے ہی تو ای محمد چاہا مجہنے کہ انس پکڑے ساتہہ آواز یار اپنے کہ وہ انیس تیرا ہے دنیا و آخرت مین پس پیدا کیا مجہنے فرشتہ کو اوسکی صورت ابی بکر کے کہ نزدیک کرے تجہے بلغت اوسکے تا زایل ہووے استیحاش تجہسے اور لاحق نہووے ہیبت سے کچہ کہ باز رکہے تجہے سمجہنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہے مجہنے تجہسے - بعد ازان پوچہا حق تعالی نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل کی کہ تجہسے چاہی تہی کہا مینے ای خداوند تو خوب جانتا ہے اوسے - فرمایا قبول کی مینے حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کی حق مین کہ تجہے دوست رکہی پس بہیجا گیا میری واسطے رفرف سبز کہ غالب تہا نور اوسکا اوپر نور آفتاب کی پس چمکی اوس نور سے میری آنکہہ اور کیا گیا مین اوپر اوس رفرف کی اور اوٹہایا گیا مین تا پہونچا مین اوپر عرش کے پس دیکہا مینے ایک امر عظیم کہ زبان اوسکا وصف نکر سکین پس نزدیک ہوا میرے ساتہہ ایک قطرہ عرش سے

اور پڑا میری زبان پر پس چکھا میںنے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے نے شیرین زیادہ اوس سے اور عاسل ہو میں مجھے خبر اولین اور آخرین کی اور روشن کیا دل میرا سا اور ڈہانکی نور عرش نے بصر میری پس دیکھا میںنے سب چیز کو اپنے دل مین۔ اور دیکھا مین نیچے سے جیسا کہ دیکھتا ہو نمین آگے سے **اور** رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اوس بساط کو کہین کہ رقیق ہو دیباسے اور اوسکے سوا **اور** جانا چاہیے کہ یہ دنو وتدلی کہ مذکور ہوے اور تعبیر کیا گیا اوس سے ساتھ قاب قوسین او ادنی کے اور مذکور ہے احادیث معراج مین غیر دنو وتدلی کہ مذکور سورہ والنجم مین ہے کہ نسبت ساتھ رویت اور تردید کی جبرئیل کی ہے ساتھ قول برگزیدہ کی اور سیاق وسباق آیۂ کریمہ ظاہر ہے اوسمین **اور** بعضے اوپر رویت وقرب حق تعالے کے بھی عمل کرتے ہین جیسیکہ کتابون تفسیر مین مذکور ہے **اور** تمام ترین کمال ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی اور نہایت سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور سوا خلقت بینائی اور بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر ہونی ان کرامات وآیات کے ساتھ کسی ایک کے اوسنے توجہ اور التفات نفرمایا اور دیدہ خواہش ورغبت نکھولا جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا ما زاغ البصر وما طغی یعنی نہ کج ہوئی چشم اور نہ حد سے گذری جیسیکہ نوکر بارگاہ سلطانی مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہ کمال ہے کہ سوای کاملترین بشر اور سید وسرور انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اوسپر ہے کہ جب بمقام عالی اقامت کرین بمقام اعلی کو مستطلع ومستشرف ہوتی ہین جیسیکہ کلیم جب بمقام مناجات وتکلیم پہونچے طالب رویت ہوے اور یہ ایک نوع سکر وانبساط سے ہے کہ مقام قرب مین رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور سید وسرور ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب مین مقیم کیے گئے اوسکا حق وفا کیا اور باوجود قربت التفات نکیا بصر نے بجز اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوسمین اور ارادہ وخواہش وری اوسکی نفرمایا اسیواسطے بجمیع مرادات ومراتب ودرجات کہ اقصے اور اعلی اوسکا رویت حق ہے اور اقامت فیما اقام اللہ اعلی مقامات اہل صحو اور ارباب تمکین کا ہے فائز ہوی اور فرمایا ما کذب الفواد ما رای یعنی دروغ نجانا دل فی وہ جو دیکھا آنکھ سنے بصر وبصیرت دونون متواطی ومتصادق ہوی جو کچھ کہ بچشم دیکھا دل سنے اوسکی تصدیق مین ارتیاب نکیا سب حق وتصحیح تھا پس پہونچے آنحضرت بکمال کہ سبقت لیگئے اولین وآخرین کو اوپر اور ہوی مغبوط انبیا ومرسلین کے اور مستقیم ہوے صراط مستقیم پر دنیا وآخرت مین آیت ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنے یہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے۔ اور فرمایا آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنے وحی بھیجی طرف بندی اپنی کے جو وحی بھیجی تمام علوم ومعارف اور حقوق وبشارات واشارات اور اخبار وآثار اور کرامات وکمالات حیطۂ اس ابہام مین داخل ہین اور کثرت وعظمت اونکی سے کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطے کہ علم کسیکا بجز علام الغیوب اور رسول محبوب کے اوپر محیط نہین ہوتا مگر وجہ آنحضرت نے بیان فرمایا یا وہ جو مقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت سے اوپر بواطن بعضے اکمل اولیا کی کہ بفیض اتباع حضرت کے مستعد اور رفیع ہین چھپا واللہ اعلم

وصل اور جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت فرماویں طرف اس عالم کی کہ کہا خداوند اہر قادر کو سفر سے تحفہ ہوتا ہے میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہے فرمایا تبارک وتعالی نے میں اونکے واسطے کافی ہوں مدت حیات ممات اور قبور ونشور میں سب حال میں مدد معین اونکا ہوں پس خوشحال تمہارا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت تمہاری لیے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے اسری سے اور صبح ہوی بیان کیا لوگون کے روبرو۔ مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانون سے اور دوڑے بعضے مشرک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کہا کچھ تمہین خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہے مجھے آج رات طرف بیت المقدس کے لیگئے کہا ابوبکر نے آیا تحقیق کہتا ہے وہ یہ بات کہا البتہ اور بہ تکرار کہتا ہے کہا پس جو کچھ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے ایمان لایا مین سانتہ اوسکے کہا تصدیق کرتا ہے تو اوسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح یہان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہونمین اوسے دور تر مین اوس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا مین اور پر آیا مین باور کرون مین کیا جای بیت المقدس پس اوسیدن سے اوسکا لقب صدیق ہوا پس آئی ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم یا رسول اللہ سانتہ انکے خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہا مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابوبکر صدیق نے مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول اللہ ہو **اور** حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا بیت المقدس کی در رکہتا ہے فرمایا آپ نے کہ مینے نہین گنا تھا اب کہ مرفوع ومکشوف ہوا میرے اوپر گنا مینے اور خبر دی مینے **اور** لائی ہین کہ آنحضرت نے جسوقت رجوع کیا سفر اسری سے گذری ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اونٹیا تھا اور اونمین دو غلامی تھے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اونٹ مین مقابل شتر کے لاتے ڈرتا اور بھاگتا پس گرد لایا اوسے ایک اونمین سے کہا حضرت نے پس سلام کیا مینے اونکے اوپر کہا کہ یہ آواز محمد کی ہے پس آئے محمد قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکھا تھا اور کہا نشانہ اوسکا وہ ہے کہ گذرا مین اوپر شتر ون تمہارے کہ فلانی محلہ مین آتی تھے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اوسے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تھا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ اوپر اوسکے پلاس سیاہ ہے اور دو غلامی فلانے روز یہان پہونچتے ہین جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کمو لا قریب نصف نہار تھا کہ قافلہ پہونچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف کیا تھا اور منہ مین دشمنون اور منکرون کے خاک پڑی **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چہارشنبہ قافلہ آویگا آفتاب تردیک بغروب پہونچا اور نہ قافلہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی اور حبس کیا گیا آفتاب کہ قافلہ آگیا **و محل** اختلاف کیا ہے اگلے پچھلے صحابہ اور تابعین ومن بعدہم نے بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج مین **اور** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ایک جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی مین ہین **اور** بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ای مادر میری آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے تحقیق بیرے بال کہڑے ہوگئے اس بات کہنے تیرے سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد نے دیکہا پروردگار اپنے کو پس تحقیق دروغ کہا بعد از ان پیچھے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت آیت لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف الخبیر یعنے نہین پاتین اوس سے بینایان اور وہ پاتا ہے بینائیون کو اور وہ لطیف ہی خبردار اور روایت مسلم مین آیا ہے کہ کہا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد اعظم القریۃ یعنے جو کوئی حدیث کرے تجھ کہ بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا پروردگار اپنے کو پس افترا بزرگ کیا اور دروغ اور بدرستی مخالفت کی بعضے صحابہ نے اوسکو اور صحابی جو کہے ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی بجز اوسکا صحابی سے نہین ہوتا وہ قول حجت باتفاق اور آیہ مین تاویلات مین ادراک اخص ہے رویت سے اور لازم نہین آتا نفی اوسکی سے نفی رویت ادراک موقوف حقیقت سے ہے اور وہ منفی ہے جیسا کہ کوئی تم کو دیکہتا ہے اور ادراک حقیقت اور کنہ اوسکی نہین کرتا اور بعضے کہا ہے کہ ادراک احاطہ ہے اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہین آتی جیسا کہ عدم احاطہ بعلم سے عدم علم لازم نہین آتا اور منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا ہمیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نعم اور کہا وہی خالی خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسی علیہ السلام کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہے کہ اون سے سوگند کہائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا اپنے رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بہی آیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکہا اور روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے عروہ الزبیر سے کہ اثبات وجزم کیا ہے سائنہ اوسکے کعب احبار اور زہری وغیرہ اور اونکے سوائے اور یہی ہے قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہے کہ اوسنے پوچہا حضرت سے حال رویت پروردگار کا پس کہا نور انی اراہ یعنے نور ہے کیونکر دیکہوں مین اوسے اور یہ حدیث معارض ہے سائنہ حدیث دوسری کے کہ واقع ہوا ہے رایت نورا یعنے دیکہا مینے نور کو اور امام احمد رح سے بہی اثبات رویت منقول ہے اور اوس سے کہ قول عایشہ رض کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بقول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا رایت ربی یعنی دیکہا مینے اپنے رب کو اور قول پیغمبر اکبر ہے قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دیکہا بدل بچشم اور مراد سائنہ دیکہنے دل کے نہ علم جانتا ہے کہ وہ ہمیشہ اوپر وجہ اتم کے حاصل تہا بلکہ مراد وہ ہے کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت کو حضرت کے دل مین جیسا کہ چشم مین کہ اقبیل پس جانا بدل ہوا ہے اور دیکہنا بدل اور تطبیق کرتے ہین سائنہ اس توجیہ کے قول عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما مین اور ظاہر یہ ہے کہ اختلاف رویت بچشم مین ہے نہ رویت بدل مین اور دیکہنا بدل چاہیے کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور اسیطرح ہے مذہب اہل مدینہ مین شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث اللہ بن یدہ الصدق والیقین یعنے خاص کرے اوسے خدا سائنہ زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام صلحا نظر بدلایل واخبار واثار وہیسا ہی کہ مذکور ہوا لیکن یہ خلجان کرتا ہے کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ کوئی انبیا سے اوس جگہ حضرت کے سائنہ شرکت نکرتا اور کسی بشر وملک کو گنجایش اوس مقام کی نہ تہی نہیں عجب ہے کہ اوس مقام مین لیگئے اور خلوت خاص مین لائی اور سائنہ اعلی وادنی

اور اقصیٰ مآرب دیدار کے مشرف نکیا اور آپ اسبات پر راضی ہوے اگرچہ کمال بندگی اور ادب سطوت کبریائی حق اسکو تقاضا کرتا ہے کہ سوال نکرسکے اور ذوق کلام سے مست ہوکر انبساطانہ ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت جناب قدس سے رکھتے ہین کہا اور چھوڑے اور روادار کیے کہ حجاب درمیان رہے یہ دولت بطلب ہاتہ نہین آتی اور کہتے ہین کہ مانع دیدار موسیٰ کو طلب و سوال و انبساط ہوا گا ہی ناخواستہ دیتے ہین کہ مانع دیدار موسیٰ کو طلب و سوال و انبساط ہوا اور اگر چاہین خواستہ بھی ندیوین۔ قول غریب وہ ہے کہ ایک قوم کہتی ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام طلب سے باز رہے اور بیہوش ہوے دیکھا وہ جو دیکھا اور لن ترانی خراشتابی اور بیتابی کی تھی اور تحقیق وہ ہے کہ سبب ناکامی موسیٰ علیہ السلام کا وہ تھا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہ دولت دیدار کے شرف نہین ہوے دیر کی کیا طاقت کہ طالب رویت ہوے اور دیکھے اور علما بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے دنیا مین اور بعد از امکان کون مانع ہوا اور خود مقام معراج و حقیقت عالم آخرت سے ہے اور جو کچہ عالم آخرت مین دیکھنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکھا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے جیسا کہ کہا ہے مصرع از دیدہ بسی فرق بود تا بشنیدہ۔ واللہ اعلم **وصل معجزات آنحضرت مین** کہ دلائل و آیات صحت نبوت اور صدق رسالت حضرت کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **معجزہ** امر خارق عادت ہے کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتہ مدعی رسالت کے کہ مقرون ہووے ساتہ تحدی کے اور معنی تحدی کی برابری کرنا کسی کام مین اور آگے بلانا خصم کو اور غلبہ ہونا مہنا اور تحقیق یہ ہے کہ معجزہ مین تحدی شرط نہین ہے اتنے معجزات حضرت رسالت سے ظاہر ہوے تھے کہ تحدی اوس جگہ نبتی مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہے کہ شان اوسکی سے تحدی ہووے اور اوپر تقدیر اس قید کے وقوع ہاتہ مدعی رسالت سے کافی ہے اور سخن مشہور وہ ہے کہ وہ جو مدعی رسالت سے واقع ہوا اوسے معجزہ کہین اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووے اگر مقرون بکمال ایمان و تقوی اور معرفت و استقامت ہووے کہ ولایت عبارت اوس سے ہے کرامت ہے اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے وقوع پاوے اوسے معونت کہین اور وہ جو کافرون اور فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہین مگر وہ کہ باعث اوپر توبہ اور اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزہ مین علم کلام مین بہت ہے اگر ساتہ اوسکے اشتغال کرین ہم اور جو غرض کہ اس جگہ رکھتے ہین ہم آوین ہم تبرے اوپر تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ نہین اور معجزات ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر و افزو اقوی اور ابہر و ازہر اشہر معجزات ہین اور تعبیر معجزات سے کلام ائمہ مین بدلائل و آیات بہت واقع ہوی ہین اور دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ اخبار ہین کہ واقع ہوی ہین توریت و انجیل اور سار کتب منزلہ مین ذکر و نعت اور خروج اونکا ارض عرب سے جیسا کہ تھوڑا اوس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہے ایام مولد و بعثت مین امور غریبہ عجیبہ کہ ماحی آثار کفر اور رسوہن ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر اونکا اونکے محل مین بتفصیل آوے گا جیسے کہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور سقوط شرفات ایوان کسری اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ از خواب موبدان اور سماع ہونا تلف

صاحب نبوت وصفات آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا گیا ہے اخبار مین مشہور ہے مذکور عجائب دلالت شریف مین اور ایام خصاصت مین اور پیچھے اوس سے زمان بعثت تک اور ظہور وغلبہ وتصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین ڈالین لوگ اوس مال کی اور نہ قوت کہ غالب وقاہر ہوین ساتھ اوسکے لوگون پر اور نہ اعوان وانصار کہ ساتھ مال وعقل کی مظاہرت کرین اوپر دین کے کہ ظاہر کیا اور بلایا لوگونکو طرف اوسکے حالانکہ سب مجتمع ومتفق تھے اوپر عبادت اصنام اور التزام ازلام متمکن اوپر عادت جاہلیت پیچ عصبیت وحمیت اور تعادی نہ تھا بغض اور فسق وفساد اور سفک دمار اور الفت وغلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور باز نہ رکھتا تھا اونکو سوء افعال سے نظر طرف عاقبت کے اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال وافعال اونکے اور تالیف کیے دل اونکے اور جمع کیے کلمہ اونکے تا آنکہ متفق ہوگئین آرا اونکی اور مجتمع ہوے دل اور سب متقاد مسخر اور یکدل ویک رو ہوے نصرت حضرت مین اور عاشق ہوی اوپر طلعت حضرت کے اور چھوڑ دیے بلاد واوطان وخانمان اور قوم وعشائر اپنی محبت ومودت حضرت مین اور فدا کیا جان ومال اپنا نصرت حضرت مین اور قائم کیا اپنی ذاتونکو مقابل سیوف مین پیچ اعزاز کلمہ حق کے **اور** دلائل نبوت حضرت سے وہ ہے کہ تھے امی ناخواندہ کہ اصلا خط وکتابت نہ جانتے تھے وجاہل وناخواندہ مولود ہوے اوس قوم مین کہ سب امی وجاہل وناخواندہ تھے اور ناشی ہوے درمیان اونکے ایسی بلد مین کہ نہ تھا اوسمین کوئی کہ جانتے اخبار ماضیہ اور سفر کیا شہر دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑہین اوسکے آگے اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ اور رجاتی رہے تھے عالم ان کتب کے مگر قلیل ونادر پس بحجت ودلیل آپکے سامنے نہ آسکے اور عاجز وساکت ہوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے **بیت** تیمی کہ نا کردہ قرآن درست مکتب خانہ چند ملت شست **وصل** اور اونمین سے قرآن ہے کہ اعظم ترین معجزات ہے تا آنکہ عاجز ہوی ہین فصحا معارضہ اوسکے سے اور قاصر رہے ہین بلغا اوسکے مثل لانے سے پس نہ لاسکے کوتاہ ترین سورہ مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکے بعض کو معاون ومددگار ہوے اور قرآن مشتمل ہے اوپر بیت وجوہ اعجاز کے تا آنکہ تقریبا سات ہزار معجزے اوسمین شمار کیے ہین اور متعرض ہوا ہے قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جمیعہ ضبطا انواع واقسام اوسکے ہکذا فی شرح الجواہر **اور** معراج مین مذکور ہے کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے جیسا کہ روایت کیا امیر المومنین علی ابن طالب رض اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفۃ الیمان اور جبیر بن المعظم ذر رضی اللہ عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس جمع ہوے اور کہا اگر دعوی نبوت مین تم صادق ہو چاند کو آسمان مین دو نیم کرو اور وہ شب چہاردہم تھی ماہ بمرتبہ کمال کو پہونچا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرون ایمان لاتی ہو کہا آرے ایک روایت مین ہے کہ آنحضرت نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد از ان ہاتھ بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کر کے ساتھ انگشت مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف ماہ کی کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا اور آسمان پر رہا اور آدہا پس کوہ نہان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو بلاتی تھے اور فرماتی تھے ای فلان

وفلان گواہ رہو اور ایک روایت میں وہ کہ ادہا ماہ اور پہاڑ قعیقعان اور آدہا دوسرا اور پہاڑ ابوقبیس کے ظاہر ہوا اور ایک روایت وہ کہ دونوں شق ہو کر آپس سے ایسے جدا ہوئے کہ وہ حرا کو درمیان اون دو شق کے دیکھا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معجزات اونکو دکھائی کہا محمد نے ماہ پر سحر کیا ہے اور ابوجہل لعین فریاد پر لایا آنحضرت یعنے یہ سحر ہے کہ سب کو پہونچا اور مراد استمرار سے عموم ہے نہ استمرار بسبب دوام اور بعضوں نے کہا کہ اگر بہ نسبت ہمارے سحر کیا ہی تو لوگون پر سحر نکر سکے لاجرم جو مسافر کہ آتے تھے پوچھتے تھے وہ کہتے تھے کہ البتہ فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اوس سے ایک جانب گیا انکو کہا محمد نے ہمپر سحر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکھتے تھے کوئی نشانی روگردانی کرتے تھے اور کہتے تھے جادو سبکو پہونچا نظم زرخ راماہ قفل زد است ۔ کلیدوی انگشت پیمبر است کلید فرمان چو درشت او ست ۔ مہ از دو اغدار ان انگشت او ست ۔ ہم از نور آن نیمہ شگاف ۔ صف بدر شکست روز مصاف ۔ اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہے کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہے کہ انشقاق قمر متواتر ہے منصوص علیہ قرآن مین اور مروی ہے صحیحین وغیرہما مین بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر اور صحت اوسکی مین اور انکار کیا ہے اس معجزہ کو بعضے مبتدعہ نے کہ موافق ہین مخالفان ملت کے ساتھہ نہ قبول کرنے ادلہ علویہ کے خرق والتیام کو اور علما اور متبعان ملت کہتے ہین کہ عقل کو انکار نہین اوسمین اور شمس وقمر مخلوق خدا ہین کرتا ہے اونمین جو کچھ چاہتا ہے جیسا کہ احوال قیامت مین منصوص ہین مذکور ہے تنبیہ مواہب لدنیہ مین کہتا ہے کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہین کہ قمر جیب نبی مین در آیا اور باہر آیا استین شریف سے کچھ اصل نہ رکھے جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس یعنے پھیرنا اوسکا بعد از غروب بھی معجزہ آنحضرت نما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ روایت کیا ہے اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تھا پس اتفاق ادای نماز عصر علی بن ابیطالب کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت نے پوچھا آیا نماز عصر پڑھی تو نے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ بندہ تیرا تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا پس اولٹا پھیر آفتاب کو کہا اسما نے دیکھا مینے آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال وارض پر اور یہ واقعہ صہبا مین تھا خیبر سے اور تمام کلام اس حدیث کا غزوۂ خیبر مین آویگا انشاء اللہ تعالی **فصل** اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہے مواطن عدیدہ اور مشاہد عظیمہ مین اور روایت کیا گیا ہے طرق کثیرہ سے اونمین سنایا گیا ہے کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ باہر آئی چشمی سنگ سے اوپر مانند موسی علیہ السلام کے اور شک نہین کہ باہر آنا پانی کا اصابع سے ابلنے سے اور اعجازمین روان ہونے پانی کے مجرے سے کہ باہر آنا پانی کا اوس سے معہود ومعتاد ہے بخلاف باہر آنیکے گوشت وپوست واستخوان سے ۔ اور بتحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعہ صحابہ سے اور مشہور اوس سے حدیث انس وجابر وابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت

نماز دیگر تیار آگیا اور لوگ طالب آب ہوے اور پنا یا آخر الامر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکھا آپ نے دست مبارک اپنا ظرف آب مین اور ام کیا لوگونکو کہ وضو کرین اوس سے پس دیکھا مینے پانی کو کہ باہر آتا تھا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے تا آخر حدیث کہا ہمنے انس سے تم کتنے لوگ تھے کہا تین سو اور بروایت ابن شاہین ہین انس سے روایت ہے کہ گیا تھا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ تبوک مین پس کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ ہم اور اونٹ اور چرواہے ہمارے پیاسے ہین فرمایا آیا ہے کچھ بچا ہوا پانی سے تمہارے پاس پس لایا ایک مرد نمود اسپا پانی بچا ہوا ایک مشک کمنہ مین پس فرمایا لاؤ لیک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ مین اور رکھا کف دست مبارک اپنا پانی مین کہا اس نے کہ دیکھا مینے باہر آتا چشمہ نما میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا ہمنے اپنے شتر ون اور چرواہونکو اور اونٹ اور کہا باقی پانی اور بروایت جابر صحیحین مین آئی ہی کہ کہا جابر نے بیٹھے تھے ہم، وزر عدیبیہ اور آگے حضرت کے رکوہ تنا کہ وضو کرتے تھے اوس سے اور گرد آئے لوگ آپکے پاس پوچھا حضرت نے کیا حال رکھتے ہو اور کسواسطے ائی ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینے اور وضو کو نہین رکھتے ہم مگر ہی پانی کہ آپ پس دہرا ہے پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکوہ مین پس جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس پیا ہمنے پانی اور وضو کیا کہا جابر سے تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم پندرہ سو آدمی اور بروایت کیا ہے حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح مین روایت علقمہ سے ائی ہے کہ کہا ابن مسعود نے اثنار اوس حال مین کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت ذکر طلب کرو کسی پاس کچھ تھوڑا سا پانی ہو پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک ظرف مین اور رکھا دست مبارک اپنا پانی مین اور اون احادیث کو اگرچہ ایک نے صحابہ سے روایت کیا ہو مثل انس یا جابر کے مثلا حقیقت مین گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تھے راوی وہا کی ہین اور اگر انکار کرتے سکوت نکرنے جیسکہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تھی اور ساتھ اس نکتہ کے خبر واحد اگر اگے جماعہ صحابہ کے مثلا روایت کرین اور وہ سکوت کرین حکم او سکار کے کہ گویا سب روی ہین فقد برر صحیح مسلم مین معاذ بن جبل سے غزوۂ تبوک مین لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدرستی تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الہی چشمہ تبوک پر آتے ہو پس جو کوئی وہان اوے چاہیے کہ ہاتھ نہ لاے اور ساس نکرے پانی او سکا جب تک مین آؤن کہا معاذ نے پس ائی ہم اوس چشمہ پر اور حالانکہ ہمسے پہلے دو مرد وہان پہونچے تھے اور چشمہ مثل شراک جمکتا تھا اوپر سے پانی پس پوچھا آنحضرت نے اون دونون مردونسے آیا مساس کیا تمنے اور ڈالا اپنا ہاتھ پانی مین کہا نعم پس زبون کیا اونہین اور کہا وہ جو چاہا تھا خدای عزوجل نے پس کہو صحابہ نے اپنے ہاتھ سے چشمہ کو تا جمع کیا اوس سے کچھ پانی اور جدا ہوی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز بھی مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرت نے منہ اور دونو ہاتھ اپنے پھر ڈالا اوس پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان فرمایا حضرت نے ای معاذ ترو یک ہے اگر دراز ہو تیری حیات دیکھے تو اس جگہ بساتین و عمارات پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہ خبر و نیا ہی معجزات حضرت سے ہے اور اخبار بعینیت ایک قسم اوفی وافر ہے معجزات سے اور قصہ حدیبیہ مین آیا کہ چودہ سو

آدمی تھے اور چاہ اونکا سیراب نکرتا تھا پچاس کریون کو پس نکالا پانی اوس کا اور چھوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور کلی کیا اوسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوے لوگ اور سیراب ہوے اونٹ اونکے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش سے اور ڈالا چاہ مین پس جوش مارا پانی نے تا آنکہ سیراب ہوے اور حدیث جابر مین جیسا کہ گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمہ تکامیان اصابع سے آیا ہے اور درمیان ان دونون قضیونکے مغائرت ہے اور کہا کرتوفیق ہے میان قضیتین یہ کہ ہر کدام ایک وقت مین تھا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھی جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی رکوہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا پانی چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین در باب بیس ہزار آیا ہے کہ لوگونکو عطش سے یہان تک ایذا پہونچی کہ نحر کرتے تھے اپنے شتر اور فشردہ کرتے اونکے شکمبنی اور پیتے پس چاہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹھائی حضرت نے دونون ہاتھ اور ہنوز بارہ نلای تھے ہاتونکو کہ برسا مینہ اور بہے لوگون نے وہ جواونکے پاس ظروف تھے اور تجاوز نکیا اوس منہ نے لشکر کو۔ لائی مین کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھا ابی طالب تھے ذی المخاز مین پس کہا ابوطالب ذی مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور نہین میرے پاس پانی پس آنحضرت نیچے اترے اور مارا قدم اپنا اور پر زمین کے پس باہر آیا پانی اور کہا پی ای عم اور در صحیحین ہین عمران بن الحصین لایا ہے کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس شکایت کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوترے حضرت اور بلایا دو شخص کو صحابہ سے کہ ایک اونمین سے علی بن ابیطالب تھے کہا جاؤ اور طلب کرو پانی اور لاؤ کہ دو اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے کہ اوسکے ساتھ دو مزادہ ہین پس روان ہوے وہ دونو اور رسا منے لائے اونکے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو مشکیزہ رکھتی تھی پانی سے پس لائے اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اوتارا اوسے اوسکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آونڈا اور ڈالا اوسمین پانی اور پکارا لوگونکو کہ آؤ پیو اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کھڑی دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی پر چھوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ ہے پانی اوس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا صحابہ نے اوسکے لیے تمر و سویق سے اور گرد انا اون سکو ایک کپڑے مین اور سوار کیا اوسکو اوسکے شتر پر اور کہا بارکے اوسکے اور کہا آنحضرت نے جان جانتی ہے تو کہ بمنے کم نہین کیا پانی تیرے سے کچھ ولیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سے پس آئی وہ عورت اپنے لوگون پاس اور کہا یا عجب پیش آیا مجھے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے کہ کہا جاتا ہے اوسے صابی پس ایسا ایسا کیا اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا بخدا سو گندیہ مرد یا ساحر ترین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمین رغبت طرف اسلام کے

الحدیث ایسا ہی ہے مواہب لدنیہ مین اور بعض روایات مین آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام مین اور احادیث

استسقا ہے اسی باب سے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہووین **وصل** جیسیکہ احادیث تکثیر اب قلیل مین آئی ہین تکثیر طعام یسیر مین بھی بہت مین اور یہ وہ نو اثر تربیت اور ولی نعمتی سید کائنات کا ہے جیسا کہ بحسب روحانیت مربی و مکمل قلوب و ارواح کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے والے اور خورش دینے والے ابدان و اشباح کے **بیت** شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار ۔ کہ اگر خار و گر گل ہمہ پرورد ۂ تست اور مشہور اس باب مین حدیث جابر ہے رضی اللہ عنہ غزوہ خندق مین کہ روایت کیا ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے اور کہا مینے آیا ہے کچھ تیرے پاس طعام سے کہ دیکھا مینے روی مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اثر گرسنگی سخت کا پس ہا ہر لائی بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تھے اور ہمارے گھر مین ایک بزغالہ تمام فربہ پس ذبح کیا مینے اوسے اور پیسا اوسنے جو کو اور ڈالا ہمنے گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت کے اور عرض کیا مینے یا رسول اللہ ذبح کیا مینے بزغالہ اوطحن کیا میری جورو نے اندک سے شعیر کہ میرے گھر مین تھے تشریف لاؤ ساتھ چند نفر کے صحابہ سے حضرت نے فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہے آؤ اور مجھے فرمایا دیگ کو ذوتنانا اور خمیر کو نگاہ رکھنا جبتک کہ مین آؤن پس آئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار آدمی کے اور باہر لائے خمیر اور دیگ حضرت کی روبرو پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعای برکت فرمائی اور کہا جورو میری سے بکارو ٹی اور شریک کر اپنے ساتھ دوسری عورت کو پکانے مین اور نخالتی جا دیگ سے گوشت کو اور نیچے نہ اوتارو دیگ کو اور نگاہ رکھو اوسمین پس سوگند بخدا اون ہزار شخص نے کہا یا اوس طعام سے اور ہنوز دیگ جوش مین تھی اور خمیر باقی **اور** حدیث انس کہ اوسے بھی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سے قسم بخدا سنا مینے آواز رسول خدا کو ضعیف پہچانا مینے اوسمین آثار جوع کا ہے تیرے پاس کچھ پس کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے اور لپیٹا کپڑے مین اور مجھے دیا پس لیگیا مین پاس آنحضرت کے اور تھے حضرت کے ساتھ لوگ پس آپ نے کہا بھیجا ہے تجھے ابو طلحہ نے کہا مین ہان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نے اون لوگون کو کہ آپ کے ساتھ اوٹھو پس روان ہوئے آنحضرت اونکے ساتھ اور روان ہوا مین آگے آگے اونکے آیا مین اور آگاہ کیا ابو طلحہ کو کہ آتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا ای ام سلیم آئی رسول خدا ساتھ جماعت مردون کی اور نہین ہمارے پاس کچھ چیز کہ کھلاوین ہم اونہین سوا ان چند قرص کے کہ ہم نے بھیجے تھے اونکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اوسکا داناتر ہے یعنے جو واقع ہونے والا ہے گویا دریافت کیا ام سلیم نے کہ آنا رسول خدا کا ساتھ جماعت کے باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابو طلحہ واسطے استقبال کے اور آگے رسول خدا اور کہا ای ام سلیم جو تیرے پاس ہے حاضر کر وہ جو تیرے پاس ہے پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بھیجین تھین پس فرمایا کہ توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اوس ظرف کو کہ اوسمین روغن تھا اور نان خورش کیا اوسنے پس فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین جو کچھ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد ازان کہا کہ بلاو دس دس آدمی پس آئے اور کہایا پیٹ بھر کر اور باہر نکلے پھر فرمایا بلاؤ اور دس دس آدمی تا ائی اور سب نے کہایا اور سیر ہوے شتر یا انہی مشخص شک راوی ہے **اور** ایک روایت مین سلم سے انہی بشک وارد ہوے ہین **اور** یہی آیا ہے کہ آپ نے تناول فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ **اور** بعض روایات مین آٹھ آٹھہ بھی آیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ دوسرے قضیہ مین ہے اسواسطے کہ اکثر روایات صحیحین مین دس دس ہین - کذا فی المواہب واللہ اعلم **اور** حکمت جماعت جماعت بلانیمین نہ سکو ایکبارگی وہ کہا ہے کہ اگر سب یکبارگی آتے طعام اونکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نکھائی دیتا اور یہ سوءظن موجب ذہاب برکت ہوتا یا جگہہ تنگ تنی گنجایش سبکی اوسمین نہ تھی یا کانسہ ایک تہا تناول جماعہ کثیر کا اوس سے دشوار آتا اور موجب اژدحام ہوتا **اور** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہ سختی لوگون پر غالب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہایا رسول اللہ امر کریں لوگونکو تا بقایای توشی اپنونکی جمع لاوین اور دعا کرو ساتھہ برکت کے اوسمین فرمایا ارے پس فرمایا تا نطع بچھاوین اور بقایای ازواد لاوین ایک شست ارزن لایا اور دو سر روٹی کے ٹکڑے اور اعلے اونکا وہ تہا کہ لایا ایک صاع تمر سے تا گردائی نطع پر شتی اندک پس دعا فرمائی حضرت نے برکت اور فرمایا دس لو اپنے ظروف مین پس نرہا لشکر مین کوئی ظرف مگر یہ کہ بھر گیا اور کہایا سب نے اور سیر ہوے اور ہنوز بقیہ اوس سے رہا تہا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتے ستر ہزار مرد تھے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہ معجزہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ملاقات نکرے خدا تعالی سے ساتھہ ان دو شہادتونکے کوئی بندہ کہ باز رکھا جاوے بہشت سے **اور** ایک روایت مین ہے انس سے کہ آنحضرت زینت کو عروسی مین لائی تھے پس بھیجا ام سلیم نے واسطے حضرت کے ایک بڑے کانسہ مین طعام خرما اور روغن و قروت سے کہ تیار کرتے ہین اور کبھی بجای قروت سویق بھی ڈالتے ہین اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے آپ کے واسطے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عذر قلت اس طعام کا عرض کیا ہے پس انس اوسکو روبرو آنحضرت کے لایا فرمایا رکہہ اور جا فلان فلان جماعت کہ جنکا نام لیا بلا لا اور لے آ جو کوئی تجھے اثنای راہ مین پیش آوے پس باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تہا اور جو کوئی میرے روبرو آیا جب پھرا مین دیکھا کہ گھر لوگونسے پر ہے پوچھا انس سے کہ کس قدر آدمی ہین کہا بقدر تین سو کے پس دیکھا مینے کہ رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوس طعام پر اور کچھ پڑہا اور طلب کیا دس دس آدمیونکو اور فرمایا کھاو بسم اللہ کہکر اپنے اپنے آگے سے پس کہایا اور سیر ہوے اسیطرح طائفہ طائفہ آتے تھے اور کہاتے تھے تا سب نے کہایا پس فرمایا ای انس اوٹھا پس اوٹھایا مینے مجھے نہین معلوم کہ وہ طعام رکھتے وقت زیادہ تہا یا اوٹھاتے وقت روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے **اور** حدیث ابو ایوب مین آیا ہے کہ اوسنے طیار کیا

حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دونون صاحبون کے پس فرمایا حضرت نے طلب کر تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب کیا ابوایوب نے اونکو پس کھایا اونھون نے اور پچ رہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور اونمین سے کھایا سب نے اور بچ رہا پھر فرمایا طلب کر ستر آدمی اور اونمین سے اونھون نے کھایا اور باہر نہ آیا اونمین سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی کہا ابوایوب نے کہایا اس طعام پر جیسے ایک سو اسی مرد نے اور مروی ہے سمرہ بن الجندب سے کہ کہا تھے ہم غزوہ خیبر مین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ نوبت بنوبت ہم کھاتے تھے صبح سے رات تک دس دس کھڑے رہتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کھاتی تھے کھاسینے یہ برکت کھانے کی پس اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا بھانے تھی روایت کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سو تیس تن اور خیر کیا گیا ایک صاع طعام سے اور ذبح کی گئی ایک بکری پس بریان کیے گئے جگر دل اور گردے اور جو پیٹ مین ہوتا ہے اور سو گوسفند بخدا نہ تھا کوئی ان ایک سو تیس تن سے مگر دو کہ کاٹا آنحضرت نے اوسکے واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس شاۃ سے دو کاسۂ بزرگ مین اور طعام سے پس کھایا ہم سب نے اور باقی رہا وہ جو کاسہ مین تھا پس اوٹھایا ہمنے اوسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امر کیا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کرون مین اہل صفہ کو پس ڈھونڈھا مینے اونکو اور جمع لایا مین پس رکھا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس کھایا ہمنے جسقدر چاہا اور فارغ ہوے ہم اور کاسہ ویسا ہی پر تھا کہ رکھا گیا تھا مگر اتنا کہ اوسمین نشان اصابع تھا اور روی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مین نہایت گرسنہ تھا ایک کاسہ شیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کرو اہل صفہ کو پس بلایا مینے اپنے دل مین کہا یہ شیر کیا مقدار ہے اگر مجھے دیتے مین پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانے اور حکم سے چارہ نہین پس بحکم آنحضرتؐ باہر آیا مین اور یارون کو بلایا مینے پس سب آے اور کھایا اور باقی نہ رہا ہیرے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس مجھے دیا بعد ازان آپ پیا اور فرمایا ساقی القوم اخرہم یعنے ساقی قوم کا آخر اونکا ہے اور مروی ہے علیؓ بن ابیطالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کھاتی تھے جذعہ اور پیتے تھے فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کھایا سب نے اور سیراب ہوے اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قدح پانی سے سب نے پیا اور سیراب ہوے اور ویسا ہی باقی رہا اور روایت کی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ بھیجتی تھی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکہ مین روغن پس آتے فرزند اوسکے اور طلب کرتے نان خورش اور گھر مین اوسکے کچھ نہ ہوتا پس قصد کرتے ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اوسمین روغن حضرت کو واسطے بھیجتی تھی باقی اوسمین روغن پس ہمیشہ ہوتا اوسکو روغن اوس عکہ مین تا ایکدن اوسے نچوڑا پس ای ام مالک نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کو اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے کچھ تھوڑا تو نے اوس عکہ کو اور اگر نہ پھوڑتی اور چھوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن تمہارے لیے
اوس عکہ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے حضرت سید المرسلین کی اور
انفاق کرے محبت اونکی مین کچھ تیر برکت دیوے حق تعالی رزق اور مال اوسکے مین اور سب چیز مین رزقنا اللہ محبتہ یعنے نصیب کرے ہم سب کو خدا
محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور بھی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا
پس دیا اوسکو نیم وسق شعیر پس ہمیشہ کہاتا وہ اور جورو اوسکی اور مہمان اوسکے اوس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اوسنے پس آیا وہ آگے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو قائم رہتی برکت اوسکی تیرے پاس اور کہاتے اوس سے ہمیشہ اور
کہا ہے حکمت جاتی رہنے برکت روغن کی وقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ پھوڑنا اور پیمانہ کرنا منافی
تسلیم و توکل اوپر خدا کے ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس تمام دیا گیا فاعل اوسکا ساتھ زوال نعمت کے کمانے والے نے اور
مثل اسکی بے نگاہ کرنا دیگ اور خمیر مین در بیان حدیث تکثیر طعام کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی در باب قرضدار مرنے اوسکے باپ
عبد اللہ انصاری کی کہ بخاری نے روایت کیا ہے اس باب مین مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض اور بذل کیا واسطے ادا اپنے باپ کے اصل مال کو
اور قبول نکیا اور نہ تمام تخیل اوسکے مین کفاف اونکے دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت جانتے ہین
کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا اوام بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکھین تمہین غرما فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک گوشہ مین کر پس کیا نبی صلے
حضرت نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو جب غرما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا لپٹ گئے مجھے جب دیکھا آنحضرت نے اونکو پھر سے گرد خرمن کے
کہ کھلان تر تھا سب سے اوپر بیٹھے اوسپر اور کہا طلب کر اپنے غرما کو پس کیل کیا اونکے واسطے تا ادا کیا حق تعالی نے والد میرے امانت اوسکی
اور مین راضی تھا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچھ واسطے خواہر دنکے نرہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنین تھین کہ اوسکے باپ نے چھوڑا تھا
غصہ کر خرمن ہی باقی وسالم رہا اور قرض بھی ادا ہوا اور مین دیکھتا تھا اوس خرمن کو کہ اوسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھے تھے گویا ایک
فرما اوسنے کم نہین ہوا پس تعجب کیا غرمانے اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ لوگ بھوک سے سخت عاجز ہوے پوچھا آنحضرت نے مجھ سے
کچھ ہے کہتا ہے تو یا ابا ہریرہ تھوڑے سے عرض کیا البتہ تھوڑے سے فرمایا کہ تو ہی نوشہ دان مین لائی اونکا دودھ اوس سے اکثر شت فرمایا اور دعا برکت
فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمیونکو تا تمام لشکر اوس سے سیر ہوا اور کہا مجھے لے جو کچھ لایا تھا تو نے اور ڈالا تھا اپنا نوشہ دان مین اور
بکمال اوس سے ایک مشت بوقت حاجت استعمال کر اوس سے پس لیا مینے زیادہ اوس سے کہ لایا تھا مین پس کہا یا مینے اور کہلایا اوس
فرماے عادت میات رسول خدا اور ابی بکر اور عمر تک تا کہ وہ شہید ہوے عثمان اور غارت کیا گیا اسکا گھر سے وہ فرمایا اور روضۃ الاجابت مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول ہے شعر للناس فیما یہوون مذہب ہم ولی فی الیوم مذہبان ہم ابراب وہم اشیخ عثمان یعنے لوگونکو ایک ہم ہی اور مجھے آج دو ہم ہین ہم تو شہ دان وہم شیخ عثمان واللہ اعلم اور مروی ہے کہ آنحضرت نے ممن الخطاب کو امر فرمایا تا اذک خرما سے چار سو شتر سوار کو زاد و توشہ ترتیب کیا اور وہ فرمانی تھے گویا ایک خرما اوس سے کم نہوا تھا اور احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور رفائق سب مین حکایت غزوہ تبوک ہے کہ بقایائی ازواد کو باوجود قلت ایسی برکتین مشتمل کہ لشکر ہزار آدمی اوس سے سیر ہوے اور تمام لشکر نے ظروف پر کیے جیسا کہ گذرا پروردگار متعال ہم سبکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات سے محروم نہ کرے اور حقر و خافہ کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سے مجبور کرے حکایت یاد رکھو نہین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تکریما مین ایک تروفروش اوپر تر ہون اپنی سے پانی چھڑکتا تا اور کہتا تا یا برکۃ اللہ تعالی وانا لی تنزل

ثم لا تخلی اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم ای برکت پیمبر آقا و اور تیرے گھر مین پہنچ کر چھڑکتا تھا وصل کلام حیوانات اور اطاعت انکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع و منقاد امر دین و شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خبیث کہ قرعہ سعادت بنام اونکے پڑا اہل ایمان سے ہین ایسی ہی سائر حیوانات کو کہ مطیع و منقاد امر ارادے الہی کے ہین بطریق اجمالی اور خرق عادات منقاد و مطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اسی جگہ سے ہے کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافہ خلق حیوانات و نباتات و جمادات سے مبعوث ہین اگر چہ حیوانات کو عقل اور تکلیف امر و نہی سے باہر ہین اور نسبت بخواطر و وجدان اونکے ثابت نہ ہوے اور موسوم بمعصیت نہوین جیسے آدمی لیکن حیوانات از انجملہ سجود و جمل و شکایت صاحب اونکی سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ خاص ہر ایک کو الہیت انصار سے ایک شتر ہمارے پاس آئی وہ پاس آنحضرت کے اور عرض کیا یا رسول اللہ تعالی ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کھینچتے ہین ہم اوسپر پانی اب بختی اور سرکشی کرتا ہے ہمپر اور منع کرتا ہے ہمکو شربت اپنی سے اور نخل و زرع ہمارے آب مین پس اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اصحاب اور شتر کے طرف اوس شتر کے پس آئے باغ مین اور کھڑے رہے اور شتر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا کما یا رسول اللہ یہ شتر ماننہ سگ گزندہ ہوا ہے اور ہم خوف کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہونچے فرمایا مجھے اوس سے کچھ خوف و خطر نہین پس جب دیکھا شتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہ لایا آپکی طرف اور سجدہ مین گیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت ذمہ کی پیشانی اوسکے اور رام مین لائی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ امر حیوان لا یعقل نے آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوار تر ہین سجدہ کے فرمایا نہین سزاوار و لائق آدمی کو کہ سجدہ کرے آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا مین زن کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو بحیثیت بزرگی حق شوہر کے بر زن کے رواہ احمد والنسائی اور بعض روایات مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اس مقام مین نہین مابین آسمان و زمین کوئی چیز کہ بیری رسالت کا اوسے علم نہو مگر عصیان جن و انس اور دوسری خبر مین آیا ہے کہ وہ چاہتی تھی کہ اوسپر حیوانی کریں پس وہ شکایت لایا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک شتر نے اگر اپنی گردن آگے آنحضرت کے خاک پر کی اور فریاد کی

ساتھ اوس اونٹ کے آیا تب اونٹ نے اپنی گردن جھکا دی اور اوسکے سر پر اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اسے میرے ہاتھ بیچ کر اور اوسنے کہا یا رسول اللہ نذر و پیشکش حضرت کی ہے لیکن یہ شتر ایسے مرد الوعیال کا ہے کہ وہ بیچنے سے اوسکے بیوی بچے بھوکے رہتے ہیں فرمایا اگر تو اس شتر نے کثرت عمل اور رفاقت علف کا احسان کرواسکے سائنہ اور خدمتگار کا حق ادا کیا اور یہ حدیث بطریق متعدد بالفاظ مختلفہ آئی ہے اور حدیث صحیح ہے احمد بن حنبل سے آیا ہے کہ کسی رسول خدا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما باغ میں ایک کی انصار سے اور تھی اوسمیں ایک گوسفند پس سجدہ کیا اوسنے حضرت کو کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ ہم سزاوار تریں کہ سجدہ کریں آپکو پس فرمایا بانحضرت نہیں سزاوار سجدہ کو مگر اللہ کو اور حدیث اور ایک مرتبہ ایک شتر آنحضرت کو پاس آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہ قوم پیش ازاں کہ ذبح کرے مجھ کو گھاس نہیں دیتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اوس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نے اوس قوم کو بلایا اور اوس عمل سے منع فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف لاتے یہ بکری سامنے کھڑی ہوتی اور آدب دیتی اور جب باہر تشریف لیجاتے بیقرار اور پریشان و مضطر ہوتی اور آیا ہے کہ آنحضرت شتر کو قربانی فرماتے پس دفع کرتا ایک دوسرے کو اور نزدیک آتا آپ سے تا پہلے اوسے ذبح کریں اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت پر ایک گوسپند کے پھیرا کہ اوس سے نسل نر و اناث پیدا ہوئی اور آپ سے شیر دوہا اور ابوبکر کو پلایا اور قصہ دوشیدن شیر شاۃ ام معبد کا اگر فشار کی تھی اور شیر طلبی کرنی تھی مشہور ہے باذن اللہ تعالیٰ تفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ روایت کیا ہے امام احمد نے حدیث عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت سے کہا کہ ہمارے گھر میں ایک گرگ ہے اور ہمارے گوسپند کو پھاڑتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے اور چھڑیا تو کو تو نے پس مرگیا گرگ اور ہر دم اپنی ہے کہ جیسے کہ عادت سباع کی ہوتی ہے اور کہا کہ تمہیں ڈرتا خدا سے تو ہمارے عیال میں تا ہے بحث سے میرا رزق کہ بھیجا ہے حق تعالیٰ نے میری واسطے پس ہمارا کیا گناہ ہے اگر تم کرتا ہے ظلم ان پر پس کہا کہ سنا ہے میں نے کہ پس کہا اگر تو سچ کہتا ہے تجھ کو چھوڑ دوں میں تجھے ساتھ عجیب تر اس سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بلاتا لوگوں کو باذن اللہ اور لوگ باور نہیں کرتے ہیں ایمان لاتے اور پر اوسکے پس آیا وہ اعرابی غنم یعنی بکریوں میں اور چھوڑا گرگ کو گوسپند میں یا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا حضرت سے تا اذان کہیں جب وہ گرگ آیا اوس کے ساتھ اور کہا کہ یہ ہے وہ جس نے مجھ کو چھوڑا اور ابونعیم نے حدیث انس سے آیا ہے کہ اعرابی نے کہا اگر گرگ سے ڈاکہ کہ اوسنے میرے گوسپند کو پھاڑا ہے اور ترکہ کیا ہے اور ترکہ کیا ہے اور ترکہ کی

درمیان تیرے اور اوسکے مگر یہی وہ پہاڑ ہے جاتا ہے تو اوسکے حضور میں اور ہوتا ہے تو جنود خدا سے کہا راعی نے پس غنم میرے کو کون چرا وے گا ذئب نے میں چراتا ہوں پس آیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور ودیعت کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ او میں سے اور مثل اسکے حکایت ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی لائے ہیں کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو پکڑا ہے جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے عجب تر اس سے وہ ہے کہ محمد بن عبداللہ پکارتا ہے تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو تم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یدعوکم الی الجنۃ وتدعونہ الی النار پس ابوسفیان نے صفوان سے کہا سو گندلات وعزی کی اگر ذکر کرتا ہے تو یہ حکایت میں چھوڑتا ہے تو زنان مکہ کو بے مردوں کے اور ابوجہل اور اصحاب اوسکے سے بھی مثل اوسکے روایت کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث ضب یعنی سوسمار اور کلام کرنا اوسکا یہ حدیث بھی مشہور ہے اور روایت کیا ہے اوسے بیہقی نے احادیث کثیرہ میں اور ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک محفل میں اصحاب اپنے سے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تھا ضب کو اور رکھتا تھا اوسے اپنی آستین میں تا لیجا وے منزل کاہ اپنی میں اور بریان کرے اور کھاوے پس جب دیکھا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا کہ یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کے بیٹھا ہے کہا رسول خدا ہیں پس بارلایا اپنی آستین سے ضب کو اور کہا سو گند بلات وعزی کہ ایمان نہیں لاتا میں تمہارے تا جبکہ ایمان لاوے یہ ضب اور ڈالا ضب کہ آگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نزدیک آنحضرت نے ضب کو اور کہا اوسی ضب جو اوبدیا ضب نے ساتھ عربی زبان روشن کی کہ نہ سنا تھا قوم نے کبھی ویسا اور کہا اوسی بہت تمام شفق پس فرمایا آنحضرت نے ضب کو کہ کسکی عبادت کرتا ہے تو کہا خدا کو کہ آسمان میں ہے عرش اوسکا اور زمین میں سبب سلطنت اوسکی اور دریا میں ہے راہ اوسکی اور جنت میں ہے رحمت اوسکی اور آتش میں ہے عقاب اوسکا فرمایا آنحضرت نے میں کون ہوں کہا رسول رب العالمین خاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یعنے بدرستی فیروزی حاصل کی جسنے تجھے سچا جانا اور بیبہرہ اور ناامید ہوا رحمت خدا تعالی سے جسنے تجھے جھٹلایا پس اسلام لایا اعرابی الحدیث بطولہ اور اشعار بھی نقل کیے ہیں کہ اس ضب نے آپ کی لغت میں پڑھے اور از انجملہ حدیث غزالہ ہے کہ روایت کیا اوسے ائمہ نے بطرق متعددہ کہ تقویت کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں اور ابونعیم نے دلائل میں ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا میں پھرتے تھے ناگاہ سنی آواز ایک ہاتف کی تین بار یا رسول اللہ پس اوسطرف دیکھا آنحضرت نے دیکھتے ہیں کہ آہو مادہ بستہ بند میں پڑی ہے اور اعرابی نے اوسی کے رسے میں لیپیٹا ہے پس فرمایا آنحضرت نے آہو کو کیا ہے حاجت تیری کہا صید کیا ہے اس اعرابی نے مجھے اور میرے دو بچے ہیں اس پہاڑ میں رہا کر مجھے تا جا دونگی اور دودھ پلا کر پھر اولونگی چلی آؤنگی میں فرمایا آنحضرت نے ایسا ہی کریگی تو کہا اولونگی چلی آئیگی کما عذاب کرے مجھے خدا تعالی عذاب عشار اگر اولونگی نہ آؤں میں پس ہا کیا اوسے آنحضرت نے اور رہا ہوگئی اور پھر آئی اور باندھا اوسے آنحضرت نے پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچھ حاجت رکھتا ہے تو فرمایا حاجت یہ ہے

کہ رہا کر قبیلہ کو پس رہا کیا اعرابی نے اوسے پس دوڑ تی تھی صحرا مین خوش خوش اور پاہی کو بی کرتی تھی اور کہتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور یہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر مین تھے اور سب لوگ پیاسے ہوے باوجودیکہ پانی کے اوپر اونٹ تھے پس آہو ماد حضرت پاس آئی اور آنحضرت نے اوسکا دودہ دوہکر سبکو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تھے پس رافع کو کہ مولی حضرت کا تھا فرمایا کہ اسے نگاہ رکھو پس رافع نے اوسے باندہا بعد ایکساعت کے کیا دیکھتے ہین کہ چلی گئی فرمایا ان الذی جارہا ہوالذی ذہب بہا یعنے بدرستی جو لایا تھا اوسے وہی اوسے لیگیا اور از انجملہ وہی کلام حمار روایت کیا ہے ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا آنحضرت نے نام تیرا کیا ہے کہا یہ انام یزید بن شہاب کہ پیدا کیے ہین پروردگار تعالی نے میرے دادا کی نسل سے سات حمار کہ سوار نہین ہوا اونپر سوای پیغمبر کے اور مین امیدوار تھا کہ حضرت مجھپر سوار ہون اور باقی تین رہا نسل جدید میرے سو اوسے اور انبیاے بنی حضرت اور کہا کہ تھا مین اس سے پہلے ایک یہودی کے قبضہ مین اور تھا مین عمدا کا فیتا اوسکی سواری مین اور تھا وہ یہودی کہ مجھے شکم سیر کیا تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا یعفور ہووے اور تھا یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور آنحضرت دروازے پر اوسے بھیجتے تھے کسیکے تا خبر کرے اور بلالاوے اوسے پس آیا یعفور اوپر دروازہ کے اور کوبتا در کو سات سرا پنے کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا کہ اجابت کر رسول خدا کو تجھے بلاتا ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی یعفور اوپر رجا ابو امیہ بن ابیان کے آیا اور اونپر کود اوسکا چاہا مین نوالا بجہتہ جزع اور حزن کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور رہی اسی بات سے مستحیر اسد اور تاق اوٹکا سانحہ غدیر کے کہ صحابہ مین لشکر سے دور پڑا اور راہ بھول گیا اور کہتا ہوا کہ مین ہون حمار رسول اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور پہونچایا اوسے لشکر مین اور یہ معجزہ آنحضرت تھا اور فی الحقیقت کرامات اولیا معجزہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ابن وہب نے روایت کیا ہے کہ کبوترون نے مکہ مین اوپر حضرت کے سایہ کیا روز فتح پس دعاے فرمائی اونکے حق مین ساتھ برکت کے اور تسبیح عنکبوت اوپر تنہ یض حمام اوپر درغار کے مشہور ہے اور کہتے ہین کبوتر حرم کے نسل اون کبوترونکے سے ہین کہ غار مین ساکن رہتے ہین اور روایت کیا گیا ہے کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو بقدر آدمی کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا در غار کو ذکر فی الشفا اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث در باب کلام حیوانات اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت ہین و حد مشہور اور واقع کتب ائمہ مین تمہین بیان کیسی سننے و **حصل** جیسا کہ حیوانات سب مطیع و منقاد امر آنحضرت تھے بنا بات بھی جیسے فرمان بردار ہی اور اطاعت مین حاضر تھے اور اسی جگہ ہے کلام و سلام شجر او پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اطاعت و شہادت رسالت آپکی و ہرنی مین آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی بھیجی گئی طرف میرے

نہ گذرتا تھا مین کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ سلام کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علی رض سے آیا ہی کہ کہا تھا مین ساتھ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مین پس باہر آئے ہم بعض نواحی اوسکی مین اثنا راہ مین پیش نہ آیا کوہ اور درخت کہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی اور یہ حال ابتداے وحی مین تھا جیسا کہ حدیث سابق مین گذرا یا اور ہی اور زمانون مین واللہ اعلم اور حاکم مستدرک مین لایا ہے باسناد جید ابن عمر سے کہ کہا تھی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس پیش آیا اعرابی اور جب نزدیک حضرت صلعم کے آیا کہا اوسکو خاص حضرت رسول اللہ صلعم کہان جاتا ہی تو کہا جاتا ہون طرف اہل اپنے کے فرمایا آیا تجھے رغبت ہی طلب خیر مین یعنے چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے اپنے کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے نہین کوئی معبود بحق سوا اللہ کے واحد ہے وہ نہین انباز واسطے اوسکے اور بدرستی محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ اوسکا ہے - اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہد ہے جو کہتا ہی تو فرمایا یہہ درخت میرا شاہد ہے پس بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس درخت کو اور وہ نہ کرانہ وادی پر تھا پس شگاف کرتا تھا زمین کو اور آتا تھا حتے کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر کھڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اوس درخت نے بعد ازان پھر گیا اپنی جگھہ الحدیث اور دارمی نے بھی روایت کیا مانند اسکے -

اور روز احد مین کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف مین آزار پہونچایا آنحضرت ایک گوشہ مین بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آے اور حال پوچھا پس محزون و غمگین پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا آیا دوست رکھتا ہی تو کہ دکھلاؤن تجھے ایک آیہ کہ موجب تسلی و تشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے طرف ایک درخت کے کہ پس وادی تھا کہ طلب کر ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درخت کو درخت نے مشے کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کھڑا رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پھر جاوے اپنی جگھہ پس امر کیا اور پھر گیا وہ اپنی جگہہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حَسْبِیْ حَسْبِیْ یعنے کفایت ہی مجھے کفایت ہی مجھے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت کیا ہے دارمی نے حدیث انس سے

اور بریدہ اسلمی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ اعرابی کے کہہ اس درخت کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے بلاتا ہی پس میل کیا اوس درخت نے راست و چپ اوپر پیش و پس اپنے سے اور جدا ہوئے من رگین اوسکی پس آیا اوس حالت مین کہ پارہ کرتا تھا زمین کو اور کینچتا تھا رگین اپنی اور کھڑا رہا آگے آنحضرت صلعم کے اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہہ پس بیٹھین رگین اوسکی اپنی جگہہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت صلعم کو کہ اذن دی مجھے تا سجدہ کرون مین اذن نہ پایا پس کہا اذن دی تا دست و پاے بوسی کرون مین اسکا اذن دیا - لایہ ہین کہ آنحضرت صلعم ایک سفر مین شب تاریک مین شتر پر سوار متصل درخت کنار کے

پونہچی خواب لوہ وہ سدرہ وہ نیم ہوا تا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گذرے اور وہ ویسا ہی منفرج رہا اور معروف بسدرۃ المنتہی ہوا
اور ابن عباس سے آیا ہی کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھ کس چیز کے پہچانین ہم آپکو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھ اوسکے کہ پکارینگین
اس شاخ خرما کو کہ گواہی دیوگی کہ مین رسول خدا ہون پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوئی وہ درخت سے اور گری زمین پر پس فرمایا حضرت نے پھر جا اپنی جگہ
پھری اور بجای اپنے گئی پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی وصحیحہ اور آنا درخت کا نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا
اور اولٹا پھر جانا اپنی جگہ بہت احادیث مین آیا ہی اور صحیح مین حدیث طویل جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرود آیا مین ایک صحرای کشادہ مین
پس تشریف لیگئے حضرت واسطے قضاے حاجت کے اور گیا مین پیچھے حضرت کے ساتھ جھاگل پانی کے پس نہ دیکھی کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنارہ وادی
نظر پڑی پس گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کی اور پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخونسے اور فرمایا میرا انقیاد و اطاعت کر باذن خدا کے اوسنے
پس منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ حمار اوسکی ناک مین سے پس نہ دیکھے درخت دوسرے کہ گئے اوسکے بھی کھینچکر لایا اور کہا میرا انقیاد
جیسا دیدہ ہو پس جسپر پیدہ ہوے اور روایت دوسری مین آیا ہی کہ فرمایا جابر کو کہ اس درخت کو کہ رسول خدا تجھی کہتا ہی کہ ملتی ہو ساتھ صاحب
اپنی کے بیٹیون مین تیرے پس گیا مین اور کہا مین اس درخت کو وہ جو رسول خدا نے کہا تھا پس آیا اور ملا وہ درخت ساتھ صاحب اپنے کے
اور بیٹھے آنحضرت پیچھے اونکے اور باہر آیا مین اور دیکھا مین اور دو درختون کو دور جگہ دو اپنی نفس سے پاس کر رہا تھا ناگاہ انقطاع کیا ایک درخت کیا دیکھتا ہو
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آتے ہین اور دونو درخت اپس سے جدا ہوکر ہر ایک اپنی جگہ پر ایستادہ ہین اور در
حدیث اسامہ بن زید مین بھی مانند اسکے آیا ہی کہ کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنی مین آیا دیکھتا ہی تو وادی حاجت
رسولخدا کی کوئی مکان کہا نہ نہین وادی مین کوئی جگہ خالی آدمیون کی فرمایا دیکھتا ہی تو کوئی درخت فرمایا سنک کہا مینے دیکھتا ہون نخلات
متقارب فرمایا حضرت صلعم نے جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسول خدا امر کرتا ہی تمین کہ آو ملو حاجت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اجتماع کرین
مانند اسکے کمہ بیٹھ گیا مین اور کہا مینے سوگند دی اوس نے کی کہ بھیجا آنحضرت صلعم کو بھی دیکھا مینے نخلات کو کہ ہاتھم متصل ہوے اور اجتماع کیا پس مین قریب جب
حضرت تقضاے حاجت فرماچکے کہا اونکو کہ جدا ہو مین قرب اتصال کے اور امثال ان چیزون کی بہت آئی ہین وصل جیسا کہ نباتات کو وطین
و انقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا جمادات بھی یہی حکم رکھین سلام کرنے حجر کو اور تکلم کرنا اوسکی سے ساتھ آنحضرت صلعم کے جیسا کہ گذرا
کوئی حجر و حجر نہ تھا مگر وہ کہ سلام کرتا تھا مجھ پر اور کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے بھی حدیث [illegible]
ابتداے امر نبی مین پیش از بعثت کہا بانی نے کہ دیکھا مینے حجر اور شجر کو کہ سجدہ کیا حضرت صلعم کو اور آوینگے انشاء اللہ تعالی بعد قصہ اپنی محل مین۔

اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر مین مرفوعہ ہی کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کی مین پہچانتا ہون اوس سنگ کو مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجھپر پہلے مبعوث ہونے میرے ہی بدر کی تحقیق مین اوسی پہچانتا ہون **اور** لوگونکو اختلاف ہی اوس حجر مین کہ کونسا ہے بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کی نزدیک سوای اوسکے کوہ مین کہ اوسے رقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ہی ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتے ہین لمس وسکا اور کہتے ہین یہہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت گذرتی تھے اوس راہ سے شیخ ابن حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سے یہہ حجر کہ رقاق الحجر مین ہی وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تھا اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ اوسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت صلعم ہے اور کہتے ہین کہ سنگ آہن وسلاح انبیا کے نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک جبل مین کہ آنحضرت رعی غنم کبھی کرتے تھے اثر قدمین شریفین بیان کرتے ہین واللہ اعلم **اور** صاحب مواہب لدنیہ ابو خضر سیالکوٹی سے لایا ہے کہ کہا خبر دیتا تھا مجھے جو کوئی کہ ملاقات کرتا تھا مین ساتھ اوسکی اہل مکہ سے کہ یہہ حجر مذکور وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر **اور** از انجملہ آمین کھنا آستانہ اور در و دیوارون کا ہی جسوقت دعا فرماتے آنحضرت صلعم نے خاص عباس اور اوسکی بیبیونکو وسیلہ روایت کیا اسی بیہقی نے دلائل مین اور ابن ماجہ نے مختصراً کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل بخدا اپنے گھر ہی تو اور تیرے بیٹے کل جبتک وہ نین تمہارے پاس اسواسطے کہ مجھے تمسے کچھ کام ہے پس منتظر رہتے تا آنکہ تشریف لاے حضرت صلعم اون پاس بوقت چاشت اور کہا السلام علیکم جواب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا کیونکر صبح کی تمنے کہا صبح کی ہمنے بخیر و الحمد للہ فرمایا نزدیک ہو آپسمین اور ملصق ہو ایکدوسرے سے پس اوڑھائی اونہین حضرت صلعم نے چادر اپنی اور کہا یارب یہہ عم میرا ہی اور صنو پدر میرا کہا اور یہہ اہلبیت میرے ہین پس مجوب کر انکو آتش دوزخ سے جیسا کہ مجوب کیا مینے اونکو ساتھ اس چادر کے پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ کی اور کہا آمین آمین آمین **اور** ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب سفر مین خدمت آنحضرت صلعم مین تھے تشنہ ہوے پس آنحضرت صلعم نے اونہین ایک کوہ پر کہ وہان تھا بھیجا اور کہا کہ اس کوہ کو کہ تجھ پانی دیوے وہ کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سے کہ جسدن سے یہہ آیت نازل ہوئی فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ یعنے پس ڈرو اوس آتش سے کہ ہیمہ اوسکا آدمی اور سنگ ہین استنار و یامین ترس خدا سے کہ پانی میرے اجزا مین نہ رہا **اور** مشہور اس باب مین حنین جذع ہی **اور** حدیث حنین جذع جماعہ کثیر صحابہ سے مروی ہی کہ مفید قطع اور یقین ہی اوسکے ساتھ مواہب مین تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر مین ابن حاجب نے کہا صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ حدیث حنین جذع متواتر ہی روایت کیا ہی علما حدیث سے بخاری و مسلم و غیرہما نے بطرق کثیرہ متعددہ خارج حد و حصر احصا سے اور ہوسکا کہ متواتر ایک قوم کی نزدیک غیر متواتر ہو دوسری قوم کے نزدیک **اور** شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ حنین جذع اور استسقاء قریب نقل کیا گیا ہے

ہر ایک دو نوی نقل شان کہ مستفیض ہی قطع ویقین کو نزدیک اوس شخص کے کہ مطلع ہی اوپر طرق حدیث کی نہ غیر اوسکا کہ ممارست نرکہی اس کلام مین واللہ اعلم

اور بیہقی نی کہا کہ قصہ حنین جذع امور ظاہرہ ہی ہے کہ نقل کیا ہی اوسی خلف نی سلف سی اور بیچہ اکبر آیات اور ابہر معجزات سی ہے کہ دلالت کرتا ہی اوپر نبوت ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہین دیا ہی حق تعالی نے کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہا شافعی کو کہ دیا ہی خدا تعالی نی عیسے علیہ السلام کو احیا مرموتی کا دیا پیغمبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکی اور یہ عظم واکبر ہے اوس سے **بعد** ازان شمار کیا ہی علما رحدیث نی صحابہ کو کہ روایت کیا ہی اور روایت واسانید اور طرق اوسکی کہ ذکر اونکا طویل ہے

روایت کیے گئے ہین کہ تھے نبوی مستوف اوپر جذوع نخل کے اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ازانکہ بنایا جاوی واسطے اونکے منبر کھڑے رہتے تھے واسطے خطبہ کے منکی بجذع اون جذوع سی اور جب بنایا گیا منبر مفارقت فرمائی اوس جذع سے پس سنی گئی اوس جذع سی آواز مانند آواز ناقہ

اور روایت انس مین آیا ہی کہ جنبش ولرزہ آیا مسجد کو اوسکی آواز سی اور بحمت بکا کیا لوگون نی بحمت مشاہدہ حال غریب اوسکی **اور** ایک روایت مین آیا ہی شگافتہ اور پارہ ہوئی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا دست مبارک اپنا اوسکی اوپر اور گلے سے لگایا پس تسکین سکوت حاصل ہوا اوسے

اور فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ اس چوب نی گریہ کیا از جہت اوس چیز کے کہ تم کیا ذکر خدا سی اور اگر اوسی گلے نہ لگاتا مین ہمیشہ یونہین رہتا حال اوسکا روز قیامت تک واسطے اظہار حزن کے اوپر میرے - پس امر کیا آنحضرت صلعم نی کہ دفن کیا جاوی زیر منبر پس نماز پڑہتے تھے آنحضرت صلعم طرف اوسکی **اور** ایک روایت مین آیا ہی کہ بلایا اوسی آنحضرت صلعم نے اپنی طرف پس زمین پارہ کرتا آیا پس گلے سی لگایا اوسی اور فرمایا پھر جلا جا اپنے مکان کو **اور** حدیث مین آیا ہی بروایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی اوس چوب کو اگر چاہی تو سرسبز کردونین تجکو جس باغ مین کہ تو تھی تا روئیدہ ہون رگ ریشہ تیری اور کامل ہو خلقت تیری اور تر رہون شاخین تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہی تو سرسبز کرینین تجھی بہشت مین تا کھاوین دوست خدا کی میوہ تیرا

بعد ازان گوش مبارک بسماعت اوسکی قول کی متوجہ فرمایا کہ کیا کہتی ہی پس فرمایا کہتی ہی ہر سرسبز فرما مجھی یا رسول اللہ صلعم بہشت مین تا کھاوین مجھسے دوست خدا کی اور مین اوسمین کہنہ اور فانی نہون عرض کی کہ سنا اس آواز کو جو کہ اوسکی متصل تھا پس فرمایا آنحضرت صلعم نی ایسا ہی کرینگے اور فرمایا اختیار کیا اونکی دار بقا کو اور پردازنا کی اور تہ حسن بصری رضی اللہ عنہ جب تحدیث کرتے ساتھ اس حدیث کے کہتے تھے ای بندگان خدا چوبا لہ کرتی ہی شوق پیغمبر خدا صلعم سی پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ شتاق لقاے آنحضرت صلعم کے ہو **بیت**

سنگے وگیاہی کہ دوستی ست ۔ بہ زادمی دان کہ دہ معرفتی نیست ۔ اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہی جسقدر کہ ذکر کیا ہمنی کافی ہی **اور** اسی باب سی ہے کلام کرنا آنحضرت صلعم کا جبل کے ساتھ اور کلام کرنا جبال کا اونکے ساتھ روایت کیا ہی انس نی کہ نکلے آنحضرت صلعم اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جبل احد کیطرف کہ کوہ مدینہ ہے اور اوسکی شامین واقع ہوا ہی احد جبل یحبنا و نحبہ یعنی احد جبل ہے کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اوسکو پس جنبش کی احد نی پس آنحضرت صلعم نی اوسی پر مبارک پنا اور کہا ثابت

و برجا رہ ای احد نہین تجھپر مگر پیغمبر اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد البخاری الترمذی و ابو عاتم اور حدیث دہمی مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سی آیا کہ تھے آنحضرت صلعم اوپر جبل

بشیر کے کہ جبل مناسی ہی اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر اور میں تھا پس جنبش کی جبل نے تا آنکہ گری اوسکے سنگ حضیض میں پس مارا آنحضرت نے پاے مبارک اپنا اور فرمایا اہی جگہ ثابت و قائم رہ یا بشیر میں تیرے اوپر مگر نبی او صدیق اور دو شہید رواہ البخاری واحمد والترمذی وابو حاتم اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ تھے آنحضرت اوپر حرا کے اور ابتدا وحی میں اوسجگہ مشغول رہتے تھے اور وحی وہاں نازل ہوتی تھی اور تھے حضرت کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا سخرہ پس کہا حضرت نے آرمیدہ ہو ای حرا میں اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت میں سعد بن ابی وقاص سے مذکور ہے نہ علی اور ایک روایت میں تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہیں مگر ابو عبیدہ بن الجراح واللہ اعلم اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جب طلب کیا آنحضرت کو قریش نے کہا ثبیر نے او تیرا رسول اللہ اسوقت کہ میں ڈرتا ہوں کہ ماریں مجکو میری پشت پر پس عذاب کریں مجھے خدائی عزوجل پس مارا حرا نے مجھے آیا رسول اللہ او ثبیر اور حرا دونو کوہ ہیں مکہ میں مقابل آپس میں اور کہا ہی کہ جنبش ان جبال کی نہ جنس رجفہ سے تھی کہ ساتھ قوم موسیٰ علیہ السلام واقع ہوئی جسوقت تحریف و تبدیل کلم کیا تھا اسواسطے کہ وہ رجفہ غضب تھا اور یہ رجفہ طرب او اسیواسطے تخصیص فرمایا آنحضرت نے اوپر مقام نبوت او صدیقیت و شہادت کے کہ موجب سرور و استقرار حیال ہیں اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی او پر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسکہ روایت کیا ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ کنا آنحضرت نے ایک مٹھی حصی کی پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں اور سنی ہمنے آواز تسبیح پس دیا اون حصی کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں او تسبیح کی بعد ازاں ہمارے ہاتھ میں دیا پس تسبیح نکی او قاضی نے شفا میں کہا کہ روایت کیا شل روایت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمر و عثمان رضی اللہ عنہما میں بھی اور حدیث طبرانی میں آیا کہ کہا ابوذر نے بسترکہ کہی گئی وہ سنگریزے اور ہمارے ہاتھ میں پس تسبیح نہ کی ساتھ کسی ایک کے ایسا ہی آیا ہی اس حدیث کو مواہب لدنیہ میں اور روضۃ الاحباب میں تہمید ابو شکور سالمی داخل کیا ہی کہ کما علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی اوس مجلس میں تھے اور اوپر اونکے ہاتھ کے بھی تسبیح کہی اور ازانجملہ ہی تسبیح طعام۔ بخاری نے ابن مسعود سے روایت کیا ہی کہ کھاتے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعام کہ کھاتے تھے اور تسبیح طعام سنتے تھے اور جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آئے آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام ساتھ ایک طبق کے کہ اوسمیں انگور دانار تھے پس تناول فرمایا حضرت نے اور تسبیح کی فواکہ نے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن منبر پر یہ آیت وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی جانچا اونہوں نے اللہ کو پورا جانچنا بعد ازاں کہا تا کہتا ہی جبار اوپر ذات اپنی کے اور فرماتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ الْمُتَعَالُ یعنی میں ہوں زبردست میں ہوں زبردست میں ہوں بزرگ برتر پس ہلا منبر تا کہا نہیں کہ زمین پر گرے حضرت اور اسی حکم میں ہی تکلم صبیان اور شہادت اونکی ساتھ رسالت حضرت کے۔ روایت ہی معیقیب یا معی کہ کہا چ کیا میں حجۃ الوداع اور آیا میں سراین بیچ مکہ کے دیکھا میں نے اوسمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا میں حضرت سے ایک مرد عجیب کہ آیا

آیا وہ نکر پاس ایک دہل یمامہ سے لڑکا لیکر کہ گویا اوسیدن پیدا ہوا ہے پس کہا اوسکو رسول خدا نے من انا تم کون ہون کہا انت محمد رسول اللہ تو
کو محمد رسول اللہ ہے فرمایا حضرت نے صدقت بارک اللہ فیک یعنی راست گوہی تو برکت و کرامت فرمائی خدا تعالی تجھین بعد ازان اوس
لڑکی نے تکلم نکیا جوانی تک و نام رکہا ہمنے اوسکا مبارک الیمامہ **اور** فہد بن عطیہ سے روایت ہے کہ لائی ہین حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان
ہوا اور ہرگز تکلم نکیا آپنے پوچہا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی **وصل** اہرے اذی العاہات اور احیائے موتی مین یعنی تندرست کرنا
بیمارونکو اور زندہ کرنا مردونکو روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چہوٹے
بیٹے اپنے کو ہمراہ لائی اور کہا یا رسول اللہ یہہ پسر کہ میرا جنون رکہتا ہے اور غلبہ کرتا ہے اسے جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور بکدر
کرتا ہے ہمپر وقت کو پس مسح فرمایا آپنے اوسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اوسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتے تھی رواہ الدارمی **اور**
آئی حضرت پاس ایک عورت خشم سے اور اوسکے ہمراہ ایک طفل تہا کہ تکلم نکرتا تہا پس پانی طلب کیا حضرت نے اور مضمضہ فرمایا اور دہو نوا تہا اپنے
اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوائی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگونکی عقلون پر **اور** پونچا روز احد ایک زخم قتادہ النعمان
کی آنکہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ دوست رکہتا ہو نمین اوسی ڈرتا ہون مین
کہ دیکہے مجہے اور اوسکی آنکہ مین قبیح و زشت آون مین پس پکڑا حضرت نے اوسکی آنکہ کو بدست مبارک اپنے کے اور رکہا بہیولہ مین اور کہا
خداوندا اپنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تہی وہ آنکہ بہترین اور زیباترین اور بینا ترین اوسکی آنکہون سے درد نکرتی تہی جبوقت کہ درد کرتی تہی
آنکہ دوسری **اور** روایت کیا طبرانی نے اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تہا مین نگاہ کرتا تیر دنکو اپنے مونہہ پر تے و مبارک چہیرہ خدا سے
یعنی اپنے کو پس آنحضرت کیا تہا مینے آخر کو تیر مجہے پونچا کہ بہیولہ میری آنکہ کا نکل پڑا پس پکڑا اوسکو ہاتہہ سے اور دیکہا مینے طرف سر خدا کے
جب دیکہا حضرت نے میری چشم کو میرے ہاتہہ مین رونی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوندا قتادہ نے جیسا کہ نگاہ کرکہا مونہہ سے پیغمبر کا
اپنے مونہہ کے ساتہہ اور پہونچی آفت اوسکی چشم کو پس کردی یہہ چشم اوسکی بہترین چشمان **اور** روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص گرفتار علت
استسقا ہوا حضرت پاس کسیکو دہلی استسقا کی بیجا پس لیا حضرت نے دست مبارک مین ایک کف خاک سے اور ڈالا اوسمین پانی دہن مبارک اپنے سے
اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب ہوا اور گمان لیگیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اوسکے ساتہہ پس لایا اوسکو نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تہا اور پلایا پس
شفا پائی **اور** ایک شخص اور تہا کہ دونو آنکہین اوسکی سفید ہوگئی تہین یہانتک کہ کچہہ معلوم نہوتا تہا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو
آنکہونکو بینا ہوا اور آتی برس کی تہین سوئی پر ولیتا تہا اور امثال اسکی بہت ہین **اور** غزوہ خیبر مین پوچہا کہ علی رض کہان ہے عرض کیا کہ بسبب
درد چشم حاضر نہین پس کسیکو بہیجکر بلایا اور رکہا سر اونکا اپنے بغل مین و تفل فرمایا دونو آنکہون اونکی مین اور دعا کی پس فی الحال درد جاتا رہا گویا کہ کبہی نتہا

اور ہرگز درد نکیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا تین کرت اوپر ضربت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہو گیا
اور ہرگز درد نکیا اور پای یزید بن معاذ مین شمشیر گلی تھی پاشنہ پا تک جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا درحال اچھا ہو گیا اور صحیح بخاری مین
آیا ہی کہ جب عبد اللہ بن عتیک نے ابو رافع یہودی کو مارا شب مہتاب مین جسوقت پانو زینہ پر رکھا سمجھا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی
پس آنحضرت پاس آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی اور امثال ان حکایات کی نہایت کثرت اور شہرت سی ہین اور کتب
حدیث مین مذکور و مسطور ۔ ولیکن احیای موتی ۔ روایت کیا ہی بیہقی نے دلائل مین کہ آنحضرت نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس مرد نے مین
ایمان نہین لاتا تیرے اوپر تا زندہ کرے تو میری سیر یکو کہ مردہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھا مجھ قبر اوسکی پس دکھائی قبر اوسکی اور ایک روایت
مین ایا ہی کہ کہا ڈال آیا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت نے دکھا مجھ وہ وادی پس ندا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس دختر کو پس جواب دیا
اوسنے اور کہا لبیک و سعدیک پس فرمایا آنحضرت نے آیا تو دوست رکھتی ہی کہ رجوع کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مینے آخرت کو بہتر دنیا سے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باپ و مان تیرے ایمان لاہی دین پر اگر دوست رکھتی ہی رجوع کرے دین تجھ اوپر اوسکے
کہا حاجت نہین مجھ مان یا کی یا خدا کو بہتر اور مہربان زیادہ اونسے یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہین دے اور قصہ زندہ کرنے
بیٹون جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے گھر مہمان آئے اوسنے برسبیل کیا اور پسر بزرگ اوسکے نے ساتھ دختر اس حال کے چھوٹے بھائی اپنی کو
ذبح کیا جسوقت مان اوسکی پھری دوڑی وہ کوٹھی پر چڑھ گیا اور اپنی کو زمین پر ڈالا اور مر گیا پس دونو بیٹے اوسکے بدعای حضرت زندہ ہوئے ۔ شواہد النبوت
مین تفصیل مذکور ہی اور احیا حضرت کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا اونکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہی اسی قبیل سے ہی ولیکن محدثین کو صحت
ان احادیث مین کلام ہی اور بعضی متاخرین نے اونہین پیرایہ اثبات دیکر بدرجہ اعتبار پہونچایا اور انس رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ ایک جوان انصار مین سے مر گیا تھا
تھا اور اوسکی مان تیرہ برس اندہی پس تجہیز و تکفین کیا اونہی اوس مردہ کو اور تعزیت کی اونہی اوس عورت کی کہا اوسنے یا مر گیا میرا بیٹا لوگون نے کہا البتہ مر گیا کہا خداوندا
تو جانتا ہے کہ مینے ہجرت کی ہی طرف تیرے اور تیرے پیغمبر کے باسید اوسکی کہ یاری اور فریادرسی کرے تو میری ہر شدت و محنت مین پس نرکہہ مجھ پر بارہ مصیبت کا ۔ پس ہم
اوسکے سر سے نگئی تھے تا دو کیا اونہی جامہ مونہہ مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کھایا اپنی مان کے ساتھ ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی
اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور رد ہے برکت التجا اور استغاثہ اوس زن کے تہا ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس معجزہ حضرت کا ہوے اور ایسا ہی روایت کیا ہی ابو بکر بن الضحاک از سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار سے مر گیا تھا جب تکفین کر چکے اور آئے لوگ
اوٹھانیکو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ اور ایسا ہی آیا ہی کہ زید بن خارجہ الخزرجی انصاری نے کہ بدر اور بیعۃ الرضوان مین حاضر ہوا تا وفات یا
خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم کیا بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ رکھا گیا اوسے کہا احمد احمدنی الکتب الاول صدق صدق ابو بکر بن التصدیق

الضعیف فی نفسہ القوی فی امرہ فی الکتب الاول صدق صدق عمر ابن الخطاب القوی الامین فی الکتب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاج حم
مضت اربع سنین وبقیت سنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ یعنے احمد تعریف بستائش کیا گیا لوح محفوظ مین راست رہتے ہے
ابوبکر صدیق ناتوان اپنی ذات مین زور آور ہمارے امور مین لوح محفوظ مین راست رہتے ہے عمر بن الخطاب قوی اور امین لوح محفوظ مین راست رہتے ہے
عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ اونکی کے ہیگذری مین چار سال اور باقی رہے دو سال آوین فتنوا و کھاوے زور آور کمزور کو اور برپا ہووی قیامت یہ ایسا ہی
مذکور ہے جامع الاصول مین ۔ اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہی کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ نماز پڑہ رہا تھا مین خارجہ سردارون انصار مین سے درمیان مشی کے
راہ مین راہون مدینہ کے میان ظہر و عصر موضع کے بل گرا اور مر گیا پس آئین زنان انصار اور روئین اوپر اوسکے اور مردا ونکی پس بالجمال خود تا آنکہ تہا
بین المغرب والعشا سنی آواز کہ کہتا تہا خاموش ہو پس دیکہا لوگون نے کہ ناگاہ آتی ہی آواز زیر جامہ کفن ہی پس کہولا موضع اور سینہ اوسکا
کہتا تہا محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ وکان ذلک فی الکتب الاول ثم صدق صدق ہذا رسول اللہ السلام علیک یا رسول اللہ
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے محمد رسول اللہ نبی ہی ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اوسکی اور یہی لکہا مسطور لوح محفوظ مین پہر راست رہے ہے
رسول اللہ پر سلام اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی ۔ روایت کیا ابوبکر بن الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین
انتہی اور روایت کیا گیا ہی عبداللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا تہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا ثابت بن قیس بن شماس کو اور مارا گیا نماز پر یا
مین پس سنا ہمنے جسوقت داخل کیا ہمنے اوسکو قبر مین کہتا تہا محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان بن عفان اکبر الرحمۃ یعنے
محمد رسول ہین ابوبکر صدیق عمر شہید ہی عثمان بن عفان نیکوکار مین رحیم پس نگاہ کیا ہمنے اور دیکہا کہ مردہ ہے کذا فی الشفا اور اگر تشکیک کرین
اوپر کہین کہ شاید زندہ ہوا اور عرضی واقع ہوئی ہو اور یہی حضرت کر ہاتہہ پر واقع نہین ہوا تا معجزہ ہوے کہین جواب وسکا وہ کہ موت ایسا امر نہین
کہ پنہان ہے اور ذکر آنحضرت اور مدح اونکی ناظر ہے اس طرف کہ ہمہ سب برکت وبرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور اگر کرامت ہے تو یہی
معجزہ حضرت کا ہی اور ابونعیم نے روایت کیا کہ ذبح کی تہی جابر نے ایک شاۃ اور پکائی اونزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا پس بلایا
حضرت نے قوم کو اور فرمایا کہاؤ ولیکن ہڈی نہ توڑو وبعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکہا دست مبارک پنا اوپر اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹھہ
کہڑی ہوئی شاۃ کان جہڑ جہڑ اکر اپنے اور بعضے اکمل اولیا کہ منظہر قادریت خدای جل شانہ کے تہی بشرف متابعت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک پر تو و اس خارق عادت سے پڑا کہ ایک مرغ کہایا اور رہا تہا اوپر ہڈیون اوسکی کر کہا اونام اللہ و رسول کا لیا مرغ اوٹھہ کہڑا
ہوا اور جہڑ لگا پس یہ تمام معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور معلوم ہوا کہ کلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین ہوا بعض اوسکی قبیل ہوتی ہے
کہ تسبیح مین اور بعضے کہتے ہین وہ تکلم کرنا اللہ تعالے کا شاۃ میت مین جیسا کہ شجر وحجر مین حروف واصوات پیدا کرتا ہی پروردگار تعالی اور سنوانا ہے

اولسے بی تغیر اشکال اور نقل ہیات اون کے - اور مذہب شیخ ابو الحسن اور قاضی ابوبکر باقلانی کا یہی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بطریق اعجاز حیات کی ہے اوسمین اولاً اور تکلم ثانیاً اور کہتے ہین کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا اوسمین حیات اور شگافتہ کیا واسطے اوسکے مونھ اور زبان اور قدرت دی اوسے اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہی واللہ اعلم **وصل** اور ایک انواع معجزات اور اقسام اوسکے سے اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے **اور** شفامین کہا ہی کہ یہ باب عام واسع ہی جدًا اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نقلًا و خبرًا متواتر المعنی اور معلوم ہی ضرورۃً **اور** حدیث خدیفہ مین آیا ہی کہ تھے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسیکے لیے ادراک کرتی دعا حضرت کی اوسکو تین پشت تک اور اشہر اخبار اس باب مین دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہا اور انواع نعم و کرامات ظاہر و باطن خصوص ہوے اور لائی مان اونکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کرو واسطے انس خادم اپنے کے پس دعا کی آنحضرت نے اوپر کہا خدایا زیادہ کر مال اور ولد اور برکت دے خاص اوسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہی تو نے - اور روایت کرتا ہے عکرمہ کہ کہا انس نے سو گنہ بخدا مال میرا بہت ہوا اور اولاد میری زیادہ سو تن ہی **اور** ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا انس نے جانتا ہون مین کسی شخص کو کہ پہونچا ساتھ رخا اور فراخی عیش اور خوش زندگانی کے جیسا کہ مین پہونچا اور کہا تحقیق دفن کیا مینے ساتھ ان دو ہاتھ اپنے کے سو تن اپنی اولاد سے اور متعلقان اور دونون اسمین بیان کرتا ہون اور آیا ہی کہ تحمل اوسکو دو بار تھا مرتبہ بے دعا حضرت کی عبدالرحمن بن عوف کے حق مین ساتھ برکت کے اور رضی اللہ عنہ کہا تھا اگر اوٹھاتا مین بالفرض سنگ کو امیدوار ہون کہ پاتا نیچے اوسکے زر اور کھولے گئے اوسکے واسطے دروازے رزق کے اور حیرت کی تمی فقر مین کہ کچھ چیز نہ رکھتا تھا اور صلح کی اوسکی زوجات نے کہ چالیس ربع پر کہ حق اونکا تین ہزار تھا پس ایک روایت مین لاکھ پر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صلح کیا ساتھ ایک ان کے اونمین سے کہ اوسے طلاق دی تھی حالت مرض مین اوپر اسی اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھ پچاس ہزار کے واسطے صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین رکھتا تھا اور آزاد کرتا تھا تین سو غلام اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنے کو کہ اوسمین سات سو شتر تھے اور ہر جنس کا مال ساتھ سامان اونکی اور باعث اوسکا یہ تھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوسکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھا مینے عبدالرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل ہوتا تھا مانند کہ بسبک پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا **اور** دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت و امارت **اور** دعا کی واسطے عروہ بن ابی الجعد کے پس بیان کرتا ہی عروہ تھا مین کہ کھڑا رہتا تھا مین کناسہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی تا آنکہ فائدہ حاصل کرتا چالیس ہزار درہم کا یعنی مین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اوسمین بھی فائدہ ہوتا **اور** بھاگے ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس دعا کی اور آواز دی ناقہ کو پس آئی ایک ہوے اتنا اور سونپا آنحضرت کو **اور** دعا کی واسطے مادر ابو ہریرہ کے باسلام پس مسلمان ہوئی اوسیوقت باوجودیکہ برا

کہا کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے کہ نگاہ رکھی گئی گرمی و سردی سے پس تھے حضرت علی کہ پہنتے تھے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور سردی و گرمی مضرت نکرتی تھی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا کے حق مین کہ گرسنہ نہوئین پس گرسنہ نہوئین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیل بن عمرو نے ایک آیت و کرامت واسطے قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت نے اوسکے لیے اور کہا خداوندا بخش او سے نور پس ساطع ہوا نور درمیان ہر دو چشم او سکے پس کہا یا رسول اللہ ڈرتا ہون مین کہ لوگ برص خیال کرین پس پھر گیا اور آیا نور بجانب زیانہ او سکے اور روشن ہوتا تھا تا زیانہ او سکا شب تاریک مین اور نام کیا گیا او سکا ذوالنور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اونپر پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت سے اور دعا کی دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی اوپر کسریٰ کے جسوقت کہ پارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ پارہ ہو ملک او سکا پس باقی نرہا او سکے لیے کوئی ملک اور باقی نرہی فارس کو ریاست اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کی نماز کہ قطع کرے حق تعالیٰ اثر او سکا پس جا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکھا ایک مرد کو کہ بائین ہاتھ سے کھاتا تھا فرمایا سیدے ہاتھ سے کھا کہا سیدے ہاتھ سے نہین کھا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبھی نکھا سکیگا پس نہ اٹھا سکا ہاتھ اپنا سید با اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو خداوندا مقرر و موکل کر اوپر او سکے ایک سگ پنجہ سگون مین سے پس کھایا او سے شیر نے اور حدیث دعا می آنحضرت اوپر قریش کے کہ رکھا شکنبہ اوپر کردن مبارک کے مشہور ہے اور کشتہ ہوئے وہ لوگ غزوہ بدر مین اور کہ کرنا حکم بن العاص کا اپنے مونہہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد تہکم اور استہزا کے اور فرمانا آپکا ایسا ہی ہوئے تو پس ایسا ہی تھا جبتک مرا اور دعا کی اوپر معلم بن جثامہ کے کہ قبول نکرے او سے زمین اور جب او سے قبر مین رکھتے تھے باہر ڈالتی تھی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکھا او سے دو طرف وادی مین اور اوٹھائی دیوار ساتھ پتھرون کے اور ایسی ہی دعا کی اوپر ابن عامر ہبکے یموت طریدا وحیدا یعنے مرے راندہ شدہ تنہا اور ایسا ہی ہوا اور کہا ہے صاحب شفا کی کہ شمال اسکی بہت ہین اندازہ حصر و احاطہ سے وصل کرامتون اور بہ کتون آنحضرت مین جس چیز کو کہ لمس و مباشرت فرمائی ہے صحیح مین آیا ہے کہ باہر لائین اسما بنت ابی بکر رضی جبہ طیالسہ او کہا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور ہم اسے دھوتے ہین واسطے بیمارون کے او طلب شفا کرتے ہین اور تھی چند شعار شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ مین خالد بن الولید کے جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح او فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت نے بقیہ آب وضو اپنے سے بیر قبا مین پس خشک او رکم نہوا پانی او سکا ہرگز اور آب دہن مبارک آنحضرت کہ دار انس مین کہ دار انس مین تھا پس تھا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر پانی او سکے سے اور گذرے آنحضرت اوپر ایک چشمہ آب کی اور پوچھا نام او سکا کیا ہے کہا نام او سکا نیسان ہے اور پانی او سکا شور ہے فرمایا بلکہ نام او سکا لعمان ہے اور آب او سکا

خوش پس خوش ہوا پانی اوسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک دلو آب زمزم سے اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اوسمین پس ہوا خوشبودار مشک سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک دلو مین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ مین فایح ہوئی اوس سے بوے مشک اور دی زبان شریف اپنی حنین رضی اللہ عنہا کے دہن مین پس چوسی اونہون نے اور ساکت ہوے حالانکہ روتی تھی قبل اوسکے عطش سے اور ڈالتی تھے آب دہن مبارک اپنا لڑکون شیرخوارہ کے مونہون مین پس کفایت کرتا اونکو تا بشب اور گذرا ہی ذکر اوسکا باب حلیہ شریف مین اور رازانجملہ ہی برکت دست مبارک شریف اور لمس اوسکا اور غرس نخل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اوسکا اوسی سال قصہ اسلام سلمان فارسی مین کہ مکاتب کیا تھا اونہین یہود نے اوپر چالیس اوقیہ کے اور غرس نخیل حتیٰ کہ بلند ہوے اور اوگے مگر ایک نخل کہ کسی اوسے تعرض کیا تھا اور روایت کیا ہی ابن عبد اللہ نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھا اور بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونو شریک ہون اوسمین اور اوس ایک نخل کو بھی آنحضرت نے قلع فرمایا اور غرس کیا اون نے بھی ثمر دیا اوسی سال مین اور دیا حضرت نے مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذرا اوسی زبان مبارک اپنی پر پس دیا اوسی چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس مثل اوس چیز کے کہ دیا تھا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہین اور خنس بن عقیل کہ ایک صحابہ سی ہین کہتے ہین کہ دیا مجھ آنحضرت نے شربت سویق کہ پیا تھا اول اوس سے آپنے اور پیا پینے آخر اوسکو پس ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تھا سیرابی اوسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب گرم ہوتا تھا مین اور ازانجملہ برکت حضرت سے ہے شیر مین گوسپندون کے مثل قصہ شاۃ ام سعید اور شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے اور اونیٹون اوسکی مین اور شاۃ عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تھا اوسکی ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوای اوسکی اور ازانجملہ ہی توشہ دینا حضرت کا اصحاب کو مشک آب سے بعد ازانکہ باندہ دیا تھا مونہہ اوسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز نزول کیا اور کہولا اوسی ناگاہ دیکھا کہ اوسمین شیر خوش وشیرین ہی اوکف اوسکی مونہہ پر اور ہاتھ پھیرا حضرت نے اوپر سر بن سعد کے اور دعا برکت فرمائی پس اسی برس عمر اوسکی ہوئی اور ہنوز جوان تھا اور جوان اس عالم سے گیا۔ شفا مین کہتا ہی کہ مثل ان قصص کے بہتون سے روایت کیے ہین اور مسح کیا حضرت نے اوپر سر قیس بن زید خدامی کے اور دعا کی اوسکو پس سو برس کا ہوا اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تھا الا موضع کف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جہان دست مبارک گذرا تھا اور پاک کیا تھا آنحضرت نے مونہہ عابد بن عمرے کہ مجروح ہوا تھا روز حنین اور دعا فرمائی اوسکے حق مین پس تھا غرہ مثل غرہ فرس اور نام کیا اوسی اغر اور مسح کیا مونہہ قتادہ بن ملحان کو پس تھا اوسکے مونہہ کو براقت ولمعان یہانتک کہ دکہائی دیتا تھا مونہہ اوسکی مونہہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی آئینہ مین اور مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا اور وہ صغیر تھا اور بدرا اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو

ساتھ برکت کی پس سرآمد مردونکا ہوا طول اور حسن و رجال مین اور برکت پاشیدگی آب سی اوپر موئے زینب بنت رسلہ کے
پچانا نجاتا تھا موئے کسی عورت مین وہ جو پہچانا جاتا تھا اوسکے موئے پر حسن و جمال سی اور کہتے ہین کہ وہ پاشیدگی آب زرد سے
مزاح اور ہزل تھا تعالی اللہ جو حال مزاح و ہزل کا تھا عزم و جد کو کیا تاثیر ہوگی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عتبہ ابن فرقد
ایک مرد تھا کہ زنان متعدد رکھتا تھا اور وہ متعصب یکدیگر خوشبوئین ملتی تھین اور عتبہ طیب مین سب غالب و فائق ہوتا تھا اور
سبب وسکا وہ تھا کہ آنحضرت نے مسح کیا تھا شکم اور پشت اوسکا بجہت عارضہ نملہ کے اور پیدا ہونا جودت و جلادت کا فرس
ابی طلحہ مین ساتھ برکت سواری آنحضرت کی ازان بعد کہ بغایت تنگ گام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مماشات و مجاریات اوسکا
ساتھ نکر سکتا تھا اور پیدا ہونا سرعت سبکی کا شتر جابر مین بعد از سستی و ماندگی کے ساتھ برکت خلا نیدن پستان کہ دست شتر
مین ملی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکی نروک سکتا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت سپید نہ بیٹھ سکتا تھا
او آنحضرت نے اوپر سینہ اوسکے کے مارا پس ہوا فارس ترین عرب و ثابت ترین اونکا اور راز انجملہ دنیا حضرت کا ہی عکاشہ کو بیخ ذرت
وقت شکستہ ہونے اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہوجانا اوسکے ہاتھ مین اوس بیخ کا تیغ بران او قتال کرنا اوسکا ساتھ اوس
شمشیر کے ہمیشہ مواقف و مشاہد مین تا وقتیکہ شہید ہوا قتال اہل ردت مین اور نام اس سیف کا عون تھا اور ایسا ہی دنیا حضرت کا
عبد اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہوجانا اوسکا ہاتھ اوسکے مین شمشیر اور شکایت کرنا ابو ہریرہ کا نسیان احادیث
کو اور امر کرنا اوسکو ساتھ بسط ردا کے اور رکھنا دست مبارک اپنا بر دہان اوسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم ردا کو اور جمع
حفظ حدیث کا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہے اور انتقال اس عالم سی نفرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تا فتح کرے
حق تعالی نے مکہ و طیبہ و یمن اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض مین تہامہ اور یا جزیرہ کو مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور ہدیہ
پیشکش کیے حضرت کو ہرقل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقش ہوئے اور ملوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ
اور ایمان لایا جب مہلت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم سی اور اختیار کیا حق تعالی نے اوسکے واسطے جو کچھ
حق تعالی کے نزدیک تھا کرامت و قیام کیا بامر بعد از حضرت خلیفہ راشدین اوسکی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح
کیا اور جمع اور قوی وہ جو متفرق تھا اور پریشان اوسست ہوا بعد از حضرت اور ایسی شجاعت بروی کار لایا کہ کوئی
ایک صحابہ عظام سی مانع نہو سکا اونکو اوس سی باوجودیکہ سب ای تو قف مارتی تھی خلیفہ اول نے کمر ہمت و شجاعت باندہی اور
ملی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر بلاد فارس کے بصحابت خالد بن الولید کے پس فتح کیا

اندک اوس سے اور لشکر دوسرا بصحابت ابی عبیدہ بن الجراح طرف شام کے اور جیش دیگر بصحابت عمر بن العاص طرف مصر کے اور فتح کیا جیش شامی کو ایام خلافت اوسکی تین برس اور دمشق اور مخالیف اوسکی کو بلاد حوران اور توابع اوسکی سے - پس طلب و اختیار کیا اوسکو اپنے پاس حق تعالی نے بہ رحمت و منت رکھی اسلام اور اہل اسلام پر ساتھ الہام کرنے اور استخلاف عمر فاروق رض کے اور قیام کیا بامر بعد از خلیفہ اول قیام تام قوت سیرت اور تمام و کمال عدل مین اور فتح کیا اوسنے بلاد شامیہ بالتمام اور دیار مصر تا انتہا اور اکثر اقلیم فارس اور کسر کیا کسریٰ کو اور خوار کیا اوسی نہایت خوار اور لیا تا اقصی مملکت اوسکی اور قصر کیا دست قیصر بلاد شام سے اور ایجاز کیا تا قسطنطینہ اور اتفاق کیا مال اوسکا اور خدامین درمیان مسلمانون کے جیسا کہ خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا ساتھ اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بعد ازان دولت عثمانیہ ممتد ہوی ممالک اسلامیہ پر اقصای مشارق ارض اور مغارب و سکی تک پس مفتوح ہوی بلاد مغرب تا اقصی اندلس اور قیران اور ستیا اوس چیز سے کہ متصل بحر محیط تھی اور ناحیہ مشرق سے تا اقصی بلاد چین اور ماراکسریٰ کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اوسکے ملک نے بالتمام اور مفتوح ہوی مدائن عراق و خراسان و اہواز اور قتال کی مسلمانون نے ساتھ ترک کی قتال عظیم اور آیا خراج مشارق و مغارب سے اور یہہ سب بہ برکت تلاوت و رہست اونکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا امت کو اوپر حفظ قرآن عظیم کے کہ فتح اسلام ساتھ قرآن عظیم کے ہی اور نہی ملازمت اور خدمت اوس رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہوی اوسپر بلاد اسلامیہ اکثر و وافر بعد ازان خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ ہوے لیکن لوگون نے قدر و منزلت اور مرتبت اونکا نہ پہچانا اور براہ خلاف و نزاع اونکے چلے اور کمر اوپر مخالفت اونکی محکم باندہی پس ہوا وہ جو ہونا تھا فانا للہ و انا الیہ راجعون ۵ یعنے ہم سب واسطے خدا کے ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے ہین تو پشتی نے کہ علماء فقہ و حدیث اور حنفی المذہب ہے کتاب عقائد مین لکھا ہی کہ مخالفان علی مرتضی تین قسم ہین - ایک جماعت نے اونکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی اور کہا ہی کہ حق عائشہ صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم ہین اسکے سوای اور اعتقاد نکرنا چاہیے اور از انجملہ قول حق سبحانہ ہے آیہ ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۵ اور وہ ایسا خدا ہی کہ بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راست کے تاکہ غالب گردانی اوسے سب دینون پر اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اور یہہ امر ظاہر و عیان ہی کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہی غالب و فائق ہی اوپر سب ادیان کے اور از انجملہ قول حق جل و علا ہی آیہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۵ یعنے جب وقت آئی یاری اور فیروزی خدا کی اور دیکھا تو نے لوگونکو کہ داخل ہوتے ہین خدا کے دین مین فوج فوج پس گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نرہا بلاد عرب مین کوئی موضع کہ نہ آیا اوسمین

حکم اسلام وللہ الحمد اور قسم دوسری اخبار کی کہ واقع ہوئی ہین احادیث مین از انجملہ روایت ہے حذیفہ بن الیمان کہ کہا خطبہ پڑہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن پس چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہوئی ہے قیامت مگر وہ کہ حدیث فرمایا اوسکو جسنے یاد رکھا تھا اوسے
یاد رکھا اور جسنے فراموش کرنا تھا اوسنے اوسکو فراموش کیا اور تحقیق جانتا ہون اوسکو یارون ہمارے ازاو کبھی ظاہر ہوتی ہے کوئی چیز اوس سے کہ مین
بھول گیا ہون اوسکو پس دیکھتا ہون مین اوسے اوپر پہچانتا ہون اور یاد کرتا ہون جیسیکہ یاد کرے ایک مرد صورت شکل مرد غائب کی اپنے سے اور جب
دیکھے پہچانے اوسکو اور کہا حذیفہ نے نہین جانتا مین کہ فراموش ہوئی ہو یارون ہمارے سے کوئی چیز یا دیدہ و دانستہ اوسے بھلا دیا ہو بخدا سو گندترک
نفرمایا کچھ فتن آیندہ سے اوپر گذردیدہ ہونیوالون کے تمام گذرنے دنیا تک کہ تین سو مرد آپکے ہمراہ تحریر کرے وہ کہ ذکر فرمایا نام اونکا اور باپ اور قبیلہ
اونکے کا اور کہا ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے اوس چیز سے کہ ہلاتا ہے پرندہ بازو اپنے آسمان مین
مگر وہ کہ بیان کردیا ہے ہمارے لیے اوس سے علم اور روایت کیا ہے مسلم نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دربارہ دجال کہ بیچین مسلمان دجال
سوار طیلسان اوبین پہچانتا ہون نام اونکے باپون کے پہچانتا ہون رنگ اونکے افراس کے اور وہ بہترین سوارون کے ہوین روئے زمین پر اور
بتحقیق ذکر کیا ہے ائمہ نے اخبار صحیحہ نے اوس چیز سے کہ خبر دیا ہے آنحضرت نے اپنے اصحاب کو اور وعدہ فرمایا اونکو غلبہ سے اوپر اعدا کے اور فتح مکہ اور
بیت المقدس اور یمن اور شام اور عراق اور خلوص من طریق تا سفر کرے ایک عورت تنہا حیرہ سے طرف مکہ کے نہین خوف کرتی مگر خدا سے جیسا کہ حدیث
مین آیا ہے اور نزول مدینہ مین اور فتح خیبر اوپر ہاتھ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور فتح کرنا خدا تعالی کا اوپر امت حضرت کے دنیا کے
اور قسمت کرنا اوسکا کنوز کسری اور قیصر کو اور ذہاب کسری اور فارس کا یہانتک کہ نہون بعد ازان کسری اور نہ قیصر لیکن کسری پس منقطع
ہوا ملک اوسکا بالکلیہ اور پارہ پارہ ہوا جیسا کہ پارہ پارہ کیا تھا اپنے منشور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیصر منہزم ہوا شام سے اور آیا قیصر
بلاد اسلام مین اوس فتح کے مسلمانون نے بلاد اوسکی اور تھا یہ زمانہ خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین جیسا کہ آویگا اور خبر دار و
آگاہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحدوث فتن و اختلاف ہوا اور سلوک سبیل شیعیان یہود و نصاری سے اور افتراق امت کا اوپر
تہتر فرقون کے اور نجات ایک فرقہ کی اور بچانا اہل تنعم اور اعراف کا امت سے فروش اور رہنا چلون کا صباح و مسا مین اور رکہنا منخرہ یعنے
کاسہ کا اور اوٹھانا اور تکلف و تنعم طعامون مین اور پوشش دیوارون کی مثل پوشش کعبہ کے اور خرش بنانا اور خدمت کرنا دختران
فارس روم کا اور فرمایا جب لوگ ایسا کرین پیدا کردی خدا تعالی عذاب و جنگ درمیان اونکے اور موکل و معین کرے اونکے بدونکو اوپر اونکے
نیکونکی اور جاوین نیک در سیان بدی دیدی اور آگاہ و خبردار کیا تقارب زمان اور جلد گذرنا اوسکا نزدیک قرب قیامت کے اور رہ جانا
علم کا اور موت علما کی اور ظہور فتن اور پیدا ہونا ہرج و مرج کا اول اوسکا واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تھا تا واقعہ حرہ تک واقعہ حرہ

شیخ شنائع سی ہی کہ زمان یزید و مرید مین واقع ہوا و قد ذکرنا فی تاریخ المدینہ یعنے بدرستی یاد کیا ہمنے تاریخ مدینہ مین اور خبر دی ساتھ
واقعہ مسیلمہ کذاب کے اور انداز فرمایا ساتھ ردت اونکی اور فرمایا وای اہل عرب کو اوس شر سی کہ نزدیک پہونچا ہی اور فرمایا لپیٹی گئی
میری واسطے زمین اور دکھائی گئی مشارق و مغارب مین اسکی اور نزدیک ہی کہ پہونچے ملک میری امت کا وہان تک کہ پیچیدہ ہوا ہی زمین سے
اور ایسا ہی دراز ہوا ملک مشرق و مغرب مین مابین ارض ہند کی قصوی مشرق ہی تا بحر طیلسہ تک کہ ورای اوسکی عمارت نہین ہی اور مالک نہین
ہوی اوسی کوئی امت ہتونسے اور ممتد و دراز نہین ہوا جنوب و شمال مین مانند اوسکی اور فرمایا ہمیشہ ہووین اہل عرب غالب اوپر حق
تا انگہ برپا ہووی قیامت اور مراد باہل عرب بعضے عرب کہتے ہین اسواسطے کہ عرب بعضین معجمہ اور سکون راء مہملہ دلوہی اور عرب مخصوص ساتھ پانی
دیق بدلو کہین کذا قیل بعض نے مراد باہل عرب اہل دیار مغرب کہی ہی کہ غلبہ برحق اونمین زیادہ ہووے اور بعض روایات مین اہل مغرب واقع ہوا
اور یہہ روایت مقوی اس معنی اخیر کی ہی اور حدیث دوسری مین روایت ابی امامہ سی آیا ہی کہ ہمیشہ ہووی طائفہ امت میری سی
غالب برحق اور قاہر ہر اعدائے دین تا انگہ آوی اونکو امر خدا یعنے قیامت اور حال آنکہ وہ اسی حال پر ہوین کہا یا رسول اللہ کہان
ہوین وہ فرمایا بیت المقدس مین۔ اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ملک بنی امیہ اور ولایت معاویہ کی اور فرمایا
آگاہ ہو قریب ہے کہ تو والی ہوگا امر امت میرکا اور جب ایسا ہووی قبول کر نیکو نکو اور عفو و درگذر کر بدون سے کہا معاویہ نے اوس
روز سی امیدوارون مین کہ مبتلا ہونگا ساتھ ملک داری کے اور مواہب لدنیہ مین بروایت ابن عساکر لایا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا مغلوب نہین ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضی رضہ روز صفین کہتے تھے کہ اگر سنتے ہم اس حدیث کو قتال نکرتے ہم ساتھ معاویہ کے
اور دینا بنی امیہ کا مال خدا کو دولت دینا اور فرمایا ساتھ مادر ابن عباس کے کہ تیرے شکم مین لڑکا ہی جب پیدا ہووی آوی میری پاس جب
پیدا ہوا اوسکو حضرت پاس لائی پس اذان کہی گوش راست اوسکے مین اور اقامت گوش چپ مین اور چکھایا اوسی لعاب دہن اپنا اور نام
رکھا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور خبر دی ساتھ غالب نی ترک کے عرب پر اور خبر دی ساتھ خروج بنی عباس کے بعلہای سیاہ
اور پہونچنا اونکے ملک کا زیادہ اوسپر کہ مالک ہوے اور وہ جو دیکھا اہلبیت آنحضرت نے اونکے ہاتھ سی قتل و سختی و پراگندگی کی اور خبر دی ساتھ قتل
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور یہہ کہ بدبخت ترین قوم وہ کوئی ہی کہ رنگین کریگی ریش و لحیہ اوسکا ساتھ خون کے اور بانگہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ
قاسم جنت و نار ہین لاتی ہین دوستون اپنے کو جنت مین اور دشمنون کو نار مین اور یہہ خبر دہندگی اوس چیز پر کہ اور احادیث مین واقع ہوا ہے
کہ علی رضی اللہ عنہ حکم نائب رکھتی ہون روز محشر درپیش حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ساقی کوثر اونکے باب مین واقع ہوا ہی اور
شفاعین کہا ہی کہ دشمن حضرت علی کے خوارج اور ناجیہ اور ایک طائفہ ہی کہ نسبت کیجاتی ہین طرف اونکے روافض سی اور تکفیر کی ہی اونکی اور

حدیث دوسری مین منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا کہ تجھ مین مشابہت ہی عیسیٰ ابن مریم کی ساتھ کہ دشمن رکھا اوسی یہود نے بہتان کیا اوسکی مان کو اور دوست رکھا نصاری نے تا فرود لای اونکو اوس مرتبہ مین کہ نہین حاصل اونکو اور فرمایا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ہلاک ہونگا دو مین میری سبب دو مرد محب مفرط کہ مدح کرتا ہی میری وہ جو نہین مجھ مین اور مبغض کہ باعث ہوتا ہی اوسکو بہتان کرنا میری اور یہ عداوت کو اور خبر دی آنحضرتؐ نے بشہادت عثمان رضی اللہ عنہ در حالت تلاوت فرقان حمید اور فرمایا کہ پڑی خون اوسکا اوپر آیہ فسیکفیکھم اللہ کی اوپر فرمایا کہ مارا جاوے مظلوم اور خبر دی کہ خدا تعالی پناوی عثمان کو پیراہن اور وہ چاہین کہ اوتارین اوس سے اور ایک روایت مین آیا کہ فرمایا عثمان کو پناتا ہی تجھ خدا تعالی چاہئے کہ نہ اوتارے تو اوسے بدن اپنی سے اور خبر دی عثمان کو بہشت اوپر بلاکر کہ پہونچی اوسکو اور فرمایا کہ حیات عمر ظہور فتن ہوگا اور خبر دی بمقتل عمر اور کہا وہ مارا جاویگا شہید اور خبر دی بمحاربہ زبیر ساتھ علی کی اوپر پشیمان ہونا اوسکا اور ساتھ آواز کرنی سگون کی اوپر بعض ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواب مین کہ نام ایک موضع کا ہی میان مکہ اور بصرہ کی کہ گشتہ ہوتی ہین گرد اوسکے کشتگان بہت اور ظاہر ہونا احوال کا اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بوقت نکلنی اونکی طرف بصرہ کی واقعہ جمل مین اور خبر دی عمار یاسر کو کہ مارین اوسی فیئہ باغیہ پس مارا اوسکو اصحاب معاویہ نے اور خبر نزدیک بتواتر ہی اور عبداللہ بن زبیر کو کہا وای لوگونکو تجھ سی اور وای تجھکو لوگونسی پس تھا امر اوسکا ساتھ حجاج کی وہ جو تھا اور کہا ابن عباس کو کہ کم کرتا ہی تو اپنی بصر کو اور پھر پھیری جاتی ہی طرف تیری روز وفات تیری دلہ قصہ اور خبر دی ساتھ شہادت زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خال کا قتال مین غزوہ موتہ مین کہ مسافت یکماہ تھی جیسا کہ بیان اوسکا مجمل آویگا اور قرنان کہ آنحضرتؐ نے خبر دی کہ وہ اہل نار سے ہی اور واقعہ خیبر مین اتنا لڑا کہ لوگ حیران رہی اور شاید کہ باطن بعض صحابہ مین خبر دی آنحضرتؐ مین شک نے راہ پائی ہو آخر سخت زخم کھائی اور بیتاب ہوا اور انچہ تین انچہ بات سے آپ مارا پس خبر حضرت کو پہونچائی فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ دہ اور فرمایا آنحضرتؐ نے درمیان جماعت کی کہ اونمین ابوہریرہ اور ثمرہ بن جندب اور خدیفہ تھی وہ کہ آخر جو مرے تم مین سے آتش مین چاہی مرا یعنے آتش دنیا اور تھا آخر اونکا ثمرہ کہ پیر و خرف ہوا تھا آتش افروختن کی تا گرم ہووے پس چلا اوسمین اور خبر دی آنحضرتؐ نے غزوہ مین کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتے ہین فرمایا اوسکی زوجہ سے پوچھو کہ حقیقت حال کیا ہی کہا جنب تھا جب سنا کہ آنحضرتؐ پر سخت ہی فرصت غسل کی نپائی اور مارا گیا ابوسعید مذری کہتا ہی پایا مین سر اوسکا کہ اوس سے پانی ٹپکتا تھا اور خبر دی کہ قبیلہ ثقیفہ کذاب سفاک ہوگا پس پائی گئی دو شخص ان دو صفت کی ساتھ کذاب۔ مختار ابن عبیدہ کو کہین اور سفاک۔ حجاج بن یوسف اور قصہ مختار کا مشہور ہی اور فرمایا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ یہہ فرزند میرا سید و سردار ہی اور قریب ہی کہ صلح دیوی خدا تعالی بسبب اوسکے درمیان دو گروہ کی مسلمانونکی اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت امام برحق کا ساتھ معاویہ کی جیسا کہ مشہور ہی اور خبر دی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو

کہ تم پہلے سب اہلبیت سے میرے پاس پہونچوگی پس وفات پائی بعد آٹھ یا چھ مہینے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فرمایا زود ترین ازواج کا حوق مین ساتھ میرے وہ کہ ہاتھ اوسکی دراز ہووین کہ مراد ساتھ اوسکی زینب رضی اللہ عنہا تھین کہ ہاتھ اونکا کاروبار اور تصدق مین دراز تھے الحدیث اور خبر دی ساتھ قتل امام حسین علیہ السلام کی طف مین اور نشان دیا کہ قاتل اوسکا کلب ابقع کہ نام اوسکا شمر ہی ہوگا اور باہر لایا دست مبارک مین خاک مضجع و مرقد اونکی اور رہوا ہب لدنیہ مین لایا ہی جب قتل کیا اشقیای جہنم ماوای امام حسین علیہ السلام بگروہ رسول اللہ کو بھیجا اونھون نے برامہ کو طرف یزید یزید کے پس شروع کی اونھون نے تخریف و تکذیب سر مبارک کی ناگاہ نکلا اونپر دیوار سے ایک تھ کہ اوس پاس قلم تھا حدید سے اور لکھی سطر شعر اترجو اامۃ قتلت حسینا ان شفاعۃ جدہ یوم الحساب یعنی کیا امید رکھتی ہی وہ امت کہ قاتل حسین ہے شفاعت جدا مجد اوسکی دن قیامت کی پس بھاگی اور چھوڑا سر مبارک کو اور خبر دی کہ خلافت بعد از حضرت تیس برس رہیگی اور بعد ازان بادشاہت اور ایک روایت مین بادشاہ گزندہ اور خبر دی حال اویس قرنی کی اور نشان دیا اون امرا کہ تاخیر کرین نماز کو اوسکی وقت سے اور فرمایا قریب ہے کہ پیدا ہووین میری امت مین تیس دجال کذاب و نھین سے چار عورتین ہونگی اور وہ سب دعوی کرینگی اوپر خدا اور رسول خدا کی آخر اونکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان مین نکلی اور ایک روایت مین آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا نزدیک ہے کہ بہت ہووین درمیان تمھاری مجم کھاتی ہین تمھاری بیچ مین اور بات ہین گردن تمھاری اور بہ پانھین ہوتی قیامت تا آنکہ مانگتا ہو لوگون کو ساتھ عصا اپنے کے محطان سے یعنی بادشاہ اور حاکم ہووی تمھارے پر اور فرمایا خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یعنے بھترین تمھارے ہمزمان میرے ہین پستر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک اونکے ہین پھر وہ کہ اونسے ملحق و متصل ہین مراد صحابہ اور تابعین اور اتباع تابعین ہین اور روایت بخاری سے تا چہار مرتبہ آیا ہی بطریق شک بعد ازان ظاہر و فاش ہووی کذب و دروغ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آخر مین ایک گروہ کہ گواہی دینگے بغیر طلب گواہی کی اور خیانت کرتے ہین اور امانت نہین اختیار کرتے اور نذر کرتے ہین اور وفا نہین کرتے اور فرمایا نھین آتا کوئی زمانہ مگر وہ کہ زمانہ پسین اوسکے بدتر ہو اوسکو نقص کیا ہی ساتھ زمانہ عمر بن عبد العزیز کے کہ بعد از خلافت سابقہ بنی مروان سے آیا اور جواب دیا ہی کہ یہہ حکم باعتبار اغلب کے ہی اور فرمایا ہلاک امت میرے پکا اوپر ہاتھ کو دکان کی ہوگا قریش سے اور ابو ہریرہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے تھے اگر چاہو نھین ذکر کرون اونکو نام بنام اور کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اعوذ باللہ من امارۃ الصبیان یعنی پناہ چاہتا ہون ساتھ خدا کے امیری و سرداری سال ششم سے پس گذرے وہ رضی اللہ عنہ اس عالم سے پیش از سال ششم کہ پادشاہی یزید عنید کی اوپر تھی اور خبر دی آنحضرت نے بظہور قدریہ اور مرجیہ و رافضیہ و خوارج کے اور فرمایا در باب خوارج کہ وہ خروج کرینگے مین اوپر بہترین فرقہ کے اور مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اصحاب اونکے مین رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت اونکی ایک مرد سیاہ رنگ کہ اوسکو ذو الثدیہ کہین ایک بازو اوسکا مانند پستان زن ہی کہ ہلتا اور حرکت کرتا ہی اور سیما اونکا تحلیق سر ہی ہووے اور مارا اونکو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اور حدیث دوسری مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اگر پاؤنگا مین اونکو مارونگا مین اونکو مانند عاد و ثمود کی اور خبر دی ساتھ

سب آنحواس امت کی اول امت کو جیسا کہ رفضہ کرتے ہین اور خبر دی ساتھ علت انصار کے تا آنکہ ہووین باندازہ ملح کی طعام مین اور ہمیشہ ہووے امراو نکا متفرق تا آنکہ باقی نہووی واسطے اونکی جماعتا ور ہووین اوپر اونکی بگرندگی اور اختیار کرنا امرا اور ولاۃ کا اور لوگون کو ولایت وحکومت رعایت مین کہ ساتھ اونکی کرین اور اونکو ساتھ نکرین اور بھر زمان معاویہ مین تھا اور خبر دی کہ آخر زمانہ مین مردم از اول و رعی غنم او ربرہنہ تن او ربرہنہ پا تطاول کرین عمارتون مین او رخنج داہ ربہ کو یعنی بی بی اپنی کو کنایہ ہی کثرت تسری سی اور خبر دی کہ بعد ازین قریش احزاب جنگ نکرین ساتھ آنحضرت کی او وہ غزا کرین ساتھ اونکی او رہمہ غزوہ خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہمیہ چڑہ کر نہ آوین او ایسا ہی واقع ہوا اور خبر دی ساتھ وقوع موتان کی بعد از فتح بیت المقدس او مراد ساتھ اوسکی وبا او رطاعون ہی اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی مین ہی اونطاہر امراد طاعون عمواس ہے کہ زمان امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین پڑی تھی کہتے ہین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مرے واللہ اعلم اور وعدہ کیا بسکونت بصرہ اور خبر دی کہ صحابہ جنگ کرتے ہین بجمین او بیٹھتے ہین جیسا کہ ملوک بیٹھتے ہین کہا ہی کہ وقوع اوسکا امارت معاویہ مین تھا در زمان خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور خبر دی کہ اگر ہووی دین معلق بہ ثریا او دین اوسکو لوگ ابنای فارس سی او رہر اکثر لوگ اسی محل او پر سلمان فارسی او رامثال اوسکی کرین او بعضی او پر امام ابو حنیفہ رح او رامثال اوسکی کہ اصل ابنای فارس سے ہین فرود آوین اور ایک روایت مین رجل من فارس آیا ہی واللہ اعلم اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ عالم مدینہ کی ایک جماعت علما سی او پر او اوسکی ہین کہ مراد ساتھ اوسکی امام مالک رح ہی ایک کہین کہ مراد وجود عالم ہی کہ مدینہ مین ہووے او رسوای اوسکی اوس زمانہ مین دوسرا نہووے جیسا کہ سوق حدیث او سی دلالت رکہی او یہ زمانہ اخیر مین ہوگا اور خبر دی بعالم قریش ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا تسبوا قریشا فان عالمها یملا طباق الارض علما یعنی دشنام ندو قریش کو پس بدرستی عالم قریش کرتا ہے طبقہون زمین کو از روی علم کے اور امام احمد وغیرہ او سی ہین کہ مراد ساتھ اوسکی امام شافعی رح ہین اور بحوز قوی حدیث انس سی لایا ہی کہ یکون فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفۃ ہو سراج امتی یعنے ہووے گا میری امت مین ایک مرد کہا جاتا ہی اوسی ابو حنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا - تنزیہ الشریعہ مین کہا اسناد اس حدیث مین احمد جو تبار ہی ہے اور راوی او سکا مامون سلمہ اور ایک راوی ان دو سے وضع کیا اس حدیث کو اور صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ در باب فضائل شافعی او ابو حنیفہ او رونکی مذمت مین کوئی چیز صحیح نہین او جو کچہ اس باب مین ہے موضوع او مفتری ہے واللہ اعلم اور خبر دی کہ ہمیشہ ہوگا ایک طائفہ امت میری غالب او برحق کی یہانتک کہ آوے امر خدا یعنی قیامت اور خبر دی کہ خدا تعالی برانگیختہ کرتا ہی اس امت مین اوپر سر ہر سو برس کے ایسا شخص کہ تجدید کرتا ہی دین کو اور خبر دی بذریعہ امثال فالامثال او حاکم نے روایت کیا بلفظ الخیر فالخیر کے اور تعمیم کیا اوسکو اور بعض غزوات مین ایک مہوا چلی تند فرمایا چلی ہی بھر ہوا جہت موت ایک منافق سی کہ مدینہ مین موا او جب پہونچی ایسا ہی پایا اور خبر دی حال ایک مرد سی کہ خیانت کی غنیمت مین ایک مہرہ کی مہرون یہود سے پس پایا گیا جای سکونت او سکی مین اور ایسی ہی چرائی گلیم ایک مرد نے پس خبر دی

اور پائی گئی وہ اوسکی متاع مین اور اتفاقاً ایک مرتبہ ناقۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوئی تھی پس خبر دی کہ فلانی وادی مین ہے
اور لیٹی ہی مہار اوسکی شاخ درخت مین اور خبر دی بشان کتاب جامع کہ اہل مکہ کو لکھا تھا اور نشان دیا کہ ایک زن ایسی اور ایسی فلانی وادی مین
اوس کتاب کو لیکر جاتی ہی پس گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک دو آدمی اور پیچھے اوس زن کے اور پایا اوسی جگہ کہ نشان دیا تھا
اور قصہ اوسکا مذکور و مسطور ہی کتب احادیث و تفسیر مین اور سبب نزول سورۂ ممتحنہ کا بھی قصہ ہے اور فرمایا خاص سعد ابی وقاص کو
اوسوقت مین کہ آرزو ی موت کی اوسنے شاید کہ تو بہت باقی ہی اور زندہ رہی تا نفع پاوی ساتھ تیرے ایک قوم یعنی مسلمان اور زیان پاوی دوسری
قوم یعنی کافر اور بشارت دی ہوی بطول عمر اور تباہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت مین اور روز عاشورہ خمس خمسین باشیخ خمسین مین اور
بعضون نے کہا ثمان ثمنین مین اور خبر دی کہ مارا جاوی ابی بن خلف و پر ہاتھ میرے کر اور کہا عتبہ بن ابی لہب کے حق مین کہ کہا وے
اوسی کلب اللہ پس کھایا اوسی ایک شیر نے اور خبر دی مواضع ہلاک اہل بدر سے اور تعین کیا موضع ہر ایک کو اور خبر دی بموت نجاشی
جسدن کہ وہ مرا اور وہ حبشہ مین تھا اور تشریف لای مصلے پر اور نماز ادا فرمائی اوپر اوسکے ساتھ چار تکبیر کے اور خبر دی فیروز دیلمی کو
جسوقت آیا برسالت جانب کسریٰ ہی ساتھ موت کسریٰ کی اوسیدن پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا اور خبر دی
اباذر کو ساتھ نکال دینے لوگون کے اوسکو مدینہ سے اور دیکھا اوسی ایکدن سوتا مسجد مین کہا کیا ہووے حال تیرا ای اباذر قتیکہ نکالا
جاوی اس مسجد سے کہا سکونت کرونگا مسجد حرام مین فرمایا جب ہانسی بھی نکالا جاوے تو کیا کریگا الحدیث اور خبر دی بزندگانی ابوذر کے
تنہا اور مرنا اوسکا تنہا اور قصہ ابوذر اور جانا اوسکا زبدہ مین کہ جگہ اوسکی تھی اور جانا اوسکا عالم سے مشہور و مذکور ہی کتب سیر مین
انشاء اللہ تعالیٰ آخر کتاب مین آویگا ذکر ابوذر مین اور فرمایا سراقہ کو کیا حال ہووے تیرا جسوقت کہ پہنے تو دو سوار کسرے کو
پس جب کہ یا مال و اموال کسریٰ زمان خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کنگن بھی اوسمین تھے پس پہنای حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطے تصدیق خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا شکر خدا کا کہ اوتارا اوسکو ہاتھ کسریٰ سے اور پہنای سراقہ کو
اور خبر دی ساتھ بنا ہونے ایک شہر کے میان دجلہ اور جبل کے کہ مراد ساتھ اوسکے بغداد ہی اور فرمایا پیدا ہوگا اس امت مین
ایک شخص کہ اوسی ولید کہینگے اور وہ بدتر ہی اس امت مین فرعون اپنی قوم کے حق مین اور خبر دی کہ قیام قیامت نہین ہوتا
تا آنکہ قتال کرین دو گروہ کہ دعوی ہر دو کا ایک ہے یعنی دونو مسلمان ہین کہا ہی کہ مراد اس سے واقعہ صفین ہی اور قاضی ابوبکر بن العربی
کہا کہ یہ اول امر ہی کہ ناگاہ اسلام مین آیا اور قرطبی نے کہا اول حادثہ کہ پڑا اسلام مین بعد از وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قتل عمر رضی اللہ عنہ ہی اور ساتھ موت آنحضرت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوئی وحی اور ظاہر ہوا ارتداد عرب غیر ذلک و ساتھ

موت عمر رضی کی کہنچی گئی تیغ فتنہ اور ماری کئی عثمان رضی پس بمقتضا و قدر الٰہی جو ہوتا تھا سو ہوا اور سہیل بن عمرو کہ اشراف قریش اور خطیب اونکا تھا اور سب آنحضرت اور صحابہ کی کرتا تھا جب قید ہوا اور زیر کیا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے دانت توڑ ڈالون مین پس فرمایا آنحضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ قائم ہووے شخص ایسی مقام مین کہ شاد کرے مجکو وہ ای عمر رضی اللہ عنہ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد از اسلام مکہ مین تھا پس خبر موت آنحضرت اور خلافت ابی بکر رض پہونچی پس خطبہ پڑہا اور ثابت وقوی کیے دل مسلمانونکے اور روشن کیے بصائر اونکی اور رکھا ثابت بن قیس بن شماس کو نقیب حمیدا او قتل شہیدا یعنے جیسے گا تو ستودہ اور مارا جاویگا تو شہید ۔ پس مارا گیا روز جنگ مسیلمہ کذاب یمامہ مین اور رکھا خالد کو جسوقت کہ بھیجا اوسے اوپر اکیدہ کے بدرستیکہ پاویگا تو اوسے کہ شکار کرتا ہی گا نونکو اور جو کچھ خبر دی آنحضرت نے اسرار و بواطن لوگون کی اور مطلع ہوئی اوپر اوسکے اسرار منافقین اور مؤمنین سی بھی واقع ہوا حیات آنحضرت مین اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہانتک کہ کہتے تھے لوگ آپس مین واللہ اگر نہووے حضرت کہ پاس کوئی کہ خبر دیوے اونکو دیتے ہین سنگریزے بطحا کی اور اعلام کیا آنحضرت نے ساتھ اوس سحر کے کہ کیا تھا اونکو اوپر لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرت مین کہ وقت شانہ کرنیکے گرے تھے آوند شگوفہ نخل ترمین بیچ چاہ ذروان کے اور پایا گیا ساتھ اوسی صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتھ کھا جانی کرم کے صحیفہ کو کہ لکھا تھا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کی نام پس پایا گیا ویسا ہی کہ آپنے فرمایا تھا اور وصف کرنا آنحضرت کا بیت المقدس کو جسوقت کہ تکذیب کی قریش نے اوسکی لیلۃ الاسری مین اور پہونچنا اونکی قافلہ کا ذکر معارج مین گذرا اور خبر دی بظہور صفات قبیحہ کے امت مین آخر زمانہ مین رفع امانت اور قران اور شیوع خیانت و حسد افزان اور قلت رجال و کثرت نسوان اور خبر دی بافزونی مال اور وقوع فتن و ملاحم و زلازل اور ظہور نار حجاز اور قصہ اوسکا تاریخ مدینہ مین مذکور ہی اور اخبار اشراط ساعت و حشر و نشر اور باقی احوال آخرت اور احوال قیامت سے ایک باب بڑا ہی کہ کتاب جدا چاہتا ہی اور وقوع اوسکا منتظر و متوقع ہی اور جسقدر ذکر کیا گیا کافی ہی ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

وصل اور ایک باب ظہور معجزات عظیمہ آنحضرت سے حفظ عصمت الٰہی عز اسمہ و جل جلالہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر مردم اور کید اعدای دین سے **قال اللہ تعالیٰ** واللہ یعصمک من الناس یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور خدا نگہہ رکھتا ہی تجھے لوگون سے آیہ و اصبر لحکم ربک فانک باعیننا یعنے اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے پس بدرستی تو آنکھون ہماری مین ہی یعنے حفظ و حراست ہماری مین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیہ انا کفیناک المستہزئین الذین یجعلون مع اللہ الٰہا آخر یعنے بدرستی ہم کافی ہین تجھے استہزا کرنیوالون کے کہ گردانتے ہین ساتھ خدا کے معبود دوسرا اور فرمایا آیہ و اذا یمکر بک الذین کفروا الایہ یعنے ہر گاہ مکر کرتے ہین تیرے ساتھ کافر لوگ ۱ اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حراست و پاسبانی فرماتی تھے نفس نفیس اپنے کہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم نازل ہوئی یہہ آیہ واللہ یعصمک من الناس پس باہالے

سر مبارک اپنا خیمہ سے اور کھا اون لوگون سے کہ آیا پہلوانی آپکی کرتے تھے ای لوگو پھر واو جاؤ کہ حرست میری کی پہ رہ دیگا یعنی ذلیل میرے ذلیل اور احتیاج تھوڑی میری تمہارے ساتھ اور روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر مین نجد کی جنگ سے نزول فرمایا تھا اور بادت شدید ایسی تھی کہ جنب ول واقع کسی منزل مین غنیمت کرت صحابہ حضرت کے کوئی درخت کہ قیلولہ فرماتے اوسکے سایہ مین پس آیا ایک اعرابی اور کھینچی شمشیر اپنی اور کھا کون ہے کہ باز رکھی تجھ مجھسے فرمایا اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑی شمشیر اوسکی ہاتھ سے اور مارا سر اپنے کو ساتھ شمشیر کے مارڈالا ہوا دماغ اوسکا پس نازل ہوئی یہہ آیت اور بتحقیق روایت کیا گیا ہے یہہ قصہ حدیث صحیح مین کہ آنحضرت نے معجزہ کیا اوس اعرابی کا اور گیا طرف اپنی قوم کے اور کھا آیا ہون مین تمہارے پاس آگی ہے بہترین مردم سے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نے لی شمشیر اوسکی ہاتھ سے اور کھا تجھ کو کون بچاوے میرے ہاتھ سے اور ہمدیا اوسکو اور آیا مثل اس حکایت کے غزوہ بدر مین کہ جدا پڑی تھی حضرت صحابہ سے واسطے قضای حاجت کے پس گیا پیچھے حضرت کے ایک منافقین سے اور ذکر کیا مثل اسکے غزوہ ذات الرقاع مین اور آیا ہے کہ اسلام لایا وہ مرد اور جب جوع کیا اپنی قوم کی طرف باوجودیکہ وہ سب مین شجیع اور سید تھا کھا کیا ہوا تجھکو تو نکہتا تھا کہ ہلاک کرونگا مین اوسکو اور ہو سکتا تھا کیون جرأت نکی تو نے کھا دیکھا مینے ایک مرد سفید رو بلند قامت کہ مارا اوسنے میرے سینہ پر کہ گرا مین اوپر پشت اپنی کے اور گر پڑی شمشیر میری ہاتھ سے اوپر زمین کے پس جانا مینے کہ وہ فرشتہ ہے اور اسلام لایا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آیا شمشیر کو اوپر سر آنحضرت کے اور کھڑا رہا پس کفایت کرے تجھ خدا وند اکفایت کرنیوالے شر اوسکے سے جس طور کہ چاہے تو پس گرا موخہ کے بل بسبب دست کے کہ پیدا ہوا اوسکی کمر مین اور اسی جگہ نازل ہوا ہے قول حق سبحانہ آیہ یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم یعنے ای ایمان والو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کرین طرف تمہارے ہاتھ اپنے پس اور خطاب مومنون کی طرف اوس جہت سے ہے کہ نفع اور ضرر اور بہرہ راجع بحقیقت اونکی طرف ہے اور لای ہین کہ جب نازل ہوئی تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی زن ابی لہب کہ ام جمیل بنت حرب اہرابی سفیان تھی کہ حمالۃ الحطب اوسکی شان مین ہے آئی تا پیغمبر خدا کو ایذا دیوے اور دشنام دی اور ابوبکر صدیق رض خدمت مین حاضر تھے دیکھا کہ ام جمیل آتی ہے کہ یا رسول اللہ وہ عورت نہایت بی حیا اور بی ادب و بدزبان ہے اگر یہان سے آپ اوٹھ کھڑے رہین بہتر ہے آنحضرت نے کہا وہ مجھ نہ دیکھیگی پس ام جمیل آئی اور کھا ای ابوبکر صاحب تیرے نے میری ہجو کہی ہے کہا صاحب میرا شعر نہین کہتا اور ہجو نہین کرتا پس وہ زن خائب و خاسر پھر گئی اور آنحضرت کو کہ اوسی جگہ بیٹھے تھے نہ دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا تا مجھ سے ساتھ باز دانہے کے دفع کرے انکا۔ اور محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ ہاتھ مین اوس زن کے سنگ تھا کہا ای ابوبکر دیکھتی مین محمد کو مارتی ہے سنگ اوسکے مونہہ پر اور ذکر کیا شفا مین بایں مرد نبی المغیرہ سے آیا تا آنحضرت کو مارڈالے پس کور ہوئین اوسکی آنکھین بیچارہ باتین بکی اور گیا طرف قوم اپنی کے اور نہ دیکھا حضرت کو اور نہ دیکھا وہ نہ پہچانا قریش نے آنحضرت کو ابتدای قصہ ہجرت مین کہ آنحضرت دروازہ خانہ

اور اونسی باتین کین اور گذری اور اونکو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے نہ پہچانتے اور خاک اونکے سر پر ڈال کر نکل آنا بھی اس باب سے ہے چنانچہ اپنے اپنے محل مین بیان ہوسکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور نہ دیکھنا اور نہ پہچاننا غار ہجرت مین بھی قریب اس حال کے ہے اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کھا وعدہ کیا منے اور اتفاق ساتھ ابوجہیم بن حذیفہ کے ایک رات اور پر قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آئی ہم منزل آنحضرتؐ مین پس سنا ہمنے اونکو کہ افتتاح کیا اور پڑہا آیہ اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ تا هَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ پس ابوجہیم نے اوپر بازو عمر کے مارا اور کہا نجات دی ہمکو پس فرار کیا دونو نے اور بھاگ اوٹھی یہہ حکایت مقدمات اسلام عمرؓ سے اور قصہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ عجائب و احاسن قصص سے جیسا کہ محل اوسکے مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور قصہ سراقہ بن مالک بن جعشم وقت ہجرت کہ اہل مکہ نے اوسکو طلب آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ نے اپکی مقرر کیا تھا اور پہونچنا اوسکا آنحضرتؐ پاس اور دہنسنا جانا پاؤن اوسکے گھوڑے کا زمین مین اور نکلنا بدعای آنحضرتؐ اور پھرنا اوسکا مشہور ہے اور خبر دیگر یہ آیا ہے کہ ایک اعرابی نے پہچانا آنحضرتؐ اور ابوبکر کو اور دوڑاتا جتا وہی قریش کو جب مکہ مین پہونچا بھول گیا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور بہلا دیا گیا اوسکو جس راہ سے نکلا اور باہر آیا تھا نا پھر گیا اپنی جگہہ ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایکدن آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین تھے ابوجہل لعین نے ایک سنگ لیا اور ملاعین دیکھتے تھے چاہا کہ حضرتؐ پر ڈالے پس لپٹ گیا سنگ اوسکے ہاتھ سے اور خشک ہوے دونو ہاتھ گردن تک اور پھر ابطریق مقرر اور حضرتؐ سے دعا چاہی کہ عفو فرماوین پس کھل گئے دونو ہاتھ اور بار دیگر ابوجہل نے ایک شتر دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی مین مثل اوسکے نہ دیکھا تھا پس قصد کیا اوس شتر نے کہ کھا جاوے اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دور جبرئیل علیہ السلام تھے ساتھ اس صورت کے ظاہر ہوے اگر نزدیک آتا کھا جاتا اوسکو اور ایک مرتبہ آنحضرتؐ نیچے دیوار کے بیٹھے تھے ایک نے اشقیا سے سنگ سیاہ اوٹھایا اور چاہا کہ بالای سر مبارک ڈالے پس اوٹھے آنحضرتؐ اور بجانب مدینہ پھرے اور روایت کیا ابوہریرہؓ نے کہ ابوجہل نے وعدہ کیا قریش سے اگر دیکھون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مین پامال کرون مین اوسکو پس بقصد نماز آنحضرتؐ تشریف لاے اور اوس شقی کو آگاہ کیا اور جب وہ نزدیک پہونچا بھاگتا ہوا اوپر چاتا ہوا اپنے کو ساتھ دونو ہاتھون کے پس پوچھا کہا جب پاس گیا مین دیکھا منے ایک خندق پر آتش کو کہ گرتا ہون مین اور دیکھا منے ہول عظیم اور آواز اجنحہ کہ پہ کیا ہے زمین کو فرمایا آنحضرتؐ نے وہ ملائکہ تھے اگر نزدیک آتا البتہ اعضا اوسکی اور پارہ پارہ کرتے اور نازل ہوا کلا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى یعنے خطا بدستی انسان ہر آئینہ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے اس قول تک اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى تا آخر یعنے آیا دیکھا تو نے منع کرتا ہے بندے کو جب نماز ادا کرے اور روایت کیا ہے کہ شیبہ بن عثمان جمی کہ قوم اوسکی دربان بیت اللہ تھا اور کلید کعبہ اونکے ہاتھ تھی اوس سے پہلے کہ بشرف اسلام مشرف ہووے روز حنین مین حضرتؐ پاس بھیجا اور حمزہ بن عبدالمطلب نے باپ و چچا اوسکے کو حضرتؐ نے مارا تھا کہا آجکے دن کینہ اپنا محمد سے لیتا ہون مین کہ باپ و چچا میرے کو مارا ہے پس جب درہم ہووے لوگ وہ تھا اپنی شمشیر بارادہ مارنے حضرت کے

کہتا ہی جب نزدیک ہوا مین آنحضرتؐ سی بلند ہوا میرے طرف زبانہ آتش عظیم سی سریع و شتاب تر برق سی پس بھاگا مین اونکی آگ سے اور جب دیکھا مجھ
آنحضرتؐ نی پکارا اور دیکھا دست مبارک اپنا میرے سینہ پر اور حالانکہ حضرت دشمن ترین مردم تھی میری نزدیک پس اوٹھایا ہاتھ کو مگر وہ کہ حضرت
محبوب ترین خلق ہوی طرف میری فرمایا پاس آ قتال کر دشمنون رسول خدا کی ساتھ پس آیا مین آگی آنحضرتؐ کی در حالیکہ ماتا تھا مین شمشیر اور اگر
بالفرض اوسوقت میری روبرو باپ میرا آتا ماتا مین اوسی ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** فضالہ بن عمر سے
روایت ہی کہ کھا چاہا مینے قبل آنحضرتؐ سال فتح مین اور آنحضرتؐ طواف مین تھی جب پاس آیا مین حضرت کی کھا ای فضالہ اپنی دل مین کیا ہین
کر رہا ہی تو ارادہ رکھتا ہی تو کہ ماری رسولخدا کو مینے کہا لا یعنے نہین یا رسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرتؐ نی اور استغفار کیا میری واسطی اور رکھا ہاتھ
اپنا میری سینہ پر پس آرام پایا میرے دل نی پس سوگند بخدا کہ نہ اوٹھایا ہاتھ تا پیدا نکیا خدا تعالی نی کسی چیز کو محبوب تر میری نزدیک حضرت سی
اور مشاہیر اخبار سے اس باب مین خبر عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس نہگامی کی ہے کہ اوتری آیکر پاس اور کہا عامر نی اربد کو مین مشغول رکھتا ہون
تجھسے روی محمد پس مارا اوسپر شمشیر اپنی پس ندیکھا عامر نی اربد کو تا کام کری پس کہا کیا ہوا تجھ کو کہ کام نکیا تو نی کہا بخدا سوگند کہ قصد نکیا مینے
کہ ماروں اوسکو مگر وہ کہ پایا مینی تجکو درمیان اپنی اور حضرت کی چاہتا ہی تو کہ ماروں مین تجھ **اور** عصمت حق عزوجل سے ہی نگاہداشت
حبیب اپنی کی کہ بہت یہود اور کاہنون نی آگاہ و خبردار کیا قریش کو اور ڈرایا اونکو ساتھ اوسکی اور معین کیا حضرت کو بغلبہ و سطوت اوپر
اونکی اور بہکایا اونکو اوپر قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بچایا اوسی حق سبحانہ تعالی نی تا پہونچی امر باری تعالی اوسکی باب مین **آیہ**
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ یعنے ارادہ کرتے ہین کہ بجھا دین
نور خدا کو ساتھ ہاتھون اپنی کے اونہین چاہتا اللہ مگر یہ کہ تمام کری نور اپنا ہر چند مکروہ کہین اوسکی کافر **وصل** اور معجزات باہرہ اور
آیات بینہ علوم و معارف سی ہے کہ جمع کیا حق تعالی نی ذات جامع الکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مخصوص کیا اونکو اوسکی ساتھ
کہ مشتمل ہین اوپر تمام مصالح دنیا و دین کی اور معرفت اونکی ساتھ امور شرائع اور قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال و اخبار امم سابقہ
اور قرون ماضیہ کا زمان آدم علیہ السلام سی اپنی وقت تک اور حفظ شرائع اور کتب و سیر اونکا اور صفات اعیان اور اختلاف آرا اور مذاہب
اونکی کا اور معرفت مدد اور اعمار اونکا اور حکم حکما اونکی کا اور حجت کفار ہر امت کی اور معارضہ ہر فرقی کا اہل کتب سی ساتھ اوس چیز کے
کہ اون کتابون مین تھا اور اعلام باسرار اور مخفیات علوم و اخبار ساتھ اوس چیز کی کہ پوشیدہ کرتے تھے اور تغیر دیتے تھے اوسی سے اور اقتو
اوپر لغت عرب اور غریب الفاظ فرق کی اور احاطہ ساتھ ضروب فصاحت اور حفظ حکمتون کا اور بیان امثال صحیحہ اور حکمون بینہ کا بجہۃ آسانی
فہم غرض کے اور بیان کرنا اوسکی مشکلات کا باوجود اشتمال شریعت غرای حضرتؐ کی اوپر محاسن اخلاق اور محامد آداب اور قواعد

واصول کی حفظ نفس و اغراض و اموال مین کہ مستحسن ہی نزدیک رباب عقول کے حتی کہ نزدیک کفار و جہال اور ملاحدہ کی کہ عقل سلیم اور انصاف رکھتے ہون مگر معاند مخذول اور مخالف نامعقول اور تکلم بجوامع کلم محتوی اور بر صنوف علوم اور فنون معارف کی مثل طب اور تعبیر خواب و فرائض و حساب و رسوای اوسکی معلوم ہی کہ نہین جانتا بعض اوسکی کو مگر جسنے کہ ممارست کی درس و تدریس کو اور عکوف کیا اوپر کتب کی اور مجالست کی اوسکے اہل کی ساتھ اور ریاضت کی اوسمین اور آنحضرت نے نہ لکھا اور نہ پڑہا اور نہ صحبت رکھی ساتھ کسی لکھی پڑہی کے اور نہ پیدا ہوے قوم اہل علم مین اور نہ باہر آکر اور سفر کیا اوسکی طلب مین اور غایت معارف عجب علم انساب و اخبار اور اوائل و اواخر پہانے اوسکے اور حصول اوسکا بی موقوف ہی اوپر سیکھنے اور اخذ کرنیکے اوسنا ہی اور اشتغال ساتھ طلب مباحثہ و تکرار کے اور مجالست ساتھ اہل اوس فن کی اور یہہ فن ایک قطرہ ہی بحر علم اور ایک نقطہ ہی کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دلائل نبوت اور علامات رسالت آنحضرت ہی تراوف و تواتر اخبار کا رہبین و احبار اور علماء اہل کتاب کی آپکی صفت اور آپکی امت کی صفت مین اور اسماء اور علامات اوسکی جیسا کہ حلیہ شریف اور خاتم نبوت اور امثال اوسکی اور ورقہ اور اوسکا اشعار وحدین متقدمین مثل تبع اور قس بن ساعدہ اور سیف بن ذی یزن وغیرہ کی اور تعریف کیا حضرت کو زید بن عمرو بن نفیل کی کہ اوسکو موحد جاہلیت کہین اور ورقہ بن نوفل کے کہ تنصر کرتا تہا اور وقوع ذکر شریف حضرت کا کتب سابقہ مین اور اعتراف علماء یہود کا ساتھ اوسکے مگر وہ کہ راہ حسد و عناد کی اور بالتفصیل اخبار سابقہ مین تبیین و تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہوا تف جن کی اور ظاہر ہوا اوپر السنہ اصنام اور ذبایح اوثان اور اجواف طیور کے اور دیکہا گیا کتاب کی اسم شریف اور شمائل رسالت حضرت احجار و قبہ مین بخط قدیم اور اسلام لانا جنے کہ مشاہدہ کیا اوسکو مذکور و مسطور ہی اور سوای اوسکی اور آیات و علامات کہ وقت ولادت شریف اور وفات مین اور اسفار و غزوات مین ظاہر و ہویدا ہوئین محل و مقام اوسکی مین مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور اجملہ خصائص و کرامات و آیات آنحضرت ہی اخبار فرشتون اوجن کی اور امداد رب العزت کی آپکو ساتھ ملائک کے اور طاعت جن اور دیکہنا اکثر صحابہ کا اوسکو جیسا کہ غزوہ بدر مین اور سوے اوسکے ظاہر ہوا اور ایک وہ ہی دیکہنا صورتون جبرئیل علیہ السلام کا ہی کہ واسطے بیان معنے اسلام و ایمان و احسان کی آئی ہین اور بہی دیکہا ابن عباس اور اسامہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حضرت پاس صورت دحیہ کلبی کی اور دیکہا سعد نے اوپر یمین یسار آنحضرت کی جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کو صورت دو مردون کہ اوپر اونکے لباس سفید ہو اور دیکہا بعضے نے مہ ہی آنکنا ملائک کا ہی افراس کو روز بدر اور بعضون نے اونکا سر کافرونکا دیکہا اور ضرب کے مرتے دیکہا اور دیکہا ابوسفیان بن الحارث نے مردون سفید جامہ کو اوپر افراس ابلق کے درمیان زمین و آسمان کے اور مصافحہ کرتے ہوے ملائک عمران بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ ہی مین اور دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ حمزہ کے جبرئیل علیہ السلام کو کعبہ مین

پس بیہوش کر پڑی حمزہ رض اور دیکھا عبداللہ بن مسعود رض ایک جن کو لیلۃ الجن مین اور سنا کلام اونکا اور یہ سب معجزات آنحضرت ص کے ہین
اور روایت کیا گیا ہی کہ جب بار ہوگئی مصعب بن عمیر رض واحد لیارایت ایک فرشتہ نے کہ اوسکی صورت اونکی سی تھا پس ندا کی آنحضرت نے
اور فرمایا آگاہ آہ مصعب کیا مین مصعب نہین ہون پس جانا آنحضرت نے کہ وہ ایک ملک ہی ملائکہ سے اور ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
کہ ہم ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ آیا ایک پیر کہ اوسکی ہاتھ مین ایک عصا تھا اور سلام کیا اوپر حضرت کے اور جواب
حضرت نے اوسکی سلام کا اور فرمایا بھاگ جا از جن ہی پوچھا تو کون ہی کہا رطن نامہ من الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور ملاقات کی مینے نوح ع کے
ساتھ اور جو پیغمبر کہ بعد اونکے ہوا اور تعلیم کیا اوسے ایک سورۃ قرآن سے اور دیکھا ابوہریرہ نے شیطان کو کہ تین روز آکر طعام صدقہ فطر سے کہ حوالہ
اوسکے تھا چرایا اور تعلیم کی ابوہریرہ کو کہ آیۃ الکرسی اور ذکر کیا ہی واقدی نے کہ دیکھا خالد نے نزدیک بدر عربی کہ ایک زن سیاہ کو کہ نکلا اوسکے
درمیان سے برہنہ پریشان مو پس دو پارہ کیا اوسکو ساتھ شمشیر اپنی کہ اور فرمایا آنحضرت نے کہ یہ عربی تھی اور حدیث ارادہ کرنے ایک
شیطان کی شیاطین سے تا قطع کرے نماز آنحضرت اور چاہتا پکڑ کہ باندھین اوسے ساتھ ستون مسجد کے اور یاد آیا دعای سلیمان علیہ السلام کا
کہ مقدمہ تسخیر جن مین کی تھی اور چھوڑ دینا اوس شیطان کو مشہور ہے **وصل** وہ جو ظاہر ہوا معجزات اور آیات سے وقت ولادت اور بعد
اوس سے حین رضاع مین اور صغر سن مین وقت بعثت تک اور نکلور نور نبوت اور تمام زمان عمر شریف غیر اوس چیز کے کہ ذکر کیا گیا وقت
وفات تک خارج حد وحصر اور احصا سے ہے نخواستہ خدا کچھ اوس سے محل اوسکے مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے۔ کہا قاضی ابوالفضل عیاض
مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق لایامین اس باب مین ایک چیز معجزات واضحہ اور جملہ علامات مقنعہ سے کہ ہمین کفایت بی نیازی حد زیادت سے
اور بحقیقت معجزات ہمارے پیغمبر کے اظہر واوضح معجزات رسل اور اکثر واوفر اونکی ہین لیکن اکثر اوس جہت سے کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہین لایا مثل اوسکے
یا ابلغ اوس سے بسبب ہمارے سے ظاہر ہوا اور ایک وجہ اکثریت سے وہ ہی کہ قرآن عظیم تمامہ معجزہ ہی اور قائل اوس چیز کا کہ واقع ہوتا ہی ساتھ اوسکے
اعجاز بعضے ائمہ کے نزدیک انا اعطیناک الکوثر ہی یا کوئی آیت کہ باندازہ اوسکے ہی پھر اعجاز قرآن جیسا کہ سابقا گذرا ساتھ دو وجہ کے ہے ایک
بطریق فصاحت و بلاغت اور دوسرا بطریق نظم و تالیف پس ہر چیز مین ان دو سے معجزہ ہی پس مضاعف ہوئے عدد اسوجہ سے پھر اوسمین اور وجہ
اعجاز سے خبر دینا ساتھ علوم غیب کے اور وضوح معجزات آنحضرت اوس جہت سے ہے کہ اکثر معجزات رسل کے بعد زمان اہل زمان اونکے موتے تھے اور اوپر
اندازہ اوس فن کے کہ وہ قرن اوسپر مشتمل تھا اور جو زمانہ موسی علیہ السلام کا ساتھ ایسی معجزہ کے کہ مشابہ اوس چیز کا تھا کہ دعوی کرتے تھے
اہل اوس زمانہ کے قدرت کو اوپر اوسکے پس لای موسی علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق اونکی عادت کی تھی اور نہ تھی اونکی قدرت مین اور باطل کیا
سحر اونکا اور زمانہ عیسی علیہ السلام مین صنعت طب بہت سا قدر و مرتبہ رکھتی تھی اور اہل اوس زمانہ کے اوس مین تفاخر کرتے تھے

پس لاتے عیسے علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تھے وہ اوسپر اور لاتے ایسی چیز کہ گمان اوسکے ایتان کا نہ رکھتے تھے احیای موتی سے اور ابرای مکمہ اور برص
بی معالجہ طب در ایسی ہی معجزات اور انبیا علیہم السلام کے پس بیجا خذ اتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسب معارف عرب و علوم اونکے چاتھے
بلاغت و شعر اونکے و خبر و کہانت پس نازل کیا گیا حضرت پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہی کہ مشتمل ہے اوپر فصاحت و ایجاز و بلاغت کے کہ خارج ہے
نمط کلام اونکے سے اور نظم غریب و اسلوب عجیب کہ اوپائی کسی منظوم مین ساتھ اوسکے اور نجانا اسالیب اونمان مین منہج اوسکا اور اوپر اخبار کے
کوائن حوادث و اسرار و خفایا و ضمائر کہ پائی گئی جیسا کہ خبر دی تھی اور اعتراف و اقرار کیا اعدا نی ساتھ صحت و صدق اوسکے اور ابطال کیا کہانت
کو کہ کبھی ایک بات دس مین سے درست ہوتی تھی اور باقی کاذب اور جڑ سے اوکھاڑا اوسکو ساتھ منع شیاطین کے کہ القا کرتے تھے اونپر اخبار
ساتھ رجم شہب و رصد نجوم کے **اور** خبر دی قرون سالفہ اور امم ہالکہ و حوادث ماضیہ سے اوپر ایسی وجہ کے کہ عاجز آیا جو کوئی کہ
اون علم مین متفرغ اور متفرد تھا بعض اون وجوہ سے بعد ازان رہا یہ معجزہ جامہ ان وجوہ کو ثابت و باقی تا روز قیامت ہر مدت پر کہ آوے نظر
کرے اوسمین اور تامل کرین اوسکے وجوہ اعجاز مین پس کوئی عصر اور زمانہ نہین گذرتا کہ صدق اون انبا رکا اوسمین ظاہر نہ ہوتا ہے پس متجدد ہوتا ہے
یمان اور مظاہر ہوتا ہی برہان اور مشاہدہ کو تاثیر ہی زیادت ایقان مین اور فرش شدہ ہی طمانیت اوسکے ساتھ عین الیقین کے علم الیقین سے
ہر چند خفا نہین اور یقین ہر صورت مین حاصل ہی اور تمام معجزات رسل علیہم السلام کے منقرض ہوے ساتھ انقراض اونکے اور معدوم ہوے ساتھ عدم ازمان اونکے
اور معجزہ ہمارے حضرت کا مضمحل و منقطع نہین ہوا اور متجدد ہین آیات اوسکی **وصل** جان کہ موہب لدنیہ مین بعد از مقصد سابع کہ کتاب انہی مین مرغوب
محبت اور اتباع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت آل و اصحاب و قرابت و عشیرت حضرت مین اور حکم صلوات و سلام اوپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا ہی مقصد ثامن طلب و تعبیر رویا اور اخبار معنیات مین اور حقیقت مین تمام افعال مستقیمہ و اعمال قویمہ اور معارف
و محاسن آداب و شیم اور بدائع حکم اور جوامع کلم آنحضرت کی اور قواعد ندبیر نام خارج طاقت بشر اور حیطہ عادت سے ہے **مقدمہ** آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی فرماتے تھے اور نزدیک ونکر جاتے تھے اور بیٹھتے مصل سر بیمار کے اور ہاتھ رکھتے اوپر پیشانی کے اور کبھی اوپر جگہ درد کے
اور پوچھتے حال اوسکا کہ کیونکر ہے اور کہتے تھے بسم اللہ اور رکھیے بھی ایک نوع ہی طب اور علاج ہی با دخال سرور دل بیمار مین اور تصرف کرنا اوسکے
باطن مین **بیت** گر قدم رنجہ کند یار بپرسیدن ما ۔ خوش طبیبی ست بیا تا ہمہ بیمار شویم ۔ اور تفریح نفس مریض اور تطیب و سکر قلب کا اور دخال
سرور کو تاثیر عجیب حصول شفا اور تخفیف علت مین اسواسطے کہ ارواح و قوی قوت پکڑتے ہین اوس سے اور مساعدت کرتے ہین طبیعت کو دفع موذی
مین خصوصًا اعزہ اور کبرا اور احیای اور اسی جگہ سے ہے لقاء الخلیل شفاء العلیل یعنے دیکھنا اور ملاقات دوست کی تندرستی ہی بیمار کی
ایک غلام تھا یہودی کہ خدمت کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرت واسطے عیادت کے تشریف لاے اور بیٹھے اوسکے پاس

اور عرض کیا اور پر اوسکے اسلام پس مسلمان ہوا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ یعنے شکر و سپاس اوس خدا کو کہ نکالا اوسکو آتش دوزخ سے - جابر نے کہا بیمار ہوا مین اور بیہوش پس آئے آنحضرت اور وضو کیا اور ڈالا آب وضو اپنا مجھ پر پس ہوشیار ہوا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ دم کیا میرے مونہہ پر پس صحت پائی مینے فی الحال اور فرمایا عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنے عیادت اور پوچھو مریض کو اور بعض نے استثنا کیا ہے اوس سے رمد اور دنبل اور دردِ دندان اوس روایت سے کہ بیہقی لایا ہے اور صحیح خلاف اوسکی ہے اور یہی ہے حکم مطلق ہے ہر زمان مین اور بعض نے کہا ہے کہ عیادت بعد تین روز کے ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے اور ترک عیادت روز شنبہ خلاف سنت ہے اور اصل اوسکی ایک طبیب یہودی سے ہے کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور امر کیا اوسکو ساتھ التزام خدمت کے اور چاہا یہودی نے کہ برآوے واسطے عیادت روز سبت کے افترا کیا کہ بیمار پرسے روز شنبہ کو آنا نچاہیے بعد ازان شائع ہوا لوگون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عیادت مستحب ہے شتابی سے اکلوا وصیف مین نکو بجہت تضرر ریض کے بطول پس شتابی مین اور بطول نخاصیف ہین اور یکرہ ہے طبیب سات صد اے دین کے مگر عند الضرورۃ اور حدیثین فضل عیادت مین بہت ہین اور آداب اوسکی کتابون مین مسطور اور رجانا چاہیے کہ مرض دو قسم ہے مرض قلوب و مرض ابدان اور طب قلوب خاصہ رسول اللہ کا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ممکن نہین تلقی اوسکی مگر جانب آنحضرت سے اور طب ابدان غیر آنحضرت سے بھی حاصل ہوتی ہے اور حصول اوسکا آنحضرت سے بطریق تبع اور طفیل کے ہے اور مقصود اصلی بہشت سے طب قلوب اور صلاح اوسکی ہے امراض سے اور ضرر ذنوب کا قلوب مین مثل ضرر سموم ہے ابدان مین ساتھ اختلاف اوسکے درجون کے ضرر مین اونہین پہونچتا بندہ کو کوئی شر اور ضرر غالب احوال دنیا و آخرت مین مگر بسبب ذنوب و معاصی کے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہَا پناہ مین رکھے ہم سبکو خدا اوس سے اور آثار معاصی شامل ہین قلب و بدن کو اور از انجملہ حرمان علم سے ہے کہ نور علم ساتھ ظلمت معصیت کے جمع نہین ہوتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شعر

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ	فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ	فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِنْ اِلٰہٍ	وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُؤْتٰی لِعَاصِیْ
گلہ کیا مینے طرف وکیع کی بدی حافظہ اپنی کی سے	پس وصیت کی مجھ طرف چھوڑنے گناہون کے	پس بدرستی کہ علم نور ہے خدا تعالی کا	اور نور خدا نہین دیا جاتا گناہگار کو

اور از انجملہ حرمان رزق ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ محروم کیا جاتا ہے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے اوسکو اور تقوی باعث ہے مزید رزق کا قولہ تعالی وَلَوْ اَنَّ اَہْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْہِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یعنے فرمایا حق تعالی کا اور اگر بدرستی اہل قری ایمان لاتی اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے ہم اونپر برکتین آسمان و زمین سے اور جیسے کہ وارد ہوا ہے نَوْمُ الْغَدَاۃِ مَنْعَۃُ الرِّزْقِ یعنے خواب صبح کا منع کرتا ہے رزق کو اور اس جگہ محل خلجان ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر عاصی کو نائم بوقت صبح دیکھتے ہین ہم کہ اونسے مرزوق و منعم زیادہ ہین جواب اسکا وہ ہے کہ یہ وعید مومنون اور مصدقون کے حق مین ہے پس اس جگہ خوف ہے کہ سلب نہ کرے ایمان زمین حال اونکے سے اور کھو نہ گئی ہے یا مہلت دنیا حق تعالی کا عاصیون کو مگر اور تاخیر اجر

اور ظلمت و وحشت کہ دلمین بارتکاب معصیت پیدا ہوتی ہے قطع اور محسوس ہوا و کبھی یہ ظلمت و سواد اوپر موئمن کے سرایت کرتا ہے اور یہ بھی فرع ایمان ہے اور سستی قلب یا اسکی ناطاقتی سے ہے اور نیز معصیت سبب کوتاہی عمر ہے جیساکہ طاعت سبب یادتی اوسکا اور بعضے اوسکو حمل اوپر زوال برکت کے کرتے ہین اور موجب ذل و فساد و قلت و زوال نعم اور جلعل نقم اور جیسے کہ صحت بدن ساتھ حفظ قوت اور جیسے اور استفراغ مواد فاسدہ اور اختلاط رطوبت کے ہی حال قلب کا بھی ایسا ہی ہے اور اصلاح اوسکی توبہ اور جیسے اور اجتناب نواہی ہے اور حدیث مین بروایت انس آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلالت کرونگا تمین اوپر دردا اور دوا تمہارے کے درد تمہارے ذنوب ہین اور دوا استغفار و توبہ پس ظاہر ہوا کہ معرفت طب قلوب اور معالجہ اوسکا جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور وہ بواسطہ وحی کے اور طب اجساد غالبًا راجع تجربہ اور گاہی بوحی بھی ہوتا ہے جیسکہ رخصت افطار سفر و مرض مین اور شرعیت تیمم خوف مرض اور امثال اوسکی مین ظاہر و ہویدا ہے اور بھی وہ معالجے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے مین ظاہر ہے کہ بوحی ہو دین اور اگر تجربہ اور قیاس ہون مستبعد نہین اور تجویز علاج مین اثبات اسباب ہے اور وہ منافی توکل نہین جیساکہ دفع جوع و عطش باکل و شرب و دلیل اوپر جواز تداوی کے حال سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے باوجودیکہ ایسے توکل کے تداوی اور مباشرت اسباب فرماتے تھے اور فرمایا نہین بھیجا ہے حق تعالی نے کوئی درد مگر ساتھ اوسکے دوا اوسکی بھی بھیجی ہے اور ایک روایت مین لفظ شفا وارد ہوا ہے الاموت کہ وہ مرض متعدی ہے اور بعض احادیث امر ہی بمداوات اور اشارہ ہی کہ نظر بہ اسباب مین اور بحکم الٰہی و تقدیر کے کہ ناچار ہے اور کونسی شفا سمجھنا چاہیے اور اتفاق ہی بہ کہ براہی وجوب نہین اور طلبست سبب باعتماد اوپر تقدیر الٰہی کے منافی اور مضاد توکل نہین آرے کبھی ترک اسباب کرتے ہین واسطے تحقیق اصل نفس و تحصیل مقام توکل کے اور سیطرف ہی اشارہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ غَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ یعنے داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ تعویذ و افسون نہین کرتے اور نہ فال بر سم جہال و کفار اور اوپر پروردگار اپنی کے اعتماد و توکل کرتے ہین اور روایت دوسری مین لَا یَکْتَوُوْنَ بھی زیادہ کیا ہے یعنے اور داغ نہین کرتے اور کہا ہے کہ مراد وہ ہے کہ یہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد علیت نہین کرتے اور مواہب لدنیہ مین حارث محاسبی سے باب اہل تید اور المتوکل مین نقل کیا ہے کہ کہا منافی توکل نہین از جہت وجود اوسکے سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنِ اسْتَرْقٰی وَاکْتَوٰی فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَکُّلِ یعنے جسنے تعویذ و افسون کیا اور داغ دیا ہوا توکل سے پس جواب دیا کہ مراد براءت اوس توکل سے کہ سابق مین ذکر ہوا الخ انتہا الی آخرہ مین مدعا اور کہا بعضے توکل بعضے اقسام ہی تمام ہوا کلام حارث کا اور تمہید مین کہا ہے کہ مراد

بر آت توکل ہی اور سوقت ہی کہ قیہ کری برقاعدہ شرعیہ اور مخالف اوسکو اور اکتوی کرے اوس حال مین کہ رغبت اوسکی متعلق بوجود شفا کے کی
مین ہووے اور یقین کری ساتھ اوسکو اور معرض ہو فعل الہی ہی اور غافل ہو اوس سے کہ شفا اوسکی طرف سی ہے بدلیل جواز استرقا بقرآن اور
فاتحۃ الکتاب کے جیسا کہ آویگا بیان اوسکا اور تحقیق اس باب مین وہ ہی کہ اسباب تین قسم ہین ایک اسباب یقینیہ کہ رعایت اونکی بحکم
الٰہی اور تقدیر ربانی واجب ہی جیسا کہ منفع لقمہ اور بلع اوسکا اکل مین اور رکھنا کوزہ کا موٹھ مین اور مقل اوسکا شراب مین پس ترک اوسکا
داخل توکل نہووی بلکہ موجب اثم ہے۔ دوسری اسباب ظنیہ کہ بحکم تجربہ صحیحہ بدخلیت اوسکی ثابت و متحقق ہوئی ہی مثل استعمال ادویہ حارہ اور
یا روہ کی تسخین و تبرید مزاج مین اور بالبست اس قسم کی منافی توکل نہین مگر واسطے تحقیق حال نفس کے اور تحصیل مقام توکل کہ بعض نے
اس قوم سی کہا ہی اور باوجود اوسکے فنوی شریعت مین محل عتاب ہوتی ہین۔ تیسری اسباب وہمیہ کہ ایسی نہین اور ارتکاب اور استعمال
اونکا منافی توکل ہے باتفاق اور علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احیاد کو تین طرح پر تھا۔ ایک ساتھ ادویہ طبیہ کے کہ عبارت
ہی اجزای حیوانی نباتی جمادی سے۔ دوسرا ادویہ الٰہیہ روحانیہ کہ ادعیہ اور اذکار اور آیات قرآنی ہین۔ تیسرا ساتھ ادویہ مرکبہ کے
ان دو قسم سی اور رجانا چاہیے کہ کوئی شفا اعم و انفع و اعظم قرآن سے نہین اوتری جیسا کہ فرمایا آیۃ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ
شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اور اوتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی واسطے ایمان والون کے۔
اور قرآن تمام شفا ہی امراض روحانی سے اسواسطے کہ امراض روحانی اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ اور اعمال قبیحہ ہین
اور قرآن مشتمل ہی اوپر دلائل محکمہ قطعیہ کے اوپر اسباب عقائد حقہ اور بیان اور ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور رہو ہادی کی
شفا امراض جسمانیہ سے بجہت اوسکے ہے کہ تبرک و تیمن ساتھ قرات اوسکے نافع ہے بہت امراض و علل سے اور منزل اور رافع ہے خاص اونکو
اور رجوع پڑتا اور پھونکنا افسون مجولہ کا کہ معانی اونکے مفہوم نہین اور وارد ہین جانب اہل فسق و فجور سی کہ ثابت ہی بحسن بصر تجارب
و کشافت اونکی حسب اشارہ عجیبہ جلب منافع اور دفع مفاسد مین اور کرتے ہین پس قرآن عظیم سے کہ مشتمل ہی اوپر ذکر جلال اور کبریای الٰہی اور
ذات و صفات اوس تقدس و تعالی کی اولیٰ بہ سواے جانب ایسی شخص سی کہ ثابت ہوئی ہی صفا اور نزاہت اور عظمت اور کمال اوسکا بعیان
اور معجزات قاہرہ کیونکہ ہووی اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ [illegible] قرآن کے اوسکو خدا تعالی شفا نہ دیوے
ہرگز اور رایا ہی کہ فاتحۃ الکتاب دوا ہر درد کا اور رقیہ [illegible] اور صحیح [illegible] اور حدیث
میرالمومنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً واقع ہوا ہی کہ خیر الدوا القرآن یعنی بہترین دوا قرآن ہی اور رفیاوی [illegible]
کی بجہت قولہ تعالی آیۃ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ مین آیات شفا کا ذکر کیا ہی اور یہ بھی ذکر حاشیہ ہین اون آیات کو نہین

تعین کیا ہے اور کتب معتبرہ مین مثل مواہب لدنیہ وغیرہ کے ایک حکایت در باب ان آیات کے امام طریقت ابوالقاسم قشیری سے
لاے ہین کہ بیمار ہوا تہا لڑکا اوسکا بیماری سخت سے نامشرف بر موت ہوا اور شدید ہوا امراد سکا کما دیکھا مینے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور شکایت کی مینے پاس آنحضرت کے حال ولد اپنے سے فرمایا آنحضرت نے اِنَّ فِیْ
مِنْ آیاتِ الشِّفَاءِ یعنے گمان ہے تو غافل آیات شفا سے اور کیون نہین تمسک کرتا ہے تو ساتہہ اوسکے اور شفا نہین ڈہونڈہتا
تو اوسکے ساتہہ پس بیدار ہوا مین اور فکر کیا مینے اوسمین ناگاہ پایا مینے اون آیات کو چہ جگہ کتاب خدای عزوجل مین اول آیہ
وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ یعنے اور شفا دیتا ہے سینون مومنین کو دوسری آیہ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ یعنے اور شفا ہی واسطے
اوس چیز کے کہ سینون مین ہے تیسری آیہ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۙ یعنے نکلتا ہی شکمون اون مکسی
شراب رنگارنگ کہ اوسمین شفا ہی واسطے لوگون کے چوتہی آیہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ہُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ اور نازل
کرتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی مومنین کے لیے پانچوین آیہ وَاِذَا مَرِضْتُ فَہُوَ یَشْفِیْنِ ۙ یعنے اور جب بیمار ہوتا ہون مین
پس وہ شفا دیتا ہے مجہے چہٹے آیہ قُلْ ہُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہُدًی وَّشِفَاءٌ ۙ یعنے کہہ اے محمد وہ ایمان والون کے لیے ہدایت اور شفا ہی رکہا پس لکہا مینے
ان آیات کو اور گھولا اونکو پانی مین اور پیا مینے اوس لڑکے پس شفا پائی اوسنے وقت گویا کہ بندہ اوسکے پاؤن سے کہل گیا اور رشید الدین سبکی ذکر اعلم
علما شافعیہ سے نقل کیا ہے کہ لکہا پایا مینے کہ مشائخ مین کو کہتے تہے آیات مذکورہ بیمار کے لیے لیکن یہ ان ایک سخن کو بدانا اور دریافت
کرنا چاہیے کہ آیات اوکا بواسطہ دعا کے تاثیر کیا جاتا ہی اونکے ساتہہ واسطہ نفع اور شفا اونکی ذات مین ہی لیکن بواسطہ قابلیت محل
وقبول اوسکا اور قوی سے جہت فاعل اور تاثیر اوسکی شرط ہی اوسمین اور جب تخلف کرے شفا پس یا جہت ضعف تاثیر فاعل کے ہوگا یا جہت
عدم قبول محل یا کوئی مانع قوی ذکر کہ باوجود قوت فاعل اور قابلیت محل کے مانع جائز اور موصل اثر اوسکا تاثیر سے آیا ہو
علی ہذا القیاس اور دعا سے بندہ مین بہی پیدا ہوتا ہی دیکہا کہ عدم تاثیر اوسکے کا یا جہت عدم قبول قابلیت ہی بندے اوس دعا کو اور کبہی جہت
وجود مانع کے وصول اثر اوسکا ساتہہ اوسکے برحسب قبول کے ہوگا ایسا ہی قلب یعنی رقت اور تعلق دعا کو بقبول تام اور قوت قوی کے نفس فعال سے
تاثیر کرتا ہی ازالہ علت مین اور حاصل ہوتا ہی دعا کا ازالہ کا اور دفع بلا یا وصول مطلوب مین لیکن گاہی تخلف اثر اوس دعا کا یا جہت ضعف
اوس دعا کرنے والے مین جیسے کہ دعا ہو ترک دوست نہین کرتا اوست خدا تعالی اس جہت سے کہ اوسمین نجاوز ہی حد حقانیت اور انصاف
کی یا جہت ضعف قابل یعنی محل اور عدم اتصال اوسکا اوپر جناب باری تعالی وتقدس کے یا عدم جمعیت قلب و قوت دعا کے یا حصول کسی
امر مانع کے مثل اکل حرام اور غیر اس سے اوسکا قلب اوس پر قوت دعا کے باستیلا شہوات دنیا ہو گیا ہو یا جہالت مین آلودگی ہو

قبول ہین کرتا دعا کو قلب لاہی اور سیاہی غافل سے اور دعا عدو بلاہی مرافعہ او معالجہ کرتے ہین اوسکو اور دفع کرتے ہین بعد از نزول تخفیف
کرتے ہین اوسمین اور دعا سلاح مومن ہی اگر باحضور قلب و جمعیت کلیہ ہووے اور پر مطلوب کے اور مصادف ہووے اوقات اجابت کو ساتھ خشوع
اور خضوع اور انکسار و ذل اور تضرع و طہارت اور رفع یدین او ابتدا بحمد و صلوۃ او ربعد توبہ و استغفار او صدق و الحاح اور تملق
اور توسل باسماء اور صفات الٰہی کے اور توجہ صادق ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تمام شروط اور آداب
اوسکے اور پر مشتمل رہی کہ تیر بہست او کمان درست او زہ و بازو بحال اور ہدف مقابل او قابل او صالح اوسکی ہووے او حاجب
واقع و حصول درمیان نہووے اور علم ساتھ صنعت تیر اندازی کے اور تمام شرائط اور آداب اوسکے سے حاصل ہووے ۔ ولیکن استشفاء
معوذات وغیرہ کے اسماء الٰہیہ سے بھی قسم طب روحانی سے ہی اگر جاری ہووے او پر لسان ابرار کے ساتھ توجہ تام او ہمت تمام کے
لیکن جو وجود اس نوع کا عزیز و نادر ہی لوگ ہاتھ ساتھ طب جسمانی کے تارک اوس ہی غافل بیٹھتے ہین **او** ر مراد ساتھ معوذات کے
کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تھے نفس کریم اپنی کو ساتھ معوذات کی **او** ر مراد ساتھ اوسکے
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہی **او** ر بعضون سے قل ہو اللہ احد **او** ر قل یا ایہا الکافرون بھی مراد کہتے ہی
یا جس جگہ کہ قرآن مین متضمن استعاذہ واقع ہوئی ہین **مثل** اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق و اعوذ بک رب ان یحضرون الخ
امر یہ سب قرآن سے ہین اور اس باب مین کہ سخن کیتے ہین ہم عام تر اوس سے مراد ہی اور اذکار اور ادعیہ باب استعاذہ مین بہت اور ہین
متحقیق اجماع کیا ہی علمائی او پر جواز رقیہ کے نزدیک اہل حق مین شرط سکے ایسا ہووے کہ بکلام خدا او اسماء و صفات حق تعالیٰ کے ہووے
اور بزبان عربی یا اور زبان ہو کہ جانتا ہو معنے اوسکے اور اعتقاد او سکا کہ موثر حقیقی خدای عزاسمہ ہے اور تاثیر رقی کی ساتھ تقدیر
اوسکے ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ پوچھا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ بھلا رقا اور حذا او اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہین
بغیر کرتے ہین تقدیر خدای جل شانہ کو فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہی **او** ر حدیث مسلم مین عوف بن مالک سے آیا ہی کہ رقیہ کرتے تھے
ہم زمان جاہلیت مین پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہین اس باب مین فرمایا عرض کرو رقیون اپنی کو میرے اوپر اگر اوسمین
شرک نہووے کہ دیکھا کہ نہین **او** ر جابر سے روایت ہی کہ نہی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا سے پس آئے بعضے صحابہ
اور کہا یا رسول ہمارے پاس رقیہ تھا کہ دافع لدغ عقرب کرتے تھے ہم اور عرض کیا اوس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کچھ باک نہین کرو او فرمایا
جو کوئی نفع پہونچاوے اپنے بھائی کو پہونچاوے **او** ر تمسک کیا ہی ایک قوم نے ساتھ اس عموم کے اور تجویز کیا ہی ہر رقیہ کو کہ جس
[illegible] منفعت اوسکی آگاہی معلوم ہووے اوسکی ولیکن احتیاط اوسمین ہی کہ بغیر معلوم المعنے نہ کریں مبادا کہ متضمن شرک کا ہووے او [illegible]

اور نہین تو جو کہ ماثور ہو وی جیسا کہ رقیہ حمۃ عقرب مین آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا جائز ہوگا بے شبہ **اور** بتحقیق معلوم ہوا حدیث عوف بن مالک سے کہ ہر رقیہ کہ متضمن ہو شرک کو جائز نہین اور ایسی ہی دعوات و اسماء بربان سریانی و عبرانی کہ معلوم نہین معانی اوکی نہ پڑہا جاوے **اور** حکایت مشایخ مین لای ہین کہ ایک شخص دعا پڑہتا تہا شخص دوسرا اوس جگہ حاضر تہا کہا کیا ہوا اس کو کہ دشنام دیتا ہی خدا اور رسول کو اتفاقا مضمون اون کلمات کا یہ تہا اور وہ شخص نادانستہ پڑہتا تہا یا مگر بعض کلمات ہوین کہ ثقات سے معلوم ہوا پڑہنا اونکا اور مشایخ سے متوارث آیا ہی جیسا کہ حرز یمانی مین کہ اوسی سیفی کہتے ہین اور مانند اوسکی پڑہتے ہین واللہ اعلم **اور** حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ مین آیا ہی اور تصحیح کیا ہی اوسکو حاکم نے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رقا **اور** تمایم **اور** تولہ شرک ہی۔ تمایم جمع تمیمہ ہے اور وہ حرزہ یا قلادہ ہی کہ گردن مین لٹکاوین اور اوسکو جاہلیت مین واسطے دفع آفات کے کرتے تہے **اور** تولہ بکسر مثناۃ اور فتح واو اور لام ایک چیز ہے کہ عورتین واسطے جلب محبت مردون کی کرین اور یہ ایک نوع ہی سحر سے **اور** دعا و حرز اور رقیہ کہ پارہ پر لکہین کہ اوسی تعویذ کہین اور گردن اور بازو مین باندہین بعضے علما اوسی بہی منع کرتے ہین ولیکن حدیث عبداللہ بن عمر سے اوسکی ایک سند ہی کہ آنحضرت نے اوسکو واسطے دفع فزع اور وحشت اور بیخوابی کی یہ کلمات سکہاے تہے کہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون یعنے پناہ لیتا ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پورے ہین غضب اوسکے سے اور عذاب اوسکے سے اور بدی بندون اوسکے کی اور بہکانے وسوسہ شیاطین کی اور یہ کہ حاضر ہوون میری پاس۔ پس ودرضی اللہ عنہ تلقین کرتے تہے اون لوگونکو کہ عاقل تہے اولاد اونکی کی اور وہ کہ عاقل نہ تہے لکہتے تہے پارہ کاغذ وغیرہ پر اور ڈالتے تہے اونکے گلے مین **اور** لفظ تعویذ کہ احادیث مین واقع ہوا ہے مثل تعویذ الطفل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ **الحدیث** اور تعویذات النبی جیسا کہ ذکر اونکا آویگا بمعنے استعاذہ اور طلب پناہ کے ہین شرکے ساتھ خدای عزوجل کے **اور** زینب زن عبداللہ بن مسعود بیان کرتی ہین کہ دیکہا عبداللہ نے میری گردن مین رشتہ کو پوچہا یہ کیا ہی کہا میںنے یہ ایک خط ہی کہ افسون کیا گیا ہی میری واسطے اوسمین پس لیا اوسی عبداللہ نے اور پارہ کیا اور کہا ای آل عبداللہ تم کو نیاز شرک سے اور محتاج نہین اوسکی سنا میںنے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہ رقا اور تمایم اور تولہ شرک ہی کہا میںنے کس واسطے یہ ارشاد فرماتے ہو تم تہی میری آنکہ کہ باہر نکلی پڑتی تہی غایت درجے اور نکلتی تہی چیپڑ اور اشک پس گیا مین پاس ایک یہودی کے پس پڑہا اوسپر پہونکا ایک افسون اور درد جاتا رہا اور آرام پایا پہر کہا عبداللہ نے وہ درد کہ تیری آنکہ مین تہا عمل شیطان تہا کہ تیری آنکہ مین تصرف کرتا تہا اب جب پڑہہی گئی اوسپر افسون یا رکہا اوسکو اور لازم تہا اوپر تیری کہ کہتا تو جیسا کہ رسول خدا کہتے تہے اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی

انا شفاء الا شفاء ترک شفاء لا یغادر سقما یعنی دور کر سختی کو ای پروردگار آدمیوں کی اور شفا دے تو شفا دینوالا ہی نہیں شفا مگر تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو۔ روایت کیا اوسکو ابو داؤد نے **اور** کہا ہی کہ ان رقاء اور افسونوں کو شرک سے واسطے شمار کیا ہے کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اوسکا کرتے تھے اور بنام غیر خدا کرتے تھے پس وہ بنام خدا اور اوسکے کلام کے ہووے اوسکے حکم میں نہووے اور کیونکر داخل ہووے وحال آنکہ وارد ہوئی ہیں اوسمیں احادیث اور اخبار صحیحہ صریحہ **اور** بعض نے کہا ہی کہ تحریم اون رقاء سے ہی جنکے میں اہل جاہلیت اور یہود اور نصاریٰ تسخیر جن اور ملاتے ہیں ساتھ امور شتیٰ مثل مرگ کے حل و طلاق کے اور جمع کرتے ہیں ساتھ ذکر خدا اور اسماء اوسکی کے اسماء شیاطین اور استغاثہ و پناہ طلب کرتے ہیں ساتھ اوسکے **اور** کہتے ہیں بعض اہل جاہلیت علاوہ عداوت کے کہ بالطبع ہے انسان کے رکتی ہیں ساتھ شیاطین کے دوستیاں اور جب پڑھی جاویں غرائم باسماء شیاطین اجابت کرتے ہیں اوسکو اور باہر ہوتے ہیں اوسی جگہ سے **اور** یہ بالجملہ اجماع رکتی ہیں علماء امت اوپر کراہت رقاء جاہلیہ کتاب اللہ اور اسماء اور صفات کے **اور** رہا تعویذ جو حامل مقام رقیہ کے ہے کہ قرطبی کہ مشاہیر علماء فقہ اور حدیث سے ہے کہ کہا رقاء تین قسم پر ہی ایک رقیہ کہ کیا جاتا تھا ساتھ اوسکے جاہلیت میں اوسکو نہیں سنتے اگر یہ ہی واجب ہے اجتناب اوس قسم سے مبادا کہ ایسا نہ ہو کہ شرک ہووے یا موذی بشرک۔ دوسری اور کہ کتاب اللہ اور اسماء اللہ سے واللہ مل رکھیے جاویں اور اگر کوئی چیز اوس سے اثر ہووے مستحب ہے۔ تیسرے وہ کہ باسماء غیر خدا کے ہووے فرشتہ یا نبی یا عالم یا عظم مخلوقات مثل عرش و کرسی اور یہ قسم واجب ہے اجتناب اوس سے اور ترک اوسکا اولیٰ ہی اور جہۃ وجوہ اتیان بغیر خدا کے **اور** اگر متضمن تعظیم مرقی بہی لازم ہی اجتناب اوس سے جیسا کہ سلف بغیر ندای عزوجل شیخ عبدالحق دہلوی بخاری قدس سرہ الغنی مدارج النبوۃ میں کہتے ہیں کہ توسل و تمسک ساتھ دوستان خدا اور اونکی اسماء کی کرتے ہیں نہ ساتھ استقلال اور استبداد کے اوسکو قیاس اوپر جلت بغیر اللہ کے نکرنا چاہیے بلکہ اوپر طریق توسل اور تشفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیسا کہ جہال اور عوام الناس کرتے ہیں پس حکم صلحاء کا رکھے اللھم صل علی محمد و آل کما لائقین ہے ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہی کہ کہا پوچھا میں نے امام شافعی کو رقیہ سے کہا لا بأس ان یرقی کتاب اللہ یا بشیء من ذکر اللہ یعنے باک نہیں کہ افسون کیا جاوے ساتھ کتاب اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ معروف و مشہور ہی ذکر اللہ سے کہا ہے رقیہ کریں اہل کتاب مسلمانوں کو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کریں ساتھ چیز معروف کے کتاب اللہ سے اور ذکر اللہ سے انتہی **اور** ظاہر ہووے کہ مراد بکتاب اللہ قرآن ہووے وگرنہ جو توریت وغیرہ میں تحریف و تغیر واقع ہوا ہے اعتماد اوسپر کرنا چاہیے تا مگر معلوم ہووے مضمون اوسکا کہ موافق اور مطابق قرآن ہے امام مالک موطا میں لائے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر یہودیہ کو کہ رقیہ کرتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کرتی نہیں بکتاب اللہ **اور** نووی نے کہا ہی کہ اختلاف کیا گیا ہی قول مالک میں ہیچ رقیہ یہودی اور نصرانی کے مسلم کو اور امام شافعی بجواز اوسکے

قائل ہی اور روایت کیا ہی ابن وہب نے مالک سے کہ رہت رقیہ جدید اور ملح اور عقدہ خیط کے اور وہ جو کہتے ہین خلاص علمان ہی کہ انتہا
وہ عادت ناس سے زمانہ قدیم مین یعنے بدعت ہی اور مکروہ **تنبیہ** بیشتر ہاوی لغزی عوام الناس کی اوس سبب سے ہی کہ ان فسونون باطلہ اور شگونون
جاہلہ کو تاثیرات عجیبہ پاتے ہین کہ حیران ہوتی ہین کہ رقای مشروعہ سے گاہی ظاہر نہین ہوتین اور اسی جگہ سے مزلہ اقدام ہوکر اور ورطہ حیرت مین
پڑتے ہین جیسا کہ قول زینب امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہی کہ کہا مین کیا کرون کہ ابھی میری انگمہ درد سے نکلی پڑتی تھی فلانی یہودنے
افسون کیا در دفی الفور جاتا رہا اور نہین جانتی کہ معنی فساد اور بطلان کے وہ ہین کہ شارع نے اوس سے نہی کیا اور حکمت و فائدہ اوسکا نہ دیکھے
شارع کے ہے اور ظاہر یہ ہی کہ مقصود اخراج ورطہ کفر اور شرک سے ہے پس وہ لوگ کہ قدم اونکا مقام صدق ایمان مین ثابت ہی ارتکاب نہین
کرتے ان امور نامشروعہ کا اگرچہ سبب ملک اور زوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہین کہ سعادت ابدی اور حیات باقی متمثل امر شارع
مین ہے اور جنھون کی مطمح نظر زندگانی دنیا ہی مقام استقامت سے پھسل جاتے ہین اور ورطہ کفر و معصیت مین پڑتے ہین اعاذنا اللہ
من ذلک **فصل** ہم سبکو اللہ تعالی یاد دیوی اس سے **اور** ہمارے زمانہ مین ایک فسون ہی کہ اوسکی نسبت بشیخ اشرف الدین تجھے
سنیری کہ کرتے ہین کہ لوگ رقیہ مکتوبون و مشغوف ہین اور چونکہ ہوا نسبت بشیخ موصوف پاتی ہین زیادہ تر مفتون و دالہ ہوتے ہین
اور وہ ہین ایسی ہمارے ہین کہ متعارف زبان ہنود کے ہین اجتناب اوس سے لازم ہے واللہ اعلم بصحتہا اور اللہ خوب جانتا ہی صحت اونکی
وصل رقا آنحضرت سے ہر باب مین مروی ہین خصوصًا عین اور حمہ تا انکہ حدیث مین واقع ہوا ہی کہ افسون کرے چشم زخم اور حمہ اور نملہ
سے یعنے وہ ریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتے ہین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ لا رقیۃ الا فی نفس او حمۃ یعنے نہین رقیہ
مگر چشم زخم اور حمہ مین **اور** مراد بنفس عین ہی یعنے چشم زخم **اور** ایک روایت مین ولدغۃ زیادہ کیا ہی اور مراد بحمہ نیش زہر دار
عقرب اور مانند اوسکی **اور** لدغہ سانھ دانھون کا سانپ بیسا کہ سانپ اور اوسکی مانند **اور** مراد بحصر مبالغہ ہی بتخصیص رقیہ ساتھہ
ان اشیا کے اسواسطے کہ رقیہ مخصوص ساتھہ ان چیزون کے نہین بلکہ جمیع امراض و آلام مین مشروع اور مسنون ہی جیسکہ تپ اور درد سر
اور درد دندان اور امثال اونکے مین **اور** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے العین حق یعنے چشم زخم اور کام کرتا اوسکا
موجود و ثابت ہی نفس الامر مین اور حق تعالی نے یہہ خاصیت بعض نفوس مین رکھی ہی کہ جب نظر کرے کسی چیز کی طرف اوپر وہ چیز متضرر
کا ضرر پاوے وہ چیز جیسکہ سحر مین اور فرمایا لو کان شئ سابق القدر لسبقتہ العین یعنے اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیش دستی کرتی
اور غلبہ قضا و قدر پر ہر آئینہ سبقت کرتی اوسکی عین یہہ مبالغہ ہی اوسکی عین مین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ اکثر مرنا
آدمیون کا بعد از قضا و قدر الہی ساتھہ چشم زخم کے ہی اور اکثر علماء دین اوسپر ہین کہ عین حق ہی اور جماعہ مبتدعہ سے مثل اہل

اعتزال اور جو کوئی کہ اونکی طریق پر چلتا ہی منکر ہوئے ہین اوسکو اور جو مخبر صادق نے ساتھ اوسکی خبر دی اعتقاد اوسکا وجب اور لگا
اوسکا باطل اور وہ جو کہین کہ سب تقدیر آلہی ہی چشم زخم کیا اعتبار رکھے **جواب** اوسکا وہ کہ یہ بھی بتقدیر آلہی ہے اور عین کو نا ثیر دافع
نہین اور جو کوئی اوپر طریقہ اہل سنت کے ہے کہتا ہی کہ وہ اسباب عادی سے ہی ساتھ اون معنون کے کہ عادت اللہ جاری ہوئی
کہ احداث ضرر کرتا ہی نزدیک مقابلہ شخص ساتھ شخص کے اور نظر کرنا اسکا طرف اوسکے اوپر وجہ استحسان کے ولیکن وجہ کہ ایک چیز
چشم عائن سے نکلتی ہی اور ساتھ معیون کے پونہچتی ہی یقین ساتھ کسی جانب اثبات اور نفی اوسکی نکرنا چاہیے دونون جانب متحمل ہن
اور بعضے اہل طبائع نے لکھا ہی کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث ہوتے ہین عاین سے اور متصل ہوتے ہین ساتھ معیون کے اور آتے ہین
مسامات چشم اوسکے مین پس پیدا کرتا ہی باری تعالی ہلاک کو نزدیک اوسکے جیسا کہ پیدا کرتا ہی ہلاک نزدیک مینے زہر کے اور یہ محتمل ہے
پس دعوی اوسکے بقین کا خطا ہی **اور** نقل کیا گیا ہی بعض اونسے کہ منسوب ساتھ نظر لگانے کے ہوتے ہین کہتے تھے کہ جب ہم دیکھتے ہین ایک
چیز کو خوش آتی ہی ہمکو پاتے ہین ہم ایک حرارت کہ باہر آتی ہی آنکھون سے **اور** بعضون نے کہا ہی کہ منبعث ہوتی ہی چشم عاین سے
قوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہے ساتھ معیون کے کہ باعث ہلاک اور فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ فعل سے ساتھ لدیغ کے پونہچتا ہے
اور بفعل فاعلی سے بوساطت نظر زہر پونہچتا ہے **اور** بالجملہ اوپر مثال تیر کے ایک چیز جانب عاین سے بجانب معیون روانہ ہوتی ہے
اگر کوئی مانع کہ حفظ اور وقائع اوسکا کرے درمیان نہوے پونہچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرز و تعویذ اور
دعا سے ہے اور مانند سپر کے ہی وصول اور نفوذ نہین پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو ہوسکتا ہی کہ بھی بجانب عاین کے عود کرے اوپر مثال
تیر کے **اور** علاج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لیے تعویذات ہوون یعنی آیات اور کلمات کہ وسیلہ استعاذہ ہے
شر در سے مثل معوذتین اور فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی **اور** کہا ہی کہ بزرگترین رقیون کا قرات فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور معوذتین کا
اور جملہ تعویذات نبوی سے کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہوا ایک یہ ہی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُہُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَ
بِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْہَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْہَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِی
الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْہَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ ۔ یعنے
پناہ لیتا ہون مین ساتھ کلمون خدا کے کہ پوری ہین ایسی کہ نہین تجاوز کرتے نیکوکار اور نہ بدکار سے اور ساتھ ناموں نیک کے وہ جو جانتا
ہون مین اونسے اور وہ جو نہین جانتا مین بدی اوس چیز کی کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ ظاہر کیا اور بدی اوس چیز کی کہ اترتی ہی آسمان سے
اور وہ چیز کہ چڑھتی ہی اوسمین اور بدی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کی کہ نکلتی ہی اوس سے اور برائی فتنون رات

اور دن آزار رہا مگر تیسویں رات اور دن سی مگر سختی کہ راہ پاوے ساتھ نیکلی ہے ای بخشنے والے اور از انجملہ دعا ہے
ازالہ دفع ہووے چشم زخم کما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ہے کا اور اگر عاین کہ دیکھا ہی ساتھ پونہچی چشم زخم کے اپنی کو اللھم بارک علیہ
کہی چشم زخم دفع کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا کہ غسل کرتا ہی اور تماوہ ابیض حسن الجسم عامر نے
حسن بدن اوسکے سے تعجب کیا اور استحسان اور کہا واللہ نہین مثل اس پوست کے مردون اور عورتون مخدرہ مین نہین دیکھا اسہل اوسیوقت
سر کے بل گرا اور زمین پر کے پس خبر پونہچی آنحضرت کو فرمایا کیا تہمت کرتے ہو کسیکو عامر تو کہ دیکھا اوسکے بدن کو اور تحسین کیا پس
ملے کہ عامر کو وضو فرمایا اور ہیرا کہ کیون نہین پر پونچتا ہی کہ تہما پر ہے کیون نہ کہا تو برکت کر دیکھا اوسی اور تیری
نظر بین حوض یا قدح بارک علیہ پس اوتارا دیا پانی بدن اوسے سہل بن حنیف کے پس دیا عامر نے اپنا موتہ اور دونون ہاتہ اپنے
مرفقین کے اور کہنیان اور اطراف جانبین اور اعضای تناسل اپنی کو ایک قدح مین پہر ڈالا اوس پانی کو اوپر سہل کے پس پشت سر اوکر سر
سے ڈالا اور گیا لوگون کے ساتہ کہ اوسکو کچہ ضرر نہ تہا اور دیدو ازالہ نیا ضرر کی ہے اور سہ اہل مدینہ
کہ عامر کے پاس آتے کہ قدح اوسکا دیدے کہ ہمکو حاجت ہی پس نہ کسی کسیکو چشم زخم لاتا ایک پانی عاین پاس پس اوٹہایا
ساتہ تعجب سے اپنے پانی سے پس کہا کہ قدح اوسکا دیدو پس ڈالتا پانی قدح مین پہر دہلتا اپنا موتہ قدح مین پہر لاتا پانی ہاتہ کو
قدح مین اور ڈالتا پانی قدح ہی اور ڈالتا داہنا ہاتہ پر پہر لاتا داہنی ہاتہ کو پانی مین اور ڈالتا بائین ہاتہ پر پس لاتا دست چپ کو
اور ڈالتا پانی مرفق ایمن پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا مرفق ایسر پر پس لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی قدم منی پر پس لاتا
دست راست کو اور ڈالتا قدم یسری پر پہر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانوی راست پر پہر لاتا دست راست اور ڈالتا زانوی
چپ پر پہر دہلتا اعضای تناسل اپنی اور نرکہتا قدم زمین پر پس ڈالتا وہ پانی مستعمل اوپر سہ معیون کے جانب پس اوسکے
پس قدرت ہوتا تہا باذن خدا تعالے پوشیدہ نرہی کہ ابن کثیر نے عادت قوم ذکر کی اور ظاہر وہی کہ آپکے پاس بہی یونہین کرتے تہے
واللہ اعلم اور اوپر ہر تقدیر کے سر اوسکا از راہ عقل نہین معدوم ہوتا معلوم کرنا چاہیے کہ مراد داخل آزار سے کیا ہی بعض نے
کہا فرج ہی قول دوم دہ کہ طرف ازار ہی وہ پونچی ہی جانب راست ہی اور قاضی عیاض نے کہا کہ مراد جسد اوسکا ہی کہ متصل بازار ہے
موضع ازار جسد سی اور بعضون نے کہا مراد ثمرہ ہی کہ منقد از ہی اور ایک جماعت نے سلف سی ہر دار کہا ہی کہ آیات قرآن لکہین اور
مریضون کو پلاوین اور مجاہد کہتا ہی کہ باک نہین لکہنی اور دہونی اوپر مطلق قرآن مین ہمارے نزدیک یا آیات کہ مناسب شفا یا مشتمل اوپر ذکر
اسماء اور صفات کے ہووے اور یہی انسب ہے اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک نے ان درد مین گرفتار تہی فرمایا ایک دو آیت قرآن سے

لکھین اور کھولین اور پلاوین اوسی اور وہ جو سابقاً مذکور ہوا حکایت شیخ ابوالقاسم قشیری کی آیات شفا مین معوذتین کا ہی

حکایت ابوعبداللہ نیاحی سی روایت ہی کہ کہا سفر مین اوپر شتر خوش خوب رفتار کے سوار تہا مین اور درمیان ہمراہون ہمارے ایک شخص تہا منسوب بساتھ چشم زخم لگانیکے جس چیز پہ نظر استحسان ڈالتا تلف ہوتی سی ابوعبداللہ نیاحی کو کہا شتر اپنی کو اوسکو شر سے بچانیاحی نی کہا اوسکو میری شتر پر قدرت نہین یہ خبر عاین کو پونہچی منتظر رہا نیاحی اپنی منزل سی کہین گیا پس عاین آیا اور شتر اوسکی مین نگاہ کی شتر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل درخت کے کہ جڑ سی اوکہاڑین - نیاحی کو خبر کی کہ عاین نے تیری شتر کو نظر لگائی آیا اور جو عاین کو دیکہا یہ رقیہ پڑہا بِسْمِ اللّٰہِ حَابِسِ حَابِسٍ وَشَجُرِ یَابِسٍ وَشِہَابٍ قَابِسٍ رَدَدْتُ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْہِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ہَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّہُوَ حَسِیْرٌ یعنی ساتھ نام خدا کے ہی بند کرنیوالے کا اور درخت خشک و ستاری چمکنیوالے کا رد کیا مینی چشم زخم نظر لگانیوالے کا اوپر اوسکی اور اوپر دوست ترین مردون کے طرف اوسکی پس پہیرا نگہ کو آیا دیکہتا ہی تو کچہ شکاف نہی پس پہیرا نگہ دوبارہ اولٹی پہیری طرف تیری نگہ اوس حال مین کہ ذلیل ہی اور وہ منقطع ہی دیکہنے خلل سے - جب نیاحی نی یہہ دعا پڑہی فی الفور نگہ اوس عاین کی نکل پڑی اپنی محل سی اور شتر تندرست ہوکر کہڑا ہوگیا **اور** یہہ بہی رقیون چشم زخم سی ہے **اور** مواہب مین ابن قیم سی منقول ہی کہ کہا اور جملہ علاج عین سی احتراز اور اجتناب ہی اوس سی اور شتر معاصن ایسی شخص سی کہ ڈرایا جاتا ہی نظر اوسکے سی ساتھ ایسی چیز کے کہ رد کریگی نظر کو جیسا کہ بغوی نی شرح السنہ مین لایا ہی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نی دیکہا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ کردو نون اوسکا تا اوسی چشم زخم نہ پونہچی **اور** مراد ساتھ نون کے گڑہا ہی کہ زنخدان مین ہوتا ہی لڑکے کے **اور** پوشیدہ نہ رہی کہ سیاہ کرنے نون مین کو دکہ متبرحال اوسکا نہین ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہہ بہی ایک سر ہی کہ خاصیت اوسکی دفع ضرر عین کا ہی اور حکم رقیہ کا رکہی واللہ اعلم **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر مین ام سلمہ کے ایک کنیز کو دیکہا کہ اوسپر اثر نظر ہی کہا اور صحیحین مین یون آیا ہی کہ ایک جاریہ دیکہی کہ رنگ اوسکے مین صفرت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسون ہی اوسپر کہ اوسی نظر جن ہوتی ہی - اس جگہ سی معلوم ہوا کہ جسطرح آدمی کی نظر ہوتی ہی جن کی بہی ہوتی ہی اور کہا کہ نظر جان تیز تر سنان سی ہی **اور** یہہ کہا ہی کہ اصابت عین بحق اعجاب اور استحسان کے ہوتا ہی اگرچہ بغیر حسد ہو اور روی محبت کی **اور** مرد صالح سی جیسا کہ عامر بن ربیعہ سی نسبت سہل بن حنیف کی وقوع مین آیا **اور** اختلاف کیا ہی علمائی نی وجوب قصاص و دیت مین - قرطبی نی کہ ایک علما رفقہ اور حدیث سی ہے کہا کہ اگر تلف کرے عاین کسی چیز کو ضامن ہوتا ہی اوسکا اور اگر جان سی ماری قصاص اوسپر اور اگر مقرر واقع ہو کسی شخص سی کہ عادت اوسکی ہو بحکم ساحر کے کہا **اور** نووی نی روضہ مین کہا ہی کہ نہین ہی اوسپر

دیت اور نہ کفارت اسواسطے کہ مقصود اور مہم نہین یہہ کلام اور مقصود جمیع بعضی ناس ہی اور بعضی احوال ہین اور وقوع اس فعل کا اوسکے
بخواصیت ہی اور اباحت مکروہ اور ہی متیقن نہین قتل اور اہلاک اور نہ والی حیات مین اور گاہی حصول مکروہ بی اہلاک ہوتا ہے
اسلئے — اور اقوال مشائخ حنفیہ اس جگہ معلوم نہین ہوئی ملتمس ناظرین سے وہ کہ اگر معلوم کرین کہدین واللہ اعلم اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رقیہ اور دعا فرماتے تھے واسطے جمیع امراض جسمانی کے مثل حمی اور صرع اور صداع اور ترس اور وحشت
اور بیخوابی اور سموم اور ہموم اور آلام اور مصائب اور احزان واندوہ اور غم وشدت اور اوجاع بدلی
اور دردندان اور حبس بول اور خراج اور رُعاف اور عسر ولادت اور فقر اور فاقہ اور تمامہ امراض اور آلام
اور سائر محن اور بلایا اور شدائد مین اور وہ سب قاعدہ اور ادعیہ اور تعاویذ کتب احادیث مین مذکور ہین وہانسے چاہیے طلب کرنا
اور یہہ ایسا ہی تعرض بعلاج جسمانی ساتھ دوا حسیہ کے بھی واقع ہوا ہی اکتفاء اور انتصار علی المقصد اس درمیان سے
ذکر سحر اور حکم اوسکا بحجت اشتمال اوسکے اوپر قصہ یہود کے سحر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور طول کلام اوسکا مین واقع ہوا اور
وتسلل فی الصراح سحر افسون وجادو وجادو کردن اور سحر حرام ہی اور کبائر مین باجماع اور گاہی کفر ہوتا ہی اگر اسمین کوئی قول
اور فعل ایسا ہو کہ موجب کفر ہو اور تعلیم وتعلم بھی اوسکا حرام ہی اور بعضون نے کہا ہی تعلم سحر اگر بہ نیت دفع سحر کے اپنے سے
دوسرے حرام نہین اور ساحر اگر اوسکے سحر مین کفر نہو وی تعزیر کیا جاوی اور اگر کفر ہو قتل اور درباب قبول توبہ ساحر اختلاف ہے
جیسا کہ زندیق اور زندیق اوسکو کہین کہ منکر دین اور نبوت اور حشر ونشر اور قیامت کا ہووے اور حقیقت سحر مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ مجرد تخیل اور اوہام ہی کچھ حقیقت نہین رکھتا یعنے جو کچھ کہ مسحور مین احوال وافعال سحر سے حاصل ہوتا ہی مجرد وہم وخیال
ہی حقیقت نفس اور اختیار ابو جعفر استرابادی شافعی اور ابو بکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر کا یہی ہی اور نووی نے کہا کہ صحیح
وہی کہ اوسکو حقیقت ہی اور جمہور علما اسی پر ہین اور کتاب وسنت مشہور سے اسی پر دلالت کرتے ہین کذا فی المواہب اور شیخ ابن حجر
عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع وہ ہی کہ آیا واقع ہوتا ہی ساتھ سحر کے انقلاب عین اور قلب حقیقت یا نہین جو کوئی کہتا ہی کہ وہ تخیل محض
سے ہوتا ہی اوسکو اور جو لوگ کہ قائل اوسکی حقیقت کے ہین اختلاف کیا ہی اوسمین کہ آیا یہ اثر فقط تاثیر ہی جیسا کہ تغیر دیتا ہی مزاج کو
پس ایک نوع امراض سے ہی یا منتہے ہوتا ہی بحالہ جیسا کہ جماد حیوان ہو جاوی یا حیوان جماد اور جمہور قول اول پر ہین اور
بعض کہین کہ سحر وقوع اور ثبوت نہین رکھتا اور یہہ سخن باطل اور مکابرہ ہی کہ کتاب اوسنت بخلاف اوسکی ناطق ہی اور بعضے
اور کہتے ہین کہ زیادہ نہین تاثیر اوسکی اوسپر کہ قرآن مجید مین مذکور ہے کہ آیہ یُفَرِّقُونَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ یعنے جدائی ڈالتے ہین

ساتھ اوسکی مرد و زن مین اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اوسکا قرآن مین ہوتا **اور** صحیح جہتہ عقل و نقل سی وہ ہی کہ واقع ہوتا ہی اکثر اوس سے اور آیت دلالت نہین رکھتی منع زیادت پر غایت وہ کہ قصہ ہاروت و ماروت مین جو واقع تہا یہی تہا پر زیادہ بہی ہوا ہو لیکن اوسکو ذکر نہین کیا **اور** سحر حیل صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہی سات اعمال و اسباب بطریق اکتساب کے اور عدا اوسکا اقسام خارق عادت مسامحہ ہے باعتبار ظاہر کے اور اکثر وقوع اوسکا اہل فسق و فساد سے ہی اور شرط ہی کہ جنب ہو وی وطی حرام سی بلکہ ساتھہ محارم کے ہوا دخل ہے ایسا ہی کہا گیا ہی **اور** کہتے ہین کہ حبال اور عصو کہ اوپر ہاتھہ ساحرون فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسی علیہ السلام اوسکو سعی خیال کرتے تہے سحر تہا بلکہ عصے مجوف تہے اور حبال چرم سے محشو سا تھہ زیبق کے اور نیچے اوسکے آگ افروختہ کی یا آفتاب مین چھوڑا تہا کہ زیبق جو گرم ہووی جنبش مین آوی اور یہہ سخن غریب ہی اور حق تعالی نے اوسی چند مواضع مین بسحر یاد فرمایا ہی اور بعض مواضع مین سحر عظیم اور اوسکے کرنیوالونکو سحرہ فرمایا پس حمل اوسکا اوپر اوسکی تمویہ اور تخییل کے بعید معلوم ہوتا ہی مگر وہ کہ مراد بسحر قرآن مین معنی لغوی ہین یعنی عجیب اور حمل اوپر حقیقت سحر کے اوخل ہی اعجاز موسی علیہ السلام مین مگر وہ کہ بنقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تہا واللہ اعلم **اور** بنقل ثابتہ ہوا ہی کہ یہودی نے سحر کیا آنحضرت کو اور تاثیر اوسکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ظاہر ہوئی عروض نسیان اور تخییل اور ضعف قوت اعضا اور امثال اوسکے اور وقوع اس حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سی تہا ذی الحجہ آخر سنہ سادس مین اور مدت بقاے اس عارضہ کی ایک قول مین چالیس دن اور ایک روایت مین چھ مہینے اور ایک مین ایک سال ۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ روایت صحیح و معتمد ہی اور غالبا قوت و زور اوسکا چالیس دن تہا اور وجود آثار و بقایا اوسکا اول سی آخر تک مدت مدید ممتد رہا تا ایک رات پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے تہو دعا فرمائی بہت اور کہا یا عائشہ آگاہی رکہتی ہی تو اوسکی کہ فتوی دیا مجھے خدا تعالی نے جس چیز مین کہ اوس سی فتوی طلب کیا یعنی یعنے اجابت کیا وہ جو مجھ سوال کیا اوس سی فرمایا آئے میرے پاس دو مرد اور بیٹھے ایک دن دوسی نزدیک سر میری کے اور دوسرا نزدیک پاؤن کے پس کہا ایک نے اون دو مردمین سی اپنی یار کو کیا حال ہی اس مرد کا اور درد اوسکا کیا ہی کہا مطبوب ہے یعنی مسحور اور طب لغت مین بمعنے سحر مستعمل ہی کہا کہ سحر کیا ہی اوسی لبید بن اعصم یہودی نے کہا کس چیز مین سحر کیا ہی کہا مشط اور مشاطہ مین **اور** مشط بضم شین شانہ اور مشاطہ بضم میم وہ بال کہ گرتے ہین سر اور ریش سی ساتھہ شانہ کرنے کے اور رعای شگوفہ نخل تر مین سر کہا کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیر وان مین **اور** وہ بذال معجمہ مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہی کہ اوسمین پنہان کیا تہا **اور** ایک روایت مین ہیر اروان بالف اور کہا ہی کہ یہہ صحیح تر ہی پس آنحضرت ساتھہ چند اصحاب کے اوس چاہ پر تشریف لیگئے اور فرمایا یہی چاہ ہی کہ دکہایا مجھے اور بابن اوسکا سرخ تہا گویا جنا گہولی تہی اور رؤس اوسکی نخلون کے مثل رؤس شیاطین پس نکالا

اوس جماعہ سی وہ سحر ایسا ہی آیا ہی صحیحین مین - اور ایک روایت مین بخاری سے آیا ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیون فاش نہین کرتے تم اوسکو یا رسول اللہ اور رسوا نہین کرتے اونکو جنہون نے یہہ کام کیا ہی فرمایا خوش نہین رکھتا مین کہ پراگندہ کرون لوگون پر شر خدا تعالی نے مجھے شفا دی پھر کیا کام کہ فاش کرون اور شر اوٹھاؤن مین اور حدیث ابن عباس مین نزدیک بیہقی کے دلائل النبوۃ مین بسند ضعیف لایا ہی کہ پایا اوسمین ایک وتر کہ اوسمین گیارہ گرہ تھین اور نازل ہوا سورہ فلق اور ناس ہر آیت کہ پڑہتے تھے ایک گرہ اوس سی کہلتی تھی اور ابن سعد ساتھہ دوسری سند کے لایا ہی کہ بیجا آنحضرت نے حضرت علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلعہ نخل کو کہ اوسمین گیارہ گرہ باندہی تھین اور ایک روایت فتح الباری مین ذکر کیا ہی کہ نیچے اوترا ایک مرد اور پایا طلعہ نخل کو اوسمین تمثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سی بنا کر اوسمین سوئیان چبھا کر اور ڈورا اوسمین گیارہ گرہ لگائین پس نازل ہوے جبریل ساتھہ معوذتین کے جو آیہ کہ پڑہتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور ہر سوزن کہ کھینچے تھے دردِ تسکین پاتا تھا اور راحت پیدا ہوتی تھی اور آیتین ان دونو سورتون کی ہی گیارہ ہین ہر آیت پر ایک گرہ کھلتی تھی اور بعضے متصوفہ نے کہا ہی کہ سبب کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قضیہ مین مسلک تفویض و تسلیم مین خاص امر پروردگار کو اور صبر کیا طلب اجر مین اس بلا پر اور جب تمادی کی اس عارضہ نے ڈری ضعف طاعت اور تشتیت امر دعوت اور ابلاغ اوسکے سی کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو توجہ کی بجناب الٰہی اور دعا پس اشارہ پایا ساتھہ تداوی اور معالجہ کے ساتھہ علاج حسی اور روحانی خود بہہ تھا کہ نازل ہوئین اوپر معوذتین اور حسی وہ تھا کہ حجامت سر فرمایا اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے کہ جو کوئی دین اور ایمان سے حظ نہ رکھی یہہ بات کہی کہ حجامت ایک قسم ہی استفراغ سی ساتھہ علاج سحر کے کیا مناسبت کہی اور سی دفع کیونکر کرے اس علاج کا انکار کرتا ہی **جواب** دینا چاہئے کہ اگر کفار المباشل جالینوس اور ارسطاطالیس نقل کرتے البتہ انکار نکرتے یعنے کہتے جو اونہون نے حکم کیا ہی لابد بوجہ اور حکمت نہوگا یہہ بات فعل آنحضرت مین اولی اور انسب ہے بعد ان ان اشارہ کرتا ہے ساتھہ معقولیت حکمت کی نفع حجامت مین بیچ دفع سحر کے اور کہنا ہی جو مادہ سحر کا بسر مبارک پونہچانا یعنے قوی دماغیہ مین تاثیر کی تھی ایسا تخیل تھا کہ چیز کردہ نکردہ اور چیز نکردہ کردہ متخیل ہوتی تھی اور یہہ تصرف ہی ساحر سے طبیعت اور مادہ دموی مین تھا اوس مادہ نے اوپر بطون مقدم دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوسکا طبیعت اصلی سے پھرا اسواسطے کہ سحر مرکب ہے تاثیر ارواح خبیثہ جن و اور شیاطین سی اور خباثت نفوس بشری اور انفعال قوی طبیعیہ مدینہ کا اون تاثیرات سی یعنے جو تاثیر سحر کی بدن اور روح حیوانی مین ہی کہ مادہ اوسکا دموی ہی کہ بعد انہضام اوسکے بتجویف قلب مین ایک بخار لطیف بطون دماغ مین متصاعد ہو

حامل خواص دماغیہ کا ہوتا ہے اور ساتھہ تاثیر اور تصرف سحر کے مزاج اوسکا محل تصرف اور خاص طبیعت اصلی سے ہوتا ہی اور کہتا ہے کہ استعمال مجاست اوس محل مین کہ ساتھہ سحر کے متصرف ہوا ہو غایت حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہووے اور بعض معتمد عہ نے انکار کیا ہی وفوع تاثیر سحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور گمان لیگئے ہین کہ یہ موجب انحطاط علو مرتبہ شریف حضرت اور موجب تشکیک کا نبوت مین ہی اور جو چیز موجب اوسطرف ہووے باطل ہی اور موجب عدم وثوق بشریعت ہی سو اسطے کہ احتمال رکھی اس تقدیر پر کہ تخیل کرتے ہون کہ مین جبرئیل کو دیکھتا ہون اور حقیقت مین وہ جبرئیل نہووے اور خیال فرماتے ہون کہ وحی کیا گیا ہو اور واقع مین ایسا نہوا اور تاثیر سحر ناقصون مین ہوتی ہی نہ ارباب کمال مین اور یہ سخن مردود ہی اسواسطے کہ برہان قائم ہوا ہی اوپر صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت مین اور وہ جو ہو پہنچا یا جانب خدای عزوجل سی اور اوپر عصمت حضرت کے تبلیغ مین معجزات باہرہ شاہد ہین اور وہ جو متعلق ہی ساتھہ بعض امور دنیویہ کے کہ البتہ اور رسالت حضرت کی اوسواسطے نہین اگر امراض بدنیہ سی کہ لوازم بشریہ سی ہین کوئی چیز لاحق اور عارض ہو مخل عصمت امور دین مین نہین ہوسکتی اور بالجملہ وہ جو اخبار آنحضرت سی منقول ہین اوسمین کچھہ خلاف اور اختلاف واقع نہین کہ موجب نقصت کا ہووے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت مین دلائل نبوت حضرت سی ہی اور دال اونکے صدق پر اسواسطے کہ کفار اونھین ساحر کہتے تھے اور امور مقررہ سی ہی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا حضرت مین واسطے اعلی حکمت اور مصلحت کی ہی اور قول اونکا کہ تاثیر سحر مخصوص ساتھہ ناقصون کی ہے یہ قول کلی نہین شاید کہ کاملون مین بھی واسطے کسی مصلحت اور حکمت کی ظاہر ہووے اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہین کہ قابل انکار نہین واللہ اعلم اور جانا چاہیے کہ رقی اور تعویذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہین استیفا اونکا احاطہ تحریر سے خارج ہی جن امراض کی ساتھہ ابتلا کثیر الوقوع ہی اور رقی اور تعویذات اشہر واکثر مین تمیما اور نبذا کا ذکر ہوتی ہین وباللہ التوفیق از انجملہ رقیہ مین ہی اور رقیہ اوسکی بھی بہت ہین اور بزرگترین رقیون کا اسلیے اور تمام بلاؤن اور امراض وآفات کی قرات سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور آیۃ الکرسی ہی اور یہ دعا کہ اذہب الباس ربّ الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما یہ دعوت حضرت سے تمام جمیع امراض والآم اور وجاع کے لیے اور از انجملہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین ان یحضرون اللّٰھم انی اعوذ بوجہک الکریم وبکلماتک التامات من شر ما انت آخذ بناصیتہا اللّٰھم انت تکشف المأثم والمغرم اللّٰھم انہ لا یہزم جندک ولا یخلف وعدک سبحانک وبحمدک اور از انجملہ اعوذ بوجہ اللہ العظیم الذی لیس شیء اعظم منہ وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن

بِعِزَّتِكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ لَا أُطِيقُ شَرَّهُ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ رَبِّي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور از انجملہ ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور از انجملہ تَحَصَّنْتُ بِالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَلْجَأْتُ كُلَّ شَيْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِهِ وَهُوَ رَبِّي وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقَاتِ حَسْبِيَ الَّذِي هُوَ حَسْبِيَ حَسْبِيَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰى لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمًى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور کسا ہی کوئی ان دعوات کو تجربہ کرے بزرگی اور قدر جانے **اور از انجملہ** رقیہ جبرئیل علیہ السلام ہے کہ بہ نمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رقیہ کیا صحیح مسلم من روایت ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ **رقیہ** وجع جسد صحیح مسلم من عثمان ابی العاص سے آیا ہے کہ اوسنے شکوہ کیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد کا کہ پاتا تھا اپنے تن مین اوس سے پھر جبکہ اسلام لایا کہا اوسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھ اپنا ہاتھ اوس جگہ پر کہ درد کرتی ہے جسم تیرے اور کہو بسم اللہ تین مرتبہ اور کہو سات مرتبہ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَمَا أُحَاذِرُ **رقیہ** ترس و بیجوابی شکوہ کیا خالد نے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ نہیں نیند آتی مجھکو رات کو پس کہا آنحضرت نے جب آوے تو جا بہ خواب مین کہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَأَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ **رقیہ** طبرانی الکبیر اللہم لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش الکریم روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور روایت کیا ہے ابوداود و ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے **دعوات الکرب** اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اور مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مین ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو کسی بندے کو اندوہ و غم اگر کبھی

اللّٰھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاؤک اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذہاب ہمی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جو کوئی ملازم رکھے استغفار کو گردانے خدا اسکے تعالے اوسکے لئے ہر ہم سے فرج اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا اور یہی ابن عباس سے آیا ہے کہ جسکو کثرت لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی نہیں ہوتی ہے اوسکے واسطے اوسکے ہر گناہ کے بدلے ستر ہزار گناہ بخشے جاتے ہیں اور صحیحین میں آیا ہے کہ ایک خزانہ ہے خزانوں بہشت سے اور ترمذی لایا ہے کہ وہ ایک باب ہے ابواب جنت سے اور بعض آثار میں آیا ہے کہ نہیں اوتر تا کوئی فرشتہ آسمان سے اور نہیں جاتا مگر ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے اور مشایخ نے کہا ہے کہ نہیں کوئی چیز اعوان اوپر عمل کے اس کلمہ سے اور آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے آیۃ الکرسی اور خواتیم سورۂ بقرہ نزدیک کرب کے فریادرسی کرے اوسکی خدا تعالے اور حدیث سعد بن ابی وقاص میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یاد رستی البتہ جانتا ہوں میں ایک کلمہ کہ نکلے اوسکو مکروب مگر وہ کہ کشائش دیوے اوسکے لئے حق تعالے اور ۵۰ کلمہ ازان برادرم یونس علیہ السلام سے ہے کہ ندا کی ظلمات میں اوسکی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تیری بارگاہوں میں تحقیق میں بدرستی کہ ہوا میں ظلم کرنیوالوں سے اور ترمذی کے نزدیک آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے دعا کرے ساتھ اوسکے ہر مرد مسلمان ہر کسی چیز میں مگر مستجاب کیجاوے دعا اوسکی اور ایک روایت میں آیا ہے واسئلک تمام العافیۃ ودوام العافیۃ واسئلک الغنی عن الناس ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور نہ مانگتا ہوں میں تجھسے پوری تندرستی اور نہ مانگتا ہوں میں تجھسے ہمیشگی کی عافیت اور نہ مانگتا ہوں میں تجھسے شکر اور بعافیت سے اور نہ مانگتا ہوں میں تجھسے بے نیازی لوگوں سے اور نہیں بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ برتر بزرگ کے **فقیر** روایت ہے ابن عمر سے کہ آیا ایک مرد پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ شب دراز اور مونث پہیر اوٹنی نے مجھسے فرمایا تو کہا ان سے اسنوہ ملائکہ اور تسبیح خلائق کہ بسبب اوسکے رزق دیا جاتا ہے اوسکو کہ نزدیک طلوع فجر کے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ پاک اور منزہ جانتا ہوں میں اللہ کو اوساتھ حمد اوسکے کے پاک اور منزہ جانتا ہوں میں خدای بزرگ کو اور ساتھ حمد اوسکے کے طلب آمرزش کرتا ہوں میں اللہ سے سو مرتبہ آدمی تیرے پاس دنیا خوار اور رام بس گیا وہ مرد اور درنگ کیا ایک مدت اور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ متوجہ ہوی دنیا میری طرف نہ جانوں میں کہاں کہاں اوسی اور اسی کلمہ

کو سلسلہ کبیر یہ یعنی نجم الدین کبری مین در بیان سنت اور فرض فجر کے پہلے اگر تم کرین لیکن سکتہ الاحول والاقوۃ الا باللہ جیسا کہ حدیث مین آیا ہے سبب مغفرت سب گناہون کا ہووے اور یہ سبب وسعت رزق کا ہے اسواسطے کہ معاصی موجب تنگی رزق ہوتے ہین ۔ ثم کر مین جیسا کہ گذرا اور آنحضرت ﷺ کا کہ کہ کیا تمنے ہمارا حکم

اور مجرب ہے بعد از سلام نماز جمعہ کے پہلے اوس سے کہ پھیرے پانوں اپنے اوس وضع سے کہ تشہد مین رکھی مین پڑھے فاتحہ الکتاب سات مرتبہ **اور** قل ہو اللہ سات مرتبہ **اور** قل اعوذ برب الفلق سات بار **اور** قل اعوذ برب الناس سات مرتبہ اس مقدار حدیث مین واقع ہوا ہے واسطے غفران اگلے پچھلے گناہون کے **اور**

مشائخ بعد ازان اس دعا کو پڑھین کہ آثار مین آیا ہے سات بار **اللھم** یا اللہ یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عن سواک **رقیہ اطفای حریق**

طبرانی اوابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا رایتم الحریق فکبروا فان التکبیر تطفیہ یعنے جب دیکھو تم آگ لگی ہوئی پس تکبیر کہو تم پس بدرستی کہ تکبیر بجھاتی ہے آگ کو مجرب ہے **اور** وجہ بجھانے تکبیر مین حریق کو یہ بیان کیا ہے کہ نار مادہ شیطان ہے کہ پیدا کیا گیا ہے اوس سے اور ہے اوسمین فساد عام کہ مناسب شیطان اللعین کی فعل کا ہے اور آتش بالطبع چاہتی ہے علو اور فساد کو اور شیطان منجملہ ملائک ہے آدم کو پس آتش اور شیطان ہر ایک چاہتے ہین زمین مین فساد کو اور کبریائی حق تعالی کی قمع کرتی ہے شیطان اور اوسکی فعل کو پس اسی جہت سے تکبیر کو اثر ہے اطفاء حریق مین اوسمین قائم اور ثابت رکھے کبریائی حق کی کوئی چیز پس جب کہے مکبر مسلم اپنے پروردگار کو اطفاء کرتا ہے نار کو **رقیہ الصرع** کہا ہے کہ صرع ایک تصرف ارواح خبیثہ سے ہے اور دوسرے اخلاط ردیہ سے اس قسم ثانی مین اطبا نے تکلم کیا ہے لیکن علاج صرع کا ارواح خبیثہ سے ترقیون کے ہوتا ہے اور معالجہ اوسکا بقول محاربہ ہے اور محارب کو ضرور ہے کہ سلاح اوسکی ثابت اور سالم اور بازو اوسکی قوی ہون یہان تک کہ بعض معالجین سے وہ تھا کہ اگر کسی کو صرع

اخرج منہ کرتا تھا بقول بسم اللہ یا بقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور کہتے آنحضرت کہ کہتے تھے اخرج عدو اللہ انا رسول اللہ یعنے نکل دشمن خدا کے من سول اللہ کہ ہون **اور** بعض معالجہ کرتے تھے سات آیۃ الکرسی کے **اور** امر کرتے تھے مصروع کو ساتھ کثرت قرات آیۃ الکرسی کے اور خود نہین کرتے **اور** بعض نے زیادہ

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار الخ سو یعنے محمد فرستادہ خدا ہین اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہین سخت ہین **اور** یا بگذاشتہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسکو فرو

من تہجد کیا ہی **رقیہ صداع** روایت کیا ہے حمید نے طب مین بوسیلہ بعضے اوساتذہ سے کہ اوسنے عبد اللہ سے کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعوذ فرماتے تھے صداع سے

بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ کلھا من شر کل ذی شر اعوذ بوجہ اللہ الکریم وباسمہ العظیم من شر کل ذی شر اعوذ بکلمات اللہ التامۃ کلھا من شر کل ذی شر یعنے شروع کرتا ہون ساتھ نام خدا کے کہ بخشندہ مہربان ہے اور بخشندہ ہے اور ساتھ نام اللہ کے

کہ او پناہ لیجاتا ہے مین ساتھ نام خدا ہی بزرگ کہ بدی ہر بزرگ کی جو شندہ اور بدی گرمی آتش سے **رقیہ وجع الضرس** بیہقی نے کہا ہے

کہ عبداللہ بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد دندان کا پس رکھا دست مبارک اپنا حضرت نے رخسار اوسکی پر جسطرف درد تھا اور کہا سات بار اَللّٰھُمَّ اِذْھِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ فَمَسَحَہٗ بِیَدِہٖ عُوْذَۃً بِتَسْبِیْکِ الْمَلِکِ الْمُبَارِکِ عنہ کہ دور کر یعنے یا اللہ دور کر اوس سے برائی اوس چیز کی کہ پاتا ہو رخسار اوسکی ساتھ دعا اور نکالا رخ پیغمبر اپنے سے کہ صاحب منزلت اور مرتبت ہو برکت دیا گیا نزدیک تیرے ۔ پس شفا دی اوسے خدا تعالے نے پہلے جانے حضرت سے اور روایت کیا ہے سیدتی کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام آئین حضرت پاس اوس حال مین کہ شکایت کرتی تھین درد کی کہ پاتی تھین اپنی دندان مین پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یمنی اپنی کو اور رکھا اوپر سن موجع کے اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِاللّٰہِ اَسْتَشْفِیْکَ بِرَبِّکَ وَبِمَلَائِکَتِہٖ وَقُدْرَتِہٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِنَّ مَرِیْضَکِ لَمْ یُلْدَ غَیْرَ حَتّٰی مِنْ رُوْحِکِ وَکَلِمَتِکِ اَنْ تَکْشِفَ مَا تَلْقٰی فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مِنَ الْاَمْرِ کہ شروع کرتا ہو نام اللہ کا رحمن رحیم کا اللہ سے شفا چاہتا ہو تجھ کو ساتھ فرشتون تیرے اور قدرت تیری اوپر ہر چیز کے پس بیشک مریض تیرا نہین ڈسا گیا مگر حتی یعنی ایسا بیمار ہوا کہ نزدیک تھا کہ مرجاوے مگر تیرے روح اور کلمہ تیرے سے کہ ہے عیسیٰ علیہ السلام اور روح اوسکی سے ہے اور کلمہ اوسکا ہے کہ فرمایا اوسکو کن پس ہوگیا اور دعا کرے تو کہ دور کرے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہ پاتی ہے اور روایت کیا ہے [illegible] اور موہب مین کہا ہے کہ فواد راعرابی سے کہ شکایت کرتا تھا اوسکے پاس درد دانت کا اور [illegible] اوسکو کہ کیا بار ہا اور رکھا اپنا ہاتھ اوپر اوس شخص کے کہ درد کرتا تھا دانت اور پوچھا اوس سے نام اوسکا اور نام اوسکی ماں کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہے تو کہ دانت تیرا درد نکرے پانچ یا سات یا نو سال بعد دلطاف پس اوٹھایا ہاتھ اپنا گردہ کہ ساکن ہوتا درد اوسکا اور یکمشت کرتا مدت مذکور بمقدار یک دم درد نکرتا اور یہ امر شائع اور مشتہر ہوا اوس سے بعد لیکن کوئی دعا معین ذکر نہین کی ظاہر ایسی دعا مانثور مذکور ہوگی یا توجہ کرتا تھا اوپر شیخ کو کوئی دعا پڑھتا تھا واللہ اعلم اور کہا صاحب مواہب نے وہ جو تجربہ کیا گیا ہے وہ ہے کہ لکھے جس رخسارے کیطرف درد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ اور اگر چاہے لکھے وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ رقیہ عسر البول روایت کیا ہے نسائی نے ابی الدرداء سے کہ آیا اوسکے پاس ایک مرد اور کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہوگیا ہے اور پہونچا ہے اوسکو جہاد البول پس تعلیم کیا اوسے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہ سنا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رَبُّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَءُ اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کرے ساتھ اس دعا کے پس رقیہ کیا اوسکے ساتھ اور ہاتھ پھیرا اوسپر تو بند ہوا اور پھر رقیہ شکایت عام مین کہ ہر مرض کے لیے کرین بھی آیا ہے حدیث ابی الدرداء سے رقیہ الحمی روایت کیا ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ

پاس اور وہ دشنام دینی تین بت کو فرمایا آنحضرت صلعم نے دشنام مذمت کو کہ وہ ماموریں ولیکن اگر پاہو تم سکھاؤ ان مین تمکو
کلمات کہ جب کہو تم اون کلمات کو بیجاوی خدا تعالی کے تمارے پس سکھاوے اونکو وہ کلمات اور فرمایا کہ اللّٰھُمَّ اَزْحَرْ جَلَدِیْ الرَّقِیْقِ
وَعَظْمِیَ الدَّقِیْقِ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ آمَنْتِ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ فَلَا تَصْدَعِی الرَّاْسَ وَلَا تَنْتِنِی الْفَمَ وَلَا تَاْکُلِی اللَّحْمَ
وَلَا تَشْرَبِی الدَّمَ وَتَحَوَّلِی عَنِّیْ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ کہا عائشہ رضی نے پس کہا مینون کلمات کو کہ سکھایا مجھے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تپ جیسے رصاحب مواہب کہتا ہے مجرب ہی یہہ رقیہ جیسا کہ دیکھا مینے خط شیخ ابی کے
اور لفظ اوسکی یہہ ہین اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ جَلَدِیَ الرَّقِیْقَ وَعَظْمِیَ الدَّقِیْقَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فَوْرَۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ آمَنْتِ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَاْکُلِی اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِی الدَّمَ وَلَا تَنْزِعِی [illegible] وَانْتَقِلِی اِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ
فَاِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ [illegible] کہا کہ ذکر کیا ہر صاحب المدی اون دو تعویذ
پارہ کاغذ باریک کے بسم اللہ فرمن بسم اللہ مرت بسم اللہ لعلت کہ اور یہہ دو ہر روز ایک ورق کو اور دوائے اوسکو موزہ من
اور نگل جاوے ساتھ پانی کے اور لکھنے قرآن اور اوسکے پینے مین واسطے شفا کے سلف سے ہر نعمت ہی جیسا کہ گذرا اور
ابن ماجہ سے مدخل مین نقل ہے کہ شیخ ابو محمد جرجانی جیسے کہ تھے اوپر بیماروں کے کاغذ کے واسطے تپ وغیرہ کی اور
رکھہ چھوڑتے تھے ایک گوشہ مین پس جسکو ہوتا تھا کچھ لیتا ایک پارہ اوس سے اور استعمال کرتا اور شفا پاتا ساتھہ
اذن حق جل وعلے کے اور اوسمین یہہ دعا لکھتے تھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَمْ یُجَاوِزْھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّاَعُوْذُ بِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ وَبَرَءَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ رقیہ جراح
صاحب ادالمعانی نے لکھا ہے کہ لکھی اوپر بیمار کے آیۃ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَھُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّجَعَلَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُھُوْرِہٖ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْہِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَ رقیہ ولادت اور اوس چیز سے کہ مجرب ہی عسر ولادت کو ایک
جماعت نے روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل سے کہا دیکھا مینے اپنے باپ کو لکھتے تھے اوس وقت
کہ دشوار ہو کسی عورت پر ولادت جام سفید یا چینی لطیف مین مدت ابن عباس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا مینون
کوئی معبود مگر خدا بردبار بخشندہ منزہ او پاک ہے خدا پروردگار عرش بزرگ کا شکر او سپاس اوس خدا کو کہ پروردگار
ہر عالم کے لوگو نہ گویا وہ جب دیکھینگے وہ چیز کہ وعدہ دیے گئے ہین نہ درنگ کرین مگر وقت شام یا چاشت

اوسکی ۔ خلال نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوبکر مروزی نے کہ آیا امام احمد پاس ایک مرد کہا یا ابا عبداللہ لکھہ کوئی چیز ایک عورت کے لیے کہ سخت ہوئی اوسپر ولادت مدت دو دن سے کہا کہ اوسکو کہ لاوے جام واسع اور زعفران کہا خلال نے دیکھا مینے اوسکو کہ لکھتا تھا بہتوں کے لیے **اور** مدخل مین کہا ہے کہ لکھی کورے باسن مین اُخْرُجْ اَیُّهَا الْوَلَدُ مِنْ بَطْنِ ضَیِّقٍ اِلٰی سَعَةِ هٰذِهِ الدُّنْیَا اُخْرُجْ بِقُدْرَةِ الَّذِیْ جَعَلَكَ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ اِلٰی آخِرِ سُوْرَةِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ دھوے اوسکو عورت اور جاوے اپنے مونہہ پر کہا شیخ جرجانی نے لیا مینے یہہ رقیہ بعضے بزرگون سے اور نہ لکھا مینے اوسے کسیکے لیے مگر وہ کہ رستگاری پاے اوسیدم **اور** روایت کیا گیا ہے ابن عباس رض سے کہ آندے عیسٰی علیہ السلام اوپر ایک عورت کے حال آنکہ متعرض زمین پر پڑی تھی بچہ اوسکے پیٹ مین پس کہا اوس عورت نے اسے روح اللہ دعا کر میرے لیے کہ چھڑاوے خدا مجھے اس محنت سے کہ مین اوسمین گرفتار ہون پس کہا عیسٰے علیہ السلام نے یَا خَالِقَ النَّفْسِ وَ یَا فَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَ یَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خلقتہا کہ یعنے ای پیدا کرنیوالے نفس کے اور چھڑانیوالے نفس کے نفس سے اور ای برآرندہ نفس کے نفس سے رہائی دی اوسے خلاصی دالا اوس زن نے ولد کو اور اوسی کہا شیخ جرجانی نے جسکی عورت پر دشوار ہو ولادت لکھی اوسکو اوسکے لیے **رقیہ شفا** اور اوس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہے رعاف کے لیے وہ کہ لکھا جاوے ہاتھہ سے پیشانی مرعوف پر وقیل یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَ یَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ ۔ یعنے اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بند ہو اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا حکم ۔ اور جائز نہین کتابت اوسکی ساتھہ خون راعف کے جیسا کہ یعنے جہال کرتے ہین اسواسطے کہ خون نجس ہے پس نہین جائز کہ لکھا جاوے ساتھہ اوسکو کلام اللہ

رقیہ واسطے ہر درد و بلا کے ابان بن عثمان اونہون نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو کوئی کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ بنام خدا کہ ایسا ہے کہ نہین ضرر کرتی ساتھہ اوسکے نام کے کوئی چیز نہ زمین اور نہ آسمان مین اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ تین بار وقت شام کے نہ پہنچے اوسے کوئی بلا سے ناگہانی صبح تک اور اگر صبح کو کہے نہ پہونچے شام تک کہا راوی نے پس پہونچا ابان بن عثمان کو فالج پس نظر کیا اوسمین جسنے کہ سنی تھی یہہ حدیث ابان سے تعجب اور اسکا پس کہا ابان نے کیا دیکھتا ہی تو میری طرف بخدا سوگند دروغ نہین باندہا مینے عثمان پر اور نہ دروغ باندہا ہے

عثمان نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ولیکن آج جس حالت مین کہ مین گرفتار ہون بسبب عصیان کی کہ فراموش کیا
مینے پر سہنا اوسکا - روایت کیا اوسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **رقیہ**
کہ حاصل ہووی بسبب اوسکے معافات ستر بلاسی روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۷ دس مرتبہ پاک کیا جاویگا گناہون سے
گویا کہ مان کے پیٹ سی پیدا ہوا ہے اور عافیت دیا جاویگا ستر بلاؤن دنیا سے کہ جنون اور جذام اور برس اور رنج
اونکے سے ہے **اور** ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بہت کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۷ اسواسطے کہ کنز جنت ہی کہا کھول نے جو کوئی کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا
مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ دور کرے اوس سے خدا تعالی ستاسی باب ضرر کہ ادنی اوسکا فقر ہے **اور** روایت کیا ہے
طبرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
کَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَۃٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُہَا الْہَمُّ ۷ کما فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے کہا نہین بازگشت
اور نہین قوۃ مگر ساتھ اللہ کے ہووی دوا ننانوین درد سکہ آسان تر اونکا اندوہ ہے **اور** حدیث دوسری مین بروایت
ابو موسی آیا ہے کہ جو کوئی کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۷ ہر روز سو مرتبہ نہ پہونچے اوسے ہرگز فقر **اور** یہی آیا ہی جب پہر رنگ
اور کشش کرے رزق چاہیے کہ اکثر کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ **اور** امام جعفر بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سی اونکے
باپ اونکے دادا علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہے
ہر روز و شب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۷ ہووے اوسکو امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کشادہ ہووے
اوسکے لیے دروازہ بہشت کا اور کشادہ ہووے دروازہ دوزخ کا **اور** بعض روات اس حدیث نے کہا ہے اگر جنت کرین دو اسطے
اس حدیث کی حین تک بہت نہووے ذکر کیا ہے اسکو عبد الحق نے کتاب الادب النبوی مین **رقیہ وسوء طعام**
روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کوئی جسوقت طعام رکھا جاوے بسم اللہ خیر الاسماء
فی الارض والسماء لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ فِیْہِ رَحْمَۃً وَشِفَاءً ضرر نکرے اوسکو کوئی چیز **رقیام الصبیان**
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے ان پیدا ہو فرزند پس اذان
کہی اوسکے گوش راست مین اور اقامت گوش چپ مین زیان نکرے اوسے ام الصبیان روایت کیا اوسی ابن السنی نے

اور ذکر کیا اوسی عبدالحق نے طب نبوی مین **اور** ام الصبیان ایک رنج ہی کہ لاحق ہوتا ہے اولاد کو اور بسا اوقات دبالیتا ہے اوسکو اور گرتا ہی اوسپر اور سرتاذین مین وہ ہے کہ اول جو کہ اوسکے گوش مین آوی کلمہ شہادت ہو اور کبریا اور عظمت اوسکی پس یہہ گویا تلقین ہے اوسکو شعائر اسلام سے بوقت آنے اوسکے دنیا مین جیسا کہ تلقین کیا جاتا ہے کلمہ توحید نزدیک خروج اوسکے دار دنیا سے اور بہی شیطان بہاگتا ہے کلمات اذان سے **رقیہ حفیظہ رمضان**

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰہُ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یَا اَللّٰہُ مُحِیْطٌ بِہٖ عِلْمُکَ وَبِہٖ یَسْفَلُوْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ طٰہٰ مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اللہ اور نہین بہیجا ہی تجہے مگر بشارت دینوالا اور ڈرانیوالا ۱۲ اور بعض نسخون مین بجای یسفلبون کے یعلمون واقع ہوا ہے اور یعنی علمہ بفتحتین کی سرگشتگی اور دہشت اور تیزی اور جدا اور حرص اور پلیدی نفس اور زحمت حمار کی آئی ہین واللہ اعلم صاحب مواہب کہتا ہی کہا ہمارے شیخ سے مشہور ہوا ہے بلادمین اور مکہ اور بصرہ اور مصر و مغرب اور سب شہرون مین کہ یہہ حفیظہ رمضان ہے نگاہ رکہتا ہی غرق و حرق و برق اور تمام آفات سی اور لکہا جاتا ہے آخر جمعہ مین رمضان سے اور سب لوگ اوسی لکہتے ہین جسوقت کہ خطیب خطبہ پڑہتا ہی اوپر منبر کے اور بعضے بعد نماز عصر کے **اور** کہا ہی کہ یہہ بدعت ہی نہین اصل اوسکی اگرچہ واقع ہوا ہے کلام غیر واحد مین اکابر سے اسکا ورود حدیث ضعیف مین اور تھے حافظ ابن حجر انکار کرتے تھے اوسکو جدا اینے بہت یہانتک اثنای خطبہ مین منبر پر کھڑے ہوے جسے دیکہتے کہ کہتا ہے اوسکو کہتے تھے قَبَّحَکَ اللّٰہُ وَاَخْزَاکَ انتہے زشت کیجیو تجہے خدا یہہ کیا بدعت ہی آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا۔ **وصل** ولیکن طب آنحضرت صلعم ساتھہ ادویہ طبیہ کے بہت ہی اور اکثر امراض مین واقع ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ طب آنحضرت صلعم ساتھہ وحی کے ہو اگر بعض مواضع مین بقیاس اور اجتہاد اور تجربہ کے بہی ہو بعید نہین اور ہینے اقتصار اوپر ادویہ روحانیہ کے کیا بجہت ہونے اونکے اتم اور اعلے اور اخص اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ باب عسل مین درباب علاج اسہال بعسل واقع ہے اوس جگہہ کلام ہی نقل کرین ہم اوسکو صحیحین مین حدیث ابی سعید خدری سے آیا ہے کہ آیا ایک مرد پاس آنحضرت صلعم کے اور کہا بہائی میرا شکایت کرتا ہے شکم اپنے سے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جاری ہے شکم اوسکا پس امر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو ساتھہ پلانے شہد کے پس پلایا اوسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق یعنے روانگی شکم پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ کہا ہے حق تعالے نے اور دروغ کیا شکم بہائی تیرے

۲ نسخون نسخون کی ای قرا نسخین قرا ای قرا بفتحتین مصدر بمعنی توحش و دہش جاحظ والاہوری ای قرا بفتحتین کسی کو علتہ الاہوری والبعیدی علتہ الاہوری ای قرب ہی کہ غالب ہو دین پر مسلمان اور ہیا تعلم الاتی ہی اور ایا ہی ہی اور ایا ہی ہی قرآن کا اور ہی ہی کرا اور ہی ۱۲

اور روایت مسلم مین آیا ہے کہ تین بار امر کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ پلانے شہد کے پس آیا وہ مرد چوتھی بار پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ساتھ پلانے شہد کے پس زیادہ ہوا استطلاق اور روایت احمد مین آیا ہے کہ مرتبہ چہارم مین ساتھ پلانے شہد کے امر کیا تندرست ہو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ چہارم مین صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ سچ کہا خدا نے اور جھوٹ کہا شکم بھائی تیرے نے کہا ہے کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہین کذب کو جای خطا مین کَذَبَ سَمْعُکَ یعنی خطا کی اور نپائی حقیقت اوس پیر کی کہ کہا گیا اوسکو پس معنی کَذَبَ بَطْنُہٗ یعنے صلاحیت نرکی قبول شفا کی بلکہ خطا کی اوس سے کذا قیل اور امام فخرالدین رازی نے کہا ہے شاید کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانا ساتھ نوردی کے کہ عسل ظاہر ہونا نفع اوس کا اور جب ظاہر نہوا فی الحال گویا جاری ہوا مجری کذب کی اسی جہت سے اطلاق کیا گیا اوسپر لفظ کذب اسکے۔ اور بعض ملاحدہ نے اعتراض کیا ہی اس جگہ اور کہا ہے کہ عسل مسہل ہی پس کیونکر کہا جاوے کہ کیونکر دافع اسہال ہے اور جواب دیا گیا ہی کہ یہ سخن اوسکے قائل سے صادر ہوا ہے اور مصدوق بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ کا ہی اسواسطے کہ اتفاق رکھین اطبا کہ مرض واحد مختلف ہوتا ہے علاج اوسکا باختلاف مین اور عادت اور زمان اور غذای مالوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کی اور اسہال کبھی حادث ہوتا ہی ناگوارے طعام سے کہ ناشی ہوتا ہے سوء ہضمی سے اور اتفاق رکھین کہ علاج اسکا چھوڑنا طبیعت کا اوسکے فعل پر ہے پس اگر محتاج ہے طرف مسہل کے امداد اور اعانت کیا جاوی اوسپر اگر علیل مین قوت ہے پس گویا یہہ مراد استطلاق اوسکے بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر کیا اوسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باستعمال عسل واسطے دفع فضول کہ جمع ہوئی تھی نواحی معدہ مین اخلاط لزج سے کہ منع کرتے تھے استقرار غذا کو اور معدہ مین رہنے اور پڑے رہین جب لپٹ جاتے ہین اونمین اخلاط لزج فاسد کرتے ہین معدہ کو اور اوس غذا کو کہ واصل بمعدہ ہی پس دوا اوسکی باستعمال شی جالی چاہیے کہ پاک کردے معدہ کو اخلاط سے اور نہین کوئی چیز نافع تر اس باب مین عسل سے خصوصًا اگر آمیختہ ہو ساتھ پانی گرم کے اور تکرار امر مین ساتھ پلانے شہد کے ایک نکتہ لطیف ہی اسواسطے کہ دوا چاہیے کہ اندازہ اور کمیت مین بحسب حال مرض کے ہووے تا اگر اوس سے قاصر آوے بکلی مرض کو زائل نکرے اور اگر زائد آوی قوی کو ساقط کرے اور مرض کو زیادہ اور مضرر دوسرا پیدا کرے اور جوہر نوبت مین اتنا شہد نہ دیا کہ مادۂ مرض ہی مقاومت کرکے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور امر باعادہ پلانے عسل کے فرماتے تھے تا بقدر حاجت پہونچا اس جہت سے فرمایا

صدق اللہ وکذب بطن اخیک اور یہہ صاحب ہی کثرت مادہ فاسدہ سی اور جب آخر مین اس قدر دیا کہ اخراج مادہ اور دفع مین کافی اور وافی تھا نفع اوسکا ظاہر ہوا پس قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب بطن اخیک مین اشارہ ہی ساتھہ اوسکے کہ یہہ دوا نافع ہے بقای ربح جہت قصور دوا سی شفا مین نہین بلکہ از بہت کثرت مادہ فاسدہ کے ہے پس اسی جہت سی امر کیا باعادہ شرب عسل کیواسطے استفراغ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ عسل کبھی جریان کرتا ہی بسرعت طرف عروق کے اور نفوذ کرتا ہے اوسکی ساتھہ اکثر غذا اور اور ابول کرتا ہی پس قبض کرتا ہی اور کبھی باقی رہتا ہی معدہ مین پس پراگندہ کرتا ہی اور لذع معدہ کو تا آنکہ دفع کرتا ہی طعام کو اور سہال دیتا ہی بطن کو پس انکار وصف عسل کا باسہال قصور عقل منکر سے ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین عسل کو واسطے اس مرد کے چار قول مین ایک حمل کرنا آیت کا عموم پر شفا ہیہ اور ساتھہ اسکے اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے اپنے قول مین صدق اللہ وای راست فرمایا اللہ نے اپنی قول مین فیہ شفاء للناس ۔ یعنی شہد سی شفا ہے لوگون کے لیے پس آگاہ کیا اس حکمت پر اور ملقی بقبول کیا اوسکو پس شفا دیا گیا باذن اللہ ۔ ثانی وہ کہ وصف مذکور بنا بر الف عادت اونکی تہا مداوی بعسل مین اندر سب امراض کے ۔ ثالث وہ کہ اسہال بسبب ہیضہ شاید جیسا کہ گذرا رابع وہ کہ محل تو کہ امر بطبخ عسل تہا پیش از شراب یا سواسکے کہ وہ مقصد بالغم کرتا ہو پس شاید کہ اوس مرد نے اول بر طبخ استعمال کیا اور قول ثانی اور رابع ضعیف ہین اور تائید کرتے ہین قول اول کو حدیث ابن مسعود علیکم بالشفائین العسل والقرآن یعنے اختیار کرو اور لازم پکڑو اپنے پر دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہی اخراج کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ہے ابن شیبہ اور حاکم نے بطریق موقوف کہ رجال اوسکے رجال صحیح ہین اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سی آیا ہے کہ جب شکایت کرے اور ایک روایت مین جب چاہی تم مین سے کوئی شفا چاہی کہ بخشوالی اپنی بی بی کے مہر سی کچھہ چیز اور خریدی اوسکا شہد اور لکہی آیت کتاب اللہ کو کاسہ مین اور دہووی اوسکو آب باران مین اور خلط کرے ساتھہ عسل کے شفا دیوی خدا تعالی اوسکو اور بعض علماء اوسکی توجیہ مین کہا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا ہی ونزل من القرآن ما ہو شفاء اور فرمایا آیہ وانزلنا من السماء ماء مبارکا یعنے اوتارا ہمنے آسمان سی پانی برکت دیا گیا اور دوسری جگہہ ماء طہورا اور آیہ فان طبن لکم عن شیء منہ نفسا فکلوہ ہنیئا مریئا یعنے اگر دیوین تمہارے ازواج بخوشی خاطر اپنے مہر سی کچھہ پس کہاؤ اوسکو رچتا پچتا اور فرمایا باب شہد مین فیہ شفاء للناس پس جب ساتھہ ان سب اسباب کے شفا جمع ہوئے امید حصول اوسط بفضل خدا غالب آوی وہو الشافی اللہم شفنا شفاء عاجلا بحق القرآن العظیم وبرکۃ نبیک الکریم ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ای اللہ شفا دے مجکو شفا شتاب ساتھ حق قرآن بزرگ کے اور ساتھ برکت نبیؐ اپنے کے کہ کریم ہی یا اللہ رحمت نازل کر اوپر اور سلام **وصل** بتعبیر رویا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جانا چاہیے کہ تعبیر بمعنے تفسیر ہے عبرت الرویا بتخفیف و تشدید دونو آیا ہے اور تشدید واسطے مبالغہ کے ہی **اور** رویا بضم راو سکون ہمزہ وہ جو دیکھی شخص خواب مین اور بیان حقیقت سو یا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کی شرح مشکوۃ مین کیا گیا ہے۔ یہان وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے۔ کتاب مواہب مین وارد ہوا ہے ذکر کیا جاتا ہے۔ قاضی ابوبکر بن العربی نے کہ اعاظم علماء مالکیہ سے ہے کہا ہے کہ رویا ادراکات ہین کہ پیدا کرتا ہی خدا تعالی بندہ کے دل مین اوپر ہاتھ فرشتہ یا شیطان کے یا اونکے حقائق یا اونکی تعبیرات **اور** حاکم اور عقیلی نے روایت کیا ہے کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا ابا الحسن دیکھتا ہی مرد رویا پس بعض اوس سی سچا ہوتا ہی اور بعض جھوٹا فرمایا البتہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی عبد اور امۃ کہ خواب کرے پس پر ہوتا ہی ساتھ خواب کے مگر وہ کہ باہر آتی ہے اوسکی روح طرف عرش کے پس وہ کہ بیدار نہین ہوتا پایان عرش وہ رویا ہی کہ صادق آتا ہی اور وہ کہ بیدار ہوتا پایان عرش کاذب آتا ہی اور فرہی اس حدیث کو صحیح نہین جانتا **اور** ربن حدیث لایا ہی کہ رویاے مومن ایک کلام ہی کہ کرتا ہی اوسکو پروردگار تعالی و تقدس **اور** حکیم ترمذی نے لکھا ہی کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تعالی **آیہ** وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ مین کہا ہے مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ ای فی المنام اور خواب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا وحی ہی بخلاف غیر اونکے پس وحی مین خلل نہین راہ پاتا اسواسطے کہ وہ محروس ہی بخلاف رویا غیر انبیا کے کہ کبھی حاضر ہوتا ہے اوسکو شیطان **اور** بخاری مین حدیث انس سی لایا ہے کہ رویا ہی حسنہ مرد صالح سی ایک جزو ہے چھیالیسوین جزو نبوت سے **اور** اس جگہ اشکال کیا ہے کہ ہونا رویا کا جزو نبوت کیا معنی رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوئی بموت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** جواب دیے ہین کہ رویا اگر واقع ہے نبیؐ سے جزو ہے اجزاء نبوت سی اوپر مجاز کے ساتھ اعتبار تشبیہ رویا نبوت کی افادہ علم مین **اور** امام مالک سی پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کر سکتا ہی کہا بہ نبوت یاری کرتا ہے بعد ازان کہا اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّۃِ مراد اوسکی وہی تشبیہ رویا ہی ساتھ نبوت کی جنہ اطلاع سے اوپر بعض غیوب کے **اور** حدیث عائشہ رضہ مین آیا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ باقی نرہا میرے بعد میراث سی مگر رویا **اور** قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہی کہ حقیقت اجزاء نبوت کو نہین جانتا ملک یا نبی اور وہ جو ارادہ کیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی مقدار ہے کہ رویا ایک جزو ہی اجزاء نبوت سے فی الجملہ اسواسطے کہ اوسمین اطلاع ہے اوپر غیب کی غیوب سی ساتھ ایک وجہ کے وجوہ سی لیکن تفصیل نسبت مخصوص ہے۔

ساتھ معرفت اوس شخص کے نبوت کو اور اس روایت مین بھی روایات مختلف آئی ہین بعض مین جزء بتیالیس سی اور بعض مین ستر سی اور بعض مین چھتر سے اور بعض مین چھبیس ۲۶ سی اور بعض مین چوبیس سے پس وثوق اوسکی صحت کا نرہا اور مشہور ستہ واربعین ہے اور بعضون نے واسطے روایت مشہور کے ستہ واربعین ہی ایک مناسبت پیدا کی ہے اور کہا کہ حق تعالی نے وحی بھی طرف اپنی پیغمبر صلعم کے چھ مہینے منام مین بعد ازان بیقظہ مین مدت حیات تک اور مدت دو زنبوت تمام تیئیس سال ہے اور بنسبت چھ مہینے کے ساتھ تیئیس سال کے نسبت ایک جزو کی ہے ساتھ چھیالیس کے اور یہہ وجہ مناسب اور معقول ہی اگر ثابت ہو وحی ابتدای نبوت مین چھ مہینہ منام مین سو دوسرے جان کہ حدیث مین آیا ہے اَصْدَقُ الرُّؤیَا بِالْاَسْحَارِ یعنی راست ترین رویا کا وہ رویا ہی کہ دیکھو وقت سحر رواہ الترمذی والدارمی اور مسلم حدیث ابی ہریرہ رضی لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ متقارب ہوے زمان دروغ نہووے رویا مسلم کا اور راست ترین رویا کا تم مین سی راست ترین تمہارے بات مین اور معنون اقتراب زمان مین دو قول ہین ایک وہ کہ معنے اوسکے تقارب زمان لیل ونہار ہی اور وقت استوار اون دونون کا ایام ربیع مین ہی کہ وقت اعتدال طبائع اربع کا ہی اور یہی ہی عبارت قوم کی اور ظاہر وہ ہی کہ ایام خریف کو بھی کہین کہ وقت تحویل میزان ہی اور وقت استوای لیل و نہار اور معبران خواب بھی اس امر پر ہین کہ اصدق رویا نزدیک اعتدال لیل و نہار اور ادراک اشمار کے ہے اور اس جگہہ بحث ہی اسوجہ پر کہ فائدہ تقیید کا ساتھہ مسلم کے کیا ہی اسواسطے اعتدال طبائع اسوقت مین مسلم نہین ہی بلکہ دونو برابر ہین — جواب اوسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دائرہ اعتبار سے ہی اور اطلاق صدق کا اوسکے رویا پر ممنوع اور قول دوسرا وہ کہ مراد باقتراب زمان انتہی اوسکی مدت کا ہی نزدیک قیام ساعت کے اور تائید کرتی ہی اوسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھ لفظ فی آخر الزمان لا تکذب رؤیا المؤمن ۵ کے لایا ہی یعنے آخر زمانہ مین خواب مومن کا جھوٹہ نہین ہوتا اور شیخ عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے مشائخ سے سنا ہی کہ مراد اقتراب زمان موت ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد زمان مذکور سے زمانہ مہدی علیہ السلام ہی کہ زمانہ بسط عدل اور کثرت امن و فراخی خیر اور رزق کا ہی اور بعض کے نزدیک زمان عیسے علیہ السلام بعد قتل دجال کے اور یہی حدیث مین آیا ہی کہ جب دیکھو کوئی تمہارے خواب مین شی محبوب پس وہ جانب خدا سی ہے چاہیے کہ حمد کرے خدای عزوجل کی اور تحدیث کرے وہ خواب اور اگر دیکھے شیئے منکر و مرغوب ناخوش پس وہ وسوسہ شیطان سے ہے استعاذہ چاہیے ساتھہ خدا کے اوسکے شر سے اور ذکر نکرے اوسکا کسیکے روبرو ضرر نہین کرتا — روایت کیا اسی بخاری نے — اور روایت مسلم مین آیا ہی کہ خواب بد شیطان سے ہے خبر نکرے اوسکی کسیکو

اور تف کرے بجانب ہاتھ بائین سے تین بار اور تعوذ شیطان سے اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ سو وی کروٹ بدل کر اور ایک روایت مین ہے کہ نماز پڑہی اور تحدیث نکری مگر سامنی دوست کی یا عالم ناصح کے اور پڑہی آیۃ الکرسی اور بہی آیا ہی کہ رویا اوپر پاؤن پرندہ کے ہی یعنے اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا تا آنکہ تعبیر نکیا جاوی اور جب تعبیر کیا جاوے واقع ہوتا ہی پس چاہیے کہ تعبیر بخیر کرے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہا آئی ایک عورت حضرت صلعم پاس اور عرض کیا کہ زوج میرا غائب ہی اور چہوڑا ہی مجہے حامل خواب تین دیکہتی ہون کہ ستون میری گہر کا شکستہ ہی اور جنی ہون لڑکا اول کہا آنحضرت صلعم نے پہر آوی خاوند تیرا ان شاء اللہ تعالی صحیح اور سالم اور جنی تو لڑکا نیکوکار۔ اور اتفاقا یہی عورت بار دیگر آئی اور حضرت صلعم کو گہر مین نہ پایا اور مینے قصہ خواب کا اوس سے پوچہا پس کہا خواب اپنا اور کہا مینے تعبیر خواب وسکی کہ اگر خواب تیرا سچا ہے مرے زوج تیرا اور جنی تو لڑکا بدکار پس بیٹہی یہہ عورت اور روئی پس آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا بازرہ ای عائشہ اور ایسا مت کرو جب تعبیر کہو کسی مسلمان کی خواب کی تعبیر کو بخیر اور حمل کرو اوپر خیر کے اسواسطے کہ رویا واقع ہوتا ہی جس چیز پر ساتھ اوسکے تعبیر کیا جاوے اور یہی آیا ہی کہ معبر پیش از تعبیر خیر لنا و شر لاعدائنا کہے یعنے بھلائی ہمارے لیے اور برائی ہمارے دشمنون کے لیے بعد ازان تعبیر کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یون نہین کرتے تہے اور کہا ہی کہ آداب عام سے وہ ہی کہ نہ کہے خواب کی تعبیر نزدیک طلوع آفتاب اور نزدیک غروب وسکے اور نہ وقت زوال اور نہ رات مین۔ ایسا ہی لایا ہے صاحب مواہب مدوجہ اوسکی ظاہر نہین اور کوئی حدیث بہی اس باب مین نقل نہین کی اور اگر کہین کہ یہہ اوقات مکروہ ہین کہ نماز انمین مکروہ ہی پس وقت استوا بہی ذکر کرنا چاہیے مگر ساتھہ ذکر زوال کے اشارہ طرف اوسکی کیا پس وجہ منع لیل مین کہا ہی اور تحقیق ثابت ہوا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلعم بیشتر فجر ہی عود فرماتے پوچہتے صحابہ سے آیا دیکہا ہی کسیے تمین سے کوئی خواب آج رات پسند کرتا امین سے اپنا خواب جو دیکہتا تہا اوتعبیر فرماتے اوسکی آنحضرت صلعم اور بعض علماء کہا ہے کہ تعبیر رویا نزدیک صبح کے اولی اور اقرب ہی نسبت قرب عہد کے نسبت باوقات دیگر کے جہۃ حفظ صاحب رویا کے رویا کو بسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن حاضر کا اوسوقت مین بکثت طیب ہوا اور نورانیت قلب و قلت شغل ساتھہ فکر کے امور معاش مین اور جملہ آداب ای سے وہ ہے کہ صادق اللہجہ ہووے اور باوضو سووے اور پہلوی راست پر جیسا کہ سنت ہی سونے مین اور پڑہی وقت سونے کے سورہ والشمس اور واللیل اور والتین اور سورہ اخلاص اور معوذتین اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الْاَحْلَامِ وَاَسْتَجِیْرُ بِکَ مِنْ مَلَاعِبِ الشَّیٰطِیْنِ فِی الْیَقْظَۃِ وَالْمَنَامِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رُؤْیَا صَادِقَۃً نَافِعَۃً حَافِظَۃً غَیْرَ مَنْسِیَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اُحِبُّ ۵ اور چاہیے کہ دشمن اور جاہل پر عرض خواب نکرے تا بعلت جہل اور باعث عداوت عمل اوپر غیر جانب خیر کے نکرے اور تمامہ رویا منحصر در قسمین ہے

۵ باب الرویا حق ہی مین یہہ حدیث ہمون سے بہی مروی ہی اور حدیث ابن ماجہ کی ہی کہ رویا مومن کی ایک جزو ہی چھیالیس جزو سے نبوت کی اور حدیث ابن ماجہ کی ہی کہ رویا مومن کی ایک جزو ہی ستر

ایک ضغاث احلام اور وہ خوابہای پریشان اور کاذب جیساکہ کسیکو بیداری مین خیالات فاسد پریشان خاطر مین پھرتے ہین **اور** ضغث لغت مین بمعنی خس و خاشاک بہم آمیختہ کے مستعمل ہے **اور** صراح مین ضغث دستہ گیاہ خشک و تر بہم آمیختہ کو کہین - اضغاث احلام خوابہای شوریدہ **اور** اس قسم کا رویا معتبر نہین اور تعبیر نہ کہے اور گاہی بحبت تلاعب شیطان ہوتا ہی تا محزون اور اندہگین کرے رای کو نہ دیکھے کوئی دیکھی کہ کٹ گیا سر اوسکا اور وہ پیچھے اوسکے جاتا ہی یا مردہ ہی یا چاہ ہولناک مین گرا ہی کہ خلاصی اوس سی ناممکن ہی - قسم دوسری رویای صادقہ ہین مثل رویای انبیا و صلحا و تابعین کے اور کبھی اونکے غیر سے بھی بر سبیل ندرت اتفاق پڑتا ہی **اور** بیان و عبارت مین رویای صادقہ اور رویای صالحہ اور ظاہر مین دونو کے ایک معنی ہین اور بعضے فرق کرین کہ صادقہ وہ کہ راست ہو اور صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور حسب دلخواہ دیکھے اور یہ رویای انبیا اور صالحین مین بنسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر دلخواہ نہ پڑی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احد دیکھا کہ گائون کو ذبح کرتے ہین اور اپنی شمشیر مین دیکھا کہ رخنہ پڑگیا ہی پس تعبیر فرمایا ذبح بقر کو ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچا اونکے اصحاب کو اوسدن مین اور رخنہ شمشیر کو تعبیر کیا ساتھ ماری جانی ایک کی اہل بیت سی اونکے یعنے حمزہ بن عبد المطلب **اور** سب لوگ تین قسم ہین مستور الحال اور غالب و نیز استوار صدق و کذب ہی **اور** فسقہ اور غالب و نیز اضغاث ہین اور نادر ہی اوپر اونکی صدق **اور** کفار صدق اونکا نہایت نادر ہی اور بعض کفار سے صادق بھی اتفاق پڑتا ہی جیسا کہ خواب صاحبی السجن کا ساتھ یوسف علیہ السلام کے اور رویا اونکے بادشاہ کا اور سوائے اسکے **اور** حدیث مین آیا ہی کہ اَصدَقُ الرؤیا بِالاَسحَارِ ہ اور امام جعفر صادق سی مروی ہے کہ اسرع رویا تاویل مین رویا رقیلہ ہی **اور** محمد بن سیرین سی نقل کیا ہے کہ کہا رویا نہار مثل رویای لیل ہے اور نسا رحکم رجال کا کہین **اور** بعض نے کہا ہی کہ زن جب دیکھے کوئی چیز کہ وہ اوسکی اہل نہین وہ رویا اوسکی روح سے ہے اور ایسا ہی رویا عبد کا واسطے سید کے اور رویا طفل کا مان باپ کے لیے واللہ اعلم **وصل** رویا اور تعبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی بہت ہین از انجملہ رویت لبن اور تعبیر اوسکی بعلم **اور** بخاری حدیث ابن عمر سے لایا ہی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے اوس اثنا مین کہ مین خواب مین تہا لایا گیا میری پاس قدح شیر پس پیا مینے اوس شیر سے تا آنکہ دیکہتا ہو مین سیرابی اوسکی کہ باہر آتی ہے ناخونون سی **اور** ایک روایت مین یون آیا ہی کہ پیا مینے شیر کو تا آنکہ پاتا ہون مین اوسکو کہ روان ہوتا ہی میری رگون مین درمیان گوشت اور پوست کے پس دیا مینے وہ کہ زیادہ رہا اوس سی عمر کو عرض کیا صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اوسکی آپ نے یا رسول اللہ صلعم کہا ساتھ علم کے **اور** از انجملہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے قمیص کو اور تعبیر اوسکی ساتھ دین کے حدیث بخاری مین ابی سعید خدری سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت صلعم نے اوس درمیان مین کہ مین خواب مین تہا دیکھتا ہون مین لوگونکو

کہ عرض کیے جاتے ہین میری اوپر اور اونکے بدن پر پیراہن ہین بعض اون پیراہنون سے ہو پہنچتا ہی پستان تک اور بعض اوس سے دون اور گذرا جیسے عمرؓ بن الخطاب اور اوپر پیراہن ہے کہ کھینچتا ہی اوسکو یعنے دراز زمین تک **اور** دون دو احتمال کہو ایک وہ کہ کوتاہ تر اوس سے جیسا کہ ساتھ حلق کے چسپیدہ ہو دوسرا وہ کہ پایان تر اوس سے ہو جیسا کہ ناف تک پہونچا ہو پس دراز تر پہلے سے ہوگا اور موید اس احتمال کا ہی وہ جو روایت کیا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ بعض اونسے وہ تہا کہ قمیص اوسکا نا ف تک ہی اور بعض کا زانو تک اور بعض کا انصاف ساق تک **اور** اصل اس باب مین قول حق تعالی ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ کہ یعنے پوشاک پرہیزگاری یہہ بہتر ہے - **اور** بعض نے کہا ہے کہ وجہ وہ ہی کہ دین ساتر ہے برہنگی جہل کو جیسا کہ قمیص ساتر عورت بدن کو پس جسکا قمیص ہو پہنچا ہی ہوئے تک ڈہانپتا ہی دل اوسکا کفر سے اگرچہ ارتکاب معاصی کرتا ہے **اور** وہ کہ پایان تر ہی اور شرمگاہ اوسکی ظاہر ہے اور پاکیزگی کرتا ہی طرف معصیت کے **اور** وہ کہ پاؤن تک پہونچا ہی وہ شخص ہے کہ ڈہانپا گیا ہے ساتھ تقوے کے جمیع وجوہ سے **اور** وہ جو کھینچتا ہی قمیص کو اپنی زیادہ اسپر سے ساتھ عمل صالح کامل کے **اور** مراد بلباس یا تمام مومنین ہوون یا خصوص امت مرحومہ محمدیہ بلکہ بعض اونسے **اور** مراد ساتھ دین کے تحلی کرنا بمقتضا اوسکے ہی حرص سے اوپر امتثال اوامر کے اور اجتناب نواہی سے اور تھا حضرت عمرؓ کو اس باب مین مقام عالی **اور** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل دین متفاضل ہین دین مین ساتھ قلت اور کثرت اور قوت اور ضعف کے **اور** راز انجملہ رویت سوارین کا دستہای مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونمیرا اوسکو ساتھ کذابین کے - ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین خواب مین تہا ناگاہ دیدیے گئے مجھے خزانے زمین کے کہ کنایہ ہے خزائن کسریٰ اور قیصر اور غیرہا سے کہ فتح کیے گئے حضرتؐ کی استد **اور** احتمال رکھے کہ مراد معادن ذہب و فضہ ہون فرمایا پس رکھی گئے میرے دونون ہاتھون مین دو سوار طلا سے پس گران اور مکروہ معلوم ہوا مجھ اور رانہ و گمین کیا مجکو پس حی کیا گیا میرے طرف کہ نفخ کرون سوارین کو پس نفخ کیا یعنے اونمین پس گئی سوارین **اور** ایک روایت مین آیا ہی کہ اوڑ گئی پس تاویل او تعبیر کیا یعنے سوارین کو ساتھ اون دو کذاب کے کہ مین درمیان اونکے ہون - ایک صنعا - اور دوسرا صاحب یمامہ کہ دعوی پیغمبری کا کیا - ایک سو عینی کہ مین مین دعوی نبوت کیا اور ہلاک کیا اوسی فیروز دیلمی نے پیش از وفات آنحضرت صلعم اور وحی نازل ہوئی اوسکے قتل کے حضرت پر مرض موت مین قبل رحلت پس خبر دی اوسکے قتل کی اور فرمایا قَتَلَهُ اللّٰهُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فَیْرُوزُ اللّٰهُ قَتَلَهُ کی اور فرمایا فَازَ فَیْرُوزُ دوسرا مسلمہ کذاب کہ دعوی کیا یمامہ مین کہ ایک بلد ہی حجاز سے پس مارا گیا خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور قصہ اوسکا مشہور ہے + اور وجہ تعبیہ کذابین مین سوارین کہا ہی کہ کذب کنایتی کا ہی غیر محل اوسکے مین پس جب دیکہا آنحضرت صلعم نے اپنی ذراعین مین دو سوار طلا کا حالانکہ نہی تھی بہ لباس آنحضرت صلعم سے اسواسطے کہ یہہ حلیۂ لبسا ہین اور بہی ہوئی اونکے مین ذہب کہ تہی ہے

مردونکو اوسکا پہنا دلیل ہے اوپر کذب کے اور یہی ذہب مشتق ہے ذہاب سے کہ بمعنی رفتن ہی پس جانا کہ وہ چیز جانیوالی ہے اور زائل ہونیوالی اور مثاکد ہوا یہہ ساتھ اذن حق سبحانہ کے بتفخ پس جاتی رہی اور اوڑ گئی اس سے معلوم کیا حضرت صلعم نے کہ ثابت نہین رہنیکا امر انکا اور کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بوحی آیا ہے ازالہ کرتا ہی اونکو اونکی جگہہ سے اور بعض نے وجہ تاویل سوارین مین ساتھ کذابین کے کہا ہی کہ سوار ہاتھہ مین مشابہ بقید ہی ہاتھہ کو جیسا کہ قید پانوکو ہوتی ہے اور قید مانع دست ہے عمل اور تصرف سے گویا کہ کذابین نے پکڑلیا دست مبارک حضرت صلعم کا اور نہ چھوڑا کہ عمل و تصرف کرین ساتھہ دونو ہاتھہ کے کذا ذکر الطیبی اور ازانجملہ دیکھنا زن سیاہ ثرولیدہ موکا کہ نکالی جاتی ہے مدینہ سے اور تعبیر اوسکی ساتھہ نقل وبا ہی مدینہ کی جحفہ مین روایت کیا ہے بخاری نے حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امراۃ سوادر ثرولیدہ موکو کہ نکالی گئی ہی مدینہ سے اور اقامت کی مہیعہ مین پس تاویل کیا مینے اوسکو کہ وبا ہے مدینہ منتقل کیجاوی طرف جحفہ کے اور مدینہ مین پیش از قدوم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبا اور تپ بہت تھی پس آنحضرت صلعم نے اوسکو نکالا اور دیار کفر مین بھیجا۔ قیروانی نے لکھا کہ اہل تعبیر کہتے ہین ہر چیز کہ غالب ہی اوسپر سیاہی مکروہ اور مذموم ہووی جیسا کہ ثوران تاویل کیا جاتا ہی ساتھہ تپ کے اسواسطے کہ وہ برپا کرتا ہی بدن کو ساتھہ لرزنے اور پھرنے کے خصوصاً تپ سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی ہی اور ازانجملہ رویت سیف کہ ہلاتی تھی اوسکو پس ٹوٹ گئی سیف اور پھر بحال خود آئی۔ روایت ابو موسی رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مینے منام مین کہ ہلاتا ہون شمشیر کو پس اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا مینے اوسکو وہ جو پہونچا مومنون کو روز احد کے پھر ہلایا مینے شمشیر کو دوبارہ پس ہوئی بہتر اوس سے کہ تھی اور تاویل کیا مینے اوسکو ساتھہ اوس چیز کے کہ لایا خدا تعالی فتح اور اجماع مومنین سے اور وجہ تعبیر مین کہا ہی کہ آنحضرت صلعم نے تعبیر کیا صحابہ ہی بسیف اسواسطے کہ حملہ ور غلبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھہ اونکے تھا اور تعبیر کیا ہلانی شمشیر کو امر کرنا اوسکو ساتھہ حرب کی اور ٹوٹ جانا شمشیر کا وقوع قتل کا اومنین اور ہلانا اوسکا دوبارہ اور عود کرنا بحالت اصلی اجتماع اونکے سے اور حاصل ہونا فتح اور جمعیت کا اونکو اور یہہ منام تتمیہ غزوہ احد مین ہوا اور مواہب مین اور یہی منام ذکر کیے ہین ابی موسی سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھا مینے منام مین کہ ہجرت کرتا ہون مین مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اوسمین نخیل ہین پس خیال کیا مینے کہ وہ ارض یمامہ ہو یا ہجر پس ناگہان کہ وہان نخیل بہت ہین بعد ازان جتایا گیا کہ یثرب ہی اور روایت امام احمد وغیرہ مین جابر سے یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا مینے کہ اندر زرہ حکم کے گویا آیا مین اور دیکھا مینے گاؤن کو ذبح کی جاتی ہین ناگاہ لایا حق تعالی خیر و ثواب و صدق پس تاویل کیا مینے

درع حصینہ کو ساتھ مدینہ کے اور تاویل کیا مینے ذبح گاون کو ساتھ اون لوگون کے کہ مارے گئے مین اصحاب سے روز احد اور تاویل کیا مینے وہ جو لایا خدا ی تعالیٰ فتح اور ثواب سے صبر مین اوپر جہاد اور قتال کے۔ وزبدرنا آخر فتح کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خواب مین دیکھتا ہونمین کہ اوپر سر ایک چاہ کے کہ کمر اہو نمین اور اوس چاہ پر ایک ڈول ہے پس کھینچا مینے اوس چاہ سے پانی جسقدر کہ حق تعالیٰ نے چاہا بعد ازان آیا ابن ابی قحافہ اور کھینچی اوس چاہ سے ایک دو ڈنوب اور ایک روایت مین یون ہے پس آیا ابو بکرؓ اور لیا ڈول کو میرے ہاتھ سے تا راحت مین ڈالے مجھے اور ایک روایت مین یون آیا ڈول کھینچی پس دیکھا مینے کسی شخص کو عجب تر اوس سے کہ عمل کرے مثل عمل اوسکے پس ہوا وہ ذنوب غرب اور اوسکے کھینچنے مین پانی کو ضعف ہے اور خدا اوسی بخشے پس ازان آیا عمر بن الخطاب پس ندیکھا مینے کوئی عبقری لوگون سے کہ کھینچتا ہے پانی کو مانند کھینچنی ابن خطاب کے پس سیراب ہوے لوگ اور عبقری قوم ہے سید اور بزرگ اور قوی اور توانا کو اونمین سے کہتے ہین اور عبقر اصل مین زمین پر یون کو کہتے ہین اور عرب ہر چیز کو مردم اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور حسن اور لطافت مین ہو ساتھ اوسکے نسبت کرتے ہین کذا فی الصراح اور ایک روایت مین آیا ہے پس کھینچا تنہا غرب تا آنکہ سیراب ہوی لوگ اور پر ہوا حوض اور روان ہوا اور مواہب مین کہتا ہے کہ کہا ہے نووی نے یہ مثال ہے کہ جاری ہوئی ہے واسطے ان دو خلیفہ کے ظہور آثار صالحہ اونکے سے اور انتفاع خلائق کا اونکے ساتھ اور یہ سب باخود ہے آنحضرت صلعم کے کہ قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو محکم اور شید کیا پس تشبیہ دیا گیا امر دین اور اسلام کو ساتھ چاہ کے کہ اوسمین پانی ہے کہ اوسمین حیات اور صلاح کار اونکی ہے اور قول آنحضرت صلعم مین کہ فرمایا لیا ابو بکرؓ نے ڈول کو مجھسے تا راحت بخشے مجھے اشارہ ہے ساتھ خلافت ابو بکرؓ کے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے اسواسطے کہ موت راحت ہے کہ دکاوش اور تعب دنیا ہے پس قیام ساتھ تدبیر امر است کی اور معاونت اونکی احوال کی اور وہ جو فرمایا کہ اوسکے کھینچنے مین ضعف ہے اخبار ہے قصر مدت اوسکی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال نحو لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع ناس ساتھ اوسکے اور اتساع یا دائرہ اسلام کی ساتھ کثرت فتوح اور تعمیر امصار اور تدوین دواوین اونمین ہے قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یغفر اللہ لہ مین کہ بعض روایات مین مذکور ہے کہ نقصان اور اثبات گناہ بلکہ یہ کلمہ ہے مقام تحسین اور ادای شکر مین کہتے ہین اور ازانجملہ وہ ہے کہ روایت کی ہے مسلم نے انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دیکھا مینے خواب مین کہ گھر مین عقبہ بن رافع کے کہ صحابی ہے ابن خالہ عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کہ ایک نوع ہے خرما رطب مدینہ سے آگے اوسکے یارون کے لایا اور ایک شخص تھا ابن طاب کہ اس نوع کی رطب اوسکے ساتھ منسوب ہین کہ وہی بہم پہونچایا اور لگایا تھا اوسکو یا خوش رکھتا تھا کھانا اوسکا رطب ابن طاب کے ہی مین اور عمر ابن طاب صبح کو تعبیر فرماے

کہ اونکی عافیت بخیر ہے دنیا و آخرت مین بجہ معنے عقبے سے لیے **اور** جامع الاصول مین حدیث مسلم سے لایا ہی کہ رفعت اور عافیت اونکو ہی اور رفعت کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار کیا ہی خاص اونکو حق تعالی نے شیرین اور خوش آیا اونکو اسکو لفظ رطب بن طلب سے لیا - یہہ سب منامات ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ دیکھا اور تعبیر فرمائی - لیکن پوشیدہ نرہی کہ تعبیرات آنحضرت صلعم نہ بمجرد استنباط مناسبات مذکورہ کے ہین اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتھہ مناسبات کے کہ اونکو ظاہر ہوتی ہین اعتبار کرین بلکہ یہہ سب بوحی اور الہام کے ہین اور اگر بر عایت مناسبات بھی ہو کچھہ دور نہین جیسا کہ اس حدیث رطب ابن طلب مین معانی کو اسماسے لیکر تعبیر فرمائی ہے اور عادت شریف تھی کہ اسمار سے معانی لیکر تفاءل فرماتے تھے جیسا کہ حدیث بریدہ اسلمی مین کہ طریق مدینہ مین بوقت ہجرت پیش آیا پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی کہا بریدہ فرمایا برد آمرنا سلامت اور ٹھنک ہوا کام ہمارا پھر پوچھا نسبت تیری کیا ہے کہا اسلمی فرمایا سلم آمرنا صحیح اور سلامت ہوا امر ہمارا پھر پوچھا کونسا اسلمی کہا بنی ہاشم سے فرمایا اصبت غنمک پوچھا تو حصہ اور بہرہ اپنے کو اوسوا اسکی اور تعبیر فرمایا سیف کو کہ بمومنین اور حالانکہ سیف کو تعبیرات اور ہین نزدیک معبرون کے مثل ولد اور اخ اور زوجہ اور لسان اور ولایت اور امثال اوسکی جیسا کہ ذکر کیا ہے طیبی نے واللہ اعلم **وصل** وہ جو گذرا بیان رویای آنحضرت صلعم تھا کہ ساتھہ ذات شریف اپنے کے دیکھا لیکن وہ جو صحابہ نے دیکھا اور آنحضرت صلعم نے تعبیر فرمائی بہت ہین اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نماز بامداد سے پھرتے متوجہ ہوتی طرف صحابہ کی اور فرماتے حسنے دیکھا ہو تم مین سے آجکی رات کوئی خواب چاہیے کہ بیان کرے میری روبرو تا تعبیر اوسکی کہوئین اوسکے لیے اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکھتے تھے - ایک صبح بعادت معہودہ پوچھا کہ کسینے تم مین کوئی خواب دیکھا ہی کہا نہین دیکھا - آپنے فرمایا مین دیکھتا ہون آج رات کہ دو مرد آئے میری پاس اور پکڑی دونو ہاتھہ میری اور باہر لائے مجکو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹھا تھا اور دوسرا کھڑا اوسکی ہاتھہ مین ایک زنبور ہی لوہے سے کہ اندر لاتا ہی اوس زنبور کو کنج کلہ مین اور کھینچتا ہی تا پہونچتا ہی اوسکی قفا تک اور یونہین کرتا ہے ساتھہ کلہ دوسری کے پھر دونو کلہ اچھے ہو جاتے ہین پھر لاتا ہی زنبور کو کلونہین یونہین ہر بار کرتا ہی کہا میںنے اون دونو مردونکو یہہ کیا ہے کہا چلا جا مت پوچھہ کہ اور چیزین بھی دیکھتی ہین - پس روان ہوی ہم تا آئے ہم متصل ایک مرد کے کہ پہلو اپنی پر سوتا ہی اور دوسرا مرد کھڑا ہی اوسکی سر پر سنگ ہاتھہ مین کہ توڑتا ہی ساتھہ اوس سنگ کی سر اوسکا پس جب مارتا ہی اوسکو لوٹتا ہی سنگ پس جاتا ہے یہہ مرد طرف سنگ کی تا پکڑے اوسکو اور جب پھر آتا ہی دیکھتا ہی سر اوسکا تندرست اور اچھا اور بحال پھر توڑتا ہے سر اوسکا -

کہا میں نے کیا ہی کہا اونھون نے چلا جا بوجھ۔ پس روان ہوی ہم تا آی ہم طرف ایک سوراخ کے کہ مانند تنور تھا اعلی اوسکا تنگ
اور اسفل اوسکا فراخ اور اوسمین مرد اور عورتین تھین برہنہ نیچے اوسکے آتش افروزان ہی اور جب مشتعل ہوتی ہی وہ آتش اوپر
جاتی ہین اہل اوسکی یہان تک قریب ہی کہ باہر گرین اور جب نیچی جاتی ہے آتش اولٹی چلی جاتی ہین تنورین کہا میں نے کیا ہی کہا اونھون نے
چلا جا پس روان ہوی ہم تا آئے ہم اوپر ایک نہر کے کہ خون سی ہے اور اوسمین ایک مرد ہی استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے
ایک مرد ہی کہ اوسکے آگے بہت سی سنگ ہین پس مونہہ کو کرتا ہی طرف کنارہ کے وہ مرد کہ نہر مین ہی اور جب چاہتا ہی کہ باہر آوی ڈالتا ہے
وہ مرد کہ اوپر کنارہ نہر کے کھڑا ہی ایک سنگ کو مونہہ مین اوسکے اولٹا پھیرتا ہی اوسکو جس جگہ کہ تھا اسیطرح ہر بار کہ اوسکا نکلنے کا
قصد کرتا ہی ڈالتا ہی اوسکے مونہہ مین ایک سنگ اور اولٹا پھیرتا ہی پس کہا میں نے کیا ہی کہا اونھون نے روان ہو۔ پس روان
ہوی ہم تا پہونچی ہم طرف ایک مرغزار سبز کے کہ اوسمین ایک درخت ہی بڑا اور جڑ مین اوس درخت کی ایک بوڑھا ہی اور لڑکے
اور ناگاہ ایک مرد ہی نزدیک درخت کی آگے اوسکی آتش ہی کہ افروختہ کرتا ہی اوسکو پس لیگئے مجکو وہ دو مرد اوپر اوس درخت کے
پس لای مجھے ایک سرا مین کہ درمیان اوس درخت کی ہے کہ ہرگز نہین دیکھی میں نے بہتر اوس سی کوئی سرا اوسمین مرد ہین بوڑھے اور
جوان ہین اور عورتین ہین اور لڑکے ہین پس باہر لاے مجھی اوس سرا سے اور بالاتر لیگئے اور لای سرا مین بہتر اور افزون تر اوس کے
حسن سی اوسمین بھی مرد ہین بوڑھے اور جوان پس کہا میں نے اون دو مردونکو تحقیق بہت پھرایا مجھے آجکی رات اب خبر دو مجکو انکی
کہ دیکھا میں نے کہا اونھون نے البتہ خبر دیتے ہین ہم پس وہ مرد کہ دیکھا تو نے اوسکو کہ پارہ کیا جاتا ہی کلہ اوسکا رادر دروغگو ہے
کہ باتین دروغ کہتا تھا اور نقل کیجاتی اوس سی تا پہونچی تہین اطراف عالم مین پس کیا جاتا ہی اوسکے ساتھ وہ جو دیکھا تو نے قیامت کے
دن تک اور وہ مرد کہ دیکھا تو نے کہ توڑا جاتا ہی سر اوسکا ایک مرد ہی کہ تعلیم کیا اوسے حق تعالی نے قرآن پس خواب کی قرآن سے
اور غفلت مین اور نہ پڑا قرآن کو اور نہ اوتھا نماز شب کی لیے اور پڑھا قرآن اور عمل نکیا ساتھ اوسکے کیا جاتا ہی اوسکے ساتھ
وہ جو دیکھا تو نے روز قیامت تک اور اون لوگون کو کہ دیکھا تو نے کہ تنور مین ہین۔ وہ لوگ زناکار ہین اور اونکو
کہ دیکھا تو نے نہر مین مین سود خوار ہین اور پیر کہ دیکھا تو نے اوسکو بیخ درخت مین ابراہیم علیہ السلام ہین اور کودک
کہ گرد اونکے ہین اولاد لوگون کی ہین اور وہ کہ افروختہ کرتا ہی آتش مالک ہی خازن دوزخ اور سرای اولین کہ اوسمین آیا تو
سرای عامہ [illegible] لیکن یہ سرا شہدا کی ہے اور مین جبرئیل اور یہ میکائیل ہی پس بلند کر سر اپنا پس بلند کیا
میں سر اپنا کو [illegible] اور ایک روایت مین ہی مانند ابر سفید کے کہ برستا ہی کہا اونھون نے وہ منزل تیری ہے

کہا مینے چھوڑ دیجئے تا آون مین اپنی منزل مین کہا اونہون نے ابھی باقی ہی تیری عمر تمام نہین کیا تو نے اوسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو آوے تو منزل اپنی کو
روایت کیا اوسے بخاری نے اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہی کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہی اور اور روایتین مذکور ہین اور عجائب
اوس چیز ہی کہ روایت کیا گیا ہی تعبیرات سے وہ ہی۔ کہ زرارہ عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت نخع مین پس کہا
یا رسول اللہ صلعم مینے آتے ہوئے راہ مین ایک خیمہ اب دیکھا ہی کہ مادہ خرکہ چھوڑ آیا ہو نہین اوسکو اپنی قبیلہ مین جنی ہی ایک بڑا لڑکہ کہ وہ رنگ ہی سفید اور سیاہ
پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا ہی تیرے ہان کوئی کنیز کہ چھوڑ آیا ہی اوسکو گھر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہی میرے گھر مین کہ گمان رکھتا ہون مین
کہ حاملہ ہوئی ہو۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے بتحقیق جنی ہی وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہی کھا زرارہ نے پس کیا سبب ہی کہ پیدا ہوا اوسکا ہان بچہ سفید
وسیاہ فرمایا میری پاس آ پس نزدیک یا مین فرمایا کیا تجھے برص ہی کہ چھپاتا ہی تو لوگون سے کھا ہان سوگند بخدا کہ بھیجا ہی تجھکو حق نہین دیکھا وہ
برص میرا کسی مخلوق نے اور نہین جانا اوسکو۔ فرمایا یہہ سفیدی اور سیاہی اوس بچہ کے بدن مین اثر تیری برص کا ہی کہ اوسمین ظہور کیا ہے
اور پھر کھا زرارہ نے دیکھا مینے نعمان بن منذر کو خواب مین اور یہہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سے ہی نماز مان کسرے مین کہ اوسپر
دو گلوشواری اور دو بازو بند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے۔ تعبیر فرمائی آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہی کہ رجوع کرے بحال خود
زینت اور ہیئت اور پوشش اور ہیات نیک مین اور دیکھا زرارہ نے دیکھا مینے ایک پیرو موکہ موی سفید اوسکے ساتھ سیاہ کی آمیختہ ہین باہر
آتا ہی زمین سے فرمایا یہہ بقیہ دنیا ہی اور دیکھا زرارہ نے دیکھا مینے ایک آتش کو کہ نکلتی ہی زمین سے اور حائل ہوئی درمیان میرے اور میرے بیٹے کے کہ اوسکو عمرو
کہتے ہین اور دیکھا مینے اوس آتش کو کہ کہتی ہی نظی نظی اور نظی زبانہ آتش اور نام دوزخ ہی اور کہتی ہی بیٹا اور بیٹا کہاتی ہون مین تم سکو اور مکتا کے
اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہی کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا ہی وہ فتنہ اور کب ہوتا ہی یا رسول اللہ
فرمایا فتک کرتا ہی لوگون کو ساتھ اونکے امام کے اور فتنک گاہ گرفتن وناگاہ کشتن ہے اور فتنک لیکر کو بھی کہین پھر اختلاف اور اشتباک
کرتے ہین مانند اشتباک اطباق راس کے یعنے وہ خطام کہ باہم مشتبک ہین آپس مین آئی ہون کنایہ ہی ہرج ومرج سے اور باہم افتادن سے
اور درہم لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا یحسب الشقی انہ محسن یعنے گمان لیجاتا ہی اوس فتنہ مین بدکار کہ وہ نیکوکار
ہی یعنے اشتباہ ہوتا ہی کہ بری کام کرتے ہین اور نیک سمجھتے ہین ودم المؤمن عند المؤمن احلی من شرب الماء یعنے اوسوقت خون مسلمانون کا
نزدیک مسلمانون کے شیرین تر ہووے پانی پینے سے۔ مراد کثرت قتال ہے۔ کہا صاحب وہبنے پس نظر کرنا چاہیے ساتھ اس تعبیر کے
طرف ارز از مشکوۃ نبوی کے مشوسا تھ حلاوت حق اور یکسو ساتھ طلاوت صدق مجلو ساتھ انوار وحی کے۔ اور اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجرد اخذ مناسبت اور مشابہت کی نہین ہین اور اگر اس امر سے بھی ہون احتمال تخلف اور خلاف

واقع کا نزکین جیسا کہ گذرا۔ اگر کہا جاوے کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھ بشارت کے کیا اور فرمایا کہ تعبیر اوسکی وہ ہے
کہ ملک عرب عائد بزمینت اور بہجت ہووے گا اور سابقا گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے سوارین کو اپنے ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر
جواب اوسکا وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکاسرہ کی اور وہ سوار پھنانے تھے ملوک کو اور متحلی کرتے تھے ساتھ حلی کے
اور سوار لباس نعمان تھا منکر اور مکروہ نہ تھا اوسکی حق مین اور موضوع نہ تھا غیر موقع مین عرفا ولیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منع کیا ہے لباس ذاہب واسطے احادامت کے پس جگہ اوسکی تھی کہ اندوگہین کرے حضرت کو کہ اونکی لباس سونہ تھا پس استدلال کیا ساتھ
اوسکی اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضع مین لیکن مجموعہ ہوا جانا اور اوڑھ جانا اوسکا **اور** قیس بن عباد سے صحیحین مین آیا ہے کہ بیٹھا تھا مین مسجد مدینہ
مین بیچ حلقہ کے کہ اوسمین سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہم پس گذرا عبداللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا
ایک مرد کہ اوسکے مونھ پر اثر خشوع تھا پس کہا جماعۃ نے کہ بیٹھے تھے یہ مرد ہی اہل جنت سے پس ادا کی دو رکعت نماز اوسنے ادا کی اور باہر آیا
اور گیا مین پیچھے اوسکے اور کہا مینے اوسکو اوس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین کہا اس جماعۃ نے کہ یہ مرد ہی اہل جنت سے کھانا چاہیے کسیکو کہ کچھ تعبیر علم کی
اور ایک روایت مین ہی نہین چاہیے اونکو کہ کہین وہ چیز کہ نہین اونکو اوسکا علم اور اس بات مین تواضع ہی اوس رضی اللہ عنہ سے اور ترس
عجب ہے اور ترس اوسکا کہ شاید کہ یہ علم ضایع نہووے یعنے نہین جانتا مین کہ انکو کھانے سے علم حاصل ہوا ساتھ ان معنون کے جو چیز کہ ہی یہ ہے
کہ مینے ایک خواب دیکھا تھا عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار ہی سبز نہایت فراخی اور سبزی مین اوسمین ستون ہے
لوہے سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین مین ہی اور اعلی اوسکا آسمان مین اور اعلی اوسکے مین ایک عروہ ہی اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو
اور اوسکے مانند کے لیے استعارہ کرتے ہین اور امر خیر کو کہ محکم پکڑین اوسکو کہتے ہین۔ پس کہا گیا مجھ کو اوپر چڑھ کہا مینے اوپر چڑھ نہین سکتا مین
اور طاقت چڑھنے کی نہین رکھتا ہون پس آیا میرے پاس ایک خدمتگار اور اوٹھائے میرے کپڑے پیچھے سے پس چڑھا مین اوپر عمود کے اور پکڑا
مینے عروہ کو اور کہا گیا تحکم پکڑ اس عروہ کو پس بیدار ہوا مین اور حال آنکہ عروہ میری ہاتھ مین تھا پس عرض کیا مینے یہ خواب اوپر پیغمبر صلعم
کے فرمایا یہ وضاء اسلام ہے اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروہ وثقی ہی کہ بوقت مرگ تو تمسک بعروہ وثقی ہووے گا اور یہ آنحضرت صلعم
تمسیح ساتھ قول خدا تعالی کے آیہ **فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ** پس جسنے کہ کفر اختیار کیا ساتھ جبوت کے
اور ایمان لایا ساتھ خدا کے پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروہ وثقی کے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ پیش آیا میری ایک مرد اور کہا اوسنے
اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا مین اوسکے ساتھ ناگاہ ایک راہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا مینے اوس راہ جانا پس کہا گیا مت جا اس راہ کہ یہ راہ
اصحاب شمال ہی اور تو اوسکا اہل نہین ہی پس ایک راہ پیش آئی یمین ہی پس کہا پکڑ اس راہ کو اور پیش آیا مجھ ایک پہاڑ پس کہا چڑھ اس کوہ پر

پس ارادہ کیا یعنی چننے کا ہر بار کہ ارادہ کرتا میں چننے کا پنجگر تن میں اور چڑھ نہ سکتا پس جب عرض کیا میں نے اس خواب کو اوپر آنحضرت صلعم کے فرمایا
کہ راہ محشر ہے اور جبل پس وہ منزل شہدا ہے نہ پاوے تو اوسکو اور کہا ہے کہ یہہ نشانیون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اسواسطے
کہ عبداللہ بن سلام شہید نہین مرا ہے اور اوپر فراش اپنے کے مرا ہے اول امارت معاویہ مین مینے مدینہ کے۔ کہا صاحب ہب المدینہ نے کہ یہہ
ایک انموذج ہے تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وگرنہ جو کچھ کہ منقول ہے لطائف تعبیر اور غرائب تاویل سے مجلدات حصر اوسکا نہین کرسکتے
اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہے ایک کو افراد امت سے علم عمل مین سب آثار معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین
اور سر تصدیق اور برکات طریق اور ثمرات اہتدی بہدی توفیق اونکی سے اور یہہ ہوی زمین ساتھ اوسکی از روی صدق وصواب وعجب عجیب
اور بحر عباب اور اگر شمار کرے تو جو کچھ دیا گیا ہے امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شائع اور ذائع ہے اور بھر گئی ہین ساتھ اوسکے
اسماع حکم کرے تو جو کچھ دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف سے احاطہ نہین کرسکتے اوسکا عبارات اونہین پہونچتی ساتھ حقیقت
ادراکنہ اوسکی کے اشارات ہے اور جو ابن سیرین ایک امت سے ہے کہ نقل کیے گئے ہین اوس سے فن تعبیر مین وہ جو خارج حد وعد سے ہین پس آنحضرت صلعم کے
کسقدر اور کس حد ہوگا زاد اللہ فضلا وشرفا ومددا وافاض علینا سحائب علومہ ومعارفہ وتعطف علینا بعواطفہ وزیادہ کرے
اللہ تعالی اوسکا فضل اور شرف اور مدد اور رحمتہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اوسکے اور مہربانی کرے اوپر ہماری ساتھ مہربانیون
اوسکی کے **وصل** روایت کیا ہے بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سے کہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تھے
اپنے اصحاب کو آیا دیکھا ہے کسیلئے تم مین سے کوئی خواب پیش کرتا تھا جو کوئی دیکھتا تھا خواب حضرت صلعم سے اور تعبیر دیتے تھے اوسکو آنحضرت صلعم
بعد ازان ترک کیا سوال کرنیکو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے **اور رکعت** سوال کرنے اور پوچھنے مین سابقا معلوم ہوی اور اختلاف
کیا ہے اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوال کو بعض نے کہا ہے کہ سبب اوسکا حدیث ابی بکرہ ہے کہ ترمذی اور
ابو داود کے نزدیک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ کون ہے جسنے دیکھا ہے تم مین خواب کہا ایک مرد نے مینے دیکھا ہے
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوتری ہے آسمان سے ایک ہیزان پس وزن کیے گئے آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پس راجح
اور فائق آپ وزن کیے گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما پس راجح آئے ابو بکر یہ اور وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما
پس فائق ہوے عمر پس برداشتہ ہوئی میزان پس بدا اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اندوہگین کیا اوسکو اور دیکھے ہمنے آثار کراہیت
روی مبارک مین اسکے بعد ازین نہ پوچھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو خواب اوسکے سے **اور** کہا ہے کہ سبب کراہیت آنحضرت صلعم کا
اخیر اب سے ایثار اور اختیار رہنا ہے ستر عواقب وانتظار مرتبہ کو اور ہر گاہ کہ یہہ دیا کاشف منازل اور مراتب ہے مین فضل بعض کا اور غرض کی

ذکر کہ متواتر اور متوالی ہووے وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف مین اوس سی **اور** خاص حق تعالی کو ستر احوال خلق مین حکمت بالغہ ہی اور مشیت نافذہ
کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تو نی تفاوت مراتب سی اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہین کہ بکشف استار منجر ہوتا ہی **اور**
بعضون نی کہا ہی کہ وجہ مسارت اوکرامت کی وہ ہووے واللہ اعلم کہ اوٹھانا میزان کا دلالت رکھے اوپر ارتفاع مرتبہ امر دین کے
جس مانہ مین کہ قیام ساتھ اوسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسواسطے کہ روایت مواریث اخیار متقاربہ مین ہوتی ہے
اور جب مبتاعد ہووے مواریث نحو وی ایسا ہی کہا ہی شارحین حدیث نی واللہ اعلم **اور** ابن قتیبہ سی منقول ہی کہ سبب ترک سوال مین رویہ
حدیث ابن زمل ہی کہ کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتے تھے اور حال آنکہ دوتا کرنیوالی ہوتو دو پانو
اپنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا پاکی اور منزہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون مین بدرستی کہ اللہ تعالی
توبہ پذیر ہے ستر مرتبہ **اور** کہتے تھے کہ ستر برابر ہین اور جزا دہندہ ساتھ ستا سوا بار کے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ ایکدن مین
زیادہ سات سو سے بعد ازان متوجہ ہوتی طرف لوگون کی اور فرماتے آیا دیکھا ہی کسینے تم مین سی خواب کہا ابن زمل نی پس کہا مینی ایکدن مین
دیکھتا ہون یا رسول اللہ صلعم فرمایا خیر مُلْقَاہُ وَشَرٌّ تَوْقَاہُ وَخَیْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنے خیر ہی کہ ملاقات
کرتا ہی تو اوسکو اور بدی ہی کہ باز رکھا جاتا ہی تو اوس سی اور نیکی ہمارے لیے ہے اور بدی واسطے دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین
خدا کے لیے ہین کہ پروردگار عالم کا ہی۔ غرض کہ قصہ خواب اپنی کا کہا دیکھا مینی تمام لوگونکو اوپر ارتفاع کے نرم جاتی ہین جادہ پر
پس اوس درمیان مین کہ وہ جادہ پر جاتے ہین مشرف کیا اوس اونی اونکو اوپر چراگاہ بزرگ کی کہ نہین دیکھا ہی کسی چشم نی مانند اوس
چراگاہ کی اور چمکتی تھی وہ چراگاہ ایسا چمکنا کہ چمکتی تھی اوس سی تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اوس سی اور اوس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہے
اور گویا مین ملاقی اور آپسمین پیوستہ ہون یعنے ساتھ گلاسپے کے اور ہل اوسکی کہ پہلے اوسمین آئے ہین جو وقت کہ مشرف اور مطلع ہوا اوس چراگاہ پر
تکبیر برلای مین یعنے تعجب کیا ہی خوبی اور تازگی اوسکی سے پھر چھوڑ دیا ہی اپنے رواحل شتر ونکو راہ مین اور کم نہین کیا راہ کو چپے رہت بعد ازان
آیا کوہ دوسرا اور دیکھا بیشتر اول سی چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے تکبیر برلای پھر چھوڑ دیا رواحل اپنون کو راہ مین پس بعض نے
اونمین سی چرایا اور بعض نی لیا اور اوٹھای دستے گیاہ کی اور گندنی اور پراسی مال کے بعد ازان آیا عظیم اور کثیر لوگون سی دیکھا بھی جب مشرف
ہوی تکبیر کہی اور دیکھا بہترین منازل ہی یعنے خوش کہا اوس جگہہ کو اور مقام اور منزل کیا پس میل کیا اور پھری چراگاہ مین چپے رہت پس
جسوقت دیکھا مینی یہہ معاملہ لازم پکڑا مینی راہ کو اور نہ کھڑا رہا مین اوس جگہہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس کہا گاہ مین تمہاری ساتھی یا رسول اللہ
ایک منبر پر ہون کہ سات درجہ رکھے اور تم اعلی درجہ اوس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہاری ایک مرد بلند بینی گندم گون

سب بات کرتا ہی بلند ہوتا ہی اور نزدیک ہی کہ بالا جاوی مردون کی درازی مین اور اوپر دست چپ آپ کی ایک مرد ہی میانہ قد فربہ پر گوشت سرخ خال نبت اوپر موتھہ کے جب تکلم کرتا ہی کان دہرتے ہین اور سنتی ہین بات اوسکی بہت اکرام اور بزرگ رکھنے کے اوسکو اور آگے منبر کے ایک پیر ہی بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہوا وسکی ساتھہ اور اتباع کرتے ہوا وسکا اور آگے ایک قہری لاغر کلان سال اور گویا آپ اوسکو اوٹھاتی ہین یا رسول اللہ صلعم کہا حاکی اوس رویا نے کہ ابن زمل نے جب سنا آنحضرت صلعم کی متغیر ہوا رنگ وی مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت پھر بحال اور کشادہ ہوا یعنی حال گویا وحی نازل ہوتی کہ اوسوقت آنحضرت صلعم کو ایک حال بیچین آتا تھا پستر کشادہ ہو جاتا تھا پس شروع کیا تعبیر اس خواب کی مین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم کی تو نے دیکھی پس وہ راہ ہست ہی کہ ظاہر اور ہویدا کی مینے اوپر تمہاری اور تم اوسپر ہو۔ اور جو اگاہ کہ دیکھا تو نے اوسکو دنیا اور نضارت اور خوش عیشی اوسکی کہ نہین چسپیدہ ہوی ہین ہم ساتھہ اوسکی اور نہین چاہا اوسنے ہمکو اور نہ ہمنے اوسکو ولیکن گلہ اور جو اگاہ ثانیہ اور ثالثہ اور پڑہا آنحضرت صلعم نے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہ ایک کلمہ ہی کہ نزدیک اصابت مصیبت اوسکے پڑہتے ہین مقصود پڑنا اوس جماعت کا ہی مراتع شہوات دنیا اور افراط و تفریط مین اور بہرہ مند اور منتفع ہونا ساتھہ متاع حیات دنیا کی جیسا کہ ملوک و امرا امت کی کیا لیکن تو ای ابن زمل اوپر طریقہ صالحے کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ پر تا انکہ ملاقات کریگا تو میری ساتھہ جیسا کہ کہا تو نے مین تمہاری ساتھہ رہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنبر ہفت پایہ کہ دیکھا تو نے وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اوسکی سات ہزار سال ہی اور مین الف آخر ہون کہ پایہ اصلی سے اور وہ مرد دراز کون کہ دیکھا تو نے وہ موسیٰ علیہ السلام ہی کہ تکریم کرتا ہون اونکو ساتھہ فضل ہم کلامی خدا تعالیٰ کے اونکے ساتھہ ہوا اسطے اور مرد میانہ بالا پر گوشت سرخ روی عیسیٰ علیہ السلام ہی تکریم کرتا ہون مین اونکو ساتھہ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پیر کہ دیکھا تو نے کہ ہم اقتدا کرتے ہین اوسکے ساتھہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر کلان سال کہ تو نے دیکھی اوٹھاتا ہون مین اوسکو قیامت ہی کہ مجھپر اور میری امت پر قائم ہوتی ہی اور نہین کوئی نبی مجھسے پیچھے اور نہ کوئی امت میری مت کے بعد۔ **کہا** سوال نکیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیجیے اس قصہ سے کسی ایک کو خواب اوسکے سی مگر لاتا تھا ایک مرد اپنی خواب کو آگے آپکے اور تحدیث کرتا تھا حضرت سلعم پر۔ روایت کیا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلائل مین اور سند اوسکی ضعیف ہی واللہ واعلم بالصواب **وصل** در ذکر اسمار شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل وعلی نے تسمیہ کیا ہی اپنی حبیب صلعم کو قرآن عظیم اور غیر اوسکے مین کتب سماویہ ہی اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتھہ اسمار کثیرہ کی اور کثرت اسماء دلالت کرتی ہے اوپر شرف مسمی کی اسواسطے کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سے ہے اور اشہر و اعظم سب اسما مین محمد ہے جیسا کہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسمار صفات ہین کہ اوسپر محمول ہین **اور** لای ہین کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکھا تھا

کہ گویا او سکی پشت سے سلسلۂ فضہ باہر آیا ہی کہ ایک طرف او سکی آسمان مین ہی ور دوسری طرف مشرق و مغرب مین اور بعد ازان گویا وہ سلسلہ
ایک درخت ہوا ہی کہ ہر ہر گل و سکی پر ایک نور ہی اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہین او سکے ساتھہ۔ او سوقت کہ معبرون نے تعبیر کیا او سکو ساتھہ ایک
مولود کے کہ پیدا ہو صلب عبد المطلب سے اور متابعت کرین او سکی اہل مشرق و مغرب اور حمد کرین او سکی اہل سما اور ارض اس جہت سے محمد نام کیا گیا اور وہ
جو حدیث کیا عبد المطلب کے آمنہ والدۂ آنحضرت صلعم کے کہ کہا گیا او سکو نام مین کہ تو بردار کی گئی ساتھہ سید اس امت کے اور جب کہی او رجنیو تو او سکو
نام او سکا محمد رکھہ اور حدیث شیخین مین جبیر بن معلم سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَّ لِی خَمْسَۃَ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا
الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ یعنے خاتم الانبیا اور سنے قول حضرت کے کی خمسۃ اسمار
وہ ہین کہ یہہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور نزدیک علمار اعلم سا تھہ کے اور بعض احادیث مین جہہ آئے ہین یہہ پانچ اور خاتم او
روایت کیا ہی نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمد اور احمد اور یٰسٓ اور طٰہٰ
اور مدثر اور مزمل اور طٰہٰ کو ساتھہ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہی اور یٰسٓ مین یا سید حکایت کیا ہی او سکو اسلمی نے اور اسلمی اور جعفر بن محمد سے
اور بعض احادیث مین دس آئے ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذری اور وَاَنَا رَسُوْلُ الْرَّحْمَۃِ اور رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ
جمع ملحمہ کی بمعنے شدت حرب یا شدت ضرب کے اور جہاد کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ خدا مین کیا کسینے تعین کیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَنَا
الْمُقَفّٰی ساتھہ کسرۂ قاف اور فتحہ او سکی فا ہی یعنے عاقب۔ بعض نے بفتح فا قفادت ہی یعنے کرم و لطف کی رکہا ہی۔ او قفی کریم و لطیف کو کہین
او مقتضی بزیادت تا بعد قاف کی بھی آیا ہی وَاَنَا الْقَثَمُ ساتھہ ثا مثلثہ مشددہ کی بمعنے جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہی کہ گمان وہ ہے
کہ اصل قثم بضم قاف اور فتح مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے آیا میرے پاس فرشتہ او کہا اَنْتَ قُثَمٌ ای مجتمع اور بتحقیق آئے ہین القاب
او اسما حضرت سے قرآن مین نور اور سراج منیر اور سند اور نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید اور حق المبین
اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق اور نعمۃ اللہ
اور عروۃ الوثقی اور صراط المستقیم اور طٰہٰ اور نجم الثاقب اور یٰسٓ اور الکریم اور نبی الامی اور حق اور برہان
اور خاتم النبی صلعم کے اوصاف کثیرہ اور سمات جمیلہ ہین کتب متقدمہ مین اور احادیث مین جیسا کہ مصطفےٰ مجتبےٰ اور ابو القاسم
اور شفیع اور مشفع اور مقفی اور مصلح اور طاہر اور مہیمن اور صادق اور مصدوق اور ہادی اور سید ولد آدم
اور سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین اور قاعد الغر المحجلین اور حبیب اللہ اور خلیل الرحمٰن اور
صاحب الحوض المورود او صاحب الشفاعۃ اور صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ اور

صاحب رمح والمعراج والفواد والتقنیب اور رکب البراق والناقة والنجیب اور صاحب رجة اور سلطان اور حاتم اور علانیه
اور صاحب الحراوت والنعلین اور اسما شریف اونکے سی کتب متقدمین مین المتوکل اور المختار اور نعیم الستة اور تقدس اور
روح الحق - اور یہی ہین معنی یا قلیطہ کے کہ انجیل مین واقع ہوا ہی - اور کہا ہی کہ یا قلیطہ وہ کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور اسما آنحضرت
سی کتب سالفہ مین ماذا یعنے طبیب طبیب اور حلایا یعنے حامی الحرم اور اسم شریف اپکا زبان سریانی مین مشتم اور سخطا اور اسم مبارک
حضرت کا توریت مین احید اور معنے اوسکے صاحب القضیب ای صاحب السیف ہین اور کنیت مشہور حضرت کی ابو القاسم ہی اور روایت ہے
انس سی کہ جب پیدا ہوا ہی حضرت گھر ابراہیم مین آئی جبرئیل اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم اتنے اور یعنون ابو الارامل اور
ابو المومنین بھی کہا ہی اور اگر ابو الیتامی بھی کہین گنجایش رکھی جیسا کہ شعر ابو طالب مین آیا ہی مصرع اب الیتامی عصمة الارامل باپ یتیمون کے
لیی پناہ بیوہ زنون کے لیی اور صاحب مواہب لدنیہ نے لکھا ہی کہ اسما آنحضرت کی قرآن مین بیست و ہین اور شمار کیا اوسی بعضون نی اوپر پہونچایا ہے
بعد تخصیص - پس بعض نی ساتھ ننانوین کے پہونچایا ہی موافق اسمار الہی کے اور یہ وجہ کتاب ستوفی مین کہی ہی اور اگر تفحص کیا جاوی اون سبکو
کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سی پہونچتے ہین تین سو تک اور دیکھا ہی مینے کتاب احکام القرآن قاضی ابو بکر بن العربی مین کہ کہا بعض
صوفیہ نی کہا ہی خدا تعالی و تقدس کو ہزار نام ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف ہین ہر وصف سی ایک اسم مشتق ہے
بعضے مختص ہین ساتھ اوسکی اور غالب ہین اوپر اوس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر وصف اوصاف اوسکے سے ایک اسم اونمین
پہونچتے ہین اوصاف اوسکی اس حد تک بلکہ بیشتر و صل صاحب مواہب نے شمار کیا ہی اسمار شریف آنحضرت صلعم کو زیادہ اوپر چار سو کی اور ذکر کیا ہی
اونکو مرتب اوپر حروف تہجی کے جیسا کہ آوی اور اعظم اور اشہر اسمار آنحضرت مین احمد و محمد ہے کہ بمنزلہ اسم ذات ہین اور یہ دونون اسم حقیقت مین
ایک اسم ہی مشتق حمد سی مفید معنون مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ حمد کرینده ہی خدا تعالی کو ساتھ افضل محامد کے
اور حمد کی گئی حضرت پر ساتھ کثرت محامد کے دنیا و آخرت مین احمد الحامدین احمد المحمودین و افضل من حمد و حمید یعنے ستودہ ترین
سب ستودون مین اور فاضل ترین اوس شخص کا کہ ستائش کیا اور ستودہ ہوا اور ساتھ اوسکی ہی لوا حمد روز قیامت یا تمام ہووی اوسکو کمال حمد
اور مشہور ہووے اوس عرصات مین ساتھ صفت حامدیت اور محمودیت کی اور بر انگیختہ کرے اوسی پروردگار اوسکا مقام محمود مین جیسا کہ وعدہ کیا ہی ساتھ
قول اپنے کی آیة عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے قریب ہی کہ برانگیختہ کرے تجکو رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کرین اولین و آخرین ملتفت ہو
کرینے باب شفاعت کی اور تعلیم کرے حق تعالی اوسکو ایسی محامد کہ کسی نہ کہی اور تسمیہ کیا ہی حق جل جلالہ نی اوسکی امت کو حمادون پس مراد اسی
کہ تسمیہ کیا جاوی ساتھ احمد و محمد کے اور ابن عساکر کعبہ الاحبار سی روایت کرتا ہی کہ آدم علیہ السلام نی جبکہ شیث کو کہا ای پسر میرے تو خلیفہ میرا ہی بعد میرے یعنی

اخذ کر ساتھ عماد تقوی اور عروۂ وثقی کے اور جسوقت ذکر کریں خدا کا ذکر کرا و سکی پہلو مین محمد کو کہ مینے دیکھا ہی اسم او سکا مکتوب او پر ساق عرش کی اور حال آنکہ مین روح او طین تمامہ ازان ملوان کیا یعنی مملوت کو اور ندیکھا مینے او مین کوئی موضع مگر وہ کہ لکھا دیکھا مینے او پر اسم محمدؐ کا بدیسی میرے پروردگار تو ذکر کیا مجھی بہشت مین پس ندیکھا مینے بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکھا ہی او پر اسم محمدؐ کا اور دیکھا مینے اسم محمدؐ کا مکتوب او پر پتیون حوالعین کے اور او پر پتون ذرخت طوبی کی اور پتون سدرۃ المنتہے اور او پر اطراف حجب کی اور فرشتون کی آنکھون مین پس اکثار کرای پسر ذکر محمدؐ کو اور حدیث مین بروایت ابو ہریرہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لیگئے مجھو او پر آسمان کی نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مینے نام اپنا او سمین لکھا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت اپنی کے کہا اللھم بحق محمد اغفرلی خطیئتی یعنی یا اللہ بحق محمد بخش میری خطا اور ایک روایت مین تقبل توبتی آیا ہی یعنی قبول کر میری توبہ کہا او سی حق تعالی نے کہان سے پہچانا تو نے محمد کو کہا دیکھا مینے ہر موضع مین کہ بہشت ہی کہ لکھا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبدی و رسولی یعنی میرا بندا اور میرا رسول پس جانا مینے کہ گزیدہ اکرم خلق ہی تیری نزدیک پس قبول کی خدا نی توبہ او سکی اور یہی ہے تاویل قول حق سبحانہ کی آیۃ فتلقی آدم من ربہ کلمات یعنی پس لیے آدم نے از پروردگار سی کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجائب و غرائب سی لکھا ہی کہ دلالت رکھی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحات مین ہی کہ او پر ایک سنگ قدیم کی لکھا پایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مایعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک ہین اصلاح کنندہ امانت دار اور کہا ہی او نے ایک سنگ کی بخط عبرانی کہ پایا باتمک اللھم جارا الحق من ربک بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کتبہ موسی ابن عمران ذکرہ ابن ظفر فی السیر عن سمیر عن ابی ہریرۃ و ساتھ نام تیرے کی یا اللہ آیا حق تیرے رب کیطرف سی زبان عربی آشکارا مین نہین کوئی معبود غیر اللہ محمد رسول اللہ کے بن لکھا او سی موسی بن عمران نے ذکر کیا او سکو ابن ظفر نے سیر مین نقل کرا دہر نے زہری سی اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان مین ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکھا ہی او پر پہلو او سکے کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بلاد ہند مین ایک گل ہی کہ لکھا ہوا ہی او سپر بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مزروق نے ذکر کیا ہی عبداللہ بن عمر اعان سی کہ کہا مین او پر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریائی ہند مین تھے پس لنگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ مین اور دیکھا ہمنے او سمین ایک گل سرخ تیز بو خوش نسیم کہ لکھا ہی او مین بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک گل سفید کہ لکھا ہی او سمین بخط زرد براءۃ من الرحمن الرحیم الی جنت النعیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی بیزاری ہے روزی دینے والے بخشنے والے سے طرف بہشتون نعمت کے اور تاریخ ابن العزیم مین علی بن عبداللہ ہاشمی شرقی لایا ہے کہ پایا گیا بعض قراے ہند مین گل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہے او سپر بخط سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق رضی اللہ عنہم کہا پس شک کیا مینے او سمین اور کہا مینے کہ یہ مصنوعی ہے پس تصدیق کیا

دوسرے گل کی طرف کہ ہو رنگا شکفتہ تھا اوسمین بھی ایسا ہے خط لکھا دیکھا مینے اور شہر بن یامین جہاں
مشاہدہ کین اور اہل اوس قریہ کے عبادت اجرا کرتے ہین اور خدائی جل جلالہ کو نہین پوجتے اور کہا عبداللہ
بن مالک نے آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مینے شہر مین کہ اوسکو منیلہ نون کے ساتھہ یا تمیلہ تا کے ساتھہ کہین پس دیکھا
ایکدرخت بڑا کہ میوہ اوسکا مانند بادام کے ہے اور اوسکو پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہے وہ میوہ نکلتا ہے اوسمین سے
ایک ورق سبز سپید کہ لکھا ہوا یہ سرخی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اہل ہند تبرک ڈہونڈتے ہین ساتھہ اوسکے
اور استسقا طلب کرتے ہین اوس سے اور جب قحط ہوتا ہے باران رحمت کیا ہے اوسکو ابو البقاین صافی نے
مسک ہین اور رکنا روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہے بعض سے مثل اوسکے اور کہا حدیث کیا مینے اوسکو یعقوب صیاد
سے کہا تا ہون کہ صید کرتا تھا مین اوپر نہر ابلہ کے پس صید کیا مینے ایک ماہی کو کہ لکھا ہے پہلوے راست پر اوسکے
لا الہ الا اللہ اور پہلوے چپ پر محمد رسول اللہ پس جب دیکھا مینے اوسکو دفن کیا مینے اندر پانی کے از جہت تعظیم اور
احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس
دیکھا گیا ایک لوکان اوسکے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سے
کہ انہون نے پایا ایک جزیرہ رزد کو کہ اوسمین خطوط سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین عربی لکھا ہے ایک پہلو مین
اللہ دوسرے مین احمد بخط روشن کہ شک نکرے اوسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا قشہ آنہہ سولہ ہجری مین
دانہ انگور کہ لکھا ہے بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور رکنا ب بطن مفہوم مین نقل کیا ہے کہ دیکھا جزیرہ مین ایک درخت
بزرگ کہ اوسکے اوراق بڑے ہین خوشبو لکھا ہے اوسمین ساتھہ سرخی اور سفیدی کے سبزی مین کتابت واضحہ
بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدا تعالی نے اوراق مین تین سطرین اول مین لا الہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول اللہ
تیسرے مین ان الدین عند اللہ الاسلام وصل مشرف کرنے مین حق تعالی کے اپنی لبیب حبیب کو ساتھہ تسمیہ کے
باسماء حسنی اور صفات کبری کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالے نے مخصوص کیا ہے بعضونکو
انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھہ کرامت خلعت اسماء اپنی سے جیسا کہ اسحقؑ اور اسمعیلؑ کو ساتھہ
علیم اور علیم کے پکارا اور ابراہیمؑ کو حلیم کہا اور نوحؑ کو شکور اور عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کو برا اور موسیٰؑ کو کریم اور قوی اور
یوسفؑ کو حفیظ علیم اور ایوبؑ کو صابر کہ مبنی صبور ہے اور اسمعیلؑ کو بصادق الوعد بھی فرمایا جیسا کہ ناطق ہے

اوسکے ساتھ کتاب عزیز مواقع ذکر اونکے ہین اور تفصیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثیرہ کے اپنی اسماء سے
اور ہمنے بتعلیم الہی تحریر کیے ہین تینتیس اسم اور امید وار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اوسکے فتح اور الہام کرے آخر ہوا کلام قاضی
جان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اور صفاتے حضرت رب العالمین تعالی اور تقدس کو
اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہے اور مقصود قاضی کا ذکر
اون اسماکا ہے کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اوس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوس جنس اللہ کا ناظر ہے اوسمین
ایک اون سب سے اسم حمید ہے یعنے محمود اسواسطے کہ حمد کیا ہے حق تعالی نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھ
بث آیات اور دلائل واضحہ اور براہین کامل اوس علی الاطلاق کے انفس و آفاق مین اور حمد کی ہے اوسکو بندون نے اور
ہو سکتا ہے کہ حمید بمعنی حامد ہووے کہ حامد ہے ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالی بھی حامد ہے اور بھی محمود
اور تسمیہ کیا اپنی حبیب کو ساتھ محمد اور احمد کے اور محمد بمعنی محمود ہے اور احمد بھی بمعنی حامد اور بھی بمعنی محمود آیا ہے اور
جملہ اسماء الہی سے الرؤف الرحیم اور تسمیہ کیا ہے اوسکو اوس اسم کے ساتھ کتاب اپنی مین بالمومنین رؤف الرحیم اور یہ
دونو اسم متقارب ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہے کہ رافت شدت رحمت ہے اور کہا ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم
بالمذنبین اور اسماء الہی سے الحق المبین ہے یعنے حق موجود ثابت کہ متحقق ہے امر اوسکا اور مبین وہ کہ بین اور اشکارا
ہے امر الوہیت اوسکا اور برہان حقانیت اور بیان اوایان کے ایک معنی ہین اور معنی مبین عباد کے لیے امر دین
اور مبدا اور معاد اونکا یہ معنی بھی جائز ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تسمیہ کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا
یا ایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم یعنے ای لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس حق جانب پروردگار تمہارے سے اور فرمایا یہ
آیت فقد کذبوا بالحق لما جاءہم یعنی پس تحقیق جھٹلایا اونہون نے حق کو جب آیا اونکے پاس اور فرمایا آیت حتی یاتیکم الحق
و رسول مبین یعنی یہانتک کہ آیا تمہارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ و قل انا النذیر المبین یعنی مین ہون
ڈرانیوالا ظاہر اور مراد حق سے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہ ضد
باطل کے ہین یعنی وہ کہ متحقق ہے امر اوسکے صدق کا اور بین ہی امر اوسکی رسالت کا اور مبین ہے جانب حق سے
اوس دین تین کو کہ بیجا اوسکے ساتھ اوسکے مثل قول حق تعالی کے آیت لتبین للناس ما نزل الیہم یعنی تو کہ بیان کرے
اور آشکارا کرے اوسطے لوگون کے وہ اتارا گیا اونکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ مین کہا ہے آیت

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ جو کہ اوسمین ہی مگر ساتھ حق کے
ای ساتھ محمد ازجہت جابر کے کہ کہا اوّل ما خلق اللہ روح محمد ثم خلق منہ العرش والکرسی والسماء والارض وجمیع الموجودات
یعنی اول اوس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر پیدا کیا اوس سے عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین
اور سب موجودات کو اور ایک اسماء الٰہی سے نور ہی اور معنی اوسکے خداوند نور اور پیدا کرنیوالا نور کا یا نورانی کرنیوالا آسمان کا
اور زمین کا ساتھ نوردن کے اور روشن کرنیوالا دلون عارفون کا ساتھ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرتؐ کو بھی نور فرمایا
آیت قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنے تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور
فرمایا شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وسراجاً منیراً یعنی چراغ روشن کرنیوالا تشبیہ کیا حضرتؐ کو اوسکے ساتھ ازجہت
وضوح اوسکے اور بیان اوسکی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلونکا ساتھ اوس چیز کے کہ لائی دین سے اور
اسماء الٰہی سے الشہید ہی قاضی نے کہا معنی اوسکے عالم ہی اور کہا گیا شہید اوپر بندون اپنے کے اور آنحضرتؐ کو بھی شاہد
اور شہید فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا یعنی بدرستی بھیجا ہمنے تجکو عالم وحاضر ساتھ حال امت اور تصدیق اور تکذیب اور نجات وہلاک
اونکے اور کہا یکون الرسول علیکم شہیداً یعنے اور ہو گا رسول اوپر تمہارے گواہ جیسا کہ انکا امم مین ارسال انبیا کو اور شہادت
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر اونکے اور تزکیہ آنحضرتؐ کا امت کو آیا ہی اور اسماء الٰہی سے الکریم ہی اور معنی اوسکے
کثیر الخیر فضل انعام کرنیوالا ہی کہا ہے بعض نے اور حدیث مین اسماء الٰہی مین الکریم ہی آیا ہی اور آنحضرتؐ کو بھی کریم پکارا
اور فرمایا آیت اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ یعنی بدرستی ہ آیندہ
وہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین وہ قول شاعر کا کہ ہے کہ ایمان لاو تم اور نہ قول کاہن کا کم ہے کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جبرئیل ساتھ قرینہ قول کو ما ہو بقول شاعر ولا بقول کاہن اسواسطے کہ وصف نہین کیا کفار نے
جبرئیل کو ساتھ اوسکے پس متعین ہوا کہ مراد برسول کریم آنحضرت ہین نہ جبرئیل اور یہ سورہ الحاقہ مین ہے اور سورہ
تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے کہا ہے کہ اوس سے بھی مراد آنحضرت ہین ازجہت صادق آنے ان صفات کے
حضرت پر اور صواب یہ ہی کہ محتمل ہی واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انا اکرم اولاد آدم یعنی مین
اکرم اولاد آدم کا ہون معنی اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا ہی کہ جب وصف
کیا ایک کو بکرم وصف بجمیع صفات خیر کے اور تحقیق آنحضرت متصف ساتھ صفات کرم کے ظاہر اور باطنا ذاتا وصفاتا صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسماء الٰہی سے العظیم ہے اور معنی اوسکے جلیل الشان ہیں جو کہ وہ اوسکی صفات اور کمالات ہیں اور کہا ہے اوسنے پیغمبر شان مین
آیت وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنے بیشک تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سنہ اول مین نوزدہ ہی برسے
اسماعیل کے وَسَلَّمْ عَلَيْهِمَا لَائِمَةٌ یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہوا اور جسنے عظیم القدر کو واسطے امت کے پس آنحضرت عظیم ہین اور اوپر
خلق عظیم کے اور جو صفت سیکی عظیم ہوئی ذات اوسکی بھی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریف مین تو گزرا اس کلام سے
گذرا ہے اور اسمای الٰہی سے الجبار ہی اور جبار یعنی مصلح اور قاہر اور اعلی اور عظیم اور متکبر کے آوے اور نام کی گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داود مین اور مزمور چوالیسوین مین کہا ہے تَقَلَّدْ اَيُّهَا الْجَبَّارُ سَيْفَكَ
فَاِنَّ نَامُوْسَكَ وَشَرِيْعَتَكَ مَفْرُوْنَةٌ بِهَيْبَتِكَ یعنے گردن مین ڈال ای جبار شمشیر اپنے کو پس بدرستی ناموس یعنی راز تیرا
اور شریعت تیرے نزدیک کی گئی ہے ساتھ ہیبت تیرے کے اور ذکر اوسکا سابق گذرا ہے اور معنی اوسکے حق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین صادق ہین از جہت حضرت کے امت کو ساتھ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اونکا اعدای دین کو اور علو منزلت
اور عظیم خطر اور کبر شان اونکا بہ نسبت سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآنین تکبر سے وہ ہے کہ نہین لائق
ساتھ شان اور حال اونکے اور فرمایا ہے وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ یعنے اور نہین تو اوپر جبر کرنیوالا اور اسماء الٰہی سے
الخبیر ہی اور معنی اوسکے مطلع اوپر کنہ شی کے اور عالم ساتھ حقیقت اوس شی کے اور اس تقدیر پر علیم کے معنون مین
ہووے اور بعضون نے کہا ہے خبیر بمعنی مخبر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہین ساتھ دو نو وجہ کے
اسواسطے کہ وہ عالم ہین ساتھ غایت علوم کے ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دیا ہے اونہین حق تعالی نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے
اور مخبر امت اپنی کو ساتھ اوس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے اونکو ساتھ اعلام اور اخبار اوسکے اور تسمیہ حضرت کا
باسم خبیر ثابت اس آیہ سے ہے فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا مراد بہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک کے وجوہ مذکورہ
سے آیہ مین اور اسماء الٰہی سے الفتاح اور معنی اوسکے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کھولنیوالا
کامون بستہ کا اور پر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر اونکا واسطے معرفت حق کے اور معنی ناصہ بھی آیا ہے قول حق سبحانہ مین
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ای اِنْ تَسْتَنْصِرُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ النَّصْرُ یعنی اگر فتح مانگتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہین نصرت اور
تسمیہ کیا ہے آنحضرت کو خدا تعالی نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت مین آیا ہے
اور کہا ہے وَجَعَلَكَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا اور اسماء الٰہی سے الشکور ہے اور معنی اوسکے مثیب اوپر عمل قلیل کے ساتھ جزاے

کثیر کے اور مثنی او پر مطیع کے اور تحقیق وصف کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھ شکر کے کہ افلا اکون عبدا شکورا یعنے پس کیون نہ ہونین بندہ شکر گزار معترف ساتھ نعم پروردگار کے عارف اوسکے قدر کا ثنا کہنے والا اوپر اوسکے اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنی کو بشکور ساتھ اذن اور امر آلہی کے ہے اور اسماء آلہی سے العلیم اور علام اور عالم الغیوب والشہادت ہے اور وصف کیا اپنے نبی کو ساتھ علیم کے اور مخصوص کیا اوسکو ساتھ فربت اور فضیلت کے اوسکو اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنے اور سکھلایا تجھے جو نجانتا تھا تو اور ہی فضل خدا کا تجھپر بڑا اور کہا ویعلمکم الکتب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنی اور سکھلاتا تمکو کتاب اور حکمت اور سکھلاتا تمکو جو کہ تم نجانتے تھے اور اسماء آلہی سے الاول والاخر ہے اور معنی اوسکے سابق وجود مین اور باقی اور بعد از فنا اوسکے اور تحقیق اوسکی وہ ہے کہ نہین اوسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا مین پیدایش مین اور آخر اونکی بعثت مین اور اشارا کیا ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے آیت واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم اور جب لیا ہمنے پیغمبرونسے پیمان اونکا اور تجھسے اور نوح اور ابراہیم سے اسواسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور بہی فرمایا آنحضرت نے نحن الآخرون السابقون یعنی ہم آخرین مبعثت مین اور باعتبار زمان سابق ہین ہم اور اولیت ثابت ہے آنحضرت کو امور کثیرہ مین جیسا کہ فرمایا انا اول من تنشق الارض واول من یدخل الجنۃ واول شافع واول مشفع ومحو خاتم النبیین واخر المرسل یعنی مین اول اوسکا ہون کہ شگافتہ کیجاوے زمین اور اول اوسکا کہ داخل ہوتا ہے بہشت مین اور اول شفاعت کرنے والا اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہے اور آخر رسولون کا اور اسماء آلہی سے القوی ذو القوۃ المتین ہے اور معنی اوسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اوسکو حق تعالی نے ساتھ قول اپنے کے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین یعنے صاحب قوت نزدیک خداوند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھ اوسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہ صفت مخصوص ساتھ آنحضرت کی نہوگی اور اسماء آلہی سے صادق ہے اور حدیث مین آیا ہے وصف آنحضرت کا بمصادق مصدوق اسماء آلہی سے ولی اور مولی ہے اور فرمایا ہے حق تعالی نے انما ولیکم اللہ ورسولہ یعنے سوائے اوسکے نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اوسکا ہے اور فرمایا آنحضرت نے انا ولی کل مومن یعنی مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی

جسکا مین مولا ہون پس علی اوس کا مولی ہے مراد اس حدیث سے محب اور ناصر ہے اور اسمائی الٰہی سے غفور ہے اور معنی اوسکے گذرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے اور امر کیا ساتھ اوسکے اپنی پیغمبر کو قرآن اور توریت مین ساتھ عفو اور صفح کے اور خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ یعنی اختیار کر درگذر گناہ سے اور امر کر ساتھ نیکی اور احسان کے اور کہا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ یعنے پس عفو کر گناہ سے اور درگذر اور کہا ہی توریت و انجیل مین آپ کی شان مین لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ یعنی نہین ہے بدخو اور درشت گو ولیکن بخشتا ہی اور درگذر کرتا ہے اور اسما الٰہی سے الہادی ہے اور معنی اوسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندون اپنے سے ہدایت اور یعنی راہ دکھلانے اور پکارنے کی آیتہ وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ یعنی اور اللہ پکارتا ہے طرف بہشت کے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ یعنی اور بیشک تو البتہ ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ یعنی اور پکارنیوالا طرف اللہ کے ساتھ اوسکے حکم کے ولیکن معنی پہلے مخصوص ہین ساتھ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اوسکے اور پیغمبر کے اور اسما الٰہی سے المؤمن والمهيمن ہے بعضون نے کہا ہے ہر دو لو اسم ایک معنونین ہین پس معنی مؤمن کے حق تعالی مین صدق اپنے وعدہ کا ہے کہ ساتھ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہے اور صدق بندون مؤمن اور رسولون اپنے کا اور بعضون نے کہا ہے موحد ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہی امان دینے والا بندون اپنے کا دنیا مین ظلم اور شدت سے اور مؤمنونکو آخرت مین عذاب اپنے سے اور کہا ہے مهيمن معنی امین ہی مضعر مؤمن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتھ ہا کے اور کہا ہے مهيمن معنی حافظ اور شاہد کے ہے اور وہ کہ ہیبت کرے اور ڈر مخلوق سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین ہین اور مهيمن اور مؤمن اور تسمیہ کیا ہے اونکو امین حق تعالے نے اور کہا مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہے اوس جگہ امانت دار اور آنحضرت پیش از نبوت او بعد از نبوت معروف اور مشہور بامین تھے اور تسمیہ کیا اونکو عباس اونکی عم نے بمهيمن اور خدائے تعالی نے کہا ہے آیت وَيُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ یعنی تصدیق کرتا ہے بخدا اور تصدیق کرتا ہے واسطے مؤمن کے اور فرمایا أَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا اور صاحب مواہب نے قول حق سبحانہ مین آیت وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ یعنی اور اوتاری

ہمنے اوپر تیرے کتاب راست تصدیق کرنیوالی سابقہ اوس چیز کے کہ روبرو اوسکے ہی کتاب سے اور نگہبان اوپر اوسکے
مجاہد سے نقل کیا مراد وہ ہے کہ وَجَعَلْنَاکَ یَا مُحَمَّدُ وَصِیًّا عَلَیْہِ یعنی اور کردانا ہمنے تجھے نگہبان اوپر اوسکے اور اسمای الٰہی
سے مقدس ہے اور معنی اوسکے منزہ نقائص سے اور مطہر نشانون حدوث سے اور واقع ہوا ہے کتب انبیا مین
اسمای آنحضرت مین مقدس یعنی مطہر ذنوب سی جیسا کہ فرمایا ہے **ایت** لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی کہ بخشے
تیرے لیے خدا اگلے پچھلے گناہ تیرے یا مقدس اخلاق ذمیمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ کہ مقدس اور مطہر ہوئی ہین
لوگ ساتھہ تیری پیروی کے جیسا کہ وَیُزَکِّیْہِمْ یعنی اور پاک کرتا ہے اونکو **اور** اسمای الٰہی سے العزیز ہے اور
معنی اوسکے ممتنع غالب یا وہ کہ نظیر نرکھے اور یا معز ہے غیر کو **اور** کہا ہے اور استدلال کیا ہے قاضی نے اوپر اسکے
ساتھہ قول حق تعالے کے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ یعنی اور واسطے اللہ کے ہے غلبہ اور اوسکے رسول کے لیے یعنی جب
ثابت ہوئی عزت خدا کو کہ عزیز اور معز ہے پس رسول خدا بھی عزیز و معز ہوے **اور** صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے
کہ عزت مومنون کے لیے بھی اثبات کی کہ فرمایا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ لیکن بتبعیت اور طفیل ہے نہ باصالت و استقلال جیسا کہ آنحضرت کے
ہے پس بیہ معنی منافی خاص ہونے اس صفت کے حضرت کی ساتھہ نعوذ مین تنبیہ معلوم کرنا چاہیے کہ خدای تعالی
اور تقدس بزرگی اور عظمت اور کبریائی اپنی مین مشابہ نہین ہے ساتھہ کسی چیز کی مخلوقات سے اسماء حسنی اور صفات
علیا مین اور مماثل نہین کوئی چیز اوسکے ساتھہ **اور** وہ جو صفات سے اطلاق کیا ہے اونکو شرع نے خالق اور
مخلوق پر تشابہ اور تماثل نہین ہے درمیان اوسکے معنون حقیقی کے اسواسطے کہ صفات خالق قدیم ہین اور صفات
مخلوق حادث اور کافی ہے اس باب مین قول خدا تعالے کا لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یعنی نہین مانند اوسکے کوئی شے **اور**
بعضے عارفین محققین نے کہا ہے التوحید اثبات ذات غیر مشبہۃ للذوات ولا معطلۃ من الصفات یعنی توحید ثابت کرنا
ایک ذات کا ہے کہ مانند ذاتون کی نہین اور نہ بیکار صفات سے واسطے نے کہا ہی کہ نہین ہے مثل ذات اوسکے
کوئی ذات اور نہ مانند صفت اوسکے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اوسکے کوئی اسم اور نہ مانند فعل اوسکے کوئی فعل
مگر از جہت موافقت لفظ کے ساتھہ لفظ کے اور بزرگ اور منزہ ہے ذات قدیم کہ ہووے اوسمی صفت حادث جیسا کہ محال ہے
ذات حادث کو صفت قدیم ہووے **اور** یہ مذہب اہل حق اور سنت و جماعت ہے اور تحقیق تفسیر کیا امام
ابوالقاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطی کو اور زیادہ کیا ہے اوسکے لیے بیان اور کہا ہی کہ بیہ حکایت

مشتمل ہے اوپر جو امر مسائل توحید کے اور کیونکر تشبیہ دیوے اوسکی ذات کو ساتھ ذوات محدثات کے حالانکہ ذات اوسکی ساتھ وجود اپنی کے مستغنی ہے سب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اوسکا ساتھ فعل خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہے نہ بخواطر اور اعراض موجود ہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معالجت کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سے نہین اور کہا ہی مشایخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تمنے ساتھ اوہام اپنی کے اور ادراک کیا ساتھ عقول اپنی کے محدث ہی ساتھ تمہارے اور کہا ہی امام ابوالمعالی جوینی نے جو کوئی مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اوسنے ساتھ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھ اوسکے فکر اوسکا وہ مشبہ ہے اور کوئی کہ مطمئن ہوا ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسینے کہ یقین کیا ایسی وجود کے اقرار کرتا ہے ساتھ عجز کے دریافت حقیقت اوسکی سے وہ موحد ہے اور یگانہ پرست اور کیا اچھا ہی قول ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا حقیقۃ التوحید اَن تعلم اَنَّ قُدرَۃَ اللہِ تعالیٰ فِی الاَشیاءِ بِلا عِلاجٍ وَصَنعَۃَ لَہا بِلا مِزاجٍ یعنی بالکتساب اور مزاج آلات نہین وَعِلَّۃُ کُلِّ شَیءٍ صُنعُہٗ وَلا عِلَّۃَ لِصُنعِہٖ اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری اور فعل اوسکا ہے اور نہین علت صنع آلہی کو یعنی حقیقت توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی بغیر مشارکت اسباب کی ہے اور پیدا کرنا حق تعالیٰ کا اشیا کو بانجنگی مادہ نہین اور علت ہر چیز کی صنع آلہی ہے اور صنع آلہی کو کوئی علت درکار نہین وَمَا تَصَوَّرتَ فِی ذِہنِکَ فَاللہُ بِخِلافِہٖ یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن وفہم وہم مین آوے پس اللہ برخلاف اوسکے ہی ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح مشکوات مین شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہے واللہ اعلم وصل صاحب مواہب لدنیہ نے اسمای نبی سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم مین مذکور ہین زیادہ اوپر چار سو کے ساتھ ترتیب حروف معجم کے ذکر کیے ہین ہم بھی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کرکے بطریق تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہین طالب مشتاق کو لازم کہ اونکو مونس جان اور ورد زبان بنا کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ الا لفت الا مر باللہ الاطیع اتقی الناس الاجود اجود الناس الاحد الاحسن احسن الناس الاحمد احید الاخذ بالجرات اخذ الصدقات الاخر الاخسی اللہ اذن خیر ارحم الناس سقا ارحم الناس بالعیال الازہر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس الاصدق فی اللہجۃ الطیب الناس ریحا الاغر الاعلی الاعلم بالہدی اکثر الناس نبا الاکرم اکرم الناس اکرم ولد آدم المص امام الخیرت امام الناس امام المتقین امام النبیین امام الامر الامین امتہ اصحابہ الامین الامی النعم الہدی ولی شافع اول مسلمین اول ولی الاسلمین اول شفع اول مشفع اول مشفع الاعتصام

الباء بار قلیطا البا طن البرا البرہان لبشر بشری لبشیر بصیر بلیغ بالغ البیان بینہ التا تالی تذکرۃ تقی تنزیل تمامی الثاء ثانی اثنین الجیم الجبار الجد جواد جامع الجار حاتم خرب اللہ حاشر حافظ حاکم بما اراہ اللہ حامد حامل لواء الحمد الحامد لامتہ عن النار الحبیب الخفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا وحمیا طاسمسق حمید حنیف الخا تخبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتمہ خازن مال اللہ الخاشع الخاضع الخالص خطیب الانبیاء خطیب الامم خطیب الواقدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمن الخلیفۃ خیر الانبیاء خیر البریۃ خیر خلق اللہ خیر العالمین خیر الناس خیر ہذہ الامۃ خیرۃ اللہ الدال دار الحکمۃ الداعی الی اللہ دعوت ابراہیم دعوت النبیین دلیل الخیرات الذال الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض المورود ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم ذو القوۃ ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلۃ الرا ء الراضع الرضی الراغب الرافع راکب البراق راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ راکب النجیب الرحمۃ رحمۃ الامۃ رحمۃ للعلمین رحمۃ مہداۃ رحمۃ الرحیم الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات الرقیب روح القدس الرؤف رکن المتواضعین الزا ء الزاہد زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی زین من زانی القیمۃ السین السابق السابق بالخیرات سابق العرب الساجد سبیل اللہ السراج المنیر الصراط المستقیم السعید سعد اللہ سعد الخلائق السمیع السلام السید سید ولد ادم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین سیف اللہ المسلول سید الفریقین الشین الشارع الشافع الشفیع الشاکر الشکور الشاہد الشکار الشمس الشہید الصما د الصابر الصاحب صاحب الایات صاحب المعجزات صاحب البرہان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجہاد صاحب الحجۃ صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود صاحب الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجۃ الرفیعۃ صاحب الرداع صاحب الازواج الطاہرات صاحب السجود صاحب المحمود صاحب السرایا صاحب السلطان صاحب السیف صاحب الشرع صاحب الشفاعۃ الکبری صاحب الخطایا صاحب العلامات الباہرات صاحب العلو والدرجت صاحب الفضیلۃ صاحب الفرج صاحب النقیب صاحب النقیب الاصفر صاحب قول الہ الا اللہ صاحب القدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب المدینۃ صاحب المظہر الشہود صاحب المعراج صاحب المغفر صاحب المغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المغیر صاحب النعلین صاحب الہراوت صاحب الوسیلۃ الصاوع لما امر الصادق الصبور الصدق صراط اللہ صراط الذین انعمت علیہم صراط المستقیم الصفوح عن الذلات الصفوۃ الصفی الصالح الضاد الضارب بالحسام المتلوم الضاحک الضحوک الطاء طاب طاب الطاہر الطیب

طس طٰہٰ الطیب طس طٰہٰ الطاء الظافر الظفر الظاہر العین العابد العادل العظیم العاقب العالم علم الایمان
علم الیقین العالم بالحق العامل عبد اللہ العبد عبد الکریم عبد الحیا عبد الحمید عبد المجید عبد الوہاب عبد الغنا عبد
عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القہار عبد المومن
عبد المہیمن العدل العربی العروۃ الوثقی العزیز العطوف العفو العلیم العلی الغنی الغالب الغفور الغنی العنی بالعبد
الغیث الغوث الغیاث الفا الفاتح الفارقلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط الفصیح فضل الفواتح الفوا
الفاتح القاسم القاضی القانت قائد الخیر قائد الغر المحجلین القائل القائم القتال القتول القثم القثوم
قدم صدق القرشی القریب القریم القیم الکاف کافۃ الناس الکفیل الکامل فی جمیع امورہ الکریم کنیص اللام
اللسان المبین الماجد ماذا الماضی المامول المانح المبارک المبعوث بالحق المبتل المبرا المبشر مبشر الیاسین المبعوث
باحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبتل المتمم المتربص المخصوص المختم المخترع المدثر المتلو علیہ المتعبد المتوکل الحرم المنبت
محجاب محبب المجتبی المجیر المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخبا المختار المخصص بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص
المدثر المدنی مدینۃ العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل المرجی المرحوم المرسل المرتفع الدرجت المراد المردۃ المزکی المزمل
المسیح المسعود المستغفر المستغنی المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفق المشہود المشیہ المصباح المصارع المصاع
المصاع المصنات المصدوق المصطفی المصلح المصلی علیہ المطاع المطہر المطلق المطیع المطفر المعز المعصوم المعطی المعقب
المعلم معلم امۃ المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنۃ المفتعال المفضل المتفضل المقدس المقسط المقسم
المقصور علیہ المقفی مقیل العثرات مقیم السنۃ بعد الفترۃ الکریم الملقی المکفی بقلیل المکین المکی اللامعی
ملقی القرآن المنور المنادی المنذر المنجی المنزل علیہ المنعما المنعت المنصور المنیب المنیر المومن الموفی
جوامع الکلم الموحی الیہ ومعہ الموصل الموقر المولی المولد المومن الموسر المہاجر المہتدی المہدی المہدات
المہیمن المیسر النون الناذر الناجد الناس الناصح الناشہ الناصح الناطق الناہی نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبۃ
نبی الرحمۃ نبی الرحمن نبی الرحیم نبی الملحمۃ نبی الملاحم النبی المنجم المنجم الثاقب نجی اللہ النذیر
النسیب نصیح ناصح النقیۃ نعمت اللہ النقیب النقی الہادی الذی الاطیقی الواو الوجیہ الواسط الواسع الواصل
الواضح الواعد الواعظ الوعی الوسیلۃ الواقی الوفی [illegible] الہادی ہدی اللہ الہاشمی الیا

شیری لیس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وابناعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اوسنے کہا اسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم اور اہل نار کے نزدیک عبدالجبار اور عرش والون کے نزدیک عبدالحمید اور فرشتون کے نزدیک عبدالمجید اور انبیا کے نزدیک عبدالوہاب اور شیطان کے نزدیک عبدالقہار اور حق کے نزدیک عبدالرحیم اور جبال مین عبدالخالق اور جنگل مین عبدالقادر اور دریا مین عبدالمہیمن اور حیتان کے نزدیک عبدالقدوس اور وحشات کے نزدیک عبدالغیاث اور وحوش کے نزدیک عبدالرزاق اور درندون کے نزدیک عبدالسلام اور چارپایون کے نزدیک عبدالمومن اور طیور کے نزدیک عبدالغفار اور توریت مین موذموذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک طہٰ ویس اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد امعانی سے کتاب اوسکی شوق العروس وانس النفوس مین جانا چاہیے کہ کسیکو خلاف نہین اس بات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیا ہین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالی نے قسمت کیا خلق کو دو قسم اور کیا مجھی بہترین دو قسم سے اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت اصحٰب الیمین واصحٰب الشمال اور مین اصحاب یمین سے ہون اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت اصحٰب المیمنۃ اصحٰب المشئمۃ والسابقون السابقون پس مین سابقین سی ہون اور بہترین سابقین پس ان اقسام کو قبائل کیا اور کیا مجھے اوس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے اور یہی ہے قول حق تعالی کا آیت وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنے اور کردانا تمھین تمکو شاخین اور قبیلے تاکہ پہچان حاصل کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے پس مین اتقی اولاد آدم اور اخر واکرم اولاد آدم اور کا نزدیک خدای عزوجل کے پھر کردانا قبائل کو بیوت اور کردانا مجھے بہترین بیوت مین اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی تاکہ لیجاوے تم سے پلیدی اور پاک کرے تمھین پاک کرنا اور لائی ہین کہ آئے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشمگین کو پاکفار سے کچھ سنا تھا کہ نسبت آنحضرت طعن اور تنقیص سے کہتے تھے پس کہا عباس نے جو سنا تمنے اوسے آنحضرت اور آنحضرت

اوپر منبر کے اور فرمایا اون لوگون سے کہ بہتی تھے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبد المطلب ہون بدرستی اور راستی پیدا کیا حق تعالی نے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجھے بہترین فرقہ یعنی عرب اور کیا اونکو قبائل اور کیا مجھکو بہترین قبائل مین اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجھکو بہترین بیوت مین پس مین بہترین خلق ہون از روی ذات اور بہترین اونکا از روی بیت کے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ خدا تعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اونمین سے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قبول کیا اوسکو اپنی لیئے اور بھیجا اوسے برسالت **فصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالی نے حضرت کو ابتدائے خلق اور ابتدای امر مین اور کیا اونکو مبدا اور منتہا آفرینش کا اور اول انبیا عالم ارواح مین اور اول اجابت مین روز الست اور تقدیر ساتھہ حضرت کے مہ فضل و کمال معاد مین پس کیا اونکو اول اوسمین سے کہ شگافتہ ہووے زمین ساتھہ اوسکے اور اول تھین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناطق بجمال رب العالمین اور تمام خلق محجوب ہووے اوس ہنگام مین اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوسکی مین اور اول اوسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ اپنی امت کے اور اول اوسکا کہ آوے بہشت مین اور امت اوسکی اول امتون کی ہوا نے بہشت کے مین اور عطا کرے اوسی طائف اور تحف خاص توحید اور احد سے روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین اولین اون لوگون کا ہون کہ برآنگیختہ ہووین قبورسے اور مین خطیب اونکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت دہندہ ہون جسوقت ناامید ہووین کہ لواء حمد میرے ہاتھہ مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنی کے اور نہین اسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤن مین حلہ حلہا سے بہشت سے پستر کہڑا ہون مین دا ہنے طرف بہشت کے اور نہین وہ مقام کہ کہڑا ہووے وہان کوئی سوائے میرے اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل لواء حمد ہون دن قیامت کی اور اول اوس کے کہ ہلاوے حلقی دروازہ بہشت کے پس کہولا جاوے میرے لیے اور داخل ہووین میرے ساتھہ فقراء مومنین اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہنہ سے ہی جمع کرتا ہی خدا تعالے اولین و آخرین کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اوسکا اور ابی ہریرہ ہی روایت ہے

کہ فرمایا آنحضرتؐ نے امیدوار ہون او سکا کہ ہون مین عظیم ترین انبیا از روی اجر کے روز قیامت مین اور دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہووین ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میری امت
مین داخل ہین روز قیامت - ابراہیم کہتا ہے تو صاحب دعوت میرا کیا ہے اور میری ذریت پس گردان مجکو انکی
امت سے اور عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہے کہ انبیا سارے بھائی علاتی میرے ہین کہ باپ اونکا ایک ہے اور مائین تعدد
اور فرمایا عیسےؑ میرا بھائی ہے نہین میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب ترین مردم ہون اوسکے
ساتھ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہون دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سید اونکے
ہین دنیا و آخرت مین تخصیص روز قیامت کی اسلیے ہے کہ ظہور آثار اوسکا روز قیامت مین زیادہ ہووے اور اول
جہت کہ اوسدن مین منفرد اور یگانہ ہووین سرداری مین جسوقت کہ متوجہ ہون سب طرف اوسکی اور پناہ پکڑین
ساتھ اوسکے اور نہووے کوئی سید اور مقدم اور سردار وہان حضرت کی اور سید اوسی کہین کہ التجا لاوین
لوگ ساتھ اوسکے حوایج مین پس ہووین اوسی ہنگام مین سید منفرد جانا تحقیق ہے کہ مزاحمت نکرے اوسکو
کوئی سو واجب لدنیہ مین حدیث ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول
شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووے زمین اوسکے لیے اوس سے پیچھے ابوبکر اور اوس سے پیچھے عمر رضی اللہ تعالے عنہما
پس آؤنگا مین اہل بقیع پاس پس جمع کیا جاوینگے ہووین مین بعد ازان انتظار کرون اہل مکہ تا وہ کہ حشر کیا جاؤن مین
درمیان دو حرمون کے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اوسکو ابو حاتم نے اور اور الاصول
ہر حکیم ترمذی اور عمر سے روایت کرتا ہے کہ یا ہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز منزل ابطح
سے داہنی طرف اونکے ابوبکر اور بائین طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے برانگیختہ ہون مین یوہین میرا
کے دن اور آیا ہے کہ آنحضرت محشور ہونگے درین اوپر براق کے اور حشر کیے جاوین انبیا اوپر دواب کے اور محشور ہون صالح
اپنی ناقہ اور حشر کیے جاوین در دنیا بے ناظر رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ سرخ کے کہ غضبا اور قصوا ہے - اور محشور ہونگے بلال
اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ کما طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اوترتے ہین
ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہین قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے
اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر اور جب شام ہوتی ہے عروج یا ہمان کرتے ہین اور اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور اسیطرح

جسدن تک کہ شگافتہ ہوزمین آنحضرت سے اور باہر آوین وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ستر ہزار فرشتون کے کہ لیجاوین اونکو بدرگاہ رب العزت جیسیکہ عروس کو بنجانہ شوہر لیجاوین اور روایت جامع الاصول مین بروایت ابوہریرہ آیا ہے کہ فرمایا کہ مین اول اوس کیکا ہون کہ شگافتہ ہووے اوس سے زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور ظاہر اس روایت کا وہ ہے کہ انشقاق اور کسوت دونون ثابت ہین آنحضرت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اول خلائق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول اوس کیکا کہ پہنایا جاوے خلق سے ابراہیم ہین کہ پہناوین اونکو حلہ بہشت سے اور دیجاوے کرسی اور رکھی جاوے داہنی عرش کے پھر لایا جاؤنگا مجھے اور پہنایا جاؤنگا حلہ بہشت سے کہ قبت نکرسکے اور حوصلہ اور پہنایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب داہنی عرش کے اور کہا ہے کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتھہ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہون آنحضرت سے اور احتمال رکھتے کہ پہنچے ہمارے ساتھہ جامہ اپنی سے قبر سے باہر آوین اور عطا اور پوشش خلعت بہشت تکریم اور تعظیم ہے بجہت بزرگی اور ابراہیم کو بسبب برہنگی کے پہناوین پہلے اولیت ابراہیم کی کسوت مین بہ بہنچنے خلق کے ہوے کہا شیخ علیہ الرحمۃ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم کسوت مین بہت عنایت نسبت ابوت آنحضرت کے ہے کہ آبا امثال ان امور مین مرجع اولاد کے مقدم ہوتے ہین اور یہ فضل جزئی ہے اصل نہین لیکن فضائل معنوی جانب حضرت عیسیٰ مین اور بسبب واسطے حضرت کو اور پہلے کسی کے پہناوین نہ ابراہیم کو اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ یا نکہ بہم کسوت ابراہیم کو جزا عریان کرنے فرزند کی اونکو وقت القا کے نار مین کذا قیل واللہ اعلم اور مشہور ہے کہ مشرکون کو گنگا حفاۃ وعراۃ وعزل یعنی پابرہنہ اور تن برہنہ اور بے ختنہ ہونگے جیسا کہ حدیث بخاری مین بروایت ابن عباس آیا ہے اور اشارہ قول حق تعالے کا کما بدانا اول خلق نعیدہ یعنے جیسا پیدا کیا ہے ہمنے اول خلقت مین بنی آدم کو پھر دوسری بار پیدا کرینگے ہم اوسکو بھی ساتھہ اوسکے ہے ولیکن ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے لباس لیجانے کا کرپہنا اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک میت بر انگیختہ ہوتا ہے جس لباس مین کہ مرا ہے اور صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے روایت کیا ہے کہ شہدا سبعوث ہونگے مین انکے فائز ہونگے بکرامت اور زیارت کرنے مین ایک دوسرے کی اوسمین اور کہا ہے کہ توفیق درمیان اس حدیث اور حدیث بخاری مین ہے یون ہی کہ بعض عاری ہوتے ہونگے اور بعض نہین اور کہا ہے کہ مراد بہ ثیاب اعمال ہین کہ مبعوث ہونگے اوسپر اور ابو سعید

نے بنایا تاویل کو اور حمل کیا اور بظاہر کے اور بعضے اصحاب مین اہل ملواہر کہ نہین دریافت کرتے مراد کو جیسے بنایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض والاسود کو صیام مین ایسا ہی کہا ہی توپشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ کلام کیا ہی

تنبیہ دربیان لوا رحمد مراد ساتھ لوا رحمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ساتھ حمد اور مقام محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے ہین لوا رکو موضع شہرت مین اور ہوسکتا ہی کہ آنحضرت کے دست مبارک مین لوا رہووے اور اوسکا نام لوا رالحمد ہو۔ قول طیبی یہی ہے۔ اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرہ مین ایک حدیث لایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یا نجانا تو اے علی کہ مین اول وہ مین کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کھڑا ہون مین جانب است عرش کے اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن مین جامہ سبز علون بہشت سے بعد ازان پکارے جاوین اور انبیا ایک کے پیچھے ایک پس استادہ ہوین دونون جانب عرش کے اور پہنائے جاوین جامہ ہاے سبز علون بہشت سے۔ پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امتونکی ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے بشارت دیتا ہون تجھے اے علی کہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے تجکو اور سجدہ کیا جاوے تجھے لوا رحمد کہ میرا لوا ہے کہ سایہ کرینگے مین آدم اور تمام خلق قیامت کے دن اوسکی نیچے **اور** درمیانی میرے لوا کی مسافت ایک ہزار اور چھ سو برس کی ہے اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اوسکا نقرہ سفید کا اور جڑاؤ اسکی مروارید سبز کی ہے اور اوسکے تین گرہیں ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اوسمین تین سطر **اول** بسم اللہ الرحمن الرحیم **ثانی** الحمد للہ رب العلمین **ثالث** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اوسکی بھی ہزار سال پس سیکھے تو اے علی ساتھ اوس لوا کے اور امام حسن جانب است اور امام حسین جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ ایستادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے تو حلہ بہشت سے **اور** کہا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہے حافظ قطب الدین حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہے محب بن الہایم نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر ہین اوسمین آثار وضع اور خداوانا ترہے ساتھ حقیقت لوا رحمد کے کہا شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز نے قول قائل کہ خداوانا ترہے بحقیقت لوا رحمد حق ہے ولیکن احادیث مین لفظ حقائق یا امثال ان صور کے واقع ہوئی ہی جیسا کہ درمیان لوح وقلم کے واقع ہوا ہے کہ زبد سے ہے یا یاقوت سے اور حاملان عرش

اوعال ہین کہ نزمہ گوش سے دو منٹ تک مسافت دو سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے اور امثال
اوسی کی اور ہم ایمان لاتے ہین سات ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور بہ ثبوت ملی ہر نقل اوسکی شارع سے اور وہ جعرانہ شارع
ہے اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل ہے ہم اسپر بھی ایمان لاتے ہین اور چھوڑتے ہین حکم عقل کو تہ اندیش کو کہ استحالہ
اور استبعاد دا و سکا کرے اوسپر دکرتے ہین ہم حقیقت امر اوسکی اوپر خدا کے اور اگر محدثین اوسکی اسناد مین گفتگو کرین
وہ بات دوسری ہے اور اگر اوسکے معانی مین استبعاد کرین کمال قدرت قادر جواب اوسکا ہے انتہے واللہ اعلم
اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عرف عرب مین نگاہ نہین رکھتا لوا کو اگر صاحب جیش اور رئیس اوسکا ہو اور احتمال
ہے کہ یہ غیر کے بین بھی ہو باذن اوسکے اور تابع ہو خاص اوسکا اور متحرک ہو ساتھ حرکت اوسکے اور مائل ہو ہر جانب
کہ وہ مائل ہے اور استعمال عرب مین نزدیک حروب کے نگاہ نہین رکھتا لوا گر صاحب اوسکا اور منع نہین کرتا اوسکو قتال
سے بلکہ کرتا ہے ساتھ اوسکے شدت قتال اور اسپر سے لائی نہین نگاہ رکھنا اوسکا ہر کسیکو جیسا کہ فرمایا علی بھی اللہ عنہ کو وہ
جیسے کہ دنیا دنین رایت کو نزدا نیسے مرد کو کہ درست رکھتا ہے خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسے خدا اور رسول
کہا صاحب مواہب نے غزوہ موتہ مین آیا ہے کہ لیا رایہ کو پہلے جعفر بن ابیطالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان عبداللہ
عبداللہ بن رواحہ نے پس مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ لوا تابع
ہین قتال کے نہ مقدم کے ہوتا ہے واللہ اعلم قولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک گناہ ہے اور فرمایا دعا میری
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک گناہ ہے اور فرمایا دعا میری
شفیعون تر شمارے اور بعض اوسکا وہ ہے کہ باقی رہے گا تا روز قیامت اور بعض زیادہ ہے شفیع سے اور بعض
شفیع زیادہ ہے سمجھ سے اور بعض مین شفیع زیادہ ہے برابر سے اور بعض اوسکی نوکر زیادہ مشک سے اور کمتر ہے
اوسکے مثل ستارون آسمان کے اور تحقیق مسافت درمیان زمین بہت جگہ احادیث مین ذکر کیا گیا ہے
ہر جماعت نے بلاوے کہ مقارنت اوس دیار کے ہیں دلیل دیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع بوجہ
ہون مسافت مین قریب المسافت اور اگر متفاوت ہون اوا مقصود حیران بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو
بطریق تخمین اور تقریب بیقین اور تحدید اور بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کو دو حوض ہین ایک موقف
ہین اور دوسرا بہشت مین اور دونو کو کوثر کہین اور قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہوا وپر مکلف کے

اوعال ہین کہ نزمہ گوش سے دو منٹ تک مسافت دو سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے

ساتھ حوض کے کر ثابت ہوے ہین صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشتہرہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سب سے علم قطعی اور
حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہین **اول** ابی بکر صدیق کی ہاتھ مین
اور **ثانی** عمر فاروق کے ہاتھ مین اور **ثالث** عثمان ذوالنورین کے ہاتھ مین اور **رابع** ہاتھ مین علی مرتضی کے پس جو کہ
محب ابوبکر ہے اور مبغض ہی عمر کا پانی نہ پلاوے اوسی ابوبکر او جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوے اوسکو علی
روایت کیا ہے اسکو ابوسعید نے شرف النبوت مین اور اسیطرح منقول ہے مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہے کہ ساقی
علی مرتضی ہین اور انہین نے کہا ہے کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن مین واللہ اعلم **وصل** تفصیل
آنحضرت مین بشفاعت اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع ہی مفسرین کا اوسپر
کہ مقام محمود مقام شفاعت ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا ہمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن
اوپر کرسی کے پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہے کہ حق تعالی اپنے حبیب کو ایسے مقام مین رکھے کہ کسیکو سوائے
اوسکے حاصل نہین اور قیامت کے دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اوسکی محمد کلا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابوہریرہ اور اور اصحابہ سے اور مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین اور رکیک روایت
مین آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دلمین بمقدار دانہ گندم یا جو کے ایمان ہے باہر لاؤ اوسکو پس جاؤن مین
اور نکالون اور رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد وثنا کرون مین اوسکی بمجامد کثیرہ پس حکم ہو کہ جسکے دلمین بمقدار
دانہ خردل ایمان ہو اوسکو نکالو پس جاؤن مین اور نکالون اوسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد وثنا کرون
بہت پر حکم ہو کہ جسکے دل مین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اوسکو دوزخ سے نکالو دفعہ چہارم مین اگر کہون مین
یارب اذن دی مجکو حق مین اوسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالی نہین یہ کام مفوض طرف تیرے یہہ کام میرا ہے
سوگند بعزت وکبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین نار سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نرہے نار مین
مگر جسکو کہ حبس کیا ہے اوسکو قرآن نے یعنی واجب ہے اوسپر خلود اور یہ حدیث روایات متعددہ ساتھ اختلاف الفاظ
اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب مین بہت ہین اور سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت
آنحضرت اول وقوف مردم سے محشر مین دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت بھی واسطے
رفع درجات کے شامل اور واقع ہے **فائدہ** کہا ہے کہ مواطن شفاعت پانچ ہین **اول** راحت از ہول موقف مین شدت

وقوف اور حبس اوس مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عقوبین سوال اور حساب سے اور اثنات مین عجیاب ثالث شان مین اوس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور مستحق عذاب کے ہوئی ساتھہ رفع عقاب کی اون سے رابع نکالنی مین اوس قوم کی کہ لائی گئی آتش مین ساتھہ نکالنی اونکے اوس سے خامس رفع درجات مین اون لوگون کے کہ آی بہشت مین اور ہر ایک مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہین اور بعضون نے شفاعت سادسہ بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب کے لیے تخفیف عذاب مین اور بعضون نے شفاعت سابعہ بھی ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت و قائم نرہے کوئی اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نکرے اوسپر مگر وہ کہ ہون مین اوسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا شمار کرین اور اقسام پیدا ہو دین جیسا کہ آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کرون مین اوسکی جو اہل مدینہ ہین پس تر اہل مکہ پستر اہل طائف ہر شفاعت اوسکی کہ زیارت کی ہے قبر شریف آنحضرت کی پھر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے بعد ازان درود بھیجے پیغمبر پر پھر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پھر وہ کہ برابر ہین حسنات اور سیات اوسکے کہ آوے بہشت مین منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین بغیر حساب کا مقتصد یعنے میانہ رو ساتھہ رحمت خدا کی اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب اعراف بشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت مین آوین اور ارجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہے کہ وہ ایک قوم ہین کہ برابر ہین حسنات اور سیات اونکے واللہ اعلم **وصل** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سوال کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرونگا ان شاء اللہ تعالی عرض کیا مینے کہان ڈھونڈھون آپ کو یا رسول اللہ فرمایا طلب کر مجھی نزدیک صراط کے کہا مینے اگر وہان ملاقات نہوا ور نپاؤن مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نپاؤن کہان طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نکرون مین ان تین جگہہ سے اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب اماکن اور مواطن آخرت مین موجود اور قائم ہون گے امداد و اعانت و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی دلا دین شدائد اور مزالق اور مضائق و مصائب ہای پر صراط حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قائم کیجاوے صراط اوپر پشت دوزخ کے پس مین اور میری امت پہلا و سپر سے گذرین

اور دعا رسولونکی اوسدن مین یہہ ہے اللھم سلم وسلم یا اللہ بچا بچا اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر صراط کے گذرین اور لغزش کرین اور عاجز رہین مردرسے فریاد کرین وا محمداہ وا محمداہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا کرین رب امتی امتی اے پروردگار میری امت میری امت سوال نہین کرتا مین تجھسے آجکے دن اپنے نفس کے لیے اور نہ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بیٹی میری ہے اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرت سے باب امت مین اور استخلاص اونکے مین اور اس حدیث سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھہ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے **اور** ای پر میزان کہ مدار سوال اور حساب اوپر اوسکے ہے حدیث مین آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش اور دوزخ بجانب چپ اوسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے کفہ حسنات مقابل بہشت کے اور کفہ سیئات مقابل دوزخ کے **اور** ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور اونکی امت اور ایک روایت مین ہے کہ کہان ہے امت امیہ اور پیغمبر اونکا پس کہڑا ہونگے اوپیروی کرے مجکو امت میری غر محجل اثر وضو سے یکسو کیجاوین امتین راہ ہمارے اور دیکھین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت کا کہ کین کہ نزدیک ہے کہ یہہ امت سب پیغمبر ہوئین **اور** حدیث مین آیا ہے کہ زائل نہین ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہہ سے جبتک سوال کیا جاوے چار چیز سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین کھوئی **اور** عمل اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر مین **اور** مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اور کہان کھویا **اور** جسم اوسکے سے کہ کس چیز مین کہنہ کیا اوسکو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **اور** حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیل ہونگے اور وہی کرین گے وزن اعمال اوسدن روایت کیا اوسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہہ سب احوال اور حساب اور رسول بحضور رسول کریم متعال ہوویگا اور مخلصی اور نجات سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو **لیکن** حوض شریف اور درود اوپر اوسکے ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی بشدت وقوف اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سے اور نجات اہوال وآفات سے ہوویگا جیسا کہ فرمایا من شرب منہ لا یظمأ ابدا یعنے جو پیوی اوس سے نہ تشنہ ہووی کبھی بعد ازان دخول جنت ہے اور اول اوس کیکا کہ آوے بہشت مین آنحضرت ہون گے جیسا کہ فرمایا انا اول

من فروع باب الجنۃ یعنی مین اول اوس شخص کا ہون کہ کونگا دروازہ جنت کا اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرام ہی اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آون مین اور حرام ہی
اوپر اور امتون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت مین ساتھہ وسیلت
اور فضیلت اور درجۃ الرفیعہ کے ہی پس روایت کیا ہے مسلم نے حدیث عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم موذن کو کہو جو کہ وہ کہین بعد ازان درود بھیجو اوپر میرے اور جو کوئی درود بھیجے
اوپر میرے درود بھیجے اوسپر خدا تعالی دس بار پھر سوال کرو خدا تعالی سے میرے لیے وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مراد
اور دست آویز ہو کہ آنحضرت اوسکے ساتھہ توسل اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت مین
اور بعضون نے کہا ہے کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہے اوس منزلت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باسباب
کہ ایک اونسے دعا امت کی ہے آپ کے لیے ساتھہ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز کے کہ پایا ہے اوپر اونکے ساتھہ کے ہدایت
اور ایمان سے کذا قال صاحب المواہب اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زائدہ ہے اوپر سائر خلائق کے اور احتمال ہے
کہ وہ بھی منزل ہو بالتفسیر وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہے اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہے خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اوسکے کوئی درجہ پس سوال کرو
میرے لیے وسیلہ کو روایت کیا اسکو احمد نے مسند مین اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور
اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جبوقت کہ مانگو خدا سے مانگو میرے لیے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہیگا آپ کے ساتھہ اوسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم **تنبیہ** جب ثابت
اور مقرر ہوا ثبوت نبوت اور صحت رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اوسکے اور تصدیق کرنا اوسکا قال اللہ تعالی
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا یعنے کہا خدا تعالی نے پس گرویدہ ہو ساتھہ خدا اور اوسکے رسول کے اور نور وہ نور
کہ اوتارا ہمنے یعنے قرآن اور کما اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی بدرستی بھیجا ہمنے تجھے اے محمد گواہ
اوپر امت کے اور بشارت دہندہ بہشت اور ڈرانیوالا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتھہ خدا اور اونکے رسول کے
اور کہا آیت قُلْ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ یعنی کہہ اے محمد ای آدمیو تحقیق مین
فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف سے گرویدہ ہو ساتھہ اللہ اور اوسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اوسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول کرتا مگر ساتھہ ایمان کے بہ محمدؐ اور شہادت برسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **وصل** وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدای سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ۔ اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بھی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور اوامر و نواہی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین اطلاق پاتا ہے اور اسیواسطے صاحب شفا نے دو فصلین کہین مین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور جو دونو کو ایک فصل مین ذکر کرین بھی درست ہے جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اللہ اللہ برتر نے **آیت** یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یعنی اے ایمان والو فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور کہا **آیت** وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے اور فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاو ۔ اور کہا **آیت** وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنے اور نہین بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر تا کہ اطاعت کیا جاوے ساتھہ حکم خدا کے ۔ اور کہا **آیت** مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے فرمان برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی ۔ پس گردانا حق سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور مقارن گردانا اطاعت رسول کو ساتھہ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکے ثواب جزیل آور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اوسکی صرف عقاب جلیل کے اور واجب کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اوسکے کو حقیقت مین اطاعت اپنی ۔ پوچھی گئے سہیل بن عبداللہ تستری شرائع اسلام سے کہا **آیت** مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے وہ جو دیوے تمہین رسول پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرے تمکو اوس سے پس باز رہو **او** رکہا ہے اطاعت کرو اللہ کی بشہادت ربوبیت اور اوسکے رسول کی بشہادت نبوت اور یہ اطاعت دلیل محبت ہے اور محبت مورث معیت جیسا کہ وصل معیت مین آوے ۔ غرضکہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط بے شرط وجود نہ پکڑے اور یہ اتباع مورث محبت اور خلت اوسکی ہے پس اتباع ہم شرط محبت ہے کہ انتفا اوسکا مستلزم اسکے انتفا کو ہی اور ہم علت محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکے وجود کو ہے **او** رمواعظ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ فرمایا تمپر واجب ہے کہ لازم اور محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کو اور دور رکھو اپنے کو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت **او** رحدیث جابر مین ہے زیادہ ایا ہے کہ ہر ضلالت نار مین ہے **او** ربھی آیا ہے کہ جسنے تمسک کیا ساتھہ سنت میرے کے نزدیک فساد میری امت کے بعد وے اوسکے اجر سو شہید کا

اور آیا ہی کہ تمسک بسنت بہتر ہی احداث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جیسیکہ احیاء آداب خلا اور قیلولہ مثلاً جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہے
بہتر ہے بنا رباط اور مدرسہ سی اور پہنچتا ہے فاعل اوسکا باعلی مقام قرب اور وصول کے برکت اقامت سنت اور
حصول رضائی حق اور مقرر و متحقق ہے کہ مذموم اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہے اور جو بدعت کہ ایسی نہووے
بلکہ مقوی اور مروج سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہین اور یہہ جائز ہے از جہت رعایت مصلحت اور حکمت کی اور
کہا ہے کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہے۔ واجب فعل اوسکا مانند سیکھنی صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تے زمان
نبوت مین یا مستحب مثل بنائی رباط اور مدارس اور بقاع خیر کے۔ یا مباح مثل سیری اور ترفیہ کے باقی ماندہ
اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور صغیر ہو اعلی اور ارفع ہی بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیر ہو منفعت
اور مصلحت اوسمین و باللہ التوفیق۔ لائے ہین کہ بعضے عمال عمر بن عبد العزیز نے لکھا طرف اوسکے احوال اپنے
بلد کا اور کثرت نصوص کا اوس بلد مین آنا گرفتار کردنمین اونکو بمظنہ یا موقوف رکھون مین اوپر بینہ کے جیسیکہ
سنت ہے پس لکھا اونکو عمر نے گرفتار کرو اونھین بہ بینہ نہ بمظنہ اور ساتھہ اوس چیز کے کہ جاری ہوئی ہے
اوسپر سنت اور اگر اصلاح نکرے اونکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کیجو اونھین خدا اور دیکھا عمر رضی اللہ عنہ نے
حجر اسود کو اور کہا واللہ جانتا ہون مین کہ تو حجر ہی نفع اور ضرر نہین کرتا تو اگر نہ دیکھتا مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ بوسہ کرتے تے تجھی بوسہ نکرتا مین تجکو بعد ازان بوسہ کیا اوسکو اور دیکھا گیا عبد اللہ بن عمر کو
کہ پھراتے تے ناقہ کو ایک جگہہ پس پوچھا سبب اوسکا کہا نہین جانتا مین مگر وہ کہ دیکھا مینے رسول خدا کو کہ کرتی تھے
مین بھی کرتا ہون اور بھی لائے ہین کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تھا پھرتے تے گرد اوسکے
اور ڈالتی تے پانی اوسکی جڑ مین رکوہ سی کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کیا ایسا مین بھی کرتا ہون۔ اور آیا ہی
تفسیر قول حق تعالی والعمل الصالح برفعہ مین کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے کہ اصول
مذہب ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور اکل حلال اور اخلاص نیت بجمیع اعمال مین
اور حکایت کی گئی ہین احمد بن حنبل سے کہ کہا تھا مین ایکدن ساتھہ ایک جماعت کی کہ ہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین
اور عمل کیا مینے بحدیث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکھے ساتھہ خدا اور دن آخرت کی چاہیے کہ نہ آنے حمام مین مگر
بمیزر اور برہنہ نہوا مین پس دیکھا مینے اوسی رات بن قابیل کو کہ کہتا ہی یا احمد بشارت ہو جیو تجھی کہ خدا نے بخشا تجکو باستعمال

اوس سنت کی اور کیا تجھی امام کہ اقتدا کیا جاوے ساتھہ تیری پوچھا میںنے کون ہی تو کہا مین جبرئیل ہون وصل اور جملہ حقوق ہی رعایت ادب ہی ساتھہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن مجلو اور مشحون ہی ساتھہ آیات کی کہ ارشاد ہی اون مین برعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ معنی اس آیت کی ماسبق مین مذکور ہوی اور کہا آیت یاایہا الذین امنو لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور کہا آیت یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الایۃ آیت لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً اور معنی آیات کی یہی مذکور ہونگی انشاء اللہ تعالی اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین واقع ہوا معنی اوسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو اور دوسری آیت مین نبی کی پیشدستی سے نسبت یا آنحضرتؐ اور سخن مین یعنی نکہو پہلے کہنی اوسکی سی اور جو وہ کہی سنو اور نبی کی شتابی سے بقضای کسی امر کی کہ پیش آوی قبل از قضای آنحضرتؐ کی امور دین سے اور کہا آیت واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم یعنی ڈرو خدا سی بدرستی کہ اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتی ہو پہلے کہنے رسول مقبول سے اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اوسکے سی ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور مواہب مین کہا ہے کہ جملہ آداب سی ہی کہ تقدم نکرے آگے آنحضرتؐ کی بامر و نہی اور اذن اور کسی تصرف مین تا انکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرتؐ کے باب آداب مین اسی آیہ مین حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہے اور یہہ حکم باقی ہی تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس تقدم بنسبت بہ سنن اور احکام اوسکے بعد از وفات حضرتؐ کے مثل تقدم روبرو حضرتؐ کی ہے حالت حیات مین اور کہا ہی کہ نظر کرو ساتھہ ادب صدیق رضی اللہ عنہ کے بنسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے اوسکے نماز مین پس کیونکر تاخر کیا اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرتؐ تہا اور کہا نہین سزاوار سپرا بوقحافہ کو کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گمان ہو پہنچایا اوسکو اس ادب نے کہ قائم بمقام اور امام کیا بعد از اوسکے اور ایسی حکمت پہنچایا کہ کوئی نہو پہنچا اور جملہ آداب رسول سے وہ ہی کہ نکرو نا جاوے دعا اور پکارنے اوسکے کو مانند دعا بعض ہماری کے بعض کو فرمایا اللہ تعالی وتقدس نی آیت ولاتجعلوا الرسول کدعاء بعضکم بعضا اور اس آیت کی معنون مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ کہ نہ پکارین اوسکو ساتھہ نام اوسکے جیساکہ پکارتے ہین بعضے تمہارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ ساتھہ توقیر اور تواضع کے اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول ہے دوسرے وہ کہ نکرو پکارنا اوسکا مثل پکارتے بعض تمہارے بعض کو کہ اگر چاہے جواب دیوے اور اگر چاہے نہ دیوے بلکہ برتقدیر پکارتے اوسکو نکو البتہ جواب دینا چاہیے

کہ اجابت اوسکی واجب اور تخلف اوسے گنجایش نہین رکھتا جیسا کہ مضمون کریمہ **آیت** یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ یعنی اے ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکارے تمہین اوس چیز کے لیے کہ زندہ کرے کا اوسپر دال ہی اور او پر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے **او** رشاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تھا اور آنحضرت نے اوسی پکارا اوسنے اجابت نکی اور عذر کیا کہ نماز مین تھا مین اس سبب سے جواب ندیا یعنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کہا ہے اللہ تعالے نے اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اور ذکر خصائص شریف مین گذرا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی نزدیک شافعی کے باجابت نبی **وصل** لزوم محبت آنحضرت مین **او** رمحبت آنحضرت واجب ہے تمام خلق پر جانا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور غذای ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات مین رضا سے اور احوال مین محبت سے بالاتر اور فاضلہ نہین ہے اور شیخ وقت نے سالک بے محبت کو جسد بے روح سے مشابہت دی ہے **او** رعبارات قوم بیان معنی محبت مین اور کشف اوسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہے اور اکثر اوسکا راجع ثمرات نتایج محبت ہی نہ حقیقت اوسکی **او** رمواہب لدنیہ مین بعضے محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت محبت کے نزدیک اہل معرفت کے معلومات سے ہے کہ تعریف اور تحدید اوسکی نہین ہوسکتی اور نہین پہچانتا اوسی مگر وہ کوئی کہ قائم ہے ساتھ اوسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہین تغیر اوس سے اور تجدید زیادہ کرتی ہے اوسمین خفا پس ادراک اوسکی وجود اوسکا ہی اثنے **او** رہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہے وگرنہ بحسب وضع لفظ کی معنی اوسکی میل اور انجذاب قلب کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہین کہ اشارات قوم اوسپر واقع ہین پس بعضون نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے جمیع احوال مین اور ایثار اور جود اور اطاعت اوسکی ہے اور پر شہوت نفس اور ارادت قلب کے **او** رلبعض نے کہا ہے کہ محبت محو ہونا صفات محب اور فانی ہونا اوسکا صفات محبوب مین اور اوسکی ذات مین اور یہ احکام سی محبت مین ہے نہین پایا اوسکو مگر وہ کہ فانی کیا ہے اوسکو وارد محبت نے اور خالی ہوا ہے ہستی اپنی سے تمامہ **او** رلبعض نے کہا ہے محبت سفر قلب ہی طلب محبوب مین اور شوق ساتھ تقای اوسکی اور جاری رکھنا زبان کا ساتھ ذکر اوسکے علی الدوام **او** رچونکہ عادت آدمی جاری ہے اسبات پر کہ دوست رکھتا ہے محسن اپنی کو کہ احسان کرے اوسکی ساتھ ایکبار یا دو بار نعمت فانیہ سے مخلص اور نجات دی اوسکو ہلاک اور مضار زائلہ سے پس کیونکر نہو محبت ایسی محبوب کی کہ نہین ہین اوسے نعمتین

دائمی ابدی اور نگاہ رکھا اور بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکھتا ہے اوسکو کہ
کچھ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس وہ محبوب و معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو
یہ محبت اولیٰ اور لایق ہے پس مستحق اور مستوجب اوسکے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت اونکی اوفر اور اکثر اور اعلیٰ
اور اعلیٰ محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہووے پس جو کوئی کہ حضرتؐ پر ایمان لایا ہے ایمان صحیح
یا خلاص خالی نہین وجدان شمہ اس محبت سے ولیکن بعض نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا
اوپر ترک شہوات اور عدم احتجاب غفلات کے ہی اور شک نہین کہ حفظ صحابہ اس باب مین اتم اور اکمل ہی اسواسطے
کہ یہ ثمرہ معرفت کا ہی اور معرفت اونکی بآنحضرت عالی ہے جیسا کہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کہا علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہماری ہمارے اموال اور اولاد اور پدرون اور
مادرون سے اور پانی سرد سے اوپر تشنگی کے وصل اور عاظم ثواب محبت اور جزا اوسکی ثبوت معیت معنوی روحانی
اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان ہووے حدیث انس رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ ایا ایک مرد نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا متی الساعۃ کب ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی تو نے اعمال
قیامت کے لیئے یعنی قیامت سے کیا سوال کرتا ہے تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہین کیا قیامت
کے لیئے مینے کثرت روزہ اور صدقہ سے ولیکن دوست رکھتا ہون خدا اور رسولخدا کو فرمایا آنحضرتؐ فی اَنْتَ مَعَ
مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تو ہمراہ اور ساتھ اپنے محبوب کے ہے اور امیرالمؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکھی ان دونو کو اور باپ اور مان
ان دونو کی ہووی میرے ساتھ درجہ میری مین قیامت کو اس جگہ غایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین
اور تحقیق کہ مراد غایت قرب اور معیت ہی بہ نسبت اورون کے کہ وہان اکتفا مطلق معیت ہے اور روایت کیا گیا ہے
کہ آیا ایک مرد آنحضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسولؐ اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل و مال میرے سے ہی اور جب یاد کرتا ہون
مین تجھکو بین دیکھے جمال تیرے کے صبر نہین کر سکتا اور مین یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہون کہ جب
آوے تو بہشت مین مرفوع اور برداشتہ ہووے تو اور پیغمبرون کے ساتھ مقام اعلیٰ مین اور آؤن مین
نہ دیکھون تجکو پس بھی حق تعالیٰ نے یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین الایہ

یعنے اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ ساتھ اوسکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اوسکے
پیغمبرون اور صدیقون سے۔ پس بلایا آنحضرت نے اوس مرد کو اور پڑہی پر آیت اوسکے سامنے **اور** دوسری حدیث مین
یون آیا ہے کہ ایک مرد تہا مجلس شریف مین بیٹہا کرتا تہا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تہا اور پھر گہر اوروطرف میلان نظر کرتا تہا
پوچہا حضرت نے کیا ہے حال تیرا کہا مان باپ میرے تیم فدا ہون یارسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون مین بجمال حضرت کے اور وقت
حاصل کرتا ہون ساتھ دیدار آپ کے لیکن غم اوسکا رکہتا ہون کہ جب روز قیامت ہووے برداشتہ کرے تجکو خدا تعالے
ساتھ تفضل اپنی کے پس نازل کیا حق تعالے نے اس آیت کو۔ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ہوسکتا ہے
کہ جسوقت مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت مین بجہۃ علو درجہ آنحضرت کے اس موطن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا مین جبکہ رویت قلبی اور بصری مین افتراق اور تفاوت
ہے اوس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسی معنی حاصل ہون کہ کچہ پردہ درمیان مین نرہے واللہ اعلم **وصل**
بیان مین اوس چیز سے کہ وارد ہوا ہے سلف اور ائمہ سے آثار محبت مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
روایت ہی ابو ہریرہ سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کے محبت مین
وہ لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میرے دوست رکہتا ایک اونسے کاش کے دیکہی تجھے مقابلہ اہل ومال اپنی مین۔ یعنے
سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور یہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت
آنحضرت ہی کہ ساتھ اس طریق کے یہی حاصل ہوتی ہے اور ان معنون پر مراد دیدار آنحضرت بہی زمانہ آنحضرت مین
اور یہ بطریق فرض اور تقدیر ہے **اور** بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو منام مین
جیسا کہ سائر صلحاء امت کو ہوتا ہے یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ڈر ہوتا ہے یہی دو رنمین یعنی ایسے مشتاق بجمال
و لقائے شریف حضرت ہین کہ اگر اوسکو بہ بذل اہل ومال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم بالسد التوفیق
روایت ہے ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بہائی اور زوج اوسکا روز احد رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ پس پوچہا اوس زن نے کیا حال ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دوست کسی کا
کہا مجھے دکہاؤ تا دیکہون مین جب دیکہا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپ کے خورد اور آسان ہے **اور** روایت ہی کہ احتضار بلال رضی اللہ عنہ
قریب ہوا اونکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکرباہ کہا بلال نے واطرباہ غدا القی الاحبۃ

محمداً و خرّبہ یعنی زہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرنا ہونین دوستونکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ سے
اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے **بیت** درغربت مرگ بیم تنہائی نیست ✤ یاران عزیز آن طرف بیشتر اند ✤ اور روایت
کیا گیا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ کہتی تھے سوگند بخدا کہ بھیجا ہی آپ کو ساتھ حق کے کہ اسلام ابوطالب خنک
اور روشن کنندہ تر ہی میرے آنکھہ کو اسلام اوسکی یعنی ابوقحافہ سے کہ باپ میرا ہی اسواسطے کہ خنک کنندہ چشم مبارک کا
ہے۔ اور ایسا ہی کہتی ہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھہ عباس رضی عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے
نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** روایت کیا گیا ہے
کہ عبداللہ بن عمر سوگیا اونکا پانون پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی تا زائل ہو یہہ آفت پس فریاد برلائے
یا محمداہ پس اچھا ہوا اونکا پانو **اور** روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور
التماس کیا کہ واکر میرے لیے قبر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہولا عایشہ صدیقہؓ نے قبر شریف کو پس گریہ کیا
اوس عورت نے یہانتک کہ جان دی **اور** زید بن عبداللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہے کہ اپنے
باغین کام کررہے تھے پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندا مجھے
نابینا کرتا میرے بعد محبوب اپنے کے کسیکو پس جاتی رہی بصر اوسکی اور مثل اس دعا کے بعض اور اصحاب سی بھی
ماثور اور منقول ہے **وصل** علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ہین اعلی اور اعظم سب ہین
اتباع اور اقتدا اونکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور اہتدی بہدی اور سیرت اونکی اور وقوف حدود شریعت پر
اور عدم تجاوز انکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال اللہ تعالی **آیت** قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی
اور لازم اور ملزوم آپس مین۔ **اور** رسالہ قشیری مین ابوسعید خراز لاتا ہے کہ کہا دیکھا مینے آنحضرت کو منام مین
اور کہا یا رسول اللہ معذور رکھہ مجھے کہ محبت خدا نے باز رکھا ہے مجھے محبت تیرا یعنی محبت میری تیرے ساتھہ اتنی ہی
کہ ہرگز ساتھہ غیر تیرے کے مشغول نہین ہوتا مین اور یاد غیر تیرے کی نہین کرتا مین اور ساتھہ ذکر غیر تیرے مشغول نہین ہوتا مین
دل لیکن جو محبت حق افضل اور مقدم ہے اور تو نے بھی ساتھہ اوسکے فرمایا ہے مجھی لیکن فرصت کو اور کنایہ ہے محبت
دوسرے کی نہین جھوڑی اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہو نہین وجہ دلین نہین آتی اور بہ بی تمیزی اور سکر جاتی

مرتبہ جمع اور اجمال مین دیکھ کہ آنحضرت ﷺ نے اوسکے جواب مین کیا فرمایا کہا یا مبارک من احب اللہ فقد احبنی یعنی جسنے
کہ دوست رکھا خدا کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہی اور لازم آپسمین
ولیکن جہت غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور
یہی ہی سبب اشتباہ بعضی کوتاہ بینونکا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتے ہین اور
اوپر برزخیت اوسکی کے واقف نہین ہوتے اور ہوسکتا ہے کہ یہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر ابوسعید کے
کہ یہ جو کہتا ہے معنی نہین رکھتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال مکروہ سے اور یہ بات مت کہہ ولیکن جواب ابوسعید
صادقان راہ اور خاصگان درگاہ اور خبیان آگاہ سے ہے ندا کیا ساتھہ یا مبارک کے اور معذور رکھا اور منع فرمایا
ساتھہ رفق اور نرمی کے اور نہ ظاہر کیا شدت اور عنف بموقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجھہ جائیگا اور رفع اشتباہ
اور التباس کا فرمایا اور مثل اسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور فی الحقیقت محبت علت متابعت
اور باعث ہی اوپر اوسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے
مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہے قوت محبت اور یہ بلحاظ احسان کے ہے اور
ساتھہ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکے بھی پیدا ہوتی ہے اور ہنجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق
اور اتحاد کو ہی اور جو مقتضی محبت سے ہے کچھہ ثقل اور تعب طاعات اور عبادات مین نہوگا بلکہ غذائی قلب
اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصاً بقصد رویت آنحضرت ﷺ کے
ولیکن جاننا چاہئیے کہ یہ اقوی اور اکمل انواع محبت ہے اور جو کوئی کہ متصف ہے بصفت متابعت کامل المحبت
اور عالی مرتبہ ہے اور جو کہ مخالف ہے بعض امور مین ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت
اور انصاف سے ساتھہ اوسکے باہر نہین اور دلیل اوسکی قول آنحضرت ﷺ ہی درباب اوس شخص کے کہ حد مار گیا
شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہ فعل پس لعنت کیا اوسکو بعض مردم نے فرمایا لا تلعنوہ فانہ یحب
اللہ ورسولہ یعنی لعنت نکرو اوسی پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور وہ شخص تھا
اہل بادیہ سے زاہر نام اور آپ پاس آیا کرتا تھا اور اشیاے بادیہ سے تحفہ اور مثل خضراوات وغیرہ کے لایا کرتا تھا
اور آنحضرت ﷺ بھی چیزون شہر سے مثل جامہ اور زرہ وغیرہ سے اوسکو عطا فرماتے تھے اور فرماتے کہ زاہر ہمارا

روستائی ہے اور ہم اوسکے شہری **اور** بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اس شارب خمر کا عبد اللہ ہے ملقب بحمار اور زاہد
اور ہی واللہ اعلم اور اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب ہی اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہو **اور**
بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے ولیکن جانا چاہیے کہ استمرار ثبوت محبت اللہ کا دال ہے
کہ اصی مین مشروط اور مقید ہو ساتھ ندامت کے وقوع معصیت پر نہ اقامت کیجاوے اوسکی اور یہ کہ اپنے کو فائق ہو
اوسکے گناہ کا بخلاف اوس کیسکے کہ واقع ہوا اوس سے ندامت اور انفعال خوف اسیات کا ہے کہ بتکرار ذنوب سے اور اسکے
بمرتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہوا اور سلب کیا جاوے اوس سے ایمان والعیاذ باللہ **اور** علامات محبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اوسکی نزدیک ذکر اوسکے اور اظہار خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف
حضرت کے **اور** رتا جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوسکے اسم مبارک حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا زرد ہو جاتا رنگ اوسکا **اور** رتا صفوان بن سلیم متعبدین اور متزہدین سے جب ذکر کیا جاتا اوسکے نزدیک سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت روتا تا انکہ اوٹھ جانے لوگ اوسکے پاس سے **اور** چھوڑ جاتے اوسکو **اور** رتے
قتادہ رضی اللہ عنہ جب سنتے نام شریف آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور گریہ اور اضطراب **اور** رتے عبد الرحمن بن مہدی
جب پڑھتے حدیث امر کرتے لوگونکو بسکوت اور کہتے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی **اور** واجب ہے انصات نزدیک
قرات حدیث حضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور مروی ہے بیہقی مین اوپر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہی کہ آویگا باب اوسکے مین **اور** فرمایا آنحضرت نے درباب حسنین
رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اونکو پس دوست رکھ تو اونکو اور فرمایا جس نے دوست رکھا انکو
پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو پس تحقیق دوست رکھا خدا کو اور جسنے دشمن رکھا اونکو تحقیق دشمن
رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو دشمن رکھا خدا کو **اور** فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے
غضب مین لاتا ہے مجھے وہ جو غضب مین لاتا ہے اوسکو **اور** فرمایا درباب اسامہ بن زید کے عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو دوست رکھ ای عائشہ اوسکو زیرا کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو **اور** فرمایا درباب اصحاب رضی اللہ عنہم
کے نہ پکڑو اونکو ہدف اور جو کہ دوست رکھتا ہے پس بسبب دوستی میری کے دوست رکھتا ہے اونکو
اور جو کہ عداوت رکھتا ہے اونسے پس بسبب دشمنی میری کے دشمن رکھتا ہی اونکو **اور** جو کوئی ایذا

پہنچاتا ہے اونکو پس تحقیق ایذا پہنچاتا ہے مجھے۔ اور جسنے ایذا رسانی کی میری تحقیق ایذا رسانی کی خدا کی۔ اور جسنے ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پکڑے خدا اوسکو اور عذاب کرے **اور** فرمایا نشان ایمان کا دوست رکھنا انصار کا ہے اور نشان نفاق کا دشمن رکھنا اونکا **اور** فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو پس بدوستی میری کہ دوست رکھا اونکو اور جسنے دشمن رکھا عرب کو پس بدشمنی میری کہ دشمن رکھا اونکو سہیل قرشی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا سے محبت قرآن ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہے اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نکرے مگر توشہ کہ پہنچائے اوسکو بآخرت۔ ابوموسی رضی اللہ عنہ قرآن پڑہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش اوپر دراز ہوکے کہ ذوق پکڑتے تھے اور محظوظ ہوتے تھے جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اچھا قرآن پڑہتے تھے اور مین سنتا تھا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آہستہ کرتا مین **بیت** دلم راشادی رود ادہ درنالیدنم شب بزجائے بانگ تا کوش برآواز من وارد ✣ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان اونکے ابوموسی اشعری ہوتے کہتی اے ابوموسی یاد خدا سے ہمکو بہرہ مند کر پس پڑہتے ابوموسی قرآن کو اور وہ سنتے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نہین اوسمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑہنے اشعار مین ہی بالحان موسیقیہ ایک جماعت اوسکو موصل اور مقرب جانین اور ایک قوم ملحق بالفسق اور دونو جانب افراط اور تفریط مین ہین اسلئے۔ شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب شیخ نے ہمسے دست انابت اور ارادت پکڑا کہا کہو **اَلْفَقْرُ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ** یعنی فقر بہتر ہی تونگری سے اول یا فضیلت فقر اقرار کیا بعد ازان مریدکی **او** راس جگہ باطل ہوا زعم بعضے مدعیون اور متصنعون ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہین اور باد ہوا دسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا اونکے حق مین قول حق تعالی **آیت** فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا یعنی پس پیچھے سے آئے بعد اونکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کے لیتے ہین متاع اس عالم حسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو **تاب اللہ علیہم** و **علینا انک انت** اللہ قبول کرے اللہ توبہ اونکی اور رجوع برحمت کرے اونپر اور ہمپر اگر چاہے اللہ تعالے **وصل** در وجوب مناصحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ خیر خواہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلاص اور ادای حقوق اونکا سر اور علانیہ مین واجبات دین اور اسلام سے ہے **او** رحدیث صحیح مین آیا ہے کہ **الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ** یعنی دین یہی

نصیحت ہی تو کہا لمن پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وخاصتہم یعنی اللہ اور اوسکے رسول کو اور اوسکی کتاب اور عامۂ مسلمین اور خواص اونکیو اور ایک روایت مین وائمۃ المسلمین وعامتہم آیا ہی اور یہہ حدیث جوامع الکلم ہے اور تمام علوم دینی حیطۂ اجمال اوسکے مین مندرج ہین اور جوامع الکلم اون احادیث کو کہین کہ غایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کی آوین اور اس قسم کی بات شرائف کلام محمدی اور دلائل وشواہد کمال اونکے سے ہے جیسا کہ فرمایا اُوتیتُ جوامعَ الکلمِ واختصرَ لی الکلامُ یعنی دیا گیا مین جوامع الکلم اور اختصار کیا کیا میرے لیے کلام پس جیسا کہ یہ جمیل حضرت مین اجناس دقائق حسن اور جمال خارج حد حصر اور احصا سے ابداع کیے کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقائق باہر تصور افہام سے تضمین فرمائی اور نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا ہے عسل ناصح اوس شہد کو کہین کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو مراد اس جگہہ صفا و خلوص ہے ادای حقوق واردہ غیر مین منصوح لہ کے لیے پس نصیحت للہ صحت اعتقاد ہے ساتھہ وحدانیت اوسکے اور وصف اونکا ساتھہ اون اشیا کے کہ اہل اوسکا ہی اور تنزیہ و تقدیس ذات اور صفات اوسکا ایسی چیزون سے کہ لائق کمال اوسکے نہین اور امتثال اوامر و مناہی شرعیہ اور تسلیم احکام ارادۂ اوسکے کا ہی اور نصرت دین بجہاد اور تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین اوملت کا ہے ساتھہ علم اور عمل اور اخلاص کے عبادت مین اور نصیحت لرسول اللہ۔ ابو سلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت اوسکی اوامر و نواہی مین اور ابو بکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور حمایت اوسکی ہے حیا و مبنا اور احیا اوسکی سنت کا ساتھہ طلب اور تمنا اور دفع کرنے اور باز رکھنے مخالف کو اوس سے اور تخلق باخلاق کریمہ اور آداب جمیلہ اوسکے اور اسحاق بجیے نے کہا کہ تصدیق اوسکی اوسمین کہ لایا پیش خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا اور برانگیختہ کرنا لوگونکو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکی اور ساتھہ سنت اوسکی اور عمل اوسپر اور عمر بن لیث کو کہ ایک امرا خراسان سے تھا اور پہلوان اور توانا اور قوی بازو اور دولت خواہ مین دیکھا اور پوچھا کہ کیا کیا حق تعالی نے تیرے ساتھہ کہا بخدا مجھی کہا کس چیز سے بخدا کہا ایکدن اوپر بلندی کوہ کے کھڑا ہوا نظر کرتا تھا اور پرندون اونکے پس خوش آئی مجھے کثرت اونکی اور آرزو کی مینے کہ کاش کے حاضر ہوتا مین بخدمت آنحضرت اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اونکی پس رحمت کی اونپر بخدا مجھی خدای تعالے نے اور بعضی حکایتین اوس سے

یا غیر اوسکے سے منقول ہین کہ کہا اے کاش روز محاربہ حضرت امام حسین اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین اور مخذول و مقہور کرتا مین یزیدیونکو اوس سے **اور** نصیحت لکتاب اللہ ایمان لانا اوسکے ساتھہ اور عمل کرنا ساتھہ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتھہ اوسکے اور ملازمت تلاوت اوسکی ساتھہ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور قلب اور اوسکی تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اوسمین اور ورع کرنا تاویلات اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مآل کا **اور** یہی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہی ترک تکلم اوسمین اور تفسیر اوسکی اپنی طرف سے بی سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضی جاہل بیوقوف اس وقت کے کرین اور اوسکو تفسیر قرآن نام کرین اور نجانین کہ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَقَدْ كَفَرَ یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمین اوس سے لیکن نصیحت عامۂ مسلمین کیا ہے رعایت اونکے حقوق کی اور ارشاد اونکو بمصالح اور معونت امر دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور آگاہ کرنا غافلونکو اور تبصیر اور بینا کرنا جاہلونکو اور دینا محتاجونکو اور ستر عورات اور دفع مضار اور جلب اونکے منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض اور نفس اونکے کا نگاہ رکھنا اور بچشم حقارت مسلمانونمین نظر کرنا اور ہاتھہ اور زبان اونکی ایذا سے بازرکھنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا **اور** یہ بھی نصیحت عامہ مین داخل ہے کہ تکلم بقدر عقول اونکے کرنا اور ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور اونکے اختلافات کا یا غیر علما کا بھی یہی حکم رکھی **وَمِنَ اللّٰہِ الْعِصْمَۃُ وَالْعَوْنُ** اور نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانون کی اگر مراد بخواص امرا اور سلاطین رکھین کہ حاکم ہین اوپر خلق کے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے **وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ** پس اطاعت اونکی ہے امر حق مین اور معونت اور امر اور تذکیر کرنا اونکو ساتھہ اوسکے اوپر احسن اور ارفق و اصلح وجہ سے کے اور متنبہ اور آگاہ کرنا اوس چیز پر کہ غافل ہون امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہوا ونسے اور ترک خروج اوپر اونکے اور عدم اعزاز لوگون کا اور افساد قلوب کا اوپر اونکے اور ترغیب اوسپر انکی طرف سے شدت اور مکروہ پہنچے اور دعای خیر کرنا اونکے لیے **اور** بعض علما صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہے **ایک** امرا اور اولی الامر اور کہا ہے کہ مرد اپنی گھر مین امیر ہے اور معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور حاکم اور رئیس اوپر تابعین اور زیردستون کی کہ اوسکی جو زیر حکم ہین امیر ہے **دوسری** علما اور تعظیم علما اور

تصدیق انکی واجب ہے اوسمین کہ موافق دین کے نقل کرین اور متمسک بکتاب او سنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین لیکن اور ہوای نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین تیسرے مراد اہل خصوص مشایخ طریقت کو رکہا ہے کہ بعد از عمل بعلم او تحقیق ورع اور اتباع سنت اور توجہ تام بجناب حق اور انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید ماسوی سے بعد از رسوخ کے شریعت اور طریقت مین سانتہ انوار او راسرار حقیقت کے ہیو بچکر سانتہ صفت کمال اور مرتبہ کے ممتاز ہوی ہین اور تصدیق اونکی محققین اور متمسکین کے کہ جامع ہین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت سے کہ مخالف اور سبائن ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم او رضا بطہ اس باب مین وہ ہے کہ جو چیز بے شبہ مخالف مقتضاے علم اور حکم شریعت کے ہو انکار اوسکا واجب اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قایل اور فاعل اوسکا ایک مرد ہے کہ امام ہی علم و عمل مین اور مستقیم ہے تقوی اور ورع مین تاویل اور توجیہ اوسکی قول کی لایق اور اگر مصلحت شرعی اسکی رو مین ہو تا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا نہو وے جائز جانا چاہیے کہ عصمت خاصہ انبیا سے ہے اور جو کہ ورائے اینہا مین خطا او نہ جائز لائی ہین کہ معاذ اللہ جہل کہ علماے صحابہ اور اونکے عظما سے تی وقت اپنی رحلت سکے کہتے تھے کہ رد اور انکار کرو اوسپر کہ خلاف دین اور شریعت کے کہی کا یا من کان جو کہ کہے او جو کوئی ہو واللہ الموفق وصل تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیث طویل مین عمرو بن العاص سے کہ ذکر کی ہین اوسمین صفات رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے کہ کہا نہ تھا کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکہ مین حضرت سے اور نہ تھا مین کہ طاقت رکہتا تا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت کے اور اگر پوچہا جاؤن مین کہ وصف کرون آنحضرت کو قدرت نہین رکہتا مین او ر ترمذی الشرید سے لایا ہے کہ تے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر اتے او حیلہ کرتے اپنی اصحاب پر تماچرین او رانصار سے حالانکہ وہ بیٹہی ہوتے او رہوتے درمیان اونکی ابوبکر رض او عمر رض پس نہ اوٹہانا کوئی اونمین سے طرف حضرت کے بصر اپنی غایت اجلال او عظمت اور کبریائی اوسکی سے مگر ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے او نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے او تبسم کرتے طرف آپکی او تبسم فرماتے آپ طرف اونکے ابوبکر ہیبت حیا سے اوس اور محبت وی کہ درمیان اونکی تھی او حدیث وصف آنحضرت مین کہ بیان کی ہے آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سر انگندہ او خاموش ہوتے

ہمنشین اونکے گویا کہ اونکے سرون پر طایران پرندہین اور کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بھیجا اوسکو قریش نے سال صلح حدیبیہ مین طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا تعظیم اصحاب حضرت سی وہ جو دیکھا اور دیکھا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہانتک کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین اوسپر اور نہ ڈالتے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آب دہن اور آنحضرت اور حلق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتے اوسکو کفہائے دست اپنے مین اور ملتے اوسکو اپنی وجوہ اور اعضاء اور نہ گرتا موے شریف آنحضرت مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹھاتے اور نگاہ رکھتے اوسکو تیز نگاہ اور جب امر کرتے شتابی کرتے اوسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست کرتے اپنی آواز اونکو اور نہ پاتے مجال نگاہ کرنیکی اور طاقت نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکے سے پس جب رجوع کیا عروہ نے طرف قریش کے اور دیکھا اونکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسری اور قیصر اور نجاشی پاس ایام سلطنت اونکی مین اور بخدا سوگند ندیکھا مینے کسی بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکے اصحاب کے اور رعایت ادب آنحضرت سے ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قریش پاس بھیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف کرون تا طواف نکرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت ادب کو سا تھ آنحضرت کے طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے کوئی عمل اور کوئی عبادت برابر اوسکے نہووے کہ رعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کرین اور مغیرہ سی روایت ہے کہ کہا تھے اصحاب رسول اللہ کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے تھے تا آواز قرع سخت نہو اور نشوش وقت شریف نہ پڑی اور کہا براہیم نخعی نے تحقیق تہا مین کہ سوال کرون آنحضرت سی کوئی کار پس تا خیر پڑی چند سال اور باوجود یکہ تھی آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکے اپنی اصحاب کے سا تھ خصوصا سا تھ فقرا اور مساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **وصل تعظیم** روایت حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمدورفت مینی طرف ابن مسعود کی ایکسال تک اور نہ سنا مینے اوسکو کہ کہی قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایکروز پس اتفاقا گذرا اوسکی زبان پر قال رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اوسکو کرب نے تا دیکھا مینے عرق کو کہ پکتا ہے پیشانی اوسکی سے **اور** ابو مصعب کہا کرتے امام مالک کہ تحدیث نکرتے تھے بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر وہ کہ باوضو ہوتے **اور** مطرف نے کہا ہے کہ جب آتے لوگ مالک پاس باہر آتی لونڈی اونکی اور کہتی شیخ کہتا ہے تمہین کہ سایل حدیث ہو یا سایل مسایل اگر کہتے سایل مسایل علی الفور نکلتی اور جواب دیتی مسایل کا اونکو اور اگر کہتے خواہان حدیث ہین ہم آتے منزل گاہ مین اور غسل کرتے اور خوشبو ملتی اور نئی کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ و یا سبز دوش پر ڈالتے اور عمامہ اوپر سر کے رکھتے اور بچھایا جاتا اونکے لئے تخت پس نکلتی اور بیٹھتی اوسپر بخور ہوتا اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اوس حدیث سے اور ہرگز نہ بیٹھتے اوپر اس حال کے مگر اوسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکروہ رکھتے کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکروہ سمجھتے تھے تحدیث کو بی وضو **اور** عبداللہ بن مبارک نے کہا ہا مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کر رہے تھے پس نیش مارا اونکو کژدم نے سو ۱۰۰ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تھا رنگ اونکا اور قطع نکرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوئی اور متفرق ہوئے لوگ اوسنے کہا مینے یا ابا عبداللہ آج تمنے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مینے کہا آری صبر کیا مینے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے **اور** حریز بن الحمید الضبی نے کہ قاضی شہر تھے پوچھی مالک سے حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کمر مے تھے پس امر کیا ساتھ حبس اونکے لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزاوار تر ہی کہ ادب کیا جاوے **اور** ہشام بن عمار نے پوچھی مالک ہی حدیث درحال استادگی پس ماری اوسے بیس ۲۰ تازیانہ بعد ازان شفقت کے اوپر اوسکے اور روایت کین بیس حدیثین پس کہا ہشام نے دوست رکھتا ہون مین کہ اوسکے زیادہ مارتے تا زیادہ تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت احادیث کو **اور** کہا ہی عبداللہ بن صالح نے تھے مالک اور لیث کہ نہ لکھتے تھے مگر اوپر طہارت کے **اور** مشہور ہی کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھنے صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لئے غسل کرتے تھے اور دو گانہ ادا کرتے تھے اور ایسا ہی لکھنے تراجم کتاب مین اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل باب زمزم کرتے تھے اور دو گانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تھے واللہ اعلم

وصل اور جملہ توقیر اور برادر آداب آنحضرت برادر اداب آل اور ذریت اونکی کا کہ جگر گوشہ حضرت کے ہین اور ازواج حضرت کہ امہات المومنین ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور علی ہین اوس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر کسی پر

کرہ سوا اونکے ہی اور مخصوص کیا اونکو ساتھ فضل عام کے مشتمل ہوا بہ کثرت اونکی جو کوئی منقبت ہی اونکی ساتھ
نسبا اور نسبتا اور قریبا اور بعیدا اور حقیقت مین دوستی اوس کیسکی کہ دوست رکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جیسا کہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہی - اور ایسی ہے عداوت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوئی دوست
رکھتا ہے کسیکو دوست رکھتا ہے ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اوسکے ساتھ اور دشمن اور بکروہ رکھتا ہے جسکو اور
جس چیز کو کہ بیگانہ اور مخالف اوسکے ہی فرمایا اللہ تعالے نے **آیت** لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون
من حاد اللہ ورسولہ پس حب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات مذہبیہ سے ہووے اور بغض
اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض پنہچتا ہی اوسیمین سے کہ سرایت کرے اوسکی متعلقون مین کما اللہ تعالے
نے **آیت** انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا تاکہ
لیجاوے اور دور کرے تمسے پلیدگی کو اے اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک کرنا **او** رکھا واز واجہ
امہاتکم یعنی اور زنان حضرت مانند اون مومنون کی ہین **او** رنفیسہ اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات مین کہ ادنیر
کہ حرام ہے صدقہ اطلاق اہلبیت آتا ہے **او** رہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم مین
او کبھی مبنی شامل اولاد آنحضرت اور ازواج طاہرہ کے **او** رکبھی کہ خاص فاطمہ زہرا اور حسنین اور علی علیہم السلام
علیہم اجمعین کے آوے ہی نفس امر **او** تحقیق ان اقوال مین رہ ہے کہ تین بیت ہین بیت نسب اور بیت سکنی
اور بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسب ہین **او** رہ ازواج مطہرات اہل بیت سکنی **او** راولاد کرام
اہل بیت ولادت ہین **او** رحضرت علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر ملحق باولاد ہین بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کے **او** رحدیث مین آیا ہے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین ایسے دو چیز کو کہ اگر پکڑو اونکو تمسک کرو اوسکے ساتھ
گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور عترت پس دیکھو کہ کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میرے ان دو چیز مین **او** رفرمایا آنحضرت نے
شناخت آل محمد کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب ہی نجات کا ہی صراط سے اور ولایت
آل محمد کی امان ہی عذاب سے **او** رحدیث ساتھ شناخت اونکے کہ مرتبہ اونکا مرتبہ انبیا کا ہی آنحضرت صلعم
علیہ وآلہ وسلم نے جب پیغمبر اونکو کیا ساتھ ان نسبت کے کہ ہی اونکو سب سے زیادہ قرب اور محبت اونکا بسبب اوسکے **او**
عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہے کہ کہا مجھ پر نازل ہوئی **او** رہ بیت **آیت** انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الا یہ نازل ہوئی **او** رہ بیت

ام سلمہ مین تمہارا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہین اور اوڑھائی اونکو کیا اور علی مرتضی پس پشت آنحضرت سے کھڑے ہوے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتھ مین پکڑا اور فاطمہ کو ساتھ ہاتھ دوسرے کے چسپیدہ کیا اون دونو کو ساتھ اپنے اور کہا خداوندا یہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر اونسے رجس اور پاک کر اونکو اور اختلاف ہی اسمین کہ مراد اہلبیت اس آیہ مین کون ہین اکثر اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتھ اوسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین اور انصاف وہ ہی کہ نساء مطہرہ بھی داخل ہین از جہت ندائی سیاق اور سیاق کلام کے اوسمین اور تردد آیہ کا در باب اوتکے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین آیت رحمۃ اللہ علیکم و برکاتہ اہل البیت یعنی رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی ای اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن نرکھو ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کو ہی ایک مکروہ کہ لاوے اوسکو خدا تعالی آتش مین اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان چار تن پاک کو اور بیٹھانا اونکا اپنی کنار مین اور اوڑھانا کسا کا اور قول اوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللھم ان ہؤلاء اہل بیتی الحدیث یعنی یا اللہ بدرستی یہ ہین اہلبیت میرے منافات نرکھے دخول نسائین بیچ اونکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اون سبکو اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہدے ای محمد نہین مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی مین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کہا صحابہ نے من قرابتک یعنی کون ہین اقربا تیرے کہا آنحضرت نے ہؤلاء علی و فاطمہ و ابنا ہما یعنی یہ ہین علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکے اور بعضوں وہ ہے کہ شامل ہے تمام لوگونکو کہ قرابت رکھین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ چار تن عمدہ اور نخبہ اوس جماعت کے ہین اور امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہ فضیلت کامل ہے صحابہ عظام کو کہ بسبب قرابت معنوی رکھین ساتھ جناب رسالت مآب کے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ یعنی جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہی یا اللہ دوست رکھ جو دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھ جو دشمن رکھی علی کو اور فرمایا خاص در باب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنی دوست نرکھے تجھے ای علی مگر مومن اور بغض و عداوت نکرے تیری مگر منافق

اور فرمایا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی یعنی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔ اور ایک روایت مین ایا ہے الا انہ لا نبی ان یکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی یعنی کیا نہین چاہتا تو یہ کہ ہو ویتو مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور یہ تشبیہ مبہم ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین الا انہ لا نبی بعدی یعنی مگر یہ کہ نہین ہے نبی میرے بعد بیان اوسکا کرتا ہے کہ یہ تشبیہ نبوت مین نہین ہے بلکہ اوسکے غیر مین ہے اور وہ خلافت ہے اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی من اذاہا ویتعبنی من اتعبہا یعنے فاطمہ پارہ گوشت میری ہے ایذا دیتا ہے مجھے جو کہ ایذا دیتا ہی اوسکو اور رنج مین لاتا ہی مجھکو جو کہ رنج مین لاتا ہے اوسکو اور کہا عائشہ صدیقہ نے احب النساء الی رسول اللہ کانت فاطمۃ واحب الرجال زوجہا علی یعنی دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردون مین اونکا زوج علی کرم اللہ وجہہ۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور یہ غایت اتصاف عائشہ صدیقہ کا ہے انہا مین اور اگر قرضًا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے کہ یہ کان احب الرجال ابو بکر احب النساء عائشہ یعنی تناسب دونین محبوب بہت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور محبوب ترسب نسا مین عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہ بھی صحیح ہے باعتبار اسکے کہ وہ جو محبت متعدد ہین اور مختلف فافہم بالتوفیق اور فرمایا شان حسنین مین اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما یعنی یا اللہ بدرستی مین دوست رکھتا ہون ان دونو کو پس دوست رکھ تو ان دونون کو اور دوست رکھ جو کہ دوست رکھتا ہی ان دونو کو اور کہا ابو ہریرہ نے دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ واکرتے تھے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو پستا لاتی تھے زبان مبارک اپنی اونکے مونہ مین اور فرماتے تھے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اوسکو تو دوست رکھ اوسے اور دوست رکھ جو کہ دوست رکھے اوسکو فرمایا تین بار۔ اور تھے یہ دونو امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور واسطے غیر اونکے بھی اثبات مشابہت آنحضرت کیا ہے مثل جعفر بن ابی طالب اور اونکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس اور سفیان بن الحارث بن عبد المطلب وغیرہم سے کہ اقارب اور اخوان اوسکے تھے رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا کہ میرے بقایا تہ قدرت اوسکی مین ہے نہ آوے دل کسی مرد مین ایمان تا کہ وہ دوست رکھے اونکو بجہت خدا اور اوسکے رسول کے اور فرمایا من اذی عمی فقد اذانی وانما عم الرجل صنوابیہ یعنی جسنے ستایا میری چچا کو پس تحقیق مجھی ستایا اور سوای اسکے نہین کہ عم مرد شاخ باپ اوسکی کی ہے اور فرمایا خاص عباس کو آکل میرے پاس اے عم ساتہ اولاد اپنی کے پس جمع کیا اونکو اور اونکی ہائی اونکو چادر اپنی کہ کہ وسیاہ مخطط ساتہ خطون سرخ کے تھی

اور فرمایا اللہم اغفر العباس و ولدہ مغفرۃ ظاہرۃ و باطنۃ لا یغادر ذنبا اللہم احفظہ فی ولدہ رواہ الترمذی یعنی یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر و باطن کہ نچھوڑے کوئی گناہ یا اللہ نگاہ رکھ اوسکو اوسکی اولاد میں روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا ہی کہ چھ تن تھے فضل اور عبداللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبدالرحمن اور فرمایا ہذا عمی وصنو ابی وہولاء اہل بیتی وعترتی فاستوہم من النار کستری ایاہم یعنی یہہ میرا عم ہی اور شاخ میری باپ کی اور یہہ سب اہلبیت میرے ہین اور خویش میرے پس لاؤ تم اونکو آتش سے مثل ڈھانپنے میرے کے اونکو یعنی ساتھہ کسا کے پس آئین کما آستانہ اور دیوارون خانہ تک آئین امین اور فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو ایذا مدی مجھے متعلق عائشہ مین اور فرمایا فاطمہ زہرا کو دوست رکھہ عائشہ کو ساتھہ دوستی میرے کی اور اوٹھائی تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اور پر گردن اپنی کے اور کہتی تھی بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بالعلی یعنی مرا باپ فدا ہو جو مشابہ ہی ساتھہ نبی کے اور نہین مشابہ ساتھہ علی کے۔ اور حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تھی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے ام ایمن کو کہ مولات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھین اور کہتی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تھے اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آتین بچھاتے اونکے لیے ردای مبارک اپنی اور برلاتے حاجت اونکی اور جب وفات پائی آنحضرت نے ایمن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس پس کیا اونکے ساتھہ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ **وصل** اور جملہ توقیر اور برآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے توقیر اصحاب اور معرفت اونکے حق کی اور ادا اوسکا اور اقتدا اور اتباع اور جریان اور پر سنن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھہ افعال اونکے اوس چیز مین کہ عقل کو اوسمین مجال نہین اور حسن ثنا اور رعایت اونکی ادب کی اور دعا اور استغفار اونکے لیے اور جسکی کہ ثنا حق تعالی نے کی اور راضی ہوا اوس سے واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اوسکی اور استغفار اوسکے لیے اور ایسا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات اور منازعات اور وقائع سی کہ درمیان اونکے ہوئے اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار موضعین اور جملہ روایت اور ضلال شیعہ اور غلات اونکے اور مبتدعین سے کہ ذکر معائب اور قوادح اور زلات اونکا کرین کہ اکثر اونکا کذب اور افترا ہی اور طلب کرنا اور جستجو ناویات نیک کا کہ لائق شان اونکے ہووے اوس چیز مین کہ واقع ہوی آپسمین مشاجرات اور محاربات اور ذکر اور یاد کرنا کسی ایک کو اونمین سے ساتھہ بدی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات اور فضائل اور محامد صفات اور سیر اونکا اور سکوت اور اغماض ماورا اوسکے سے اسواسطے کہ صحبت اونکی ساتھہ حضرت کی یقینی ہے اور ماورای اوسکے ظنی اور

کافی ہے اس باب مین وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالی نے واسطے صحبت اپنی حبیب کے اور اگر احیانا بغض اونسے
سے کوئی تقصیر حقوق اہلبیت ہین اور سوائے اوسکے واقع ہوئی ہو امید ہی کہ بشفاعت آنحضرت اوس سے بھی درگذرین
طریقہ اہل سنت وجماعت اس باب مین یہہ ہی۔ عقاید مین لکھا ہے کہ ولا یذکر احد منہم الا بخیر یعنی اور نہ یاد کیا جاوے
کسی ایک کو اونمین سے مگر ساتھہ بھلائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ مین عموماً اور خصوصاً واقع ہوئی ہین
اس باب مین کافی ہین کما اللہ تعالے نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الی اخر السورۃ
یعنی محمد فرستادہ خدا ہین اور وہ لوگ کہ ساتھہ اوسکے ہین سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین آپسمین آخر سورۃ تک
اور کما آیت والسبقون الاولون من المہاجرین والانصار الایہ یعنی اور سبقت کرنیوالی پہلی مہاجرین اور انصار سے
اور کما اللہ تعالے نے آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا
خدا اون مومنون سے جب کہ بیعت کی اونہون نے تیرے ساتھہ اے محمد صلعم نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالے
نے آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ الایہ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اونہون نے جو عہد کیا تھا ساتھہ خدا کے اور
قول حق تعالی کا آیت یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ یعنی دن ہے کہ نرسوا کرے گا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان
لائے ہین ساتھہ اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی
اصحاب میری مثل ستارون کے ہین ساتھہ ہرکدام اونکے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تم اور روایت ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام
الا بہ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کے ہی طعام مین اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتھہ اوسکے اور فرمایا اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا بعدی ومن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میری مین
نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست رکہا اونکو پس ساتھہ دوستی میری کے دوست رکہا اونہین اور جسنے
دشمن رکہا اونکو ساتھہ دشمنی میرے کے دشمن رکہا اونہین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذہبا الحدیث
یعنی دشنام نہ دو اور برا نکہو میرے یارونکو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ احد کے زر راہ خدا مین آخر
حدیث تک۔ یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہونچکوئی اور فرمایا من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملکۃ والناس اجمعین یعنی جسنے
دشنام دی اور برا کہا میرے یارونکو پس اوپر اوسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیونکی اور فرمایا اذا ذکر

اصحابی فامسکوا یعنی جب یاد کئے جاویں میرے اصحاب پس بند کرو تم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہے
ان اللہ اختار اصحابی علی جمیع العلمین سوی النبیین والمرسلین واختار منھم اربعۃ ابابکر وعمر وعثمان وعلیا فجعلھم خیر اصحابی
واصحابی کلھم خیر یعنی بدرستی اللہ نے برگزیدہ کیا میرے یار و تمکو اوپر تمام عالم کے سوای انبیا اور مرسلین کے اور برگزیدہ کیا
اونمین سے چار کو ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس گردانا اون چار کو بہتر میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب
بہتر ہین اور بعض احادیث مین ذکر علی مقدم اور عثمان کے آیا ہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے من احب عمر فقد احبنی ومن ابغض عمر فقد ابغضنی یعنی جسنے دوست رکھا عمر کو پس تحقیق دوست رکھا مجھے
اور جسنے دشمن رکھا عمر کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھے اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فضل خطاب مین امام ہمام محمد باقر
رضی اللہ عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی پاس آئی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو سانتہ بدی کے یاد کیا
اور کچھ اونکے حق مین کہا بعد ازان بد گوئی عثمان رضی اللہ عنہ مین پڑے امام ہمام نے اونکو کہا خبر دو مجھے کہ مہاجرین کے
کہ خدائے تعالی نے اونکے حق مین فرمایا ہے آیت للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلا
من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم الصادقون یعنی مال غنیمت فقرا مہاجرین کے لئے ہی وہ جو نکالے گئے
اپنے گھرون سے اور اپنے اموال سے ڈھونڈتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتے ہین اللہ کو اور اوسکے
رسول کو یہی گروہ وہی ہین سچے کہا اوس جماعت عراق نے ہم اونسے نہین ہین کہا امام نے پس تم سانتہ انصار کے
اور اونکی شان مین آیا ہے آیت والذین تبوءو الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم
حاجۃ مما اوتوا ویوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنی اور یہی مال غنیمت
اون لوگونکا ہی کہ لازم پکڑا دار یعنی مدینہ کو پہلے آئے مہاجرین سے دوست رکھتے ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے
اور نہین پاتے اپنے سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دئی گئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے اور اختیار کرتے ہین مہاجرین
اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہووے ساتہ اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے
پس وہ گروہ وہی رستگار ہین کہا جماعت عراق نے ہم اونسے یہی نہین ہین فرمایا امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس
جماعت سے بھی نہین ہو کہ اونکی شان مین فرمایا آیت والذین جاءو من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان الایہ یعنی وہ لوگ کہ آئے بعد مہاجرین اور انصار کے کہتے ہین اے ہمارے بخشدے ہمکو اور بھائیون ہمارے

وہ بھائی کہ سبقت لیگئے ہمسے ساتھ ایمان کے۔ پس کہا اوسنے میرے آگے سے خدا کسیکو تمہارے ساتھ ہمسایہ بکرے
تمثی صورت اسلام کو اپنا لباس کیا ہے ولیکن معنون مین اہل اسلام سے نہین ہو اور عبداللہ بن مبارک نے کہا وضیلتین
جسمین ہوون نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ مین حجۃ الوداع سے برائی اوپر منبر کے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا
یا ایہا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا لہ ذالک ایہا الناس انی راض عن عمر وعن علی وعن عثمان وعن طلحۃ والزبیر
وسعید وعبدالرحمن بن عوف فاعرفوا لہم ذالک یعنی ای لوگو بدرستی مین راضی ہون ابوبکر سی پس جنا دو اوسکو یہ
اے لوگو بتحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبدالرحمن بن عوف سی پس جنا دو
اون سکو یہ اور یہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہا وسمین بشارت دی ہی اونکو ساتھ جنت کے لیکن اسمین
ذکر ابوعبیدہ بن الجراح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑہی اوپر اوسکے نماز اور
فرمایا وہ بغض رکہتا تہا ساتھ عثمان کے پس مبغوض رکہا اوسے خدا عزوجل نے۔ اور کلام اس باب مین
اعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل اونکی مین طویل ہے نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوت
خصوصا اوسکی منتخب مین اوسے کہ کتب قوم مین نظر سے گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے نقل کیا ہے جو چاہے
وہان دیکہلے وباللہ التوفیق وہو اعلم **فصل** اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہے ساتھ اونکے مشاہد اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتھ
اوسکے پہونچا اور ساتھ اوسکے شناخت ہوا۔ لای ہین کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے موئی پیشانی دراز تہے جب مٹتی
اور لٹکاتے اون اشعار کو زمین تک پہنچتی تہے کہا لوگون نے کیون دراز رکہتے ہو ان اشعار کو اور نہین تراشتے
کہا تہین تراشتا مین اس حیث سے کہ ایکوقت مین دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہونچا
پس نگاہ رکہتا ہونمین ان اشعار کو بہ برکا اور دیکہا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکہا ہاتہ اپنا اوپر جگہ بیٹہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بعد ازان کہا اوس ہاتہ کو اوپر مونہہ اپنی کے اور حکایت کیا گیا ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تہا وہ غازیون
اور تیر اندازون سے کہ کہا نہین پکڑا مینے کمان کو اپنی ہاتہ مین بی طہارت ازان بعد کہ سنا مینے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک
مین لیتی تہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوا دیا ہے مین اوسکے جسنے کہا تربت مدینہ روی ہی ساتھ مارنے تین درون کے

اور امر کیا ساتھ قیدا اوس شخص کے باوجودی کہ تھی اوس مرد کو قدر اور منزلت لیکن گویا نہیں صحیح کہا عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو
اوس خاک کو کہ دفن کیے گئے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رہے اور غیر طیب ہے اور ایک اسماء کرامت انتما
اوس بلدہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اوسکے انجاس شرک سے اور موافقت اوسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طیب رائحہ
کے بلکہ طیب نام اور اوسکے اور کہا ہے کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور در و دیوار اوسکے سے روائح طیبہ پاتے ہین
کہ کسی طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام شیمہ نے اس معنی سے شامۂ ذوق بعضی صادقین غریب اور محبین مشتاق مین
بھی راہ پائی ہو اور شبلی کہ علماء صاحب وجد ون سے ہی کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو نفحۂ خاص ہی کہ کسی مشک وعنبر مین نہین اور کہا
کہ یہہ معنی اعجب عجائب سے ہین اور حقیقت مین کچھہ عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیم وزد زطرۂ دوست ہا چہ جائے دمدن
ازنا فہمائی تا نارسیت اور آیا ہے کہ لیا جمیاہ غفاری نے قصب آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کو ہاتہ عثمان رضی اللہ عنہ سے
اور چاہا کہ توڑے اوسکو اوپر زانو اپنی کے پس فریاد کی لوگون نے اوسپر پس پکڑا کرم نے زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اوسکی سال
مین اور مر گیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہ اذیت دے جیوتی سو گندیرے منبر پر چاہیے کہ آمادہ کرے جگہہ اپنی کو آتش دوزخ
مین اور ریاض مین قبر شریف اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات
اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اوسکے اور آداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اوسکے اہل کی کتاب جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین مذکور ہین پس چاہیے کہ طلب کرے وہان سے وتحصیل صلوٰۃ وسلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت اور مواطن اور سوائی اوسکے وہ جو متعلق
ہے ساتھہ اوسکے جان کہ اصل باب وجوب صلوت اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ آیہ کریمہ
ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی بدستی خدا اور اوسکے فرشتے درود
بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے اے ایمان والو درود بھیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنی کر جان کہ حق تعالی نے اس آیہ کریمہ
مین اسناد کیا صلوت علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھہ صلوٰۃ اور سلام کے اوپر
حضرت کے اور اور اقوال علماء معانی صلوت مین متفاوت ہین اور متفاوت کہا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنی صلوت
خدا کے اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہے اوپر اوسکی اور تعظیم اوسکی نزدیک ملائکہ کے اور معنی صلوت ملائکہ کے اوپر نبی کے
دعا کرنا اونکا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سی اوسکو اور ایسا ہی مومنین سے کلام کہی گئے ہین ساتھہ اوسکے اور مطلب

زیادت اور برکت ہے اور یعنی تا اصل اوسکی اور مقاتل نے کہا کہ صلوت من اللہ مغفرت اوسکی ہی اور صلوت من الملائکہ استغفار اور ضحاک نے کہا کہ صلوت من اللہ رحمت اوسکی ہے اور ایک روایت مین اوس سے مغفرت بھی آیا ہے اور صلوت من الملائکہ دعا یعنی دعا بمغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہے مومنون کے لئے فرمایا حق تعالی نے ایت ویستغفرون للذین امنوا یعنی مغفرت مانگتے ہین مومنون کے لئے اور در باب اوس کسیکو کہ منتظر جمعہ ہو بعد نماز دوگانہ کے آیا ہے کہ دعا کرتے ہین اوسکی لئے ملائکہ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ یا اللہ بخش اوسکے لئے یا اللہ رحم کر اوسکو اور بعد فی کہا صلوت خدا سے رحمت ہے اور ملائکہ سے دعا ہے کہ باعث ہے اوپر استدعا رحمت کے اور حلیمی نے کہا ہے کہ معنی صلوت علی النبی کے تعظیم اوسکی ہے اور معنی قول ہمارے کے اللھم صل علی محمد یعنی محمد امین اور مراد تعظیم اوسکی ہے دنیا مین باعلای ذکر اونکے اور اظہار دین اور ابقائی شریعت کے اور آخرت مین ساتھ ازدیاد ثواب اور تشفیع حضرت کے درباره امت اور اقامت اوسکی مقام محمود مین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے کہ فائدہ صلوات بھیجنے کا اوپر آنحضرت کے رجوع کرنے طرف مصلی کے ارجمند دلالت کرنے اوسکے اوپر رجوع عقیدت اور خلوص طویت اور اظہار محبت کے اور عبادت اوپر اطاعت اور معرفت حق وسائط کے اور احترام واسطہ ذات شریف کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر و برکت کا اونکے لئے حقیقت مین دعا ہے خلق کے لئے فائدہ اختلاف ہی حکم صلوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ فرض ہے یا مستحب مختار وہ ہے کہ فرض ہے اسواسطے کہ ظاہر امر وجوب کے ساتھ ہی ولیکن فی الجملہ اگرچہ عام مین ایسا ہے جیسا کہ شہادت بنبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب وہے فوری مگر ساتھ اوسکے بہ حج بے تخصیص عدد اور وقت معین کے اور یہی فائدہ امر صلوات کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکافات اونکے احسان کی ہے اور احسان اوکی دائم اور مستمر ہے پس متاکد ہووے جس وقت کہ ذکر کیا جاوے اور کہا صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے قدوری نے کہ قول بوجوب صلوت ہر بار کہ ذکر ہووے مخالف اجماع ہے اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس مین ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہووے اور زمخشری سے بھی یہی حکایت کیا گیا ہے اور بعضون نے کہا ہی واجب ہی دعا مین اور اکثر اوسپہ ہین کہ مستحب ہے اور امر بھی واسطے استحباب کی ہی اور مذہب شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہی کہ اگر کہین ایکبار فرض ہے اور اکثر اوسکا واجب اور ہر بار مستحب بھی صورت کبھی ولیکن لائق بکمال محب مشغوف وہ کہ اس مستحب کو بمنزلہ واجب جانے اور سستی تقصیر کے اوسمین از خود راضی نہووے اور بوقت اطلاع کے اوسکے فوائد پر مرجب ہے طالب سے

کہ غایت بذل وجہد او سمین نکرے **او** رمعلوم کیا چاہیے کہ احادیث کیفیت صلوت مین درمیان تشہد کے واقع ہوے ہین سات صیغون مختلف کے لایا گیا ہے اگر سات صیغہ کے پڑہین کفایت ہے یعنی اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسا ہی سنا گیا ہے بعض مشائخ سے **او** راگر اول مین کہے **وصل علینا** معہم اور ثانی مین وبارک علینا معہم جیسا کہ بعض طرق مین آیا ہے بہتر ہووے **او** راختلاف کیا ہے افضل صلوات مین کہ کس طریق پر ہے اکثر اوپر اوسکے ہین کہ یہی صیغہ ہی جو نماز مین پڑہتے ہین کہ افضل حالات ہی **او** ربعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتہ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے **او** ربعضون نے کہا ہے کہ اس صیغہ کو کہی اللہم صل علی محمد کما ہو اہلہ ومستحقہ اور مثال اوسکے **او** رشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ صلوتیہ مین صلوت اور اوسکے صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہے وباللہ التوفیق **وصل** مواطن کہ وارد ہی اونمین صلوت اوپر رسولنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشہد اخیر ہے صلوات سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہے شافعی کے نزدیک اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد از تشہد قبل الدعا **او** روجوب اوسکی مین تشہد اول مین دو قول ہین اظہر منع ہے بجہت بنا اوسکی اوپر تخفیف کے اور استحباب صلوت بہی تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اوسکے مین تشہد اخیر مین جو دو رائے ہین اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہے اور یہ سبب اقوال شافعیہ کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوات در رائے تشہد ثانی کے نہین ہے اور سنت ہے اور اگر تشہد اول مین سہوا پڑہے سجدہ سہو واجب ہووے از جہت تاخیر قیام کے **او** رابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہین پس جو موافق ہووے ارکان قوی ہوتے ہی دعا اور اگر موافق مواجنحہ پرواز کرتے ہی طرف آسمان کے اور اگر موافق ہووے مواقبت فیروزی پاتی ہے اور اگر موافق ہووے اسباب جلد پہونچتا ہے ساتہ مقصود کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور بریدا عضا اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا ہے **او** راجنحہ دعا کے صدق **او** رمواقبت اوسکے اسحار ہین **او** راسباب اوسکے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **او** رحدیث مین آیا ہے جس دعا کے کہ اول وآخر درود ہووے رد نہین کیجاتی **او** ردوسری حدیث مین وارد ہے کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان جب درود بہیجی جاوے اوپر میرے صعود کرتی ہے اوپر آسمان کے **او** راوکد صلوات بعد از دعائی قنوت ہے **او** رسند اوسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ولد اپنی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو **قنوت** اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ اور آخر اوسکے مین آیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد

اور یہہ تردیک شافعی کے ہے اور باب صلوات مین ذکر اوسکا آویگا اور مواطن صلوت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
خطبۂ جمعہ ہے اور عقیب اجابت موذن اور بعض کتب مین عقب اذان اور اقامت اور اجابت بھی آیا ہے اور راشانی کبیرات
عیدین ذکر کیا اوسکو مواہب مین اور مذہب شافعی کے اور تردیک دخول مسجد اور خروج کے اوس سے روایت کیا ہے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد مین درود بھیجتے پس فرماتے اللھم اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک یعنی یا اللہ بخش میرے لیئے گناہ میرے اور کھول میرے لئے دروازے اپنے رحمت کے
اور جب باہر آتے درود بھیجتے اور پڑھتے کہ اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک یا اللہ بخش میرے لئے
گناہ میرے اور کھول میرے لئے دروازے اپنی فضل کے اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین اور راہ پر صفا اور مروہ کے
اور تردیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امن کے غیبت سے اور تردیک صباح اور مسا کے اور تردیک فراموش
کرنے چیزہایات کے درود بھیجے وہ چیز یاد آجاوے تجربہ اسکا فراموشی سخن مین بہت کیا گیا ہے اور تردیک قبر شریف
کے کہ اولی اور اقرب مواطن صلوات کا ہے اور بعد از نماز اور شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ
قادریہ سے اجازت ہے کہ بعد ہر نماز فریضہ و نفل کی تین مرتبہ درود کہی و بالتوفیق اور تردیک قیام کے منام سے
صلوات اللیل کے لیے اور عقب وضو اور بعد تحمد اور روز جمعہ اور شب جمعہ مین خصوصا بعد از نماز جمعہ
اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین اور ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوئی ہین اور وقت سحر مین اور
تردیک دیکھنے کعبہ زادہا اللہ شرفا کے اور تردیک استلام حجر اسود کے اور طواف اور التزام اور مواقف حج مین اور
تردیک مشاہدہ آثار نبویہ اور مواطن یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا اور بدر اور بیعہ احد اور مساجد
اور سوا ان اوسکے اور تردیک بیع و شرا کے اور تردیک کتابت و حیث اور ارادہ سفر اور رکوب راحلہ اور نزول منزل
اور بازار سے نکلنے اور آنے مین اور تردیک سطر بین متقابل اور غفلت کے اور تردیک حضور و فوت اور رجوع کے دعوت سے
اور تردیک آنے اور نکلنے کے گھر سے اور تردیک نزول حاجت اور تردیک خوف اور اختیاج کے اور تردیک
بھاگنے لونڈی اور غلام کے بلکہ گمشدہ ہر چیز کے اور تردیک غم اور شدت اور دفع طاعون اور خوف غرق کے اور تردیک
سوجانے پانو کے اور تردیک کہانے مولی کے تا بدانوظاہر ہے اور حدیث بھی اس باب مین لاتے ہین اور تردیک پانی پینے
کے طرف سے اور تردیک بیت خلا کے اور مشہور اوسمین استعاذہ ہی شیطان سے اور درود بھی پڑہے تا دفع شر اور رجلب خیر و نفع

واقع ہون - اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ اوسکا ہووے اور نزدیک ملاقات برادر مسلمان کے یا مصافحہ کے
اور ہر اجتماع مین کہ خدا کے واسطے واقع ہو اور شعائر اسلام سے ہو اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعائی حفظ قرآنین
اور نزدیک افتتاح کلام غیر منہی عنہ کے اور ابتداے درس علم مین خصوصاً حدیث اور نشر علم اور وعظ اور
قرات حدیث مین اول و آخر اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب مین مکروہ رکھا ہے
اور رجا ہے کہ تلفظ اور کتابت مین سلام کو ساتھ صلوات کے ضم کرے تنبیہ صلوات اور حضرت کے جمیع اوقات
مین مستحب ہے اور مستحسن خصوصا روز جمعہ مین کہ افضل ایام اسبوع ہے اوسمین امر باکثار ورود کے واقع ہوا ہے
اور ساتھ وصول اوسکے جناب نبوت مین اور ساتھ قبول کے آنحضرت سے بشارت پہونچی ہے حدیث صحیح مین
ایا ہے اکثروا من الصلوات علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ یعنی بہت بھیجو صلوات اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ مین اور
سید اور صاحب مواہب نے اس فہم سے وجہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانام
ہین اور روز جمعہ سید الایام پس صلوات اوپر حضرت کے اوسدن مین مزیت اور مناسبت رکھی کہ غیر اوسکی مین
نہین ہے یا حکمت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہونچی ہے دنیا اور آخرت مین بہی اور دست مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہے حضرت کو روز جمعہ مین حاصل ہوتے ہی اور حور اور
قصور جنت اور دیدار مولی تعالی و تقدس آخرت مین اوسی دن مین حاصل ہوتا ہے اور نام اوسکا آخرت مین یوم المزید
ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہے اوسمین خلق عالم اور استعاف کرتا ہے خدا تعالے اوسمین مطالب اور حوائج اونکے اور نہین کرتا
سائل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہ سب حاصل نہین ہوتا انکو مگر بسبب وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادای قلیل حق آنحضرت سے وہ ہے کہ اکثار صلوات کرین اوپر اونکے اوسدن اور
رات مین واللہ اعلم وصل معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل اور نتائج اور ثمرات صلوات کے خارج حد و حصر
بیان سے ہین اور جمیع خیرات اور برکات دنیا اور آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل اوسکی امتثال امر الہی تعالی
شانہ اور موافقت اوسکی اور ملائکہ عزشانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما اور احادیث صحیح مین آیا ہے کہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا یعنی جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود
بھیجے اللہ اوپر اوسکے دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر اوس سے کہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ اوپر بسبب وساطت

اور رحمت اور برکت بھیجی اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا باہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن اور حال آنکہ ظاہر ہوتے تھے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت مین کہا یا رسول اللہ آجکے دن اثر ذوق و سرور کا روی پر نور مین تابان تر ہے سبب کیا ہی فرمایا اے جبرئیل آئے اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجھے یا محمد کہ پروردگار تیرا کہتا ہے درود نہین بھیجتا اوپر تیرے کوئی امت تیری سے مگر وہ کہ بھیجون مین اوپر اوسکے دس صلوات اور سلام اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ نابی ترین لوگون کا بہوال اور شرور روز قیامت سی بیشتر مین تمہارا ہے صلوات بھیجنے مین اوپر میرے اور بالجملہ صلوات اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع انوار و برکات اور مفتاح تمامہ ابواب خیرات اور سعادت ہی اہل سلوک کو آنا اس باب مین موجب فتح عظیم اور وہب شریف کا ہے اور بعضے متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ سرہم نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا زمان فقدان وجود اولیا مرشد متصرف کی التزام مظہریت کا ہے ساتھ دوامت ذکر اور کثرت صلوات کے اوپر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال صلوات سے ایک نور باطن مین پیدا ہووے اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سے بواسطہ پہونچے اور حسن بصری کہا ہے کہ جب نبی نے اللہم کہا گویا تو نے اللہ تعالی کو ساتھ تمام اسماء الہی کے یاد کیا اور جب صلی علی محمد کہا بھر فضل حضرت رسالت پناہی مین خوض کیا اور ساتھ علی آلہ واصحابہ کے بجا فضائل اور کمالات اونکے مین پڑا آخر ابد الآباد تک اور غوص ان بحار نامتناہی مین محروم اور مایوس برآنا کیا صورت رکھے اور جسوقت کہ اس فقیر کو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے درپیش ہوا فرمایا جاتا تھا کہ اس سفر مین بعد ازادا کرنے فرائض کے کوئی عبادت بالاتر صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف عدد معین نہین اتنا چاہئے کہ ساتھ اوسکے رطب اللسان اور ساتھ دنگ اوسکے مصنع ہو جاوے اور رفوا عظیم اور ریا سے وہ کہ صلوات اور سلام امت کا پہونچانا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام نہین بھیجتا میرے اوپر کوئی مگر وہ کہ اولا بھیجتا ہی خدا تعالی اوپر میری روح میری تاوہ کہ رد کرتا ہو نہین اوپر اوسکی سلام اوسکا اور جواب اوسکی سلام کا کہتا ہو نہین اور دوسری حدیث مین ابو ہریرہ سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجتا ہے اوپر میرے دور سے پہونچائی جاتی ہے میری طرف یعنی ملائکہ پہونچاتے ہین اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے بدرستی کہ واسطے حق تعالی کے فرشتے ہین سیاحت کنندہ زمین مین پہونچاتی ہین مجھ امت میری سے سلام اور بعضے

مین آیا ہے کہ نام اوسکا بھی لیجاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول اللہ فلانا فلانے کا بیٹا اور آپ کے عرض صلوات اور سلام کرتا ہے **بیت** جان مید ہم در آرزوے قاصد آخر باز گو ✦ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود اور اعظم فوائد اور مہمات رغائب سے حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعای خیر اور سلامت آنحضرت سے شامل حال کیسکے ہووے اگر تمام عمر مین ایکبار بھی حاصل اور میسر ہووے سو جب صد ہزار کرامت اور متمم فراوان برکات ہی **نظم** ہر سلام کہن رنجہ در جواب آن لب بہ کہ صد سلام مرا لب بیک جواب بود نوازی سعادت آنکس کہ یارش آرد یاد ✦ دہندش غم و محنت الم آزاد — اور فوائد صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باز رکھنا ملکین کا کتابت ذنوب سے تین دن تک اور منع اغتیاب لوگون کا مصلی کو اور آنا مصلے کا نیچے سایۂ عرش کے قیامت کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور امن عطش سے اور تکثیر ازواج جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دینا اور آخرت مین اور اشتمال صلوات کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ذکر آلی غراسمہ کے اور تضمن اوسکا تنکر نعمت حق عز و علا کو اور معرفت حق اور نعمت اوسکی کا اور اقرار رسالت اوسکے ذکر کیا ہے ان سب کو۔ فاکہی نے حجۃ علیہ رسالہ آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہابی سے منقول ہے اور اس جگہ اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات اور فوائد زوائد کے بھی مذکور ہین کہ وقت سامعہ ذکر اونکے اتساع نہین لاتا ایک اون حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد رداد صوفی محدث اپنی کتاب مین کہ شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے باسانید کہ اوسکو حاصل ہین روایت کرتا ہے اور اس جگہ باسید اوسکے کہ طالب اوسی ورد اپنا کرے ثابت ہوتا ہے۔ **لاتا** ہے کہ ایکدن شبلی قدس سرہ اوپر بالوکے مجلس وعظ کے کہ علماء وقت اور ائمہ عصر اپنی سے تنا آیا ابو بکر بچہ آکر اوسکے گرد ہوا اور اوسکی ساتھ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہ معاملہ شبلی کے ساتھ کرتا ہے تو اور حال انکا تو اور جو کوئی کہ بغداد مین ہے اوسکو مجنون پکارتے ہین کہا مینے نہین کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا مینے خواب مین دیکھتا ہون کہ شبلی آرہے پیغمبر خدا کے آیا آو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد دیکھتے اوسکے کھڑی ہو لے اور اوسکی گلی سے لگایا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا پس کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ معاملہ ساتھ شبلی کے کرتے ہین آپ نے فرمایا ہان وہ بعد از نماز ہمیشہ آیت پڑھتا تھا **آیت** لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الایۃ اور پیچھے اوسکے درود اوپر مجھ سے بھیجتا تھا اور پڑھتا اس آیہ کا پیش از شروع صلوات متعارف مجالس موالید اہل حرمین

شرف یقین کا ہے زادہا اللہ تشریفا وتعظیما اور پھر اوس سے یہہ آیت بھی پڑہتا تہا **ایت** ان اللہ وملیکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بعد ازان ساتہہ امتثال اس امر کے شروع صلوات مین کرتا تہا اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وسلم **وصل** شک نہین کہ اوپر اندازہ فضائل اور فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی اور مدح اور ثواب فاعل اوسکے کا کہ وارد ہوا قبائح اور مضار ترک اور ذم اور عقاب تارک اوسکے کا بہی ثابت ہووے گا اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکے شدید تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان البخیل اور ایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنی بخیل سخت تر اور کامل وہ کہ ذکر کیا جاوے مین نزدیک اوسکے اور درود نہ بہیجے اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر نعمت مین تردد نہ کرے کہ ثواب اوسکا عظیم تر اور وافر تر صرف مال اور فضل عتق رقاب سے ہے اور آسان تر اوس سے اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ فراموش کیا درود کو اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ خوار ہو جیوہ مرد کہ ذکر کیا جاوے مین نزدیک اوسکے اور درود نہ بہیجے اوپر میرے اور خوار ہو جیوہ مرد کہ آیا اوپر اوسکے رمضان اور گذرا پہلے اوسکے کہ بخشا جاوے یعنی ماہ رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اوسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور موسم مغفرت ہی اور خوار ہو جیوہ مرد کہ پایا ماں باپ اوسکے نے یا ایک نے اون دو سے بڑہاپے کو اور نہ لائے اوسی بہشت مین یعنی چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور راضی رکہے اونکو خصوصا کبر سن مین تا مستوجب دخول جنت کا ہووے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم منبر پر آئے اور فرمایا آمین پہر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سبب کیا ہے اون آدمیونکا کہ تم نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بہیجے آپ پر اور مرے اور آتش مین آوے اور دور کرے اوسکو خدا تعالی درگاہ قریب اور رحمت اپنی سے کہہ آمین پس کہا مین نے آمین اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جبریل نے مجہ سے کہا کہ پایا رمضان کو اور قبول نہ کیا گیا اوس سے اور جسنے [illegible] ماں باپ کے ساتہہ اور آیا ہے کہ جو کوئی [illegible] جناب مین اور درود کہی بخشا جاتا ہے جو کہ یہ واقع ہووے

اوس سے اوس مجالس مین تلبیسہ گمان نہ لیجاوین لوگ کہ مراد بذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجالس مین فقط لیجانا نام شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال سنیہ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحۃ نام شریف مذکور نہووے **وصل** اختلاف کیا ہے درود بھیجنے مین اور غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سائر انبیا علیہ السلام کے اور مجموع اوسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قدوم سے تین قوم ہین ایک جماعت دیرا وسکے ہے کہ جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفا مین کہتا ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جائز نہین صلوات اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب مین کہا ہے کہ ثابت ہوئی ہے یہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی ثبت روایتون ابن ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے **قول ثانی** اس باب مین کہ مخصوص نہین بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا صلوا علی الانبیاء فانی اللہ بعثتہم کما بعثنی یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ بے شبہ مین نے بھیجے ہین پس بیشک اللہ تعالے نے مبعوث کیا اونکو جیسا کہ مبعوث کیا مجھے پس صلوات مخصوص ہے ساتھ انبیا کے اور اونکے غیر پر جائز نہین یہ قول ثوری سے بھی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت مین آیا ہے کہ کما لا یصلی الصلوات علی احد الا النبیین یعنی نہین سزاوار بھیجنا درود کا اوپر کسیکے مگر اوپر انبیا کے اور تفسیر افرقہ کی کہ صلوات بمعنی دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کرے اوپر بندی اپنے کے **وصل** انواع عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شک نہین کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے قولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون فرمایا اللہ تعالے نے اور نہین پیدا کیا مینے جن اور انس کو مگر واسطے اسکے کہ عبادت کرین اور اختلاف علما ہے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پیش از بعثت آیا ہے ساتھ شریعت کسی پیغمبر کے متقدمین سے جمہور اوپر اوسکے ہین کہ متعبد نہ تھے ساتھ کسی چیز کے اوس سے کہ ثابت ہوا اوسکے واسطے حکم کرتے تھے عقل اونکی ساتھ اوسکے اور بعض نے توقف کیا ہے عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہے اول طہارت **پانچوین** حج چھٹے دعا ساتوین تلاوت نوع اول طہارت مین اور اوسمین چند اوصاف ہین وصل وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین وضو بمعنی حسن اور نظافت ہے **وضو** بالضم مصدر ہے بالفتح آب وضو

اور بمعنی مصدر بھی آیا ہے اور بعض نے کہا ہے دونو لغت ہین کبھی بمعنی مصدر آوین اور کبھی بمعنی آب کذا فی القاموس
اور اختلاف کیا ہے علما نے وقت وجوب وضو مین بعض نے کہا ہے کہ وجوب اوسکا مدینہ مین ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات مین ایک وضو کے ساتھ چند فریضہ بھی ادا فرمائے
ہین اور ابن عبداللہ نے نقل کیا ہے کہ اتفاق اہل تفسیر اوسپر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر حضرت کے
مکہ مین جیسا کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہے سواک سواک سے بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کی سواک کے
بوجوب دوام مال مسواک مثلہ اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک ہین بہت واقع ہوئی ہین فرمایا اگر نہوتا
خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر اونکے مسواک ہر نماز کے لئے اور مستحب ہے کہ مسواک
درخت اراک سے ہووے اور مقدار آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہی کہ غسل
مین ایک صاع پانی سے کرتے تھے کہ پانچ مد ہی اور وضو ایک مد کے ساتھ وصحیح کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اقتصاد کیا ہے زیادہ نہیں تھے تعلیم امت کے لئے کہ اسقدر کافی ہی اور اقتصار اوپر
مقدار فرض کے کہ زیادہ اوسپر نہیں اور کبھی تین بار دھوتے اور یہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہی اوسمین
اور اسباغ وضو کہ اکثر احادیث مین امر اوسکے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کبھی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھ دو کے اور کبھی ساتھ
تین کے جیسا کہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدھا مضمضہ اور آدھا استنشاق مین بکار لیجاتا تھا وضو مین
اسیطرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی کا ہے اور وہ اوپر صورت متعددہ کے
متصور ہی لیکن صحیح یہ ہے کہ ساتھ ایک غرفہ کے مضمضہ کرے اور استنشاق پھر دوسرے غرفہ کے ساتھ مضمضہ کرے
اور استنشاق پونین تین بار کرے اور مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہے اور امام
احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر مین اختلاف ہے قدر واجب مین اوسکے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک
واجب ہے مقدار جسپر اطلاق کیا جاوے مسح اگرچہ ایک بال ہووے اور ایک روایت مین تین بال اور امام مالک
اور ایک جماعت اوپر اوسکے ہین کہ مسح تمام سر واجب ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ربع سر اور دلائل
ان مذہب کے مذکور ہین ہر ایک اوسکے محل مین اور غسل رجلین کہ اکثر روایات مین مطلق آیا ہے

بے ذکر عدد کے لیکن مقید بقید تنقیہ اور تنظیف کے اور اسیواسطے بعضے قایل اوسکے تثلیثہ کے تین تین بونہین مذکور ہے
شرح ابن الہمام مین **او** بعض مین دہویدا ہنا پانوان تین بار اور دہویا بایان پانوان تین بار ظاہر وقت مین ساتہ ایک طریق
کے واقع ہوا ہے واللہ اعلم **او** تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے اور محدثین کو اختلاف
ہے صحت اور ثبوت اوسکے مین اور راجح جانب ثبوت ہے اور وہ سنت ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اور شافعی رحمہ کے نزدیک
اور امام احمد کے نزدیک بہی اوپر مذہب معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اوسکے مذہب کے واجب ہی اور حجت
حدیث انس رضی اللہ عنہ کے **او** وقت اوسکا نزدیک وہونے موضہ کے ہے **او** نزدیک امام محمد کے مخیر ہے
وقت وہونے موضہ کے کرے یا وقت مسح راس کے **او** تخلیل انگشتان ہاتہ اور پانون کے کبہی کبہی کرتے تہے
ایسا ہی ہے سفر السعادت مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے تخلیل اصابع
رجل مسنون ہے بے خلاف اور تخلیل اصابع یدین مین دو روایت مین اشہر مین سنت اور دوسری مین نہین **او**
مسح رقبہ مین بہی حدیث آئی ہے کہ فرمایا ہے کوئی مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکہا جاوے غل روز قیامت
سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت کیا ہے ولیکن سند اوسکی ضعیف ہے **او** اور
نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے مستحب ہے اور اصحابنا بعض شافعیہ بہی ہے **او** آنحضرت کو رومال نہ تہا کہ ساتہ
اوسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بلکہ خود بہوتے تہے کہ آپ ہی خشک ہوتی تہے اور مسح مونہہ کا بطرف ثوب
بہی آیا ہے اور حدیث عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی اسی پر دلالت کرتی ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دو حدیثون
کو تضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچہ بہی صحت نہین پہونچا **او** بعض کتب حنفیہ مین مذکور ہے کہ اگر بے عصا
تکبیر نہ وے کراہت نرکے **او** یہ احادیث کہ اذکار وضو مین وارد ہوئی ہین کچہ اونسے صحت نہین پہونچا بلکہ
محدثین نے بوضع اون حدیثون کے حکم کیا ہے **او** در منقول سلف سے شروع وضو مین یہ لفظ ہے بسم اللہ العظیم
والحمد للہ علی دین الاسلام اور آخر وضو مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **وصل**
مسح خفین مین جانا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب ستہ وغیرہ سے مذکور ہے بروایات متعددہ اور طرق
مختلفہ کے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتے تہے **او** رفع کیا ہے جماعت حفاظ نے
کہ حدیث مسح خفین بتواتر ثابت ہوا ہے کہ شک اور شبہ کو وہان راہ نہین اور عمار اوسکا نزدیک

ہدایہ کے مبتدع اور برکرخی کے نزدیک کافر اور رجانا چاہیے کہ علما نے اختلاف کیا ہے کہ مسح افضل ہے یا غسل ایک جماعت اوپر اول کے ہے کہ غسل افضل ہے کہ اسواسطے کہ غسل عزیمت ہے اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل ہی عمل برخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسح اور غسل دونو مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سے افضل اور راجح نہین **وصل** تیمم مین تیمم ثابت ہی بکتاب اور سنت اور اجماع کے اور خصائص اس امت سے ہے اور آنحضرتؐ اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور رمل اور غیر اوسکے مین نکرتے اور تیمم حکم وضو کا رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ چند نماز ادا کرنا جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونہہ کے لئے اور دوسرا ذراعین کے لئے مرفقین تک **وصل** غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین **غسل** بفتح شستن وبضمتین وسکون اسم اور بالکسر سرشوی مانند گل اور خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل لازم مغسول بالفتح آب غسل مغتسل بھی ایسا ہے اور جائے غسل بکسر سین جائے مردہ شستن غسالہ بالضم آب دست دروشستہ یعنی مستعمل غسل مغسول شستہ یہ معانی لغوی اس لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کی شرع مین غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجزا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہی وجوب ولک مین ساتھ بات کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور اجماع ہی اوپر عدم وجوب غسل کے مین الجماعتین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا مین بخرقہ اختلاف ہے۔ حدیث میمونہ مین آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتے نہین کہ ساتھ اوسکے پانی اعضا سی خشک کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے صیف مین اور مباح ہے شتا مین۔ نوع دوسری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہین اوسمین سجود اور اقیام قرارت اور قعود عبادات اور عبودیات سے کہ غیر اوسکے مین جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال اور استقتاح اور تکبیرات اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور تہجد اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اوسکے عبادت ہی تنہا کیا جائے جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز کی شب معراج مین ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد ازان پچاس سے پانچ کم کیا اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا قول نزدیک میرے **وصل** تعیین اوقات صلوات خمسہ مین تعیین اوقات صلوات بعد از رجوع آنحضرت کے ہی معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت ساتھ بیان

جبرئیل علیہ السلام کے اور پیچھے اوس سے ساتھ بیان حضرت کے پس ندا کی کہ الصلوت جامعۃ اور جمع ہوئی صحابہ اور امامت
کی جبرئیلؑ نے پہلے دن اول وقت ادا سے ظہر کیا اور سوقت کہ آفتاب سے زوال قبول کیا بعد ازان امامت کی
اور ادا کیا عصر کو اوسوقت کہ سایہ شخص مثل اوسکے ہوا مغرب اوسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اوسوقت
کہ غروب کیا شفق نے اور صبح اوسوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پھر جبرئیلؑ آئے اور امامت کی اور پڑھا
ظہر کو وقت بلوغ ظل شی کے اوسکی مثل کو اور پڑھی عصر وقت بلوغ ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب
اس جگہ دونوں دن ایکوقت مین پڑھا اور عشا ثلث یا نصف لیل تک شک اوی ہے اور فجر بوقت اسفار۔ تنبیہ
سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہے کہ ندا دی الصلوت جامعۃ اور یہ پیش از شریعت اذان تھا اور
اذان مدینہ مین مشروع ہوئی سنہ اولی مین ہجرت سے باثانی مین اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرتؐ نے شب معراج
مین کلمات اذان سنے تھی لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کے لیے کہین اور آنحضرتؐ نے مکہ مین بے اذان
نماز پڑھی ہے تا مدینہ مین آئے اور اس باب مین ساتھ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان کو
خواب مین سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر آسمان کے سنے تھے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم
وصل افتتاح آنحضرتؐ مین نماز کو۔ احادیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے
اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتے ہین کہ
نیت ساتھ زبان کے پڑھنا بدعت ہی نہین کیا ہے اوسکو آنحضرتؐ نے اور نہ کسی نے اصحاب اوسکے سے اور
فقہا اختلاف رکھتی ہین تلفظ مین ساتھ نیت کے بعضی اوپر اوسکے ہین کہ بدعت ہی اس لیے کہ نہ قول نہین
فعل اوسکا آنحضرتؐ سے اور بعضے کہتے ہین مستحب ہی اس لیے کہ وہ عون ہی اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب
جمع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل ساتھ
زبان کے جمع ہووے اتم اور اکمل ہو اور ساتھ تکبیر کے دونو ہاتھ اوٹھانے اکثر احادیث مین ایسا ہی واقع ہوا ہے
اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بھی وارد ہے۔ اور اوٹھانا ہاتھونکا اکثر تا لگوش اور احیانا تا مناکب
ہوتا تھا بعد ازان واہنا ہاتھ اوپر بائین کے زیر سینہ بالائے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابوحنیفہ کے نزدیک
اور بعض اصحاب شافعی کے اور یونہین ہے مواہب مین اور ہدایہ مین مذہب شافعی بالائے سینہ کہا ہی

بعد ازان دعای استفتاح سبحانک اللہم آخر تک اور اپنی وجہت وجہی آخر تک اور سوای اوسکے اور شافعیہ اسکو کلا اور بعضا نماز فرض اور نفل سب پر ہتی ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک نوافل اور صلوات لیل ہے اور فرض مین غیر از سبحانک اللہم نہین ہے بعد ازان استعاذہ اور کہتے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم باخفا بعد ازان فاتحۃ الکتاب پڑہتے اور آخر فاتحہ مین آمین کہتے نماز جہری مین بہرا اور سری مین بخفیہ اور مقتدی بھی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابو حنیفہ اخفا ہی مطلقا اور بعد از فاتحہ سورہ پڑہتے نماز صبح مین قرأت دراز فرماتے مقدار سائۃ آیت کے سو تک اور کبھی تخفیف قرات مین کرتے اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑہتے اور کبھی سبح اسم اور غاشیا اور جب قرات سی فارغ اور تکبیر کہتے اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتے بے رفع ہماری تردیک اور بارفع شافعی کے تردیک اور رکوع مین دونو کف دست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور درمیان انگلیون کے تفریج اور کہنیونکو پہلو سے اور پشت کو سیدہا اور سر کو برابر پشت اور تین بار سبحن ربی العظیم کہتے۔ اور سجدہ مین ہاتونکو پہلو سے دور رکہتے جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض الطین اور بازو اور شکم کو زانو سے دور رکہتے جیسا کہ بزغالہ اوسمین سے نکل جاوے اور سجدہ مین سر کو درمیان دونو کف کے رکہتے اور قومہ اور جلسہ مین اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تہا اور کبھی اوسقدر کہ لوگونکو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب اطمینان اور اعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین اونی اوسکا وہ ہے کہ استخوان پشت سیدہی کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہے **وصل** اور جب تشہد مین بیٹہے بایان پانو فرش کرتے اور اوسپر بیٹہتے اور داہنے پانو کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام شافعی کے ہان بھی یہی ہے قعدہ اولی مین اور ثانیہ مین ترک اور جب تشہد پڑہتے دونو ہاتہ اوپر دونو زانو کے رکہتے اور عقد اور اشارت سابتہ ہاتہ داہنے کے کرتے نزدیک شافعی کے بعقد ثلثین اور صورت اوسکے وہ ہے کہ انگلیون کو بند کرے مگر مسبحہ کہ اوسکو بسط کرے اور طرف امام تردیک اسفل مسبحہ اور جانب کف دست کے رکہے ایسا ہی تفسیر کیا ہی علما شافعیہ نے عقد پنجاہ و سہ مین اور تردیک امام ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے اور صورت اوسکی قبض خنصر اور بنصر اور بسط مسبحہ اور رکہنا ابہام کا بے اوپر تکمتے وسطے کے اور تردیک امام مالک کے قبض سب اوانگلیون داہنے ہاتہ کا اور بسط سبابہ اور تحریک اوسکی اور وقت اشارہ کا بعض کے تردیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہی اور بعضون کے تردیک وقت تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور وہی کہ تردیک نفی کے انگشت اوٹہا وے اور تردیک اثبات کے رکہے اور خطاب السلام علیک ایہا النبی مین دو سوال

کیے ہین ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ اور مفسد نماز ہے **اور** جواب دیا ہے کہ یہہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور حقیقت مین یہہ دعا ہے نماز مین اگرچہ بصیغہ خطاب ہے **اور** رسالہ اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دوسرے سے کہ کہتے ہین کیا حکمت ہے عدول مین غیبت سے طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضای سیاق لفظ غیبت ہے **اور** صیغہ صلوات مین روایات متعددہ آئی ہین اور کافی اسی قدر ہے کہ پڑہتے ہین **اور** دعا مین بعد از ورود احادیث بطرق متعددہ رواۃ سے آئی ہین بنا بر تطویل نہین لکہی گئین **اور** بعد از فراغ نماز دو سلام دینا راتبہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ سے اور عظام اونکے نے روایت کیا ہی **وصل** بیان اذکار اوردعوات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوت پڑہتے تہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جب آنحضرت ۲ نماز سے پہرتے تہے یعنی سلام دیتے تہے استغفار کرتے تہے تین بار **اور** پڑہنا معوذات کا بہی آیا ہے اور یہہ حدیث غایت صحت مین ہے **اور** مشہور ترین اذکار بعد از فرائض ذکر معقبات ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر **اور** مشاہیر اور اوسی پیچہے نماز فرض کی پڑہنا آیۃ الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن نسائی مین لایا ہے اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بہی زیادہ کی ہے **وصل** بیان سجدہ سہو مین جاننا چاہیئے کہ نسیان اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اقوال مین اوس چیز مین کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جائز نہین باتفاق لیکن افعال مین کیا نماز اور کیا اوسکی غیر مین اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اوسکا **اور** صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ پانچ موضع مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہے نماز مین تمام عمر مین اور غیر اس سے ثابت نہین ہوا **پہلے** نماز ظہر تہی کہ تشہد اول مین بیٹہے اور اوٹہے جب تمام کیا نماز کو دو سجدی کیے اور سلام پہیرا **دوسرے** ایک مرتبہ پہر رکعت دوسری مین نماز ظہر سے یا پچہلی مین سلام پہیرا اور رابیت کے بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور بعد از دو سجدہ پہر سلام پہیرا اور اس حدیث مین سجدہ سہو بعد از سلام تہا اور اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہین کہ نام صحابی کا ہے **تیسرے** ایک روز نماز پڑہی اور نماز سے باہر آئے ایک رکعت باقی رہی تہی جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت سے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع بمسجد فرمایا اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تہی ادا فرمائی اور سلام دیا اور پہر پہرے لیکن اس حدیث مین ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی شاید کہ مقام نے اوسکے بیان کا

اقتضا نہ کیا چوتھے پر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑہی صحابہ نے کہا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا
کس سبب سے کہا اونہون نے پانچ رکعت پڑہین آپ نے اوسوقت دو سجدہ سہو کیے حضرتؐ نے اور سلام دیا اور
اوسپر اقتصار کیا اور آخر مین اس حدیث کے ہے کہ انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون الحدیث یعنی سوای اسکے نہین
کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے بہولتا ہون جیسا کہ تم بہولتے ہو **اور پانچوین** ہی ایکبار پر نماز عصر مین تین رکعتین
پڑہین اور بدولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ پیچہے گئے اور اعلام کیا مسجد مین پر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی
اور سلام پھیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کیے اور دوبارہ پھر سلام دیا **وصل** سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہے
علمانے حکم سجدہ تلاوت مین۔ ائمہ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ واجب ہین **اور** امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہین
کہ سنت ہے اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہی **اور** ایک روایت مین امام احمد سے بہی واجب ہے
اگر نماز مین ہووے اور غیر اوسکے مین واجب نہین **اور** مذہب امام اعظم اور جمہور ائمہ کا وہ ہے کہ واجب ہے
اوپر قاری اور سامع کے مطلقا بشرائط صلوت قول مختار یہی ہے **اور** نزدیک حنفیہ کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ
تکبیر کہین اور دونو مندوب ہین نہ واجب **اور** مروی ابن مسعود سے ایسا ہی ہے **اور** نزدیک بعضون کے
سلام ہی ہے لیکن تشہد کیے نزدیک نہین ہے **اور** اگر کہ اہووے اور سجدہ مین جاوے اولی اور افضل ہے
وصل اور تسبیح اس سجدہ کی وہے تسبیح سجدہ نماز کی ہی شکر مین **جان** کہ علمانے اختلاف کیا ہے سجدہ مفردہ مین
کہ خارج صلوت کے کرین آیا جائز اور مسنون ہے اور عبادت اور موجب تقرب بجناب الٰہی ہے یا نہین نزدیک بعضون کے
بدعت ہے کچہ اوسکی شرع مین اصل نہین **اور** بعض کے نزدیک جائز اور مسنون **اور** حنفیہ نے نقل کیا ہے کہ جائز ہی مع الکراہۃ
تفصیل کلام اسمطرح پر ہے کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہی ایک سجدہ سہو ہے اور وہ خود حکم مین سجدہ نماز کے ہے۔
دوسرا سجدہ تلاوت اور انمین خلاف نہین ہے اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر اکلام اکثرین کا اوسپر
دال ہے کہ یہہ بہی مکروہ ہے اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کے اور اس جگہہ اختلاف ہے
نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول امام احمد اور ابی یوسف بہی یہی ہے اور احادیث اور آثار اس باب
مین بہت آئے ہین **اور** نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک کے سنت نہین بلکہ مکروہ ہے **اور** ایک قسم اور ہے
کہ اوسکو سجدہ تحیت کہین اور بعض روایات فقہیہ مین رخصت ساتہہ اوسکے واقع ہے لیکن مختار کراہت اور حرمت

اوسکی ہے **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم جیم اور سکون میم اور ضم اوسکا ہے **اور** سیوطی نے بفتح میم بھی کہا ہے **اور** زجاج سے کسرہ اوسکا بھی حکایت کیا ہے اور نام اسدن کا جاہلیت مین عروبہ بفتح عین اور ضم راء اور یا موحدہ کے تھا **اور** جمعہ اسم اسلامی ہے بجہۃ اجتماع ناس کے اوسدن مین نماز کے لیے کذا قیل **اور** اختلاف کیا ہے علماء نے روز جمعہ اور عرفہ مین کہ کونسا ان دونو سے افضل ہے - بعض نے کہا ہے کہ دونون مین جمعہ کا دن افضل ایام اسبوع ہے اور روز عرفہ افضل ایام سنہ **اور** خصائص و فضائل یوم جمعہ کے بہت ہین از انجملہ وہ کہ اوسمین ایک ساعت ہی کہ جو کچھ بندہ اوس ساعت مین خدا سے چاہے پاوے **اور** علما کو صحابہ اور تابعین رض اور من بعدہم سے اس ساعت مین خلاف ہے اوپر دو قول کے - بعضے کہتے ہین کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تھا اور بعد اوسکے مرفوع ہوا اور یہ قول مردود ہی - قول دوسرا اور وہ صحیح ہے کہ جیسا زمان برکت توامان حضرت مین تھا ویسا ہی اسوقت مین بھی باقی ہے اور اسمین بھی دو قول ہین ایک جماعت کے نزدیک وہ ساعت مبہم و مخفی رکھی ہے جمعہ مین نظیر شب قدر کی عشرہ اخیر رمضان مین **اور** اکثر اوپر اوسکے ہین کہ معین ہے اور اس جگہ اقوال متعددہ زیادہ وارد ہین تینتیس قول سے بجہۃ طوالت کے نہین لکھے گئے **اور** فضیلت موت مین روز جمعہ اور شب جمعہ مین ساتھہ امن کے عذاب قبر سے آثار بھی وارد ہین - سیوطی جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر یعنی نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچاوے اوسے اللہ تعالی فتنہ قبر سے **اور** آیا ہے کہ جب حق تعالی و تبارک برانگیختہ کرے ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اوصورت کے کہ رکھین اوٹھاوے جمعہ کو روشن اور تابان کہ اہل جمعہ اوسکی روشنائی مین جاوین **اور** حرمت اور کراہت بیع نزدیک اذان جمعہ کے اور استحباب شروع بعد از نماز خصائص جمعہ سے ہے **اور** پڑہنا سورۂ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر جمعہ مین - اور پڑہنا سورۂ جمعہ یا منافقون یا سبح اسم اور سورۂ غاشیہ کا نماز جمعہ مین **اور** پڑہنا قل یا ایہا الکافرون اوقل ہو اللہ کا نماز مغرب جمعہ مین **اور** پڑہنا سورۂ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین مسنون ہے حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہے دنیا اور آخرت مین پس شرف اوسکا دنیا مین معلوم ہوا اور در باب عظمت اوسکے آخر مین ایک حدیث ہے کہ وارد ہوئی ہے مشتمل اوپر فوائد شریفہ اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکھتی ہے اوپر اوسکے کہ حاضرین نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوتی ہین

انوار شہود اور عظمت اور اجلال حق پر تو ہ اور نمونہ ہے اوسکا کہ حاصل ہووے گا روز آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار اوسکے
سے **اور** انعقاد عدد جمعہ مین اختلاف علما ہے اور اوسمین پندرہ قول ہین **اول** یہ کہ ایک سو بھی صحیح ہے نقل کیا اوسے
ابن حزم نے **ثانی** دو مرد مثل جماعت کے اور یہ قول نخعی اور اہل ظاہر کا ہے۔ **ثالث** دو مع الامام تردیک ابی یوسف
اور محمد اور ابی اللیث کے **رابع** تین آدمی مع امام تردیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے **خامس** سات تردیک
عکرمہ کے **سادس** نو تردیک بعضے کے **سابع** بارہ تردیک سبیعہ کی دوسری روایت مین **ثامن** مثل اوسکے غیر امام کے تردیک اسحق کے **تاسع**
بیس روایت ابن حبیب مین مالک سے **عاشر** تیس اوسی روایت مین **حادی عشر** چالیس سائر امام کے
تردیک شافعی کے بشرط ہونے اونکے حر عاقل بالغ مقیم **ثانی عشر** چالیس سوائی امام کے بھی شافعی کے تردیک
ثالث عشر پچاس امام احمد کے تردیک اور ایک روایت مین عمر ابن عبد العزیز سے **رابع عشر** اسی حکایت
کیا اوسکو مازنی نے۔ **خامس عشر** جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور کاشکے بھی قول اخیر فتح الباری مین
کہا ہے کہ ارجح الاقوال ہے اور یہ اقوال بعد انعقاد جمعہ مواہب لدنیہ سے منقول ہین **وصل** جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان مین درپیش دست آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور زبان شریف مین غیر از آس ایک اذان کے نہ تھا اور ایسا ہے زمان ابوبکر اور عمر رضی اللہ
عنہما مین **اور** جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہونچا اور کثرت اور تفرق لوگون مین پیدا ہوا امر کیا ساتہ اذان
دوسرے کے پیش از آس اذان سے باہر مسجد کے بازار مدینہ مطہرہ مین اور بزورا رکے کہ نام ایک موضع کا ہے
اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفای راشدین نے کیا ہووے اوسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف نے
اطلاق بدعت اوپر اوسکے کیا ہو مبنی اوسکے ہی کہ زمانہ حضرت مین نہ تھا اور مقصود تذمیم و تقبیح اوسکی نہوگی جیسا کہ
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح مین آیا ہے کہ کہا ہے نعمت البدعۃ ہذہ یعنی اچھی بدعت ہے یہ اور
حکم ہر بدعت حسنہ کا یہی ہے **اور** اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تھا کہ کوئی ایک صحابہ سے اوسکو
اوپر اوسکے انکار نکرتا تھا فتدبر **اور** مشکوات مین بروایت عمر بن حریث لایا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خطبہ پڑہا اور سر مبارک پر حضرت کے دستار سیاہ تھی کہ چھوڑی تھین دو طرف اوسکے درمیان دو لونشانون اپنے کے
اور دن جمعہ کے لباس اسود مستحب ہے اور حنفیہ کے تردیک سب اوقات مین **وصل** نماز تحیت مین آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم تہجد بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیسا کہ تاثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہاں مراد ترک نوم بمعنی استیقاظ ہے اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونیکے اوس سے ہوتی تھی **او** ر اختلاف ہی اوسمین کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہے فرض تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سنت **او** ر دلیل ہر طایفہ کی قول حق تعالے کا ہے متہجد بہ نافلۃ لک یعنی پس ترک خواب کرنماز شب کے لئے اوس حالمین کہ نافلہ ہے تیری لیے ۔ ایک جماعت کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نقل سے کہین بمعنی زیادہ اوپر فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زایدہ رکہین کہ معنی اصل لغت نفل کے ہین یعنی فریضہ زائدہ علی الفرض **او** ر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے نماز شب کو ساتہہ دو رکعت خفیف کے بعد ازان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوئی ہین متعدد مخیر ہے اوپر مواظبت ہر ایک کے اون انواع سے اور فعل اونکے مین اوقات مختلفہ مین کہ یہہ طریق ادخل وانسب ہے ساتہہ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہی **وصل** آنحضرتؐ بعد ازدو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اوپر زمین کے رکعتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کی اگر بیدار ہوتی مین مجہسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک **او** ر بعض اہل علم نے اصحاب نبیؐ اور من بعد ہم نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکہا ہے مکروہ جو جنس ذکر آلہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہو دے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا انتہے اور تکلم آنحضرت یہی اسی قبیل سے **تا وصل** لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر یہان کے لوگ اوسی شب برات کہتی ہین ثابت نہوا ساتہہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب مین پس دراز کیا سجدہ کو تاگمان لے گئے ہین کہ قبض کی گئی روح مبارک اونکی پس جب دیکہا مینے یہہ حال کہڑی ہوئی مین اور گئی مین اونکی طرف اور ہلایا مینے نزا انگشت اونکا پس ہلے اور اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز سے الی اخر الحدیث **او** ر احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین کہ وہ افضل لیالی ہے بعد از لیلۃ القدر کے **او** ر حدیث مین آیا ہے کہ کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے چار شنبون مین ۔ شب عید الضحی اور شب عید الفطر اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ وقت اذان صبح تک اور ساتہہ صحت کے پہنچا ہے قیام لیل اور صوم نہار اوسکا

اور آنحضرت سے بخر قیام اور طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتھ صحت کے نہین پہنچا اس رات مین اور راوی نامہ مشایخ مین کہ اس رات مین سو رکعت لکھی ہین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہنچی اور شیخ امام ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المومنین عا صنی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھتے ہین چار رکعت شب منصف شعبان ہین اور پڑھی بعد از سلام چودہ بار فاتحۃ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ چودہ بار قل اعوذ بربت الفلق اور قل اعوذ بربت الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد ازان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اوسکا بہت فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہے اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہے ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور مثال اوسکے سے اس رات مین سب نامشروع ہے اور مشابہ ساتھ دوالی ہنود کے اور رسم مجوس کی ہے لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اوسکو تراویح کہین بیان اوسکا باب صیام مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ

وصل بیان صلوت ضحی یعنی نماز چاشت مین ضحوا اور ضحوت اور ضحیۃ اور پروزن عشیۃ کے ارتفاع نہار کو کہین اور ضحی فوق اوسکے ہے اور بمعنی شعاع آفتاب بھی آیا ہے اور رضحی بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک

جان وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب اور بلند ہونے اوسکے ایک دو نیزہ اور اوسکو صلوت الاشراق کہین اور دوسری بعد از بلند ہونے آفتاب کے مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اوسکو صلوت ضحی اور نماز چاشت کہین اور اکثر احادیث مین بھی اسم صلوت الضحی کا شامل دونو نمازون کو دونو وقتون مین آیا ہے اور ساتھ صحت کے پہنچا کہ آنحضرت نے دونو وقت مین نماز پڑھی ہے اور امت کو ساتھ اوسکے ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ ایک وقت ہے اور ایک نماز کہ اول وقت اوسکا اشراق ہے اور آخر اوسکا قبل انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین دونو وقت مین نماز پڑھی ہے اس جگہ سے گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہ دو وقت اور دو نمازین اور بعضی ضحوت الصغری اور ضحوت الکبری بھی کہین واللہ اعلم اور وہ جو کہا ہے علما کو کہ اختلاف ہے صلوت ضحی بعضی نے اثبات کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہے اور بعض نے بدعت اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہر وہ ہے کہ یہہ اختلاف نماز آخیر مین ہے کہ اوسکا نماز چاشت کہتی ہین نہ نماز اولی مین کہ اوسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز مین بھی اختلاف ہے اور وہ بحسب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کسل ساتھ اہتمام مہمات کے چاہے اور اکثر علما نے

اختیار چار رکعت کی ہے اسلئے کہ احادیث اوسکی سب صحیح ہین اور احادیث اور اعداد اعداد کی بعض صحیح اور بعض ضعیف واللہ اعلم **وصل** - نماز عیدین مین **جان** کہ عید کو عید اسلئے کہین کہ عود کرتی ہے اور مکرر آتی ہے اور یہہ وجہ عام ہے شامل اور مواسم کو بھی اس لیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہے کہ عود کرتی ہے ساتھہ فرح اور سرور کے پس موجب فرح اور سرور عید فطر مین شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہے شکرانہ تمام نمازون ہفتہ کا ہے **او** ر عیدین مین اور جمعہ مین پہننا اجمل واجب ثیاب کا مسنون ہے **او** ر در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثین آئی ہین ایک بروایت فاکہہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاض اشعری کے اور کتب ستہ مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول نہین بغیر از اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول مین موطا سی لایا ہے کہ تھے عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے سے عیدگاہ مین **او** ر تا نیز نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہے **وصل** استسقاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہے کہ خلاف نہین کیا کسی ایک نے علما سے مسنونیت نماز استسقا مین الا امام اعظم نے **او** ر نماز استسقا دو رکعت ہین **او** ر تحویل رداکہ منقول اور مروی ہے استسقا مین تفاول ہے ساتھہ تقلیب حال کے **وصل** صلوت کسوف مین **او** ر اور مشہور لغت مین استعمال خسوف قمر مین اور کسوف شمس مین ہے اور روات حدیث بعض نے کا فرق روایت کیا ہے دونو مین اور بعض نے برخلاف **او** ر احادیث کہ اس باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور مجتہدین سب کسوف شمس مین ہین بجز ایک حدیث کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی مین اوپر مشکوۃ کے خسوف قمر پر حمل کیا ہے **وصل** صلوت الخوف مین - صلوت خوف ثابت ہے ساتھہ کتاب اور سنت کے **او** ر حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانون کے نماز مین کرتے پارہ پارہ کرتے اونکو **او** ر کہا کہ اونکو ایک نماز ہی کہ محبوب تر ہے اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہی اوسوقت مین اوپر اونکے گرنا چاہیئے پس جبرئیل آئی اور یہہ خبر حضرت کو پہونچائی پس پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف **وصل** عبادت سفر مین آداب سفر اور ادعیہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل مین وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کتابون مین مذکور ہین لیکن اس جگہہ دو مسئلہ مذکور ہین ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصروہ کہ نماز چہارگانہ مین دو رکعت ادا فرماتے یہہ قول متفق علیہ ہے درمیان علمای امت کے کسیکو اوسمین خلاف نہین - **او** ر صورت جمع بین الصلوتین

وہ ہی کہ جب رحیل پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے میان ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہین اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑہ کر سوار ہوتے بعد از ان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتہ عصر کے جمع کرتے اور وقت سوار ہوتے اور اوسکو جمع تقدیم کہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنی اگر کوچ پیش از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل آتا مغرب اور عشا دونو کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے **اور** امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ اونکی قول کی وہ ہے کہ یقین اوقات نماز قطعی ہے اور ثابت بتواتر کہ شک اور شبہ کو اوسمین دخل نہین یہانتک کہ تاخیر نماز کو وقت سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبائر سے گنا ہے **اور** شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہے کہ بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہے **اور** ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہے کہ جمع مکروہ ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لئے تہا واللہ اعلم **تنبیہ** وہ گذرا بین الصلوتین مین حق مسافرین تہا لیکن جمع بین الصلوتین مقیم کے لیے ترمذی کہتا ہے کہ بعض نے تابعین سے رخصت دی ہے اسمین مریض کے لیے اور ساتہ اسکے قایل ہین احمد اور اسحاق **اور** مطر مین اور ساتہ اوسکے قایل ہے شافعی اور احمد اور اسحق اور قایل نہین شافعی ساتہ جمع کے مریض کے لئے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے کہ کہا من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتا بابا من ابواب الکبیرۃ یعنی جسنے اکہٹی پڑہین دو نمازین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے۔ اور عمل اسی حدیث پر ہے جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نکیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور عرفہ مین انتہی **وصل** نماز جنازہ مین مسایل کتاب الجنایز کی اور احادیث واردہ اور آداب اور مقدمات اوسکے سبب ہین فضیلت مرض اور ثواب اوسکے سے اور ثواب عیادت اور آداب اوسکے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کے لئے کوئی دن معین نہ تہا بلکہ سب اوقات مین شب و روز سے عیادت فرماتے جیسا کہ لوگون مین متعارف ہے کہ رات کو یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عیادت نامبارک ہے ترکتے **اور** آنحضرت در چشم کے لئے بہی عیادت کرتے تہے **اور** نماز جنازہ مین کبھی جایز تکبیر کہتی اور کبھی پانچ اور کبھی چہ اور عمل صحابہ بہی مختلف آیا ہے **اور** ہاتہہ ہر تکبیر مین اوٹہاتے مذہب شافعی اور احمد کا بہی ہے **اور** امام مالک سے تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع بواقی مین اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہے **اور** بعض روایات مین پڑہنا فاتحۃ الکتاب اور سورہ کا جہر آنحضرت

سے ماثور ہے اور کہا ہے کہ جہر بنا بر تعلیم بتانا لوگ جانین کہ سنت ہے **او** ر آنحضرت ہمراہ جنازہ پیادہ جاتے تھے **او** ر راکب کو بعد جانے کے پیچھے جنازہ کے جاوے **او** ر نماز جنازہ اوپر غایب کے حضرت سے ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تھا نماز پڑہی ہے **او** ر گور کو بلند نفرماتے اور اوپر اوسکے بنا سنگ و خشت وغیرہ سے نکرتے اور ساتھ گچ اور گل کے سخت نکرتے **او** ر اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادت مین بہی یہی لکہا ہے **او** ر حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنی کو مساجد اور لعنت کرے اون عورتونکو کہ زیارت قبور جاوین **او** ر بعض نے کہا ہے کہ یہہ منع اور لعنت اول مین تھی اور بعد از رخصت عورتین بہی داخل ہین **او** ر منع از جہت قلت صبر اور کثرت جزع اونکی ہے **او** ر چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مگر وہ کہ اوسکے سایہ مین کچہہ کام کرین یا لوگ راہ چلین **او** ر نماز پڑہنا مواجہہ قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرہ مین بہی مکروہ رکہا ہے **او** ر عادت نہ تھی کہ لوگ جمع ہوکر میت کے لئے قرآن اور ختمات پڑہین نہ اوپر قبر اور نہ غیر اوسکے اور یہہ سب بدعت ہی الا لتعزیت اہلبیت اور تسلی اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہہ اجماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال یتامی کا ہے بدعت اور حرام ہے **او** ر حد تعزیت تین دن ہین اور بعد ازان مکروہ **وصل** سنن رواتب مین مراد بستن رواتب بیان نماز ہین غیر فرایض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑہی تہی تین عام تر موکدہ اور غیر موکدہ ہے اسلیے کہ چار رکعت پیش از عصر کو روایت مین ذکر کرتے ہین اور حال آنکہ اونکو موکدات سے نہین گنتے **او** ر راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اوس سے اور دو پیچھے اوسکے اور اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا **او** ر یہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑہتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتی ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے نہین یا نماز مستقل ورائے راتبہ ظہر کے **او** ر راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچھے اوس سے **او** ر راتبہ عشا بہی دو رکعت ہین پیچھے اوسکے لیکن پڑہنا چار رکعت کا پیش از عشا احادیث مین نظر سے نہین گذرا اور کتب حنفیہ مین اوسکو مستحب رکہا ہے واللہ اعلم **او** ر بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وتر اور کہتے ہین کہ سنت فجر ابتدائے عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹہ کر پڑہنا اونکا بے عذر جایز نہین **تنبیہ** عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہے کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑہتے ہین وجہہ اوسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہی اور

التزام اسکا کرتا اور نکا بیمہ کرنا بھی خالی غرابت سے نہین کہ عادت لوگونکی ایسی ہی ہے فندہ **نوع تیسری** زکوۃ مین
زکوۃ لغت مین بمعنی نما اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین **اور** راصح وہ ہے کہ
وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہے سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اوس سے **اور** فرضیت زکوۃ چار صنف مین
ہے **ایک** صنف زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضراوات **دوسرے** صنف بہیمۃ الانعام شتر اور گاؤ اور
گوسپند سے **تیسرے** صنف زر و سیم کہ قوام و معاش عالم والونکا باعتبار تقویم و اشیا کے اوسکے ساتھ ہے
چوتھی صنف اموال تجارت مین جس قسم سے کہ ہو جمیع اصناف اموال مین ہر سال مین ایکبار **اور** زروع اور
ثمار مین بوقت حصاد اور درو اور چنگی اونکی کے **اور** شرع شریف مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب تعین پائی ہے
جیسا کہ نقرہ دو سو درہم مین کہ روپی اوسکے بحساب ہمارے دیار کے باون تولہ ہوتین **اور** ذہب بیس مثقال مین کہ
بوزن اس دیار کے ساڑہی سات تولہ ہوے **اور** عشرات اور ثمار مین پانچ وسق کہی ہین کہ آٹھ سو من شرعی ہووے
اور ہر وسق سات صاع ہین **اور** نصاب زکوۃ گوسپند چالیس مین اور گاؤ تیس مین **اور** شتر پانچ مین ہے **اور**
آنحضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک داغ فرماتے تھے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے **اور** داغ کرنی حیوانات
مین علما کو اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز کے مخلط نہووین جایز ہے **اور** آدمی کے
داغنے مین بقصد علاج اسمین بھی اختلاف ہے اور صحیح حرمت اور کراہت ہے مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین بقول
طبیب حاذق کے اور یہ متاثر **اور** صدقہ فطر واجب ہے اوپر ہر مسلم مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب
بندہ اور صغیر پر بمعنی وجوب کے سید اور والد پر ہے **اور** صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور صاع تمر اور شعیر سے
اور وزن صاع مین اختلاف ہے بوزن جہانگیر شاہی نصف صاع سوا دو سیر ہوتا ہے **اور** افضل وہ ہے کہ صدقہ فطر
پیش از نماز عید دیوین **اور** صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور اوسکی ترک پر وعید نہین لیکن اوسکو آنحضرت بہت
دوست رکھتے تھے اور بہت خوش ہوتے تھے اور بانواع خوشی دیتے تھے **نوع چوتھی** بیان صیام مین۔ صوم
عبارت ہے روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوارح اور اعضا کو معاصی
اور حرکات شنیعہ سے باز رکھین **اور** صحیح بخاری مین۔ فضیلت صوم مین آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ صوم میرے
لیے ہے اور مین جزا دیتا ہون ساتھ اوسکے **اور** نہی فرضیت صوم کی سنہ ثانی مین ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افطار مین تعجیل اور سحر مین تاخیر فرماتے تے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سے تے اور روز دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین بھی نفلی صوم فرماتے اور عشرۂ ذیحجہ مین کہ مراد اوس سے نو روز ہین روزہ رکھتے اور روز عاشورہ
مین اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین نوین کو بھی روزہ رکھونگا اور روز عرفہ اگرچہ مین ہوتے افطار فرماتے اور
فضیلت صیام شش عید مین فرمایا ہے کہ یہ جمیع روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین اور سب مہینون مین
اعتکاف فرماتے عشرہ اخیر مین مگر ایک رمضان مین کہ اعتکاف فوت ہوا اوسکے قضا ماہ شوال مین فرمائے **نوع**
پانچوین بیان حج و عمرہ مین حج لغت مین بمعنی قصد آیا ہے اور شرع مین قصد بیت اللہ اوپر وجہ مخصوص کے
اور تحقیق لفظ حج مین فتح اور کسرۂ حاء دو لغت ہین اور عمرہ بمعنی زیادت آیا ہے اور بمعنی عمارت اور زفاف زن بھی
آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اوسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہین
اور عدد عمرون آنحضرت چار کہی ہین۔ اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم مین ہجرت سے بوقوع آیا ہے۔ ثانی سال ہفتم مین
۔ ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح مکہ ہی۔ رابع وہ عمرہ کہ حج کے ساتھ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا اور ذبح فرمائی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترسٹھ اونٹ اپنی دست مبارک سے اور یہی عدد ترسٹھ عمر شریف حضرت کے تے ۔
اور وجہ تسمیہ چاہ زمزم کے ساتھ زمزم کے از جہت بسیاری اوسکی پانی کی ہے اور زمزم موم اور زمازم مادکثیر کو کہین
اور معلوم کیا چاہیے وہ ذبح کہ جسکے ساتھ تقرب حاصل ہو تین ہین ایک ہدی کہ اوسکو حرم مین بھیجین یا لیجاوین۔ دوسرے
اضحیہ کہ روز اضحی قربانی کرین تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لئے ذبح کرین اور اضحیہ مین ضاحی کو چاہیے کہ ترک قص اشعار
اور اظفار کرے واللہ اعلم **نوع چھٹی** اذکار و دعوات و استغفار مین۔ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خدائی تعالے
کرتے تے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اوسکو ذکر حق سے نروکتی تے اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا
اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع اور ایاب
وذہاب اور اکل و شرب اور نوم و یقظہ اور ولوج و خروج اور سفر و اقامت اور رکوب و قدوم اور سائر حالات مین ذکر
حق تعالی سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک نہوتا تھا اور فضیلت دعا اور تحریص اور ترغیب اوسکی مین آیات
اور اخبار اور آثار زیادہ حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئے ہین اور کافی ہے اوسکے اثبات مین امر حق تبارک و تعالے
ادعونی استجب لکم یعنی پکارو مجھی قبول اور اجابت کرونمین تمہارے لئے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

الدعا مخ العبادت یعنی دعا مغز ہے عبادت کا **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہین امت کو شرایط اور آداب کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور حمد و تمجید و عدم استعجال اور ابتدا بحمد و ثنائی ذوالجلال اور صلوٰۃ اور سلام اوپر حضرت اور آل اور اصحاب اونکے پر **اور** ایک آداب دعا سے رفع یدین اور بسط اونکا مقابل وجہہ کے **اور** اور بعض روایات مین خدائے تمکین بھی وارد ہے **اور** حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہ آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لئے ایک دعا ہے مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ اور پنہان کرون مین اپنی دعا کو شفاعت امت کے لئے آخرت مین **اور** رتبی آنحضرت کہ استغفار کرتے تھے ساعت بساعت **اور** روایت ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ ستر بار اور ایک روایت مین زیادہ ستر بار سے ہر روز **اور** ایک روایت مین سو بار آیا ہے **اور** کہا ہے کہ استغفار کرنا حضرت کا تعلیم و تشریع ہے امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تایب ہوون والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم و مغفور ہین استغفار اور لو یہ کس چیز سے کرین یا یہ کہ استغفار امت کے لئے ہووے **وصل** قرات آنحضرت مین وصف قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرات مرتلہ مفسرہ تھی حرفا بعد حرف اور مد کرتے تھے اور وقف اوپر سر آیت کے **اور** حدیث صحیح مین آیا ہے زینوا القران باصواتکم یعنی زینت اور آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون کی ساتھ **اور** اختلاف کیا ہے علما نے مسایلتغنی مین سا تھ قرآن کے بعض نے جایز کہا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے افراط مد مین اور اشباع حرکات اور مانند اوسکے مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقہ ہووے **اور** بعضون نے مطلق منع کیا ہے - اور حق وہ ہے کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہ کے ہے **اور** ایک وہ کہ اقتضا کرے اوسکو طبیعت اور سماحت کرے ساتھ اوسکے بے تکلف اور تمرین اور تعلیم کے **اور** وجہ دوسری وہ کہ ساتھ صنع کی صنایع موسیقہ سے ہووے مگر بے تکلف اور تصنع اور تمرین کے اور یہی ہے کہ اوسکو سلف نے مکروہ رکھا ہے اور انکار کیا ہے قرات کا ساتھ اس وجہ کے **اور** صاحب مواہب کہتا ہے کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسماء اوس جماعت مین کہ جنہون نے مجلس سماع مین جان دی ہے ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس مین بھی مذکور ہے **وصل** اور جبکہ سخن تغنی قرآن مین واقع ہوا اگر محل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دور نہ ووے جانا چاہیے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے قدیما و حدیثا و قولا و فعلا - بعضے ساتھ اباحت کے اوسکے قایل ہوے ہین اور مباشرت اوسکے ساتھ کی ہے **اور** بعض نے انکار اور اجتناب کیا ہے **اور** بعض متوقف اور متردد رہی ہین اور کہا ہے کہ نہ یہ کام کرین ہم نہ انکار **اور** حاصل کلام اس جگہ

تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور یہہ انکار کرتے ہین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین سلک تعصب اور عناد ہین اور الحاق کرتے ہین اوسکے فعل کو ساتھہ ذنوب کبائر کے اور اوسکے اعتقاد کو ساتھہ کفر اور زندقہ اور ضلالی کے اور یہہ افراط اور خروج ہے طریقہ اعتدال اور انصاف سے **او** ر دوسرا طریقہ محدثین کا ہے **او** ر وہ کہتے ہین کہ تحریم اوسکی حدیث صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوی ہے بلکہ جو کچھہ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا ضعیف اور ایسی ہے آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعض مفسرین نے ساتھہ اوس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے لیکن اوسکے لیئے تاویلات اور محامل ہی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور اباحت۔ تیسرا طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکے اس باب مین مختلف اور افعال مجتذب آئے ہین بعضون نے اجتناب کیا ہے اور بعض نے مباشرت لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت اور احتیاط اقوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے اونمین غالب آیا ہے ولع اور شوق اوسکر محبت اور ملفح حال اور وجد اور حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہے **او** ر صاحب کتاب الانتباع باحکام السماع نے ذکر کیا ہے غنا اوپر دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھہ اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور تحفیظ فطرت اعمال اور حمل اثقال اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت مین اور مثل غنا انساء کے تسکین اطفال کے لیے اور مانند اوسکے اور یہہ مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مندوب ہے **او** ر سماع غنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہے **او** ر اسیطرح سعید بن المسیب سے کہ افضل ہین تابعین مین سے **او** ر سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین سے ہین **او** ر ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تھے **او** ر حکایت کیا ہے صاحب تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا دونونے کہ نہین بخاکیا کبائر سے اور نہ اسوا اور صغائر سے **او** ر امام ابو یوسف کہ بسا اوقات حاضر ہوتے تھے مجلس رشید مین اور ہوتا تھا اوسمین غنا پس سنتے تھے اور روتے تھے **او** ر پوچھا گیا امام مالک سے پس کہا منکر نہین اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول ہے اور اونکا یہی واسطے طوالت کے ظلم کو رد کا گیا **او** ر امام شافعی سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہے **او** ر امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہے اوس سے روایت مین کہ سنا ہے غنا کو پاس بیٹی اپنی کے نام اوسکا صالح ہے **وصل** اور صاحب

امتناع نے سماع مین تین قول ذکر کئے ہین حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر مذہب بھی لکھے ہین لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہے موافق مدعا اپنی کے اور مقصود شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع ہے تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی اور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے نہین ہے پس چاہیے کہ زبان حال اور مقال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے باوجود تعارض ادلہ اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسرے مین قطع نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکھی اور سرشتہ ادب رہا کرے

فرد صحبت عافیت گرچہ خوش افتادای دل ✦ جانب عشق عزیز است فرو گذارش لیکن وقت مختلف فیہ ہے بعضون نے مباح کیا ہے اور بعضون نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہے جلاجل دار اور اوسکے غیر مین اور صواب اباحت اوسکی کا ہے نکاح مین اور بعض نے اعلان اوسکا ہدف مستحب کہا ہے اور شبابہ کہ ممنی نے ہے اور عود کہ اوسکو بربط بھی کہین اوسمین بھی اختلاف ہے اور وہ کہ قول محدثین کا ہے کہ نہی شارع سے ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب مین بثبوت نہین پہنچے مراد وہ ہوگی کہ نہین اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی لذاتہ ثابت نہین ہوئی بسیکہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال مین ثابت ہے لیکن تغنی اور اوسکی استماع مین حیثیت اتباع سید الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقتفائے اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اوپر اوسکے اجتماع کیا ہو خلجان باقی ہے **جواب** وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی اور برتر ہے اور اوردنکے اوضاع اور مشارب مختلف اور بعض کے جانب تورع اور اتقا غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات مین حاصل آیا اور اوپر بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور تسوق اونکو سماع مین پایا گیا پس مدعا وہ ہے کہ یہ امر مختلف فیہ ہے اور امر مختلف فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نکرنا چاہیے اور ہر ایک کو اوسکے حال پر چھوڑ دینا چاہیے

بیت عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو لقمی حکمت مکن از بہر دل عامی چند ✦ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

وصل طعام وشراب ولباس ونکاح ولزوم مین۔ بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ کہا پرنوالہ شکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ بیری کے ہرگز اور تتے آنحضرت اہل وعیال اپنی مین کہ نہ طلب کرتے تتے اونسے کوی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کھا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ خوش آتی تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین تین چیزین طیب۔ اور نساء۔ اور طعام پس پہلا

اون دودکو اور پنایا طعام کو اور نہ نان خورش آنحضرت سرکہ اور فرماتے تھے نعم الادام الخل یعنے بہتر نان خورش سرکہ ہے اور چاہتا چاہیے کہ یہ ضیق اور قلت معیشت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دائمی نہ تھی اور اگر تھی نہ از جہت احتیاج اور افلاس اور نایافت کی تھی بلکہ گاہے بجہت جود و ایثار اور گاہی بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار ریاضت کے تھی اور اختیار کیا آنحضرت نے فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث مین بروایت ابی امامہ آیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر میرے پروردگار میرے نے کہ کردیوی میرے لیئے بطحاء مکہ کو طلا بننے قبول نکیا اور کہا سیر ہون مین ایکدن اور گرسنہ رہون مین ایکدن تا حالت سیری مین شکر کرونمین اور حالت گرسنگی مین تضرع اور علما راضی نہین ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین یا بزہد و ضرورت وصف کرین اور جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سے کہ الفقر فخری و بہ افتخر یعنی فقر بزرگی میری ہے اور سانتہ اوسکے افتخار کرتا ہون مین۔ کہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہ حدیث موضوع ہی فتدبر واللہ اعلم اور احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندہا ہے اور صحابہ نے بھی اور مواہب مین کہتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف کے اور کہا ہے کہ یہ احادیث باطل ہین اور مشکک کیا ہے سانتہ حدیث صوم وصال کے وصل اور آنحضرت اوس نوع خصوص کے اغذیہ سے قصر فقر فرماتے تھے اور بجہت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسع اوپر امت کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتے تھے جو کہ عادت اہل بلد کی تھی اور جو کچھ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اوسکے سے اور کہا یا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحم شات اور کہا نا لحم بقر کا بخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش کرتے تھے لحم کو یعنی بدندان کہاتے تھے استخوان سے اور کہا یا ہے آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کہا یا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا اور کہا یا ہے لحم دجاج کو روایت کیا اوسے بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کہا یا ہے لحم حمار وحش کو یعنی گورخر روایت کیا اوسکو شیخین نے اور کہا یا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین اور کہا یا ہے گوشت خرگوش کو اور کہا یا ہے دواب بحر کو۔ روایت کیا اوسکو مسلم نے اور کہائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوے سانتہ روغن اور مسکہ کے اور کہائی نان سانتہ زیت کے اور کہا یا ہے آنحضرت نے کدو کو اور دوست رکہا ہے اوسکو اور کہا یا ہے سلق پختہ یا روجو اور کہا یا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ پکایا جاتا ہے آٹی سے اور پہیات عصیدہ کے لیکن رقیق تر اوس سے
کذا قال الطیبی اور کہا ہے آنحضرت نے افطط کو کہ اوسکو فارسی مین خبرات کہین ڈالا جاتا ہی طعامون اور آشونون
مین۔ اور کہا ہے رطب اور تمر اور بسر کو اور دوست رکھتے تھے جذب کو کہ اوسکو چارجی بھی کہین اور وہ ایک
چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلتے ہے کہ اوسکو شحمۃ النخل کہین اور کہا ہے پنیر کو اور کہا ہے آنحضرت نے
بطبخ ساتھہ رطب کے اور ایک روایت مین بطبخ واقع ہوا ہے بتقدیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت فواکہ مایدانچی کے
بوقت رسیدگی اونکے اور پرہیز نکرتے تھے اوس سے اور نہین کہا یا حضرت نے سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع فرمایا ہے کہ اونکو
کہا کر مسجد مین نہ آوے اور مجامع کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی تنزیہی ہے نہ تحریمی وصل طریقہ تناول آنحضرت
مین اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتے تھے ساتھہ تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطے کے روایت
کیا اوسکو ترمذی نے شمائل مین اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتھہ پانچ انگشت کے کہایا ہے
وجمع بین الحدیثین باختلاف احوال اور اوقات ہے اور یہ جو انا اکل یہ بعد اصابع اور صحفہ ام واقع ہوا ہے اور بعضون نے
مین چٹانا اصابع کا اطفال اور خدام کو بھی وارد ہے اور یہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نکھاتے تھے متکی اور فرماتی تھے
کہ مین بندہ ہون جیسا کہ بندہ بیٹھتا ہون بندے اور کھاتا ہون جسطرح کہ کھاوین بندے الا در صورت عارضہ رخصت ہے
اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ جو ثابت ہوی کراہت اتکا کی یا ہونا اوسکا خلاف اولی پس مستحب صفت جلوس مین
اکل کے لیے وہ ہے کہ دوزانو پر بیٹھے اور پشت دونو قدم کے یا استادہ کرے پای راست کو اور بیٹھے اوپر پای چپ کے
اور رجب کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہے کافی ہے اور
حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد طعام کے حمد کرتے تھے خدائے عزوجل کی اور صیغی حمد کے متعدد ماثور ہین اور اسقدر کافی ہے
کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہین اللہ کے لیے جسنے کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو
اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور آنحضرت دھوتی تھے دست مبارک پیش از طعام اور بعد اوسکے اور نکھاتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کہا یا حضرت نے اوپر خوان کے ہرگز اور نہین کہا کہ نان تنک
ولیکن کہا یا ہے اوپر سفرہ کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تھا اور مواہب مین کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض اطبا نے
کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت بعد از عشا مشی کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نکرے عقب اوسکے کہ مضر ہے اور

نان پر رہتا پیچے کھانے کے آسان کرتا ہے ہضم کو **وصل** بیان شرب آنحضرت مین ولیکن شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس بتحقیق دوست رکھتے تھے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم پر سقیا سے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان مدینہ
اور اوسکے دو دن کی راہ ہے **اور** لائے ہین کہ آنحضرت عسل کو یا آب مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے تھے اور
جب چند ساعت اوپر اوسکے گذرتین اور جوع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے **اور** رد دست رکھتے تھے
حضرت لین کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونو کا کرے مگر لین یہی حضرت نے
فرمایا ہے تین چیزین اگر کوئی دیوے پہیز نا چاہیے لین اور دو سادہ اور دہن **اور** ایک حدیث مین طیب بجاے دہن واقع
ہوا ہے **اور** احیانا حضرت نے نقیع بھی کیا ہے یعنے پانی کشمش پیا ہے انار وغیرہ سے نہ ساتہ مونہہ کے مثل چار پایون کے
اور آنحضرت پانی اوپر کہانیکے نہ پیتے تھے کہ مفسد ہے اور جبتک طعام رہ یا منقطع نہ ہووے پانی نہ پیتے اور پانی بیٹھکر
پیتے تھے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ الا آب زمزم اور آب وضو **اور** رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیتے تھے پانیکو تین سانس کے
ساتہ۔ اور فرماتے تھے کہ یہ سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ تر ہے اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرکے
اور دم لیتے اور دم لینے کو اندر قدح کے منع فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتہ مونہہ کے تسمیہ فرماتے اور جب
جدا کرتے حمد کہتے یہ تین بار **اور** حدیث مین آیا ہے کہ جب رکھا جاوے مائدہ پس چاہیے کہ نہ اوٹھے آدمی اور نہ اوٹھاوے
اپنا ہاتہ کہانے سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ فارغ نہ ووے قوم کہ یہ بات مخل کرتی ہی اوسکے ہمنشین کو کہ شاید اوسے
حاجت باقی رہی ہو **وصل** بیان لباس حضرت مین۔ عادت شریف حضرت کی لباس مین توسع اور ترک تکلف تہا سفر السعادت مین
مرقوم ہے کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقی ہوئے۔ بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل مین اور ثیاب نفیسہ پہننا اختیار کیا اور اوسکے
مقید ہوئے **اور** بعض نے الزام ثیاب خشن اور دنیت اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور یہ دونو روش
خلاف طریقہ نبوی کے ہین توسط اور عدم تقید اور تکلف ہر حال مین محمود ہے **اور** اگر احیانا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت
کے لیے ملوک ہدی اور ارسال کرتے تھے بارادہ استمالت اونکی خاطر سے پہنتے تھے لیکن جلد بدن مبارک سے اوتارتے تھے
اور اوپر لوگون کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما و عباد اس سے اور جامہ نفیس پہنتے تھے اور نیت اونکی اوس مین
صالح تہی جیسا کہ آنحضرت وفود کے لیے تجمل فرماتے تھے اور عید اور اعیاد کے لیے بھی لباس جدا بناتے تھے **وصل** بیان عمامہ
مبارک
مین۔ نہ تہا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بیماری کہ اوس سے سر مبارک پر بار ہوتا اور نہ صغیر کہ ظاہر ہو

وقایہ سر کو حرا ور برد سے اور آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تہا اور کبھی سات گز ہوتا اور در اع شرعی ایک ہاتھ سے سر انگشت
میانہ سے بند مرفق تک اور صحیح مسلم مین حدیث عمر بن حریث سے آیا ہے کہ گویا دیکہا مینے آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تہا اوپر سر مبارک کے
عمامہ سیاہ کہ رہا کیے تہے طرف اوسکے درمیان دونو شانون اپنے کے اور صاحب مواہب ابن ارقم سے نقل کرتا ہے کہ گویا ہے
یہ آستینین فراخ درازمانند اخراج کے اور عمائم مثل ابراج حادثہ مین نہین پہنا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور نہ کسی ایک نے اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہے سنت کے اور حلبس خیلا سے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو واقع
ہوا ہے حرمت اور کراہت سے اسبال اور تطویل سے ازار اور اوسکے غیر مین مقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزئین کی ہے
اور جو باین قصد نہووے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہووے اور رجانا چاہیے ازار اس جگہ
کہ مذکور ہے بمعنی تہبند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہے اور عرب اوسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہے کہ آنحضرت
نے اوسکو پہنا ہے یا نہین اور روایت کیا گیا ہے کہ بیشی تے آنحضرت سراویل کو اور بیشی تے صحابہ حضرت کے زمانہ مین واللہ اعلم
اور تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کے تردیک قمیص اگرچہ ازار اور ردا ہی پہنتے تے لیکن پیراہن کو بہت دوست رکہتی تے
اور تہا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک شبر اور بینا ہے آنحضرت نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ رومیہ
تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے دستہاے مبارک آستین سے نکالکر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتہ دہوتے
اور یہ حالت سفر مین تہا اور سفر مین جامہ تنگ پہنتے تے اور صاحب مواہب نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اختلاف ہے علما کا
ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علما اور تابعین اور من بعد ہم نے اور امام اعظم اور شافعی اور مالک قائل ہین
ساتہہ اوسکے ولیکن کہا ہے امام مالک نے کہ پس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت مین تجویز کیا ہے پس اوسکا بیوت
اور سراؤن مین اور مکروہ رکہا ہے محافل اور اسواق مین اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اور
مذہب حنفیہ مین بہی اقوال ہین صحیح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور جائز ہے نماز ساتہہ اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا
کہ جامہ معصفر اور معقر دونو منہی عنہ ہین ولیکن تلبس کہ عبارت ہے ڈہانکنی سر سے ساتہہ چادر اور مانند اوسکے اور ڈالنی
دونو طرف اوسکی اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہے منقول نہین آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم
اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔ اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان مین۔ اور حدیث سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد
طبقات مین حدیث انس سے۔ اور سعد بن منصور سنن مین یہ سب احادیث رد کرتے ہین قول ابن قیم جوزی کو **وصل**

اور لباس آنحضرت سے خاتم بھی کہ پہنتی تے اوسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی رہی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کے دست ابوبکر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عثمان رضی اللہ عنہ مین تا آنکہ گر پڑی بیر اریس مین کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید اور صفر اور نحاس کا مکروہ ہے - ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین مین بروایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ذہب سے اور بخاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخاتم کرو بخاتم عقیق اور بدستی سرفراز ہوتے بزینت اور نقش نگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد رسول اللہ تا سطر اول مین محمد اور ثانی مین رسول اور ثالث مین اللہ یونہین کہا ہے صاحب مواہب نے اولیس دو خاتم بلکہ زیادہ مین کراہت ہے حضور صاحب کہ فضہ ہو وے اور صاحب ارشاد بھی کہا ہے کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لیس خاتم مین بہی اختلاف ہے بعضون نے اہل علم مباح رکہا ہے بے کراہت اور بعض نے مکروہ رکہا ہے اگر بقصد زینت ہووے اور بعض نے مکروہ نہ کہا مگر خلاف اولیٰ اور خداوند حکم کو اور حدیث مین بہی ایسا ہی آیا ہے **وفصل** بیان نعل شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعل اوسے کہتے ہین کہ تہ ہا پہنی ساتھ اوسکے قدم کو اور اگر تہ ہا پہنا جاوے ساتھ اوسکے فقہا کا اتفاق ہے کہ وہ داخل صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہے کہ تہے نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہے اور ہر ایک دو دال ہے کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمائل مین روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ دو قبال ہے کہ دونو تے شراک اونکے اور بعض نے علماء حدیث سے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہے اور فضل اور نفع اور برکت اوسکی بہت لکہی ہے اور مواہب مین تجربہ اوسکا دفع وجع کے لیے ساتھ رکہنی اوس تمثال کے سو نعم وجع ہین اور حصول امان کے یعنی بغات اور غلبہ عدات سے اور حرز بر شیطان مارد اور شر حاسد سے اور غیر ذلک اور پرغور کے ذکر کیا ہے اور قصائد اونکی مدح اور بیان فضایل مین انشا کیے ہین **وفصل** بیان فراش ہین - اور فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ کہا تہا فراش رسول خدا کہ خواب فرماتے تے اوپر اوسکے ایک چرم محشو بپوست درخت خرما اور تہا کوفتہ اور کہا ہے کہ لیٹتے تے آنحضرت اوپر حصیر کے اور نہ تہا اوپر بدن مبارک کی سوای ازار کے اور نشان پڑ گیا تہا حصیر کے پہلو مین اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میرا ایک قوم ہی کہ وے گئے رشتہ اب اونکو

طیبات اونکے دنیا مین اونہم وہ قوم ہین کہ دیر رکھے گئے طیبات ہمارے آخرت مین **وصل** بیان نکاح اور جماع آنحضرت مین
ابن سعد نے عطاء اس اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دیے گئے تھے آنحضرت قوت چالیس مرد کی جماع مین **اور** کہا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے تزوج کرو اس لیے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہے کہ زیادہ ہین نساء اوسکے اشارت ہے ساتھ ذات شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا عام ہووے۔ بروایت انس آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تفصیل دیا گیا
مین اوپر لوگون کے ساتھ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرت جماع اور شدت بطش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا
کہ قوت مباشرت نساء کمال انسان سے ہے **اور** تھین داود علیہ السلام کی تنانوے ازواج پس دوست رکھا ایک اوعورت کو
ناسوپوری چھین **اور** سلیمان بن داؤد علیہما السلام طواف کرتے تھے اوپر نوے نساء کے **اور** قوت جماعی کہ آنحضرت کو تھی دلیل
معجزہ ہے کہ طواف کرتی تھے ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر گیارہ یا نو تھین علی اختلاف الروایات **اور** یہان سے کوئی
نوہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت کے نکرے اسلیے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تھے اور دیا گیا تھا اونکو ملک کہ نہین دیا
بعد اونکے کسیکو اور یہ کثرت نساء اونکو بمعجزہ اوسکے تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اوفقر اختیار فرمایا
اور فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ اونکا وجود تناسل اور بقاء اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدا اوسکو چاہا
ہے اور قضاے حاجت اور نیل لذت اور ذوق مباشرت **اور** منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھ استفراغ اوسکے
اور حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے **اور** فوائد نکاح سے زیادہ تکالیف اور پر قیام حقوق نساء کے اور
صبر اونکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر **اور** مذہب حنفی مین مطلق تزوج افضل ہے تجرد سے **وصل** نوم آنحضرت مین نوم آنحضرت
اوپر قدر اعتدال کے تھا اور نہ فرماتے تھے نوم فوق قدر محتاج الیہ کی اور منع نکرتے تھے نفس کو قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبھی
خواب فرماتے اور بعد ازان بیدار ہوتے اور مسواک کرتے اور وضو اور نماز ادا کرتے اور پھر خواب مین جاتے اور بیدار ہوتے اور
اور نماز ادا فرماتے چند بار شب مین ایسا ہی کرتے **اور** خواب اوپر پہلو دائین کے فرماتے تھے **اور** احیاء العلوم مین کہا ہے کہ نوم چار نوع ہے
ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیرون کے لیے کہ تفکر کرتے ہین آسمان اور کواکب مین اور تفکر کرتے ہین آیات اونکی مین **اور** نوم
اوپر ہین کے متعبدون اور بیدار ہونیوالون کے ہی واسطے نماز شب کی **اور** نوم اوپر پسار کی راحت اختیار کرنیوالون کی ہی ساتھ ہضم طعام کی اور نوم
اوپر منہ کے ہی واسطے ہوشیار ہونیوالون کے **فصل تیسری** ذکر وقایع سنوات ہجرت مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدا سے
تا مبادی مرض اور وفات تک جانا چاہیے کہ اتفاق ہوا قامت آنحضرت مدینہ مین دس برس اور علماء سیر نے وقایع اون دس کے ہر سال مین جو کہ وقوع پایا ہے

جدا جدا ذکر کیا ہے **اول** وقایع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد قبا ہے کہ آنحضرت نے بدست مبارک اپنی کے اور خلفا نے سنگ رکھے ہین **ثانی** وقایع سنہ اولی سے اسلام عبد اللہ بن سلام کا ہے کہ جہا ریہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تہا **اور ثالث** وقایع سنہ اولی سے پہنچنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی الرسول تہا مکہ مین سات پانچسو درہم اور دو شتر کے تا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اوسکے مان ام ایمن کو مدینہ مین لاوین پس اس جماعت کو لائے **اور** عبد اللہ بن ابی بکر نے بہی عیال پدر اپنی کو اوٹہا کر ہمراہ انکے مدینہ مین لائے **اور سابع** وقایع اوسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ ہے **اور** زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین علامت محراب کہ اب مساجد مین متعارف ہی نہ تہے ابتدا اوسکی وقت عمر بن عبد العزیز سے ہے کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تہا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تہا **اور** صاحب مواہب کہتا ہے کہ مسجد مین ایک موضع مظلل تہا کہ وہان پناہ پکڑتی تہے اور جاے بود و باش اپنی کرتے تہے وہ مساکین کہ خان و مکان نرکہتے تہے اور اوسکو صفہ کہتے تہے اور اہل اوسکے کو اصحاب صفہ **اور** صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ وہ ستر تن تہے کہ نہی اوپر کسی ایک کے اونمین سے ردا الا ازار یا گلیم کہ باندہا تہا اوپر گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہنچتے تہے **اور** گاہی اہل صفہ چار سو تک پہنچتے تہے اور کبہی کم ہو جاتے تہی اور گاہی بیشتر **اور** وقایع اوسی سال سے تشریع اذان ہے اور ذکر اوسکا باب عبادات مین بہ تفصیل گذرا ہی حاجت اعادہ کی نہین ہے **اور** بعض نے اوسکو وقایع سنہ ثانیہ سی رکہا ہے واللہ اعلم **اور** وقایع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہی کہ اصل اوسکی فارس ہرمز سی ہے اور بعض نے اصفہان سے کہا ہے **اور** وقایع اوسی سال سے ہے باندہنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین اور انصار کے کہ تہے وہ ہر طائفے سے پینتالیس ۴۵ اور ایک قول مین پچاس ۵۰ مہاجرین سے اور پچاس انصار سے **اور** یہ عقد مواخات پیش از نزول اس آیہ کے تہا واولی الارحام الخ اور بعد اوسکے منسوخ ہوا **اور** وقایع اوسی سال سے ہے زیادتی نماز حضر مین **اور** سخن کرنا گرگ کا ساتھ شبان کے **اور** وقایع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتھ صوم یوم عاشورہ کے **اور** وقایع اوسی سال سے ہے وفات برادین معوذ رضی اللہ عنہ اور وہ بفتی انصار سے ہے خزرجی سلمی **اور** موت اسعد بن زرارہ بہی اسی سال مین ہوئی ہے **اور** بہی اسی سال مین کلثوم بن الہدم نے کہ انصار سی ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مہاجرین سے ہے وفات پائی **ذکر وقایع سال دوم** اور منجملہ وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے **اور** ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ برس پہلے بعثت سے ہے **اور** شہر تزویج مین اختلاف ہے بعض کے

ترویک رمضان اور بقول بعض رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوۂ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف حضرت فاطمہ رضی عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ برس کا اور اور بقول بعض اٹھارہ برس اور بقول بعض نو برس اور نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس برس پانچ مہینہ کے اور حدیث مین آیا ہے کہ رنگ روے مبارک حضرت فاطمہ کا بسبب اکثر نشست روبروے آتش اور پکانے روٹی اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تھا اور دست مبارک متاثر اور جامہ متغیر چنانچہ علی مرتضی رضی ایک مرتبہ لطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگئے پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہتر از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہون کہ جسوقت سونے لگو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو۔ علی مرتضی رضی کہتے ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین کیا مینے اور نہ شب صفین مین۔ اور وقایع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از نو دی اٹھارہ مہینہ کے قدوم آنحضرت سے مدینہ مین اور یہی اسی سنہ مین امر بجہاد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اوسکے اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بہ نفس نفیس باہر آئے ہین بقول صاحب مواہب ستائیس ہین اور صاحب روضۃ الاحباب کے نزدیک ایک قول مین اکیس اور قول دوسرے مین جو بیس نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سے روایت کیا ہے بدر اور احد اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طایف اور عدد سرایا کا سینتالیس تھا اور بعض نے چھپن کہا ہے اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابوا بعد ازان بواط بعد ازان عشیرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ تھا اور لواء سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تھا اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہی شہر ربیع الاول سنہ دو مین اوپر رأس تیرہ مہینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوئی اور بعد ازان غزوہ عشیرہ اور اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوت مین مذکور ہے کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کنی کیا ساتھ ابو تراب کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے سہل بن سعدی سے اور طرف پر ہے اور یہی اسی سال مین گذرین جابر فہری اوپر شتران مدینہ کے کہ چراگاہ مین تھے اور وہان شتر آنحضرت کے بھی تھے ابا اور ہانک لے گیا اور یہی اسی سال مین سریہ عبد اللہ بن جحش نے کہ پسر عمہ آنحضرت اور بہای ام المومنین زینب بنت جحش کا تھا وقوع پایا اور اعظم وقایع کا سال دوم مین ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر عظمی بھی کہین وصل اور جب لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے تسویہ صفوف کی اور فرمایا کہ جبتک مین نہ حکم دون حملہ نہ کرو پس اول وہ کہ لشکر کفار سے باہر آئی عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن

عتبہ تھے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام سے بھی تین شخص نکلے عوف اور معاذ بنی حارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہم ایک قوم ہیں انصار سے کہا ہمکو ساتھ تمہارے کچھ کام نہیں ہم ابنائے اعمام اپنوں کو طلب کرتے ہیں **او** رسوذا اور معاذ دونو بھائی تھے بیچ عفرا کے کہ ڈھونڈھتے تھے ابو جہل کو جب دیکھا اوسکو مانند دو چرغ کے اپنی جگہ سے کودی اور اوسکو ساتھ ضرب شمشیر کے مارا اور ڈالا **او** رفرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ الذی نصر عبدہ واعز دینہ یعنی جمیع ستایش اوس خدا کو جسنے فتح سنت کیا اپنی بندی کو اور غالب کیا اپنی دین کو **او** فرمایا ات فرعون ہذہ الامۃ یعنی اور مراد فرعون اس امت کا **او** رایک روایت میں آیا ہے کہ سجدہ شکر بجا لائے **او** رانسی سے ہے کہ بعضے فقہا قایل ہوئے ہیں سنت استحباب سجدہ شکر کے بحدوث نعمت متجددہ اور دفع بلیہ کردیہ کے **او** رکہا خطابی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ میں اور شفقت اوتکی دعا میں اوس جہت سے تھے کہ دیکھا مسلمانوں کو خوض کرتے تھے غمرات موت میں اور ملائکہ کہتے ہیں قتال میں چاہا کہ آپ بھی اجتہاد کریں جہاد میں **او** رجہاد اوپر دو نوع کے ہے ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا **او** رآیا ہے جسوقت کہ ملتقی ہوئیں دونو جماعت لی آنحضرت نے ایک سنگریزوں سے **او** رڈالا اوسکو اونکے موہوں پر اور کہا شاہت الوجوہ یعنی زشت اور خراب ہوئے موہ پس باقی نہ رہا کوئی مشرک مگر وہ کہ آئے انکھوں اور ناک اونکی میں کچھ اون سنگریزوں سے **او** رموہ بانہزام رکہا **وصل** اوس اعظم فضایل اور خصایص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اونکا ساتھ مشرکین کے کہ اوس غزوہ میں تین واقع ہوا **او** رتفرقول سبحانہ ویوم حنین میں لائے ہیں کہ اختلاف ہے اوسمیں کہ روز حنین میں قتال کیا ملائکہ نے یا نہیں **او** راس جگہ دو قول ہیں قول جمہور وہ ہے کہ نہیں کیا ولیکن روکتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح میں سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھا جانب یمین اور شمال رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز احد دو مرد کہ کرتے تھے اوپر اونکے لباس سفید کہ نہیں دیکھا میںنے اونکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچھے اس سے یعنی جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کو **او** رقتال کرتے تھے اشد قتال **او** رہ اہرب بن ربیع بن انس سے لائے ہیں کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانوں کو ساتھ ہزار کے پھر ہوئے پانچ ہزار **او** رکہا ہے کہ پیچھے دیئے گئے گمان ملائکہ ساتھ آثار سیاہ کے اعمامہ اور بنان میں **او** رعدد مقتولون بدر کے کفار سے ستر تھے اور ستر اور اسیر ہوئے **او** رمسلمانوں سے چودہ مرد یہ رتبہ شہادت پہنچے چھ مہاجرین اور آٹھ انصار سے چہ خزرج اور دو اوس سے **وصل** بیان ثبوت سماع اور علم و شعور موتی میں حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح

متفق علیہ ہین آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز نکو وقت نعال مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے **اور** شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین کہا ہے کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ میت نہین سنتی۔ اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق بسماع میت ہے قرع نعال مردم سانتہ اوسکے کہ یہ مخصوص ہے بوقت رکھنے کے قبر مین مقدمہ سوال کے لیئے **اور** یہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہے اور کوئی دلیل اوپر اوسکے نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہے کہ یہ حالت حاصل ہے میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال ہے اور آگے اوس سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لیئے کیا معنی رکھے **اور** جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ نص ہے اوپر خلاف مذہب انکے۔ کاہی سانتہ اوسکے کہ یہ مخصوص ہے بآنحضرت اور معجزہ ہے جیسا کہ بروایت قتادہ لائے ہین کہ کہا حق تعالی نے زندہ کیا اونکو تا شنوا دی اونہین یہ سخن پیغمبر زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیئے **اور** یہ پوشیدہ نرہے کہ حمل اوپر اوسکے مجرد احتمال اور تاویل ہے حمل اوس پر کرنا چاہیے جبتک کہ نام ہووے دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عزوجل قادر ہے اوپر اوسکے اور سمیت حواس ادراک کے لیئے عادی ہے بدون اوسکے بھی ہو سکتا ہے **اور** قوی ترین شبہات منکرین سماع موتے کا یہ دو آیتین ہین انک لا تسمع الموتی یعنی بدرستی تو ای محمد نہین سنوا سکتا مردونکو وما انت بمسمع من فی القبور یعنی نہین تو سنوا نیوالا اونکا جو قبرونمین ہین **اور** معنی آیت کے وہ ہین کہ تو نہین سنوا سکتا بلکہ خدا سنواتا ہے اور مراد بموتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور مراد سانتہ عدم استماع کے عدم اجابت حق کو سانتہ اوس دلیل کے کہ یہ دونو آیتین نازل ہوئین ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ قبول کرنا اونکا حق کو۔ یا مراد بموتی موتی القلوب ہی اور سانتہ قبور کے بسا دونکے کہ اوسمین دلہاے مردہ پڑے ہین **اور** حاصل کلام اخبار اور آثار سماع موتی اور علم دشعور مین بہت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر خلاف اوسکے سانتہ ثبوت کے نہین ہی اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ شیخ مین باستیفا مذکور ہے چونکہ منظور بیان اب اختصار ہر جگہ ہے اسلیے زیادہ تحقیق نہین کی جاتی **وصل** بیان اسیران بدر مین۔ مروی ہے کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور زنجیر پا تو نہین آنحضرت پاس لائے فرمایا کہ یہ نہین چاہیے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آدین ولیکن حق تعالی بزور ربستہ اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور ایسا ہی ہے حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالی نے اپنی بندونکو تکلیف کی ہے اور بقید اوسکی سانتہ کرکے اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے **اور** اسلام حضرت عباس بن عبد المطلب مین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ یہ قدیما اسلام تھے لیکن پوشیدہ رکھتے تھے **اور** بعض کہتے ہین روز بدر اسلام لائے **اور** بعض نے کہا ہے کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائے تھے اور مخفی رکھتے تھے بروز فتح مکہ ظاہر کیا **اور** قصہ اسیران بدر کا غرایب قصص سے ہے کہ جب لائی گئے

اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے اونکے باب مارنے اور فدیہ مین سانتھہ ابوبکر صدیق رضی اللہ کے مشورہ فرمایا اونہون نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکھنا چاہیے شاید کہ خدا تعالی اونکو توفیق اسلام عطا فرماوے - اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن اونکی کہ یہ ائمہ کفر ہین اور پیشوا کافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقول صدیق تکمیل فرمایا **او** رجب فارغ ہوئے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اوائل زمین شعبان سے بھیجا زید بن حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اور پہنچا وہ وقت ضحی مین اوسوقت کہ فارغ ہوی تھے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہذا ہو الصحیح **وصل** احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک اونمین سے یہ حدیث ہے کہ اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالے مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کردو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مینے تمکو اور ایک روایت مین پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت **او** ر اس جگہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامۂ ناس مین شہرت رکھتے ہے اور وہ یہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے اوس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ یا وشاہون کے ہان وقت فتح اور نصرت کے علامت ہے اور کہتے ہین کہ یہ نشان ہے کہ حق تعالے نے اوس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہے علامت چھوڑی ہے **او** ر شیخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ مین جب اوس مقام شریف مین بزیارت عرصۂ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہے پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سید انام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور ارادہ دیکھنے اوس موضع اور سننے آواز کا کہ مشہور ہے دلمین آیا جماعہ اہل اوس وادی سے کہ وہان کھڑے تھے حقیقت حال پوچھی کہا البتہ کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین **او** ر یہی وقائع سال دوم سے سریۂ بن عدی بن حرشہ ہے کہ بھیجا اوسکو آنحضرت نے اوپر عصما یہودیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے تا قتل کرے اوسکو اور تھی وہ ملعونہ ایک زن بیجا معارف زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتی تھی اسلام اور اہل اسلام کو اور ہجو کرتی تھی اور ایذا دیتی تھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین ملساء مطمئنہ کا ہے **او** ر کدر بضم کاف اور سکون دال مہملہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اوسکی رنگ مین ایک نبرگی ہے **او** ر بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم مین لکھا ہے - بعد ازان غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے یہود مدینہ سے کہ خاص اونمین شجاعت اور صبر تھا اور یہ غزوہ نصف شوال مین اوپر اس بیس شہر کے ہجرت سے بعد واقعہ بدر کے ہوا تھا **او** ر یہی اسی سال عید الضحی مین امیہ بن الصلت شاعر کہ جاہلیت مین باحساس فضائل کے اپنے ہوای نبوت

اور رسالت سے مین رکھتا تھا اور جب خیر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بطبب حسد اور سابقہ شقاوت ازلی کے گرفتار نکال کفران کا ہوا۔ بعد ازان پانچوین ذیحجہ مین ابو محمد بن اسحاق نے کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوئی **وقایع سال سیوم از ہجرت**

اس سال مین غزوہ غطفان اور اسکو غزوہ امر بفتح ہمزہ اور میم کے بھی کہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون نون نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارہوین شب مین کہ گذری تھی ربیع الاول مین واقع ہوے **اور** ایک وقایع سنہ ثالثہ ہجرت سے قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودہوین شب مین ربیع الاول سے واقع ہوا اور اوسکو ابو نائلہ مین سریہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہے **اور** یہی اسی سال مین غزوہ نجران تھے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بھی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفاء و الراء **اور** یہی اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف و راء اور بعض نے بکسر قاف اور سکون راء بھی کہا ہے نام ایک آب کا ہے آبون نجد سے وقوع پایا **اور** یہی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تھا **اور** رد فتنہ الاحزاب مین کہتا ہے کہ بقولی قتل اوسکا سال چہارم مین ہے اور بقولی سال پنجم مین اور بقولی سال ششم مین واقع ہوا **اور** مین نصف شہر رمضان مین سریہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و فلذہ بتول ریحان مسموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفے امام حسن مجتبی متولد ہوے اور احوال اہل بیت طہارت کا مفصل محل اپنی مین مسطور ہوویگا انشاء اللہ تعالے **اور** یہی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے کہ زوجہ تھے اور غزوہ بدر مین وفات پائی تھی سائتہ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا **اور** اور اوسی سال مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لائے اور تفصیل اس احوال کی اوسکے محل مین مذکور ہوتے ہے انشاء اللہ تعالی **اور** یہی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی شوال مین گیارہوین شب یا ساتوین شب کہ گذری تھی اوس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے **اور** منقول مالک سے وہ ہے کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور بھی اونمین سے منقول ہے کہ اوپر اس الکتیس ۳۱ شہر کے ہجرت سے **اور** اعداد اوسکا فوج لشکر کے ہزار مرد تھے **اور** ایک روایت مین لوسو اور سعد بن یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دو لوزرہ پہنی ہوئی آگے آنحضرت کے جاتے تھے **وصل** جب لشکر اسلام احد مین پہنچا جانبین نے صف باندہی مسلمانون نے بیخ احد مین اور اون شوریختون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو راست فرماتے تھے اور ایسا کیا کہ احد پیٹھ پیچھے اور مدینہ مقابل مونہ کے آیا **اور** مشرکون نے بھی اپنی صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو

اور ایک روایت جس عمرو بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر خچہ کوہ کے رکھا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو اور پرتیر انداز ون کے امیر کیا اور لواطلہ بن عمرو کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر کفار نا ہنجار کے غالب آئے اور کفار نے مونہہ بہزیمت رکھا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت و خیبت بجانب کفار بد کار مقرر ہوئی اور غرایب روایات سے ہے کہ معارج النبوت مین لایا ہے کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تھا مدینہ مین پہنچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑین اور روتی تھین اور ایسی ہے زنان ہاشمیہ یہی روتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زہرا رضی اللہ عنہا بچپنے سنے اس آواز کے مدینہ سے احد مین تشریف لے گئین جیسا کہ ذکر شریف اونکے مین اوس جگہ آویگا اور نہ حاضر ہوتا عثمان کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری مین آیا ہے اور غایب رہنا اونکا جنگ بدر سے اور حاضر نہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سایل نے ابن عمر سے سوال کیا تھا۔ پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون مین اور بیان کرون تجھسے وہ جو پوچھا تو۔ ذصحابہ اوسوقت مین چار قسم ہوئی ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوئے اور ایک گروہ بھاگ کر زوابا اور شعاب جبل مین مختفی ہوے اور بعض نے شہر مین جاکر قرار پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تھے اور بعد از اتمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نائرہ جنگ کے خدمت مین حضرت کی مراجعت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہوکر قسم عفو و مغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اونکے پر کھینچے۔ ان الذین تولوا منکم الی آخرہ یعنی جن لوگون نے روگردانی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز منصب کے قایم رہے پس قرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا ہو نہین کہ خدا نے اوسے عفو کیا اور تخلف اونکا بدر سے بجہت بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کے کہ اونکی زوجہ مین تھین اور چھوڑا حضرت نے اونکو بیمارداری صاحبزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اوس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر مین اور سہم اوسکا اور غیبت اونکی بیعۃ الرضوان سے پس اوس جہت سے بھیجا اونکو آنحضرت ﷺ نے نزدیک اہل مکہ کے تاکہین اونکو کہ حضرت معتمر آے ہین نہ محارب اور حتی بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے اور فرمایا یہ دست عثمان کا ہے

وصل بیان شہادت حضرت حمزہ رضؓ مین اور قصہ قتل حمزہ بن عبد المطلب مجملا اسطرح پر ہے کہ وحشی بکنیہ طعیمہ بن عدی کی طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ رضؓ کے جاتا تھا ہند بنت عتبہ زن ابو سفیان مادر معاویہ نے راہ مین وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا ہے۔ وحشی کہتا ہے اتفاقا جگاہ مین حمزہ کو دیکھا مینے کہ مانند شیر مست کے درمیان قوم کے از کثرت اشکر قریش کو درہم برہم کرتے تھے ناگاہ سباع بن عبد العزی

خناعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر آئی اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ سواری تھا کمین مین
جب حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا مینے پس پناہ مین گرے اور ایک جماعت اونکی یارون سے
اوپر سر اونکے آئی اور کہا یا عماہ جواب نہ سنا جانا مینے کہ آخر ہوے صبر کیا مینے تا لوگ اونکے سر سے دور ہوئے پس گیا مین
اور حربہ اپنی کو اوٹھا کر شکم اونکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لیگیا مین اونھون نے اوسکو چبا کر پھینک دیا **وصل** اور حمزہ
نے بھی اس غزوہ مین کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجالائے بعضے بشرف شہادت پہنچی اور بعضی باقی رہی رضی اللہ عنہم
اور روایت ہے قیس سے کہ اوسنے اپنی باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا مینے کہ روز احد مین فرمایا
سولہ ضرب مجھی پہنچین چار ضرب مین اونمین سے اوپر زمین کے گرامین اور ہر بار کہ گرتا تھا مین ایکدم خوبرو اور خوشبو میری بازو پکڑتا تھا
اور مجھے قائم کرتا تھا اور کہتا تھا متوجہ اوپر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول اسی مین ہے تو اور وہ دو تجھسے راضی ہین بعد از فراغ
جنگ مینے حضرت رسالت سے عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے **اور** طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی روز احد مین
بہت دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوے **اور** ایک دلاوردن اور جان بازون درگاہ سے
حنظلۃ الغسیل تھا کہ اوسکو غسیل الملائکہ بھی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تھا اور اسی رات کہ خدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے
سویا تھا اور صباح غسل جنابت کرتا تھا اور ایک جانب سر اپنی سے وہ ہوئی تھی کہ ناگاہ سنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کی تنگی کی
اور ہا ایک روایت مین آیا ہے کہ غیب سے آواز آئی اوسی حالت جنابت مین بیطاقت ہوا اور احد مین آیا اور محاربہ کیا
اور بہت کفار کو دوزخ مین پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکھا کہ ملائک اوسکو غسل دیتی ہین **وصل** اور ایک
دقایع صبیحہ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے **اور** مصعب بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضلا اونکے سے ہین **اور**
ایک ہنربران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس مزنی اور برادرزادہ اوسکا حارث بن عقبہ
بن قابوس تھے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کی یہ تھی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نسا مومنات نے
کہ ہمراہ تھین اور خدمت غزات کرتی تھین اور پانی اونکو پہنچاتی تھین جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسیبہ بنت کعب کہ شیر زن تھی
پر دل اور ہنر بر معارک اور مما قل کہ باتفاق شوہر اپنی زید بن عاصم اور دونو بیٹون اپنی عمارا و رعبد اللہ کے کہ اہتمام محاکم کیا
اور کمین کرنسیبہ معرکہ مسیلمہ کذاب مین بھی حاضر تھی **وصل** محاربہ اصحاب اور قتال اونکا سا نہ کفار کے اس غزوہ مین
اور مارنا اور ماری جانا اور جان فدائی آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہین جو مذکور ہوا **اور**

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ جو خون روی پر انوار سید ابرار سے روان ہوتا تھا میرا پدر مالک بن ستان مونہ اپنی کو اوس موضع پر لیکر چوستی تھے اور نگل جاتے تھے پس لوگون نے اوسین تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی مساس کرے میری خونکو پہنچی اوسکو آتش دوزخ اور روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شرح صحیح بخاری مین کہا ہے کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت کرتا ہے کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کی مارین اور حق تعالی نے سب کے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکھا اور عبد الرحمن بن حمید اسدی نے بی بقصد آنحضرت گھوڑا دوڑایا ناگاہ ابو دجانہ نے سامنے ایک ضرب شمشیر کے اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن شہاب کی معلوم نہین کہ ہلاکت اونکی کب اور کہان ہوئی اور معارج النبوۃ مین علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بی اوسی سال مین باقبیح وجوہ ہلاک ہوئی **وصل** لکھتے ہین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با بدا طلحہ اور علی کے اوس مغاک سے باہر آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سرور انبیا زندہ ہین ہمراہ یارون کے متوجہ احد کے ہوے اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑہین بجہت ضعف کے کہ بسبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات مین عارض ہوا تھا میسر نہوا ابی سفیان نے ساتھ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے جاکر اوپر اونکی مستعلی ہوین اور نہچہوڑین کہ یہ شعب مین آوین آنحضرت نے دست بدعا اوٹھایا اور فرمایا الہی خدائتعالی مت چہوڑ کہ یہ محل اپنی سے پیشتر جاسکین الغرض اون نامردون نے اکثر کشتونکو اہل اسلام سے شلہ کیا اور شکم اونکے شگافتہ کیے اور جگر اونکے باہر لائے اور گوش وبینی شہدا کی کاٹ کر رشتونمین کینچی الاخطلہ غسیل الملایکہ کہ اوسکو شلہ نکیا بسبب اسکے کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کہ اوسکو ابو عامر فاسق کہتی تھے تہا اور ساتھ مشرکین کے ایک تہا اور اول اوس سبکا کہ اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تہا لعنۃ اللہ علیہ **وصل** اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب مین دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا غنیمت مدینہ کرین اور غارت وتاراج بوقوع آوے اسلیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تا عقب مغالتین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کرین پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ سید المرسلین خبر لائے کہ مشرکین مکہ کو گئے **اور** نماز ادا کرنے مین اوپر شہدا احد کے روایت مین آیا ہے کہ بعض اہل حدیث اور سیر سے اوپر اوسکے ہین کہ آنحضرت نے اولا اوپر حضرت حمزہ نماز پڑہی بعد ازان جسکا جنازہ لاتے تھے آگے حمزہ کے رکہتے تھے اور نماز پڑہتے تھے تا ستر نمازین اوپر حضرت حمزہ کے پڑہی گئین اور یہ بحث بطول وتفصیل شرح سفر السعادۃ مین

بیان کیا گیا ہے وہان چاہیے دیکھنا۔ اور بعجت پہنچا ہے کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوے چار تن مہاجرین سے
اور چار تن انصار سے اور لشکر کفار سے قریب تیس کے واصل جہنم ہوے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہے **اور** روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہی
کہ طلب کرو اے شہیدون اور اے جان باندھے جو کچھ چاہو کہین اے پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہماری اجسادہ مین
پھر سے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو دنیا مین بھیجی تا تیری رضا مین بار دوسری شہید ہوون ہم فرمان آلہی آوے کہ ہم جسکی روح
قبض کرین دوبارہ دنیا مین اوسکو نہ بھیجین **اور** ابی فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایکدن زیارت قبور شہدا احد فرمائی اور کہا اے خدا بہتی اور راستی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہے کہ یہ جماعت طلب رضا تیری مین
شہید ہوئی ہے **اور** منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال بزیارت شہدائی احد جاتے تھے۔ اور بعد
حضرت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی سبیل سلوک رکھتے تھے **اور** اخبار و آثار فضل شہدائی احد مین بہت وارد ہین
لائے ہین کہ بعد چھیالیس برس کے کشف قبور بعض شہدائی احد کا بکدام ضرورت شرعیہ واقع ہوا ویسے ہے تر و تازہ مثل غنچہ تازہ
گل اپنے اکفان مین تھے کہی تو کہ آج ہی دفن ہوئے ہین **اور** لائی ہین کہ جب ابوسفیان اور مشرکین نے حرب احد سے
طرف مکہ کے مراجعت کی پھر نے اپنی سے نادم اور پشیمان ہوئے اور کہا ہمنے جمعیت کہینچی تھی اور لشکر جمع کیا تھا ہمنے اور دین عظیم
لشکر محمد مین ڈالا تھا ہمنے اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا تھا ہمنے اور اور ہنوز یکبارگی نام پھر سے ہم مصلحت وہ ہے کہ پھر ہین ہم
اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد ازان یکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین
موافق ابی سفیان کے تاو **قایع سال چہارم** اور ماہ صفر مین اور پر راس چھتیس ۳۶ مہینے کے ہجرت سے
جو واقعہ ہوا سریہ رجیع ہے **اور** اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہے۔ اور حدیث صحیح بخاری مین
آیا ہے کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تھا دیکھا کہ خوشہ انگور کھاتا ہے اور نہ تھا مکہ مین اوسوقت کوئی میوہ اور تھا وہ بستہ
بخدید پس نہ تھا وہ مگر رزق کہ روزی کردانا اوسکو حق سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئی اشہر حرم اوسوقت تقسیم مین خبیب
اور زید کو اوپر دار کے کھینچا اور خبیب نے اوس حال مین قریش سے التماس کیا کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے حق تعالے
نے اونکے دلونمین ڈالا کہ التماس اوسکی کو بندول رکھا اور یہ سنت درمیان مقتولون کے خبیب سے یادگار ہے۔
اور اوپر راس چھتیس مہینہ کے ہجرت سے سریہ ابوسلمہ عبداللہ بن اسد مخزومی وقوع مین آیا کہ اوسکو ساتھ

۲۷ فصل در ذکر عجائب
سکون سعد بن معاذ
فصل در بعضی از
۳۶ ماہ
۴ سال
ماہ ربیع الاول
واقعہ رجیع

ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ
اونمین سے اور بھیجا اوسکیطرف اور بھی اوپر راس پینتیس شہر کے عبداللہ بن انیس کو بھیجا تا سفیان بن خالد عرفطی کو کہ ساکن
عرنہ تھا قتل کرے اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اوسکے سے پاک کرے اور یہی ماہ صفر مین اوپر راس چھتیس شہر کے
بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ ہی کہ اوسکو سریۃ المنذر بن عمرو اور سریۃ القراء بھی کہین اور بیر معونہ
ایک موضع ہے بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان کے اور یہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتھ جماعت کے کبار صحابہ سے مثل ابو بکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر
اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر مین
تشریف لائے اور یہہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبایل یہود سے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ خیمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضائی بنی خطمہ مین قایم کیا تھا
غزوہ کہ ایک تیر انداز یہود سے تھا تیر پھینکتا تھا ایک تیر خیمہ آنحضرت مین پہنچا وہان سے خیمہ کو دوسری جگہ استادہ کیا
حضرت علی رضی اللہ عنہ اوسکی کمات مین تھے ناگاہ دیکھا کہ شمشیر برہنہ ہاتھ مین ساتھ قوم مرد اور کے باہر آیا علی مرتضی نے اوپر اوسکے
حملہ کیا اور سر اوسکا تن پلید اوسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو دجانہ اور سہل کو ساتھ
آٹھ نفر اور کے مصحوب علی مرتضی کے کیا اوس جماعت کو کہ ہمراہ غزورا کے تھی سبکو قتل کیا اور سر اونکی حضرت کے
پاس لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ رات دن اوس جماعت کو محاصرہ مین رکھا اور ابن ابی منافق اور قبایل
اور کوئی فریاد رس بنو النضیر کے نہوسکے پس آنحضرت نے ابو لبابہ مازنی کو اور عبداللہ بن سلام کو امر فرمایا تا
نخلستان یہود کو قطع کرین۔ القصہ حق تعالی نے خوف دلین بنی النضیر کے ڈالا اور رعب سے اوپر اونکے غلبہ پایا
کہ کسیکو اپنی طرف سے خدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بھیجا کہ ہمکو چھوڑ دو تا نکل جاوین ہم اور یہ دن وادی غربت مین
رکھین ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلحہ اپنی تمہارے چھوڑ جاؤ اور جسقدر کہ اموال تمہارے چار پائی اونٹ اسکین لیجاؤ وہ لوگ
بضرورت و اضطرار اسبات پر راضی ہوے اور اپنی گھر اپنے ہاتھ سے برباد اور خراب کیے اور کہین کہ اسلحہ بنی النضیر
پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تھی اور یہی اسی سال مین وفات عبداللہ پسر عثمان بن عفان سبط رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی۔ کہین ایک خروس نے منقار اونکی انکلہ مین ماری اوس سبب سے بیمار ہوئی اور دار دنیا سے
رحلت کی اور یہی اسی سال مین ام سلمہ کو تزوج فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تھا اوسنے وفات پائی

اور یہی اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تھین وفات پائی اور یہی اسی سال مین فاطمہ بنت اسد بن ہاشم
بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور یہی اسی سال مین چوتھی شعبان کو ریحان رسول بتول
اور نور دیدۂ بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین رضؓ متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تھین فاطمہ زہرا سات امام حسین کے بعد از ولادت
امام حسن رضؓ کے ساتھ پچاس شب کے اور نہ تھا حضرت فاطمہ زہرا کو وہ جو ہوتا ہے عورتونکو حیض و نفاس سے اور اسلیے
تسمیہ کیا گیا ہے اونکو ساتھ حورا کی جنت کے اور یہی اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اوسکو بدر صغرا بھی کہین
اور یہی اسی سال مین ایک مرد یہودی نے ساتھ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرتؐ نے بحکم شریعت محمدیہ حکم برجم دونو کے
فرمایا اور اسی سال مین آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت کو امر بتعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین
اوسکو سیکھ لیا کذا فی روضۃ الاحباب اور یہی اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی ظفر سے تھا کہ ایک زرہ خانہ
قتادہ بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اوسکا تھا چرائی اور انبان مین لایا اور آردنی راہ رخنون سے کہ انبان مین تھی گرتا گیا
پس ذرا کہ حال ظاہر ہووے اوسکو گھر مین زید بن السمین یہودی کے ڈالدیا اور یہی اسی سال مین بقول مشہور اور ایک
قول کے موافق سال ششم مین اور مطابق ایک قول کے ہشتم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی

وقائع سال پنجم اس سال مین زینب بنت جحش کو بحکم الٰہی نکاح مین لائے اور یہ وزن زفاف اونکے آیہ حجاب بقول
اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال مین غزوہ مریسیع واقع ہوئی۔ اور یہ نام ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ کے لئے اور
اوسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہین اور یہ لقب ایک مرد کا ہے کہ نام اوس کا حزیمہ بن سعد بن عمرو ہی ایک بطن ہی خزاعہ سے
اور سلق آواز سخت کو کہین اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب کے کہ گذری تھین شعبان سنہ خمس سے
اور ابن اسحاق نے سنہ ستہ اور موسی بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور کہا کہ یہ روانکی قلم کی ہے کہ بجائی خمس کے
اربع لکھا اور مختار وہ ہے کہ سنہ خمس مین ہوا اور یہی اسی سال مین نازل ہوئی آیہ تیمم اور یہی اسی غزوہ بنی المصطلق مین
جو مسلمان عورتونکی بندی لیگئی اور شہوت نے اوپر اونکے غلبہ کیا اور غربت نے اشتداد پایا بطریق ملک یمین بغیر یوچھی
حضرتؐ کے تصرف بعزل کرتے تھے پس سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ آیا عزل جایز ہے یا نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ تم عزل کرو یا نکرو جو کہ پیدا ہونے والا ہے ہوگا اور اسی جگہ سے اباحت اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہین
اور مذہب فقہا نے یون قرار پایا ہے کہ عزل امۃ مین جایز ہے اور حرہ مین جائز نہین مگر باذن اوسکے اور جاریہ غیر مین

کہ مشکوہ کسیکی ہو جایز نہین الا باذن مولی اور یہی اسی سال مین قصہ افک ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا اور افک بکسر اور فتح معنی کذب کے ہے اور غریب وہ ہے کہ مسلمانونسے بھی چند آدمی ساتھ اہل افک کے شریک ہوے اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت اور مسطح اور مشالہ بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابو بکر صدیق کا تھا اور حمنہ بنت جحش خواہر زینب بنت جحش کی کہ احمات مومنین سے ہے اور بعضی اور لوگ کہ نام اونکے مذکور نہین اور عروہ کہ راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مجھی علم نہین اونکے نامونکا بجز اسکے کہ سب عصبہ تھی اور مروی ہے کہ جب آیات براءت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی۔ فاذفون کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہی ہر ایک کو اون چارسے مارے اور یہی اسی سال مین ہجرت سے غزوۂ خندق نے وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلیے کہین کہ اس غزوہ مین ایک خندق کھودی تھی گرد مدینہ مطہرہ کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہے کہ سنہ سالیعہ مین وقوع ہوا اور ہمنی جو مدار سنوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکھا ہے سنہ خامس مین ذکر کیا ہمنے القصہ محاربات اور مقاتلات میان دولشکر کے واقع ہوئے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اس غزا مین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ وقوع مین آئے اور یہی اسی سال مین متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تھا یہود عدیل بنی النضیر سے کہ اونکو اجلا فرمایا تھا واقع ہوئی اور وقایع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی نے ساتھ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سے خدمت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستسعد ہوئے پس آنحضرت نے اون سبکو فرمایا اپنی منازل مین جاؤ جہان تم رہوگے مہاجرین مین داخل ہو اور اسی سال مین خسوف واقع ہوا کہ جہودان مدینہ کہتی تھے کہ اوپر ماہ کے سحر کیا ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مسنوف ادا کرتے تھے تا ماہ منجلی ہو اور یہی اسی سال مین غزوہ ذات الرقاع واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہے کہ وہان سے کوفہ تک دس مرحلہ ہے اور دمشق تک بھی دس مرحلہ۔ کذا قیل اور بعض نے کہا ہے کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہے کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کی رکھا ہے اور محصول اوس موضع کا خرما اور جو ہی اور رواہب مین لکھا ہے کہ ایک چشمہ کہ میان اوسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہے اور بعد اوسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ شب اور تسمیہ اوسکا ساتھ اس نام کے ساتھ دومی بن اسمعیل کے ہے کہ نزول کیا تھا اس جگہ اور یہی اسی سال ماہ ذیحجہ مین سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تھا اور معارج النبوۃ مین لایا ہے کہ آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بھیجا تھا اور زاد اونکا اوس سفر مین خرما تھا اور روضۃ الاحباب مین ذکر اس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ

محمد بن مسلم مین لایا ہے اور اس قدر کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ چالیس مرد کے کشتن گاہ
اونکی مین بھیجا تہا اوس جماعت سے انتقام کینجا۔ **وقایع سال ششم** اس سال مین بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک
جماعت علما کا یہ قول ہے کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم مین ہے **اور** یہی اسی سال مین بقول جمہور موٴرخین اور اہل سیر کے
غزوہ ذات الرقاع واقع ہوئی **اور** ابن اسحاق کے نزدیک سنہ رابع مین ہے بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور تردیک ابن سعد
اور ابن حبان کے سنہ خامسہ مین اور بخاری نے اوسکو بعد از خیبر کہا ہے **اور** یہی اسی سال مین غزوہ بنو لحیان واقع ہوا
ربیع الاول مین **اور** ابن اسحاق کے تردیک جمادی الاول مین اوپر اس چھ مہینہ کے قریظہ سے **اور** ابن حزم ذکر کیا ہی
کہ صحیح وہ ہے کہ سنہ خمس مین وقوع پایا **اور** یہی اسی سال مین محمد بن مسلمہ کو ساتھ تیس سوار کے ربیع الاول مین اوپر
سر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع ضربہ مین کہ درمیان اوسکے اور مدینہ کے چوبیس میل ہے بھیجا **اور** یہی اسی سال
مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہے اوپر مسافت ایک برید کے مدینہ سے اور اوسکو غزوہ غابہ بھی کہین نام ایک موضع کا
ہے اور غابہ اصل مین بمعنی بیشہ ہے وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ کا بیش از حدیبیہ ہے باتفاق اہل سیر کے **اور**
یہی اسی سال مین عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتھ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سی بھیجا ایک موضع مین
کہ اوسکو غمر کہین **اور** اسی سال مین یا دوسرے زید بن حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر چار میل کے مدینہ سے تہا جمادی الاول مین ساتھ
ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے کہ شام سے آتی تہے بھیجا پس آئی اور لیا جو کچھ کہ اونکے پاس تہا **اور** اسی سال مین
زید بن حارثہ کو رمضان مین وادی القری مین بھیجا۔ ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف ام قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ
بن زید فزاریہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تہا اوپر مسافت سات شب کے مدینہ سے بھیجا **اور** دوسرے سریہ زید بن حارثہ کو طرف
طرف کے **اور** یہ ایک آب ہی اوپر چوبیس ۲۴ میل کے مدینہ سے بھیجا **اور** دوسرے سریہ زید طرف جسمی کے تردیک وادی القری کے
اور تہا جمادی الآخر مین۔ پہر سریہ زید کو طرف وادی القری کے رجب مین **اور** یہی اسی سال مین عبد الرحمن بن عوف کو
قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اوسکو دومۃ الجندل کہتے ہین بھیجا **اور** اسی سال مین حضرت علی بن ابیطالب کو قبیلہ
بنی سعد بن ابی بکر مین ساتھ سو مرد کے موضع فدک مین بھیجا **اور** اسی سال مین قضیہ عکل **اور** عرینہ واقع ہوا اور اوسکو
سریہ کرز بن جابر فہری بھی کہین **اور** فتح الباری مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہے کہ عرینہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہے
اور یہ گمان اوسکا غلط ہے۔ بلکہ وہ قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے ہے اور عرینہ قحطان سے **اور** ایک وفایع

کہان کیسر ۱۲
۲ وقع ۱۲
فزیضہ ۱۲
فی ذی ۱۲
وذال معجمہ ۱۲
موضعہ ۱۲
فی ۱۲
وقع ۱۲
۵ ۱۲
۱۲۵ ۱۲

اس سال مین سریہ عبد اللہ بن رواحہ کے طرف اسیر بن زارم یہودی کے خیبر مین اور وقایع اس سال سے بھیجنا عمرو بن امیہ الضمری کا تنہا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعدہ سنہ ستہ مین ہجرت سے بقصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے اوپر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہے میان حل اور حرم کے وصل جب دریافت کیا مشرکین قریش نے کہ آنحضرت ﷺ اوپر نکاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ کے اور قلع اونکے متوجہ ہین مغرور ہوئے اور اوپر جہل اور سفاہت اور بدخوئی اور بدبختی اپنی کے قایم ہوکر بنیاد تمرد اور سرکشی کی محکم کی اور لوگونکو اثبات مدعی اپنی کے لیے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقا خزاعی سانتھ ایک جماعت کے قبیلہ سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور محبون درگاہ نبوت رہی تھے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہنچاتی تھے اور اس بدیل بن ورقا نے اوسوقت مین سلک اہل اسلام مین انتظام پایا تھا اور بعضون نے اوسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکھا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام لایا وہ اور بیٹی اوسکے عبید اللہ اور حکم بن حزام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا خنیس اور طایف اور بنوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہے کہ مارا گیا یوم صفین اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اونکی نے رفع قساوت قریش اور شدت ان اشقیا مین سود نکیا آنحضرت ﷺ نے بھی چاہا کہ کسیکو بھیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بھیجا کہ نام اوسکا حراش بن امیہ کبھی خزاعی تھا اور اوسکو سواری کے لیے ایک شتر دیا تھا اونکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت ﷺ کا بزیارت کعبہ اور ادائے عمرہ کے ہے نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا اونھون نے اوسکے شتر کو پی کیا اور اوپر اوسکے قتل کی ایک جہت ہوئے اوسکی قوم کہ مکہ مین تھی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجا اور روضۃ الاحباب مین کہا ہے کہ اون پچاس مرد کو کفار قریش سے کہ محمد بن مسلمہ لایا تھا آنحضرت ﷺ نے اوسی روز اونکے سانتھ لطف فرمایا اور اوسکو اول مسجد یا اور موافق اس روایت کے آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اوسوقت مین ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکھا کہ جب تک عثمان نہ آوین تجکو نہین چھوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو لکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجدو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم وصل بعد ازان خویلد بن عبد العزیٰ اور کرز بن حفص اور

سہیل بن عمرو نے تمہید بساط مسالحہ کیا پہلی بات کہ کہی سو میل ذی یہ تھی کہ امسال حضرت یہان سے پھر جاوین اور سال دیگر آکر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہووی محاربہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد دیار مین بامن وسلامت آمد و رفت آپسمین کرین اور ایکدوسری سے تعرض نکرین اور ہم عہد آپسمین تعرض نہ پہنچاوین **او** ر یہ بھی شرط کی کہ سال آیندہ بھی اگر آوین زیادہ اونپر دین کے نہین اور شمشیر وغیرہ کو جلباب مین کہین **او** ر شرط دوسرے وہ کہ جو کوئی ہم سے بی اذن اپنے ولی کے آگی تمہارے آوے اوسکو آگی ہمارے بیمدد اور اگر چہ مسلمان ہووے اور جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے اوسکو اولٹا نہ بھیجین ہم مسلمانون نے اس شرط سے تعجب کیا **او** ر حاصل کلام بعد از تقرار و تمہید ثبات شرایط صلح اور حضار آلات اور ادوات کتابت کی آنحضرتؐ نے اوس بن خولی انصاری کو کہ صفت کتابت وخط مین مہارت رکھتا تھا بلایا تا لکھے کتابت عہدنامہ قیام سہل نے کہا ای محمد چاہیے کہ یہ عہد علی بن ابی طالب لکھین اور سہیلی حضرتؐ نے واسطے پڑہنے سورہ توبہ کی کہ اوسمین بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد ازین بھیجے ابوبکرؓ کی حج کے لئے اور امیر حاج کرنا اونکو علیؓ کو بھیجا **وصل** اور جب کتابت صلحنامہ باتمام پہنچی اور ایک جماعت فی اعیان صحابہ سے اور بعضی مشرکین نے بھی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرتؐ نے اصحاب کو فرمایا کہ اب اوٹھو اور شتران اپنی ہدی کو کھینچو اور احرام سے باہر آؤ **او** ر لائے ہین کہ آنحضرتؐ نے بیس شتر کہ ایک اونمین سے شتر ابی جہل کا تھا بدست مبارک اپنی نحر فرمایا اور باقی کو ساتھ ناجیہ بن جندب کی دیا تا مکہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کی قسمت کیا **او** ر بعضے کہا ہے کہ مجموع شتران ہدی کو حدیبیہ مین نحر فرمایا **او** ر اسی سال مین آنحضرتؐ نے رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین اکناف کو بھیجی اور بعض اہل سیر یہ کہتے ہین کہ مبدا رسال محرم کی سال ہفتم مین تھا ظاہر جو آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تھا اور ارادہ ارسال سال ششم مین تھا اور سال ہفتم مین بیچ وجود کی آیا یا بعض سال ششم مین تھا اور بعض سال ہفتم مین اسلیے اشتباہ فی راہ پائی واللہ اعلم **او** ر ملوک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ اونکی طرف لکھی ایک نجاشی تھا بادشاہ حبشہ **او** ر ہرقل بادشاہ روم **او** ر کسریٰ بادشاہ ایران **او** ر مقوقش والی اسکندریہ **او** ر حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام **او** ر ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ یہ چہ شخص ہین کہ اونکی طرف نامہ لکھی اور بعضے نے اہل سیر سی سات ان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہے **او** ر یہی اسی سال مین قضیہ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتھ زوج اوسکی اوس بن اخرم انصاری کی تھا **او** ر وقایع سال ششم سے مسابقت نہی میان شتران واسپان اور صورت اوسکی وہ ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان اسپ اور اشتر اپنی دوڑاوین اور آپسمین مسابقت کرین تا دیکھا جاوے کہ اسپ و شتر کس کا آگی جاتا ہی اور یہ بات اعداد آلات جہاد سی ہے **او** ر وقایع سال ششم سی وفات رقیہ بنت رسول اللہ و عائشہ صدیقہ کی ہوا اور اسمہ اوکا زینب بنت عامر ہی اور نسب اونکی مین اختلاف ہے باوجود اتفاق کی اوپر اس قول

کے کہ نبی غنم بن مالک بن کنانہ سی تھی **اور** آخر اس سال مین اوپر بیع ایک قول کی اول سال ہفتم مین ابوہریرہ دوسی اسلام لایا اور کلام شرح اسلام اور سائر احوال اوسکی مین بہت ہین **وقائع سال ہفتم** اس سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا **اور** خیبر نام ایک مدینہ کبیر کا ہی خداوند حصون عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اور پرآئہ منزل کی مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب **وصل** اہل خیبر نے جو اوپر عزت خیر البشر کی اطلاع پائی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنی کی غطفانیون کی بہیجا اور استمداد چاہی **اور** وقائع سی جو اس غزوہ مین وقوع پایا ایک وہ تہا کہ ہوا اون ایام مین بہت گرم تہی محمود بن مسلمہ بہائی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت حرارت ہوا کی اور ثقل سلاح کے سایہ حصار ناعم مین بتصور اوسکی کہ وہان کوئی اہل قتال سی نہین سوگیا تہا ایک نامرد فی نامردون اونکی سی کہ کنانہ الحقیق تہا یا مرحب یہودی علی اختلاف القولین اور صحیح قول اول ہو ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کی لگا اور سر اوسکا توڑا اور اونہین دونون مین بروز نہم شہادت پاکر فرادیس جنت مین دوڑا **اور** واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بعرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچایا کہ یہ درخت خرما ہمارے نزدیک مذر نارون سی احب ہین حکم ہو تا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام مین مشغول ہوے جو ابوبکر صدیق نے کہ قلب شریف اونکا محل رفق اور رحم اور رقت تہا اوپر اوسکی خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہی آپ کی ساتہ کہ خیبر فتح ہووے گا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سی کیا فائدہ اگر حکم ہو وی کہ ہاتہ قطع نخیلات سی باز رکہین بہتر ہو وی فرمایا باز رکہین **اور** دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ مین حتم صعب مسلمانونکو بجہتہ شدت فجاعت کی پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہوے پس آنحضرت صلعم نے درگاہ صمدیت سی سلامت کی تا عسرت اونکی بدل بہ یسر ہووی اور محنت براحت مستقل اور ایک حصن کہ اوسمین طعام بہت ہو وی فتح کری پس رایت ہاتہ مین منذر بن الحباب کی دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبار حملہ کیا اور اپنی تئین اوپر دروازی حصن صعب کی پہنچایا اور بقتال مشغول ہوی تا حصار مفتوح ہوا اور اقمشہ اور امتعہ اور اطعمہ بہت اوس قلعہ سی نکلوا اور خمر بہت بہائی **وصل** جو ارادت آلہی آپہ جاری ہوئی تہی کہ یہ فضل خاص یعنی فتح خیبر مزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کری ہر چند قلعہ قموص تمام قلاع خیبر سے سخت تر اور محکم تر تہا اور پرہاتہ اوس رضی اللہ عنہ کی فتح کرے کے مقدمہ اساس فتوح سائر قلاع اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اونسی مثل قلعہ نطاۃ اور صعب وغیرہ کی پیشتر اس سے بہی مفتوح ہوئی ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور اکمال منسوب بجناب مرتضوی ہی **اور** امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ العظام واولادہ الکرام سے منقول ہی کہ کہا جب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فی درخیبر پکڑا اور ہلایا تا جگہ سی اوکہاڑین تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ بن حیی بن اخطب سر پر سی گری اور مونہہ اوسکا مجروح ہوا **اور** رعایج مین نقل کیا ہے کہ وزن اوسکا آہنہ سو من کا تہا **اور** واہب مین لایا ہی کہ اوکہاڑا علی رضی اللہ عنہ فی باب خیبر کو کہ تحریک نکیا اوسکو ہشتر مردی مگر بعد از مشقت بسیار القصہ جب اہل حصن قموص اور سائر حصون نے اس قدر

اور قوت کو حضرت ابرہی مشاہدہ کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ فی باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اونکو دی
مشروط باین شرط کہ ہر دسر دا طعام اوٹھا کر اس دیار سے باہر جاوے اور نقود و امتعہ و اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کی و اسطے جیوڑین
اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نرکھین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہووے کہ بن کہی لیگئے امان بی مثل ایمان کی اونسے مسلوب ہووے پس جب
خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پونچی شکرانہ اس نعمت کا بجالائے کہ سبب ظہور عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ مع کفار
قرار دیکر متوجہ بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت ؐ بجبہ سہیت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور استبشار خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت
علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم اونکی بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنائم جمع ہوئی قسمت فرمایا بعد اخراج خمس کے مرد پیادہ کو
ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہی اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و متحقق ہوا ہے کہ اوس غنائم سے بجز حضار معرکہ خیبر اور کو
کچھ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کی راہ دریا سے پہونچی تھی مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اونکی اسمانیت عمیس
اور یاون یا ترپن تقر اشعریین مین سے کہ ابوموسی اشعری رئیس اونکا تھی **وصل** ذکر غزوہ خیبر اور اوسکے احکام مین اول ذکر تزویج
ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت یحیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اونکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حکم
جاری ہوا بندی نساء اور ذریت یہود مین آزانجملہ حضرت صفیہ تہین اور سہم دحیہ کلبی مین آئی تہین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سید
قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہود سی ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہی کہ مخصوص بحضرت
ہووین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور اونکی تخصیص سے سانتہ دحیہ کی سبب آزار خواطر بتوں کا
صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اوسمین وہ ہی کہ مسترد کیجاوین دحیہ سی اور مخصوص کیجاوین بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
دوسری زفاف ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تھا اور مان اوسکی صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ عثمان کے
اور وہ پہلے زوجہ عبداللہ بن جحش برادر زینب بن جحش کے تھی اور ہمراہ اوسکی حبشہ مین ہجرت کی تھی ہجرت ثانیہ اور اس سے جنی تھی حبیبہ کو
کہ کنیت کی گئی تھی سانتہ اوسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اوسکا رملہ تھا اور بعض نے ہند کہا ہی اور اول صحیح تر ہی بعد ازان مرتد ہوا
عبداللہ اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کی اور دوسرا وقایع اس غزوہ سی زہر دینا اہل خیبر کا
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لائی تحفہ دیا حضرت کو
زینب بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تھا اور وہ زن سلام بن مشکم کی اور وقایع اس غزوہ سی وہ ہے کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجبار رجیع کی خیبر سی منزل حداء مین پہنچے اور صفیہ کی ساتھ زفاف فرمایا اسی منزل مین نماز عصر ادا کی اور بعد ادا کے

سر مبارک کنا حضرت علی رضی اللہ عنہ مین کہا تہا کہ آنا روحی فی او بیا آنحضرت کی ظاہر ہوتا پکڑا اور علی مرتضی فی نماز عصر نہ پڑہی تہی اور نسان وحی السیاد ازہا
کہ آفتاب فی غروب کیا جب وحی منجلی ہوئی آنحضرت فی علی مرتضی سی پوچہا کہ نماز عصر تنے ادا کی کہا نہین یا رسول اللہ پس آنحضرت فی مناجات کی
اور کہا خداوندا اگر علی تیری طاعت او طاعت تیری رسول کی مین تہا آفتاب کو اوپر او سکی رد کر کہ نماز عصر ادا کری پس حق تعالی نے
مسئلت اپنی حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب مین فرو ہوا تہا طالع ہوئی شعاع او سکی او پر کوہ و ہامون کی
اور خلایق فی برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی فی وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک وقایع اس غزوہ سی قصہ لیلۃ التعریس ہے
اور تعریس او ترنا مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت کی لئی تنبیہ اس جگہ اشکال وارد کرتی ہین کہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت
نی فرمایا ہے تنام عینای و لا تنام قلبی یعنی سوتی ہین آنکہین میری اور جاگتا ہی دل میرا پس باوجود بیداری دل کی کیا تہا کہ طلوع فجر سو آگاہ
نہوے جواب او سکی مین طول ہی لیکن قول شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکہا جاتا ہی کہ ہان دل بیدار ہی اور خواب کو او سمین
تاثیر نہین لیکن ہو سکتا ہی کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووی کہ بسبب استغراق کی اوس حالت مین ماسوای اوس مشہود کی اور معانی
ذاہل اور غافل ہووین پس باعث عدم ادراک او نسیان او غفلت اور نوم کا نہووی بلکہ طریق ایک حالت عظیم کا او پر دل
شریف نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ او سکو بجز خدا سی تعلق دیگر کوئی نہ پہچانی فافہم اور بعض متصوفہ فی کہا ہی کہ یہہ خواب اور
فراموشی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی ابتلاے الہی تہا او پر اخذ تدبیر او ترک تفویض کے کہ بلال کو او پر رکہا نبانی شب کی مقرر کیا ہے
تہا کہ حق تبارک او تعالی پر چہوڑے تم کو خود محافظت او سکی کرتا اور یہہ اصل عظیم ہے نزدیک اس طائفہ کی کہ او سکو اسقاط تدبیر
اور ترک اختیار کہین اور وقایع اس غزوہ سی ایک وہ تہا کہ حرام کیا لحوم حمر اہلیہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہی چونکہ اس مسئلہ مین
اختلاف ہی بجہۃ طوالت کی نہین لکہا گیا اور بجملہ وقایع اس غزوہ سی تحریم اکل ثوم ہی او صحیح وہ ہی کہ اکل بصل اور ثوم حرام نہین
اور مکروہ ہی اکل او سکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ متاذی ہووین لوگ سانہ او سکے اور تحریم اکل ہر ذی ناب کی سباع سے
اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت او نہی وطی منکوحہ پیش از استبرا او نہی متعہ نسا اوسی کہ نکاح ہی تا مدت معین بہی وقایع او سکی سی ہے۔ اور
متعہ مباح تہا اول اسلام مین غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد از ان مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد یوم اوطاس ہے
کہ بعد از فتح مکہ ہے اور وقایع اس غزوہ سی قصہ اوس مرحکا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ نچہوڑا جماعت مشرکین سی کسی ایک کو آخر اپنے تئین
آپ بشمشیر ہلاک کیا اور وقایع سے ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل سانہ او سکی ہے فتح فدک کہ نام ایک موضع کا
ہے نزدیک خیبر کے اور یہی اسی سال مین عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تہا واقع ہوا اور وقوع او سکا ماہ ذیقعدہ سنہ سبع مین

ہجرت سی تھا۔ بعد ازان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کی لیے خواستگاری کری میمونہ نے اپنی خہم کو بعباس بن ابی طالب رض کی تفویض کیا اسلیے کہ میمون اوسکی ام الفضل گہر مین عباس رضی اللہ عنہ کی تہی پس عباس نے حضرت کی ساتہہ عقد اوسکا کیا اور آنحضرت احرام مین تہے اور بعضی کہتی ہین کہ احرام سی نکلے تہے **اور** اس جگہہ دو داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین اس سال مین بعد از ذکر عمرۃ القضا کی بیان کی ہین اگرچہ ذکر اوسکا ذکر ارسال رسل اور مراسیل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت مناسب تہا لیکن چونکہ رعایت نہین منظور اور معتبر تر ہی یہ دو قضیہ سال ہفتم مین لکہی **اول** ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کی کہ بعد حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ غسان تہا۔ دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تہا اور بعمان کی ارض بلقا سی وقوع پایا **و وقائع سال ہشتم** اوائل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر کی اسلام خالد بن الولید **اور** عمر ابن العاص **اور** عثمان بن طلحہ کا اور خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی مخزومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی سہمی **اور** عثمان بن طلحہ عبدری حجبی کہ کلید کعبہ اوسکی ہاتہہ تہی مسلمان ہوا **اور** بعضون کی تردیک اسلام اونکا اواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے سنہ خمس بہی کہا ہی **اور** اسی سال مین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کی بہیجا تا موضع کدید بروزن جدید مین پہونچی اور جورات ہو لی اوپر سر اوس جماعت کی شبخون لیگئے اور بہت سے شتر اونکے ہانک لائی **اور** بہی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بہیجا تا جماعہ کفار وہان کی سی انتقال کینجے **اور** بہی اسی سال مین اور سریون نے بہی وقوع پایا تا منتہی بسریہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک بلقا کی کہ وہان سی بیت المقدس دو مرحلہ ہے اور ذکر اوسکا ارسال نامہ مین بہ ہر قل گذرا ہے **اور** یہ سریہ منجملہ اور سرایا کے مشہور ہے بصعوبت اور شدت محاربہ اور مقاتلہ کی **اور** بہی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا ارسال طرف ذات السلاسل کے تا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس جہت سی کہ مشرکون ذی باذ ہا تہا اپنے تئین آپس مین بسلاسل نہ بہاگین **اور** بعض نے کہا اس جہت سے کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہے کہ سریہ وہان واقع ہوا ورای وادی القری کے اور بمسافت دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تہا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہے اور ساتہہ اسکے جزم کیا ہی ابن ابی خیثمہ نے کتاب صحیح بخاری مین **اور** اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ تین سو نفر کی مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہما مین آیا ہی اور روایت نسای مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جہینہ کی بہیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان مین تہے اور مدینہ سی پانچ دن کی راہ ہی اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بہی کہین اور خبط نام اوس برگ کا ہے کہ درخت سے جہاڑا ہو۔ اور وقوع اس سریہ کا رجب سنہ ثمان مین تہا **اور** شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اوسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہے پس صحیح وہ ہے کہ یہ سریہ سنہ ستہ مین ہوا بیس یا نصف ماہ جمادی الاولی **اور** بہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کی امارت دی کہ بجانب

انعم کہ اوپر تین برید کی مدینہ سے ہے بھیجا **اور** یہی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً واقع ہوئے اور یہ فتح عظیم وہ ہین کہ سورہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ساتھ اوسکی ناطق ہے اگرچہ جماعہ مفسرین اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتھ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہے **وصل** جو ارادہ سفر مکہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بھیجا تا قبائل عرب کو اسلم و غفار و جہینہ و اشجع اور سلیم جو سنکہ داخل جونہ اسلام ہوئے تھے خبر کرین اور جمیع لاوین اور تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئی آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت سے جیسا کہ واقدی نے کہا اور ترمذی احمد کی باسناد صحیح ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسری رمضان مین پس وہ جو واقدی نے کہا ضعیف ہے **اور** تعین اس تاریخ مین اور یہی اقوال آئے ہین بارہوین سولوین سترہوین اٹھارہوین اور ننیسوین دو قول سابق اقرب بصحت ہے اور دوم صحیح تر ہے واللہ اعلم **وصل** جو طواف سے فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام مین انجاس اصنام سے اکر ساحت عزت اور حرمت اوسکے کو پاک کیا اور ارباب سیر نے لکھا ہے کہ مشرکون نے تین سو ساٹھ بت اطراف و نواحی خانہ کعبہ مین نصب کیے تھے۔ جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر بام کعبہ کے جاکر اذان کہے **اور** یہ بھی ایک وقت شریف اور ایک نعمت عظیم ہے کہ دست ادراک اوسکی دامان اجلال مین نہین پہنچتا حقیقت عظمت اوسوقت کی عرشیون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ آواز وہان تک پہنچی ہو بلکہ وہان سے بھی گذری ہو اور کلمات اذان کے بھی اوسی مقام مین ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع کیا اونکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو استثنا کیا اس حکم سے اور ہدر کیا خون اونکا اور حکم کیا مار دو جہان پاؤ حل اور حرم مین ولیکن بعد از حکم ساتھ ہدر دم اور قتل کی بعضون اونسے ساتھ توبہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوئے اور نجات پائی اور مجموع اونکے مردون سے گیارہ تن اور عورتون سے چہار اور درمیان مردون سے چار آدمی مقتول ہوئے اور سات مامون رہے اور عورات سے چار قتل ہوین اور ایک مین اختلاف ہے اور دو مامون ہوین اب نام سب مردون اور عورتون کی ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول اونکا ابن خطل ہے دوم عبد اللہ بن ابی السرح کہ جو حکم بقتل اوسکے کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے اور مختفی ہوا سوم عکرمہ بن ابی جہل تہا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور جنرقوم اپنی کا تہا پنجم حویرث بمار جملہ بلفظ تصغیر بن نقیذ بنون و قاف بر لفظ تصغیر اور یہ شقی شاعر تہا اور ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت کرتا تہا ششم مقیس بن صبابہ ہفتم جبابہ بن الاسود اوس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تھے ہشتم حارث بن طلاطلہ اور وہ جملہ موذیان آنحضرت سے تہا نہم کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کرتا تہا دہم وحشی حمزہ رضی اللہ عنہ تہا یازدہم عبد اللہ بن الزبعری شعرای عرب سے تہا اور رسول مقبول اور اونکے یارون کی ہجو کرتا تہا۔ اور وہ عورتین کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور ہدر دم اونکے واقعہ ہوا چہ ہین بعض اونسی مامون ہوئین اور بعض مقتول اول ہند بنت عتبہ زن ابو سفیان

دوم اور سوم قریہ بقاف و یا بصیغہ تصغیر **اور** فرتنا بفتح فا و سکون را و فتح تا و نون و لوندیان مغنیہ تھین ازان ابن حنظل سگ کہ ہجو آنحضرت
پر ہستی تھین یعنی تھین پس قریہ مفتول ہوئی اور فرتنا بھاگ گئی اور اوسکے لیے حضرت سے امان چاہی چہارم ارنب مولاۃ ابن حنظل مذکور اور وہ بھی
اوسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بن المطلب و بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہے ششم ام سعد اوسی بھی ماری **وصل** سابقا معلوم ہوا کہ خروج
مدینہ سے روز چہارشنبہ تہا دسوین رمضان کی بعد از عصر باختلاف کہ اوسمین ہے اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیسوین ماہ مذکور مین ہوئی ہا درسید عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیۂ ماہ اور چہار روز ماہ شوال سے مکہ مین توقف کیا **اور** قضایای سے کہ ایام توقف مکہ معظمہ مین واقع ہوئے تہا
کہ ایک مرد نے اگر حضرت سے کہا کہ مینے نذر کی تہی کہ جو خدا تعالی فتح کرے مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس مین جا کر نماز پڑہون
مین۔ آپ نے تین بار فرمایا کہ نہین پڑہ **اور** واقع سے کہ ان ایام مین وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو سا تہ تیس سوار کی موضع نخلہ مین
خراب کرنے تہا نہ عزّی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے بیجا **وصل** اور وقائع سال ہشتم سے غزوہ حنین ہے کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ اور طائف
مین اور نام ایک آب کا ہی کہ میان اوسکی اور میان مکہ کی تین شب رہ میان ہین قریب طائف کی اور اوسکو غزوہ ہوازن بہی کہین کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے ساکن اوس زمین مین **وصل** آنحضرت نے جو طائف سے ارتحال فرمایا اور جعرانہ مین تشریف لائے کہ قائم حنین کو وہان
جمع کیا تہا اور وہ چھ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ نقد پس دست نوال ببذل اموال
اور بروجوہ خلائق کے کہولا خصوصا سا تہ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے اونکے دلون مین قوت نہ قبول کی تہی **اور** جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مہم قسمت غنائم سے فارغ ہوئے اور عزیمت رجوع نے مدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چہارشنبہ کہ بارہ شب ماہ مذکور سے
سے باقی تھین موضع جعرانہ سے احرام عمرہ باندہا اور مکہ مین آئے اور ارکان بجالا کر مراجعت فرمائی **اور** اسی سال مین چاہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے تہین طلاق دیوین او ایک روایت مین ہے کہ طلاق دی بر تقدیر سودہ
نے کہا بخدا سوگند کہ دوستی مرد کی میرے دل مین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردائے قیامت مجہی زنان حضرت مین حشر کرین
اور مجہے یہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تا یہ بہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے اونکی نسبت **اور**
بہی اسی سال مین ماریہ قبطیہ سے ایک پسر متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم کہا ولادت اوسکی سنہ ثمان مین اور وفات سنہ عشر مین اور
مدت عمر اوسکی سولہ مہینے ہا اور ایک روایت مین اٹہارہ مہینے **اور** چہ روز **اور** یہی اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابو العاص
بن الربیع تھین بروضہ رضوان پیوستین اور اوسسے دو فرزند رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہونچا تہا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور
اسی سال مین اور بقولی سال ہفتم مین اتخاذ منبر نے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکے خطبہ فرماتے تھے

اور پہلے اس سے نہ تھا اور وقائع اسی سال سے قضیہ قادوم و وفد عبد القیس کا ہے اور عبد القیس بن قصی پدر قبیلہ ہے اسد سی استاد بجیلے

وقائع سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمال تعین کیے تا اون قبائل مین کہ مسلمان ہوے ہین جاوین اور زکوۃ اموال اونسے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین فزاری کو ساتھ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سی اور بنو تمیم کے بیجا جو عیینہ معہ ہمراہیون اپنی کے دیار مخالفین مین پہونچا اکثرون کے گھر خالی پائے مردون سے دست یغارت دراز کیا گیا دہ مرد اور پندرہ عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکون کو بزور لیکر مدینہ مین مراجعت کی اور اسی سال مین ولید بن عقبہ قرشی اموی کو کہ بھائی عثمان بن عفان کا تھا اخذ صدقات کے لئے جانب بنی المصطلق کے بھیجا اور اسی سال مین قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے قبیلہ خثعم کی طرف بھیجا اور امر کیا ساتھ لوٹ لینی اونکے - بعد ازان ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تھا اور اوسکو برابر سو سوار کے ساتھ بھیجا اور یہی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی مشوب بن جرہ کو بیع آلاخرین اور حاکم نے کہا صفر مین امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر سر ایک جماعت کی حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آئی تھے اور غارتگری کرتی تھے بھیجا اور یہی اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج اپنے سے اور ایک مہینہ نزدیک اونکے نہ گئی اور ایلا لغت مین بمعنی سوگند ہے اور نزدیک فقہا کے سوگند کھانا مرد کا ہے کہ ساتھ زن اپنی کے قربان اور اتصال نکرے مدت چار مہینے کے اور وقائع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہی اور تبوک نام ایک موضع کا ہی میان مدینہ اور شام کے اوپر چودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام ایک حصن ہے اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کی اور بعض نے کہا کہ تبوک نام ایک چشمہ کا ہے اوس زمین مین اور ایک اون وقائع سے بیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم دومۃ الجندل کا تھا جانا چاہیے کہ مختلف اس غزوہ کی قوم منافقین سے بہت تھی اور رعذور بعذر صحیح اور غیر صحیح بھی تھے پس وہ لوگ کہ بی عذر اور شک و ارتیاب کے اوس غزوہ سے متخلف ہوئی پانچ نفر اصحاب سی تھے ابو ذر غفاری اور ابو خیثمہ سالمی اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ اور اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تابع وفود واقع ہوا اور وفود اور وفادت بمعنی دخول اور ورود کے آوے اور وفد ایک جماعت کہ اختیار کیجاوے بھیجنے کے لیے پاس علما کے اور وافد واحد اوسکا ہے مثل راکب اور راکب کے اور بعض نے کہا ہے کہ ابتداے وفود بعد از رجوع آنحضرت تبوک سے کہ اواخر سنہ ثمان مین ہے اور اکثر اور پر اوسکے ہین کہ بعد از رجوع کی غزوہ تبوک سے تھا اور صواب وہ ہے کہ وقد بعض سنوات سابقہ مین بھی آتی تھی ولیکن کثرت اور تتابع اور تواتی سنہ تاسع مین واقع ہوئی اور جماعت کثیر نے علماء حدیث اور سیر سے وفود کو ضبط کیا ہے اور مجموع اوس چیز کا کہ ذکر کیا ہے زیادہ اوپر ساٹھ کے ہین ایک وفد بنی اسد بن خزیمہ تھا دس نفر اوس قوم سے آے اور مسلمان ہوے اور نسبت رکھی کہ سال قحط مین راہ ورود را قطع کر کے بطیع اور غیبت

بذا تاکہ کوئی لشکر اوپر سر ہماری کے آوے اسلام مین آئی ہین ہم **اور** دوسرے وفد فزارہ قریب بیس مرد کے آئی اور اظہار اسلام کیا اونمین خارجہ بن حصن
اور حر بن قیس بن حصین فزاری تہا اور یہہ سب قوم عینیہ ہین **اور** وفد بنی مرہ تیرہ مرد آئی اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اونکا حارث بن عوف تہا **اور**
وفد بنی البکاء آئی اور بشرف اسلام مشرف ہوئی اونمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکاء ایک مرد تہا کہ سو برس کی عمر رکہتا تہا **اور** وفد کندہ آئے
اور مسلمان ہوئی اور پیشوا اوس وفد کا وائل بن الاقمع لیثی تہا **اور** وفد بن ہلال بن عامر تہا اور درمیان اونکے زیاد بن عبداللہ بن مالک اور عبداللہ
بن عوف بن احرم اور ضبیعہ بن فارق تہے زیادہ کر مین ام المومنین میمونہ کی گیا کہ خالہ اوسکی تہی **اور** وفد عامر بن صعصعہ آئی اور درمیان اونکے
عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب اور اربد بن ربیعہ **اور** روایت مین قیس اور خالد بن جعفر اور حبان بن اسلم بن مالک اور یہہ چند نفر
روسای قوم اور شیاطین اونکے ہین اور یہہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ نشتر قرا کو بقتل پہونچایا اور بدبختیان کین جیسا کہ ذکر وقائع سال تمام
مین قصۂ بیر معونہ مین گذرا **اور** وفد عبد القیس کا سال ہشتم مین بتفصیل گذرا موافق اوسکے کہ روضۃ الاحباب مین ہے
ذکر کیا گیا ہے **اور** وفد بلی تہا ابو رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت مین رہتا تہا قوم اونکی سے تہا کہا یا رسول اللہ یہہ قوم میری ہین
اور وفد تجیب بضم تا اور بصیغۂ صناع کی اجاب سے اور تیرہ تن تہے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائی تہے اور حضرت ذی وغیرہ مین مرحبا کہا اور کہا کہ
زکوۃ مال کو پہیر لیجاؤ اپنی دیا مین اور اوپر فقرا وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین لائے مگر وہ کہ ہمارے فقرا سے زیادہ ہے **اور** وفد ازد
قبیلہ لہم سے اور وہ دس مرد تہے اور پیشوا اونکا کہ ہانی بن حبیب نام رکہتا تہا آنحضرت کی لیے چند اسپ اور قبای زیبفت اور ایک مشک خمر
برسم ہدیہ لایا اور حضرت نے فرمایا کہ خمر کو حق تعالے نے حرام کیا ہے **اور** ایک مذہب وازن وقت رجوع آنحضرت مین بجانب جعرانہ طائف سے آئی اور التماس سبی
اور اموال اونکیا کہ مسلمانون کے ہاتہہ پڑا تہا کیا پس التماس اونکا در باب سبی قبول نہ پڑا نہ اموال مین **اور** وفد ثقیف تہا بعد از قدوم کے
تبوک سے اور اصل اونکی قصہ کی وہ ہے کہ جب آنحضرت پر سے طائف سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلایا ہمکو تیرون ثقیف نے دعا کر اوپر
ثقیف کے **اور** وفد کندہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی مین سے لقب ثور بن عفیر کا ہے پدر قبیلہ یمن کا اسواسطے کہ کفران نعمت پدر کیا اور طریق ہوا
اپنی احوال کے ساتہہ شتق گنو دسی ساتہہ ضم کی بمعنی ناسپاسی کرنیکے **اور** وفد اشعر سین اور اہل یمن ایسا ہے واقع ہوا ہی یہہ ترجمہ اوسکا
شیخ ابن حجر سے نقل کرتا ہے کہ مراد بعض اہل یمن سے ہین غیر اشعر سین کے اور وہ وفد حمیر ہے **اور** وفد ہمدان نام قبیلہ کا ہی یمن سے
اور وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے **اور** وفد دوس سے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین کے ہین **اور** وفد بہراء کہ نام قبیلہ کا ہے یمن سے
تیرہ مرد تے جو مدینہ مین آئے گئے اوپر دوازدہ مقداد بن اسود کے پس مرحبا کہا اونکو اور آگے لایا کاسہ بزرگ جنس سے پس کہایا اوس سے
تا سیر ہوئی **اور** وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہے معروف - شام مین اور اکثر اہل اوسکے بعشق مبتلا ہوئے ہین اور اوسی مین جان دیتے ہین

اور وفد محارب ہے عرض کیا آنحضرت نے اور پر اوس قبیلہ کے اسلام اور دعوت کیا اونکو پس آئے اونسے دس مرد اور مسلمان ہوئے اور پرے
طرف اہل اپنی کے اور وفد ہے ہمانا و پروزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت انصراف کی جعرانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو سات سو آدمی کی اونکی طرف بھیجا اور وفد عمان سنہ عشر مین تہا رمضان سے اور یہ مین مصر ہی اور
وفد بنی عبس کہ کسیکو ملازمت آنحضرت مین بھیجا اور کہا یا رسول اللہ ہمارا اقرار ہمارے پاس آئی اور کہا کہ اسلام فی ہجرت مقبول نہین اور ہمارے پاس
اموال و مواشی ہین اگر حکم ہو اون سبکو بیچکر ہجرت کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوی اختیار کرو جہان کہین رہو اور وفد ازد شنوء ہ یہ قبیلہ کا ہے یمن سے
اور انصار سب اسکی اولاد مین اور وفد بنی المنتفق نام یہ قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور وفد خولان کہ نام قبیلہ کا ہے
اور وہ دس نفر تھے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی پاس آئی ہین اوس حال مین کہ ایمان لائے اور تصدیق برسالت آپکی رکھتے ہین ہم اور وفد زبید ہے
اور یہ لفظ اوپر وزن سحاب کی نام یہ قبیلہ کا ہے قبائل مذحج سے تہا پندرہ مرد آئے اور سرائے رملہ بنت الحارث مین نزول کیا اور وفد ذی مر
یہ قبیلہ کا ہے کہ نسبت کی جاتی ہے اونکی طرف غامد کے اور وفد بجیلہ ہے جریر بن عبد اللہ بجلی منسوب بہ بجیلہ سات سو پچاس مرد کی آیا
اور وفد بنی حنیفہ تہا جو یہہ لوگ مدینہ مین آئے سرائے رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اتارا گیا اور وفد ذی مر یہ
کہ خواہر زادہ نجاشی کا تہا اور ایمان لایا اور یہ فیروزہ ہے کہ جسنے اسود عنسی کو کہ دعوی پیغمبری کیا تہا قتل پہونچایا اور اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی بن سلول
منافق کہ بیس منافقون کا تہا اور آخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدبی کو سات روز مرض قلبی کے کہ لازم حال منافقین کا ہے کیا اور ماہ ذیقعدہ مین
مر گیا اور وقائع سال نہم سے موت نجاشی حاکم حبشہ کی ہے مروی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نجاشی کے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تہا ابہائی اصحم مر گیا ہے اوٹھو اور اوسکی نماز پڑہو اور آمرزش چاہو بہائی اپنی کے لیے اور یہی
اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذی قعدہ مین اور ایک قوم کی نزدیک بیت مین اور بھیجے کہ مین کہ
سلخ ذیقعدہ مین مجکو حج کو بہیجا اور اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین اسی باب مین لایا ہے
ایک میان عویمر بن الحارث عجلانی کے اور میان اوسکی زوجہ کی کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تہا **تنبیہ** علما نے اختلاف کیا ہے حکم مین اوس شخص کے
کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتہ زن اپنی کے کہ زنا کرتا ہے جمہور اوپر اوسکے یہ ہے کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ گذرانے اور پنہانی کی یا اقرار کرین
وارث مقتول کے لیکن فیما بینہ و بین اللہ کہ پنہین اگر صادق ہووے کذا قیل **وقائع سال دہم** وقائع اس سال کے وفود وغیرہ سی بہت ہین
اور رہنے وفود کو ایک جامع کیا ہر سال مین کہ ہووے جیسا کو گذرا اور غیر وفود یہان ذکر کرین ہم اور ایک اونمین سے پہنچا خالد بن ولید کا
ساتہ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کی اور اوسکو فرمایا کہ تین نوبت اونکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان اونکے قیام کرا و تعلیم قرآن

اور سنت اونکے لیے عمل مین لاوے اور اگر قبول نکرین اسلام مقاتلہ کرے **اور** اسی سال مین ایک مکتوب بابہ نصاریے نجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین نام کیگیا ساتھہ نجران بن زید بن سبا کی بھیجا اور اونکو دعوت باسلام کی پس اوس جماعت نے بعد از مشاورت بیکدیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے اختیار کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین اور خبر اونکو پہونچاوین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین۔ اور مواہب لدنیہ مین کہا ہے کہ وہ ساٹھہ سوار تھے **اور** اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پائی اور جو خبر اوسکی قوت کی سمع شریف حضرت مین پہنچی اوسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اوسکے شہر بن باذان کی اور بعض اوس سے ساتھہ ابو موسی اشعری کے اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور بعض معاذ بن جبل کو ازانی کہ **اور** یہی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا موسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب یمن بھیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بھی پیش از حجۃ الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول یا ربیع آلاخر یا جمادی الاول مین طرف عبد المدان کے کہ ایک قبیلہ ہے نجران مین بھیجا اور وہ ایمان لائے **اور** بعد ازان بھیجا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان سنہ عشر مین ساتھہ تین سو سوار کے **اور** وقائع کلیہ خطبہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام بھی کہتے ہین **اور** بیان کرتے ہین کہ وہ کیا مقام ہے کہ اوسمین فرض کو نفل کے لیے ترک کرین کہتے ہین کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر ہے بجہۃ نفل کہ دعا بعرفات ہے ترک کرین اور بعد ازانکہ جمع بین الصلوتین عرفہ مین جمع علیہ ہے امت مین **وصل** اور اثنائے طریق مراجعت مین جب بمنزل غدیر خم پہونچے کہ نواحی جحفہ سے ہے میان مکہ اور مدینہ کی منہ طرف یارون کے کیا اور فرمایا کیا نہین ہے انتی تم کہ مین ترو یک تر اور دوست تر ہون ساتھہ مومنون کے ذاتون اونکی سے **اور** اوسوقت فرمایا خدا مولا میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون۔ بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتھہ پکڑا اور فرمایا خدا وندا میکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہے خدا وندا دوست رکھہ اوسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمن رکھے علی کو **اور** ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے کہ یاری دی اوسکو کہ یاری دی علی کو اور چھوڑا اور یاری ندی اوسکو کہ چھوڑی اور نہ یاری دیوی علی کو اور پھیر حق طرف علی کی جسطرف کہ وہ پھرے **اور** اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اور پرذی الکلاع بن نابور بن حبیب بن مالک حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک حمیر سے تھا اور خلق اوسکو بخدائی پرستش کرتی تھے اور مطیع اوسکے ہوئے تھے یمن اور نمود جریر نے اوسکے پاس سے مراجعت نہ کی تھی کہ حضرت نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تھا **اور** مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہے کہ اوپر ہاتھہ جریر کے اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اوسیدن کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف آفتاب بسبب حسرت اونکے ہے **وقائع سال یازدہم** ذکر مرض وفات و ما یتعلق بہا لائے ہین کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

نجران بفتح نون و سکون جیم

حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور جہال کو دعوی نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور ایک عورت کہ نام اوسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمہ تھی۔ اے پر مسیلمہ مشہور ترین ان اشقیا کا تھا اور اوسی مسیلمہ کذاب بھی کہتے تھے اور وہ اپنے تئین رحمن الیمامہ کہواتا تھا اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اوسکا سابقہ غزوہ حنین اور ہوازن مین گذرا ہی ہمراہ قبیلہ فزارہ کی مرتد ہوکر انکار کیا تھا اور اوسکے ساتھ گردیدہ ہوئے اور اسود عنسی منسوب بعنس بن مذحج اور یعمر انام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الخمار بھی کہتے ہیں کہ خمار اوپر مونہہ اپنے کے ڈالتا تھا اور تمام قصہ اور شرح احوال اور مآل اس ملعون کا وہ ہے کہ باذان ایلچی فارس کہ یمن مین گماشتہ گری اور آخر مین توفیق اسلام پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اوسکے حکومت صنعاے یمن مقرر کی جب مرگیا حضرت نے ملک اوسکا قسمت کیا جیسا کہ ذکر اوسکا گذرا اور شاکر فروہ بن مسیک فی کہ عامل رسول مقبول تھا اوپر قبیلہ مراد کے ایک مکتوب حضرت کو لکھا اور کیفیت واقعہ سے اعلام کیا حضرت نے معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری کو نامہ لکھا کہ متفق ہوکر جس طریق سے ہوسکے دفع شر اسود مین کوشش کرین اور دفع مادہ فساد پس متابعان نبوی سب ایک جگہ جمع ہوے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا اور مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو کہ پسر عم مرزبانہ اور خواہر زادہ بحاشی تھا مقرر کیا اونہون نے اوسکو بقتل پہونچایا اور سجاح بنت الحارث بن سوید بنی ربوع سے ایک زن تھی کہ بنی تغلب مین دعوی نبوت کیا اور قوم اوسکی گروہ بہ ہوئی اور زمان اور مکان اوسکا ساتھ مسیلمہ کے نزدیک تھا اور آخر غزوات اور سرایات سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ ہے کہ اوسکو وزد و شنبہ بست و ششم ماہ صفر سنہ یازدہم مین ہجرت سے بجانب ابنی کہ دیار روم سے ہے اور متصل اوسکے باپ کا تھا سریہ موتہ مین امیر کیا کہ اوپر صراوس جماعت کی آتش لاوے اور آتش اونکے خان و مان مین مارے اور جانے مین جلدی کرے اور چوماہ ربیع الآخر آیا اسامہ فی بجانب اپنے توجہ کی اور اونکے اہل پر ظفر پائی اور اکثر کو اونسے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور مساتین اور زراعات کو جلایا اور قاتل پدر اپنی کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غیبت اس جیش کے چالیس دن تھے واقعہ ابتداے مرض حضرت تا رحلت۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہر بہتی اور فرمایا کہ حق تعالے نے ایک بندہ کو اپنی بندون سے مخیر کیا درمیان اوسکے کہ دیوے اوسی زیب و زینت حیات دنیا اور درمیان اوسکے کہ نزدیک اوسکے ہے اجر اور ثواب آخرت سے پس اختیار کیا اوس بندہ نے اوس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور رغبت نمی دنیا مین پس روئے ابو بکر رضہ ساتھہ سنے اس خبر کے اور فرمایا حضرت نے کہ باقی نرہی مسجد مین کوئی دریچہ مگر دریچہ ابو بکر اور کہا ہے کہ۔ اس کلام مین اشارہ ہے بتفرد ابو بکر رضہ کے ساتھ خلافت کے اور یہہ بات مرض موت مین فرمائی فوت کی پانچ شب پہلے اور

آخر صفر سال مذکورین مامور ہوئی آنحضرت کہ اہل گورستان بقیع کے لیے استغفار کریں اور جیسا کہ زیارت بقیع اور استغفار کے لیے اونکی مامور ہوے
ایسا ہی بزیارت شہداء احد اور دعا اونکے لیے مامور ہوے اور ابتداے مرض آنحضرت کا خانہ میمونہ مین تہا اونکی نوبت مین اور جو شدید ہوا مرض
حضرت کا جمع ہوئین سب ازواج مطہرات حضرت کی اور حضرت نے فرمایا مین کل کہان ہونگا اور بکرر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت وہ تہا
کہ ایام مرض مین عایشہ صدیقہ کے گہر مین ہووین اور روایت مین ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شاق ہوگا کہ تردد فرماوین - گہر مین ہر ایک کے ازواج سے پس سب راضی ہوئین کہ بخانہ عایشہ رضی اللہ عنہا ہووین پس باہر آئے خانہ میمونہ سے
دو لونہا تہا اوپر دوش اہلبیت کے رکہکر چنانچہ پاے مبارک اوپر زمین کے کہنچتے تہے اور سر مقدس سانتہ خرقہ کی باندہا تہا اوٹہا کر مین حضرت عایشہ
کے لائے اور روایت عایشہ مین آیا ہے کہ کہا مذکیما مینے کسیکو کہ مرض اوسکا صعب تر ہووے مرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
منقول ہی ابوسعید خدری سے کہ کہا آیا مین پاس آنحضرت کی اوقطیفہ اوپر اپنی لپیٹا تہا پس پاتا تہا مین حرارت تپ کی بالاے قطیفہ سے اور
تحمل نرکہتا تہا یہ اہا تپ کہ اوپر بدن آنحضرت کی ہوتی ہے ہمارے بدن مین پس تعجب کیا مینے فرمایا بلا کسیکی بلاے انبیا سے سخت تر نہین لاجرم جسیکہ بلا اونکی
مضاعف ہے اجر اونکا بہی مضاعف لیکن جزع اور فزع بلا مین اور آہ و نالہ امراض مین کیا حکم رکہے یہان سخن ہے جزع اور فزع کہ بمعنی بے صبری
اور بے طاقتی کی ہے اور کراہت بلا اور فرار اوس سے حرام ہے بے خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غربت اور شکستگی اور بیچارگی کہ لازم حال
بندگی کا ہے اور اضطراب و بیقراری بہی کہ شدت مرض اوسکی صعوبت سے عارض ہووے اوسی اور داخل جزع اور فزع اور کراہت
بلا اور شکایت بہی سے نہین اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مرضون اپنی مین خدا تعالی سے عافیت اور شفا
مگر مرض موت مین دعا بشفا نفرماتے وصل منجملہ وقایع کہ ایام مرض مین واقع ہوئی واقعہ مشہور کہ کتب صحاح مین مذکور اور مروی ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہمین اشتداد مرض مین کہ اصحاب حجرہ شریف مین مجتمع تہے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک
روایت مین شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لیے وصیت لکہو نمین کہ بعد میرے ہرگز تخلف نکرو تم پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے
کہا جو فرمایا اوسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہین لکہین بعض نے کہا مناسب نہین کہ آنحضرت کو اس محل مین مشغول بکتابت کیجین ہم کہ وقت
اونکا تنگ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ بہی اسی جانب مین تہے کہا کہ درد الم اوپر حضرت کے غالب ہے اور قرآن درمیان ہمارے ہے
اور ہمکو کافی ہے یہانتک کہ اختلاف بڑہا اور اصوات بلند ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے
اوٹہ جاؤ کہ منازعت اور رفع اصوات بحضور رسول خدا مناسب نہین باوجود اوسکے تین وصیتین فرمائین ایک وہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے
اخراج کرین اور دوسرے وہ کہ جایزہ وفود کو کہ پاس تمہارے آوین اونکو جایزہ دیجیو اور صلی دینی چاہیین جیسا کہ مین دیتا ہون اور

تیسری وصیت راوی نے فراموش کی یا اظہار اوسکے مین مصلحت نہ دیکھی کذا قال العلماء واللہ اعلم **اور** ازانجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہے ابی بکر صدیق کو بادائی نماز بامردم اول لائی ہین کہ آنحضرت نماز پڑہاتی تہے لوگونکو مدت مرض مین کہ تین دن کہ حکم ہوا کہ ابوبکر پڑہاوین اور بعضون نے سترہ نمازین کہین ہین اور جو اذان کہی گئی نماز عشا کے لئے فرمایا امر کردا بابکر کو کہ اداکرین نماز سائنہ لوگون کی **اور** امامت کرین اونکو **اور** روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نماز نہین پڑہی ہمنے خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچہے کسیکے امت اپنی سے مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کے اور ایکبار خلف عبدالرحمن بن عوف کی سفر مین ایک رکعت **پوشیدہ نرہی** کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ کرنا اوسمین دلیل ہے واضح اہل سنت اور جماعت کی واسطے اوپر تقدیم اور اوسکی بخلافت کہ باوجود صحابہ کی قریش سے اور حضور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوسکو تخصیص کی اور تقدیم فرمائی پس اسی بنگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متعین اور مقدم تہا اوپر سایر صحابہ کے **اور** معلوم کرنا چاہیئے کہ بعضی لوگ منع کرتی ہین ادا کرنے نماز سے مقبرہ مین اور حدیث ہی اس باب مین روایت کرتی ہین پس بعضے متبع روایت کرتی ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضی کہتی ہین کہ اگر خاک پاک ہووے یم اور خون اور نجاسات سے کہ جدا ہووے اموات سے جائز ہے وہو المختار **اور** بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور کلمہ کہنا حرام اور ممنوع ہے **اور** بوسہ دینے قبر والدین مین روایت فقہی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہی کہ جائز نہین **اور** ازانجملہ وہ ہی کہ آنحضرت سائنہ دنیا رہتے سبکو بقدر قسمت کیا الا چہ یا سات اوس سے گہر مین باقی رہی تہی پس نکی عالم سے تا انفاق نکیا اونکو **اور** ازان جملہ وصایا آنحضرت شان انصار مین ہے **وصل** اور اوس چیز سے کہ واقع ہوئے ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کشف کیا آنحضرت نے پردہ کو کہ اوپر در خانہ کی تہا پس نگاہ کی بجانب مردم کہ صف مین تہے نماز فجر مین اور ابوبکر نماز پڑہاتی پس تبسم فرمایا **اور** ابوبکر نے چاہا کہ جائے اپنے سے پسترجاوین پس اشارہ بسوی صحابہ فرمایا کہ اپنی اپنی حال پر قایم رہو اور تمام کردو نماز اپنی پس چہوڑ دیا پردہ اور وفات پائے اوسیدن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** ازانجملہ وہ ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ جبرئیل آئے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض اونکی مین کہ قبض کی گئے روح مبارک اوسمین اور کہا خدائے تعالی سلام بہیجتا ہی اوپر تیرے اور کہتا ہی کہ اپنے تئین کسیطرح پاتا ہے تو اور کیا حال رکہتا ہے تو کہا دردناک پاتا ہون اپنی تئین یا امین اللہ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے فرزندونکو میرے سامنے لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن اور حسین علیہما التحیۃ والرضوان کو آگے حضرت کے لائین جگر گوشگان رسول مقبول نے جب اپنی جدامجد کو اس حال مین دیکہا گریہ اغاز کیا اور ایسی روئی کہ ونکے رونے سے جو کہ گہر مین تہے سب روئے پس آنحضرت نے اونکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور وصیت تعظیم و احترام اور محبت اونکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائے

اور لائے ہیں کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اذن چاہا فرمایا کہ تا آویں پس آئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی پس فرمایا ای ملک الموت پیشتر آیا اور جس کام کے لئے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبض کیا اور یا علی علیہن لیکئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا علیہا السلام نعرہ اور زاری کی کہتے ہیں کہ بعد گذرنے آنحضرت کے سینے فاطمہ کو خندان نہ دیکھا اور عائشہ صدیقہ بی زاری کرتی تھیں اور صحابہ بعد از فوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوئے اور عقول اونکے مسلوب اور حواس عاطل ہوئے بعضوں کی زبان بند ہو گئی اور ہوش نطق نہ رہا حال عثمان بن عفان رض اسی قبیل سے تھا اور بعضی جاماندہ ہوئے اور طاقت حرکت نہ رہی مثل علی مرتضی کے اور ثابت اور اشجع اونکے ابوبکر رضی تھے باوجود اوسکے اضطراب اشک تھا اور اوپر جاتا تھا آہ و نالہ اونکا اور سانہ اسکے استہلال کیا ہے اور پر سجاعت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہو کر اس عالم سے گئی اور بعضوں نے دعا کی کہ خداوندا ہمکو رونا بینا کر کہ طاقت نظر کی اوپر مونہ اور دن کے نزدیکین ہم پس اہل مدینہ اور اصحابہ تے دل اوپر وفات حضرت کے رکھا اور استرجاع کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون بعد ازان ابوبکر صدیق تعزیہ اور تسلیہ اہلبیت بجالائے اور کہا کار غسل اور تجہیز و تکفین کے تعلق رکھی سانہ اوسکے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار دینے امر علافت کے کہ اہم مہام دین اور موجب انتظام و التیام مہام اسلام کا تھا مشغول ہوئے اور تفصیل کلام اس مقام مین بہت ہے مجمل اوسکا وہ کہ مہاجرین اور انصار مین خلاف پڑا اور کہا انصار نے ہم مین سے ایک امیر اور تم مین سے ایک امیر پس بحدیث الائمۃ من قریش ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابوبکر صدیق کا اذہان و قلوب مین راسخ و ثابت ہوا خصوصاً ایام مرض مین اونکی تقدیم سے نماز وغیرہ کی لیئے قرار اوپر ابوبکر صدیق کی پایا اور اجماع اوپر اوسکے منعقد ہوا **وصل** بیان کیفیت غسل وغیرہ مین جو فرمایا تھا آنحضرت علیہ السلام نے ابتداے مرض مین کہ غسل دیوے مجکو مرد اہلبیت میری سے اور ابوبکر صدیق نے کہا کہ کار غسل و تجہیز و تکفین سانہ اونکی تعلق رکھی لاجرم اہل بیت اور علی و عباس وغیرہ سانہ اس کار کے مشغول ہوئے اور کہا عباس نے کہ اوزار جامہ بند کرین اور تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین جامہ سفید سحولی مین واقع ہوے۔ اور سحولی بفتح سین منسوب بسحول بمعنی قصار اور یہ روایت اشہر اور اکثر ہی یا منسوب بہ سحول کہ نام قریہ کا ہے یمن سے اور بضم سین بھی آیا ہے منسوب بسحول بمعنی جامہ سفید اور سین ہوتا مگر پیچ سے اور نماز ادا کرنا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجماعت نہ تھا ایک جماعت اتی تھی بی جماعت اور باہر آتی تھی پس جماعت دوسری آتی تھی اور ادائے نماز کرتی تھی اول مرد آتے جب مرد فارغ ہوئے نساء آئین

بعد ازان

بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت مین مقرر ہے اور امامت نہین کی اور جنازہ حضرت کی کیسینے اور روز دوشنبہ
تھی اور سہ شنبہ تمام روز سریر مبارک کمرہ بیت مین اور لوگون نے نماز پڑہی اور دفن کئے گئے شب چہارشنبہ کو اور دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین بھی اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ گہر مین جس جگہہ کہ مقبوض ہوئے اور ایک زمرہ نے کہا مسجد مین اور فرقہ نے کہا بقیع مین اور
اور ایک جماعت نے کہا کہ مین لیجانا چاہیئے اور بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیا سب وہین ہین۔ ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن نکیا جاوے کوئی پیغمبر الا اوسی جگہہ کہ قبض کی گئی ہو روح اوسکی اور بنا کی گئی قبر شریف خشت خام سے اور
بلند کی گئی زمین سے مقدار ایک شبر اور ایک روایت مین چار انگشت بھی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح
بقول اکثر مسنم ہے اور جو امام حسن مجتبی رض نے ارتحال فرمایا عایشہ سے التماس کیا کہ یہ حجرہ تمہارا ہے اگر تجویز کرو امام حسن رض کو پہلوے جد
اونکے مین دفن کرین حضرت عایشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مرحبا لیکن مروان اوس زمانہ مین جانب معاویہ سے حاکم تہا دفن اونکی سے
مانع آیا اور جگہہ مین بعد ازان عایشہ صدیقہ رض نے عبد الرحمن بن عوف کو بھی چاہا تہا کہ وہان مدفون ہو وین میسر نہوا اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول کرین عیسی بن مریم اور تزوج کرین اور پیدا ہووے اونکے لئے اولاد اور مکث کرین
بروے زمین بیتالیس ۴۳ برس پس وفات پاوین اور دفن کیے جاوین میری قبر مین پس مبعوث ہونگے مین اور عیسی بن مریم ایک قبر سے
میان ابوبکر اور عمر کے اور مراد ساتہہ قبر کے میان مقبرہ ہے اور جب کہ دفن آنحضرت سے فارغ ہوئے صحابہ نے خاک حسرت اور ندامت
اوپر سر وقت اور حال اپنی کے ڈالی اور آتش فراق اوس محبوب دو جہان مین جلتی تہے اور گریہ وزاری کرتے تہے خصوصاً فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سب سے مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تہین اور روے حسن اور حسین علیہما السلام مین نگاہ کرتی تہین
اور اوپر یتیمی اپنی اور نامرادی کے اور فرزندون کے روتی تہین اور اوس جانب سی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسی حجرہ مین
کہ دار السرور و بیت الوصال تہا مسکن الحزن و مقام الفراق ہوا بے خانمان ہو کر روز و شب گریان نہین فرورہ ندیدم چو خویشتن
از نظم صورت دوست ✻ ہیچو چشمی کہ چرا غش نہ مقابل بود و ہر کدام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مراثی کہ وفات آنحضرت صلعم جمع مرتبہ ۱۲
مین بسلک انتظام کہیے ہین لکھنی اونکے مین طوالت کلام ہے وصل اور جملہ آیات سے کہ ظاہر ہوئین بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہ ایک حمار نے کہ آنحضرت کا ہی اوسپر سوار ہوتے تہے چندان حزن کیا کہ اپنی تین چاہ مین ڈالا اور ناقہ آنحضرت
علف نہ کہاتی تہے اور پانی نہ پیتی تہے تا آنکہ مر گئی اور ظہور اون چیزون کا جو خبر دی تہی بعد از موت کہ ظاہر ہونگی بہت ہین خارج عد و حد سے
وصل جاننا چاہیے کہ حیات انبیا صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کی متفق علیہ ہے درمیان علماء ثلاث کے اور کسیکو خلاف نہین اوسمین

کاملتر اور قوی تر وہ ہو حیات شہدا اور مقاتلین فی سبیل اللہ سے کہ معنوے اخروے ہے عند اللہ اور حیات انبیا حسی و نیادی ہے اور احادیث اور آثار اوسمین واقع ہین ۔ مزید برحال صحیح عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا خدا کے فرشتے ہین سیاح زمین ہین ہمپر پہنچاتے ہین مجھی اعمال تمہارے جو بہتر ہین شکر خدا کا کہتا ہون تمین اور برا اوسکے اور وہ جو بد ہین استغفار کرتا ہون اونکے لئے **اور** اوس چیز سے آگاہ دلالت رکھی اوپر وجود سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر مکرم مین واقعہ سلطان نور الدین شہید کا ہے ۵۵۸ھ مین درباب رویت آنحضرت کی مہام مین ایک شب مین تین بار اور خبر دیتا اوسکو شرور نصرانی سے کہ بسبب بقبر شریف تصور نوعی خبث کیا تھا اور پہنچا اوسکا بجمعیت ہزار شخص کے مدینہ طیبہ مین اور پایا اون دو ملعونکو اور احراق اون دونکو اور خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور بہر دنیا اوسکا بر خاص **وصل** بیان ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاحمین لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازان سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت پاس ہجرت ہوئین احوال اونکے طلاق دینے کا کہ حضرت نے چاہا تھا سابقا مذکور ہوا ۔ بعد ازان عایشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضہ کو نکاحمین لائے مکہ مین ہجرت سے دو برس پہلے و بقولی تین سال پیش از ہجرت ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت شش سالہ تھین اور ہم بستر کیا اونکو مدینہ مین ماہ شوال مین سال دوم ہجرت سے اور وہ بعمر نہ سالہ تھین **اور** جب آنحضرت نے وفات پائے وہ ہژدہ سالہ تھین اور اونہون نے وفات پائی مدینہ مین ستروین رمضان ۵۸ھ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور سوائے اسکے بھی منقول ہے **اور** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عایشہ صدیقہ رض تزوج نہین فرمایا اور کنیت عایشہ ام عبد اللہ ہے **اور** بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نکاحمین لائے **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس نازل ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا انکو خدا تعالی فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی بجہت مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم **اور** نکاحمین لائے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین مہر دیا اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ نے چار سو دینار اور متولی امر نکاح اونکے عثمان بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص **اور** وفات پائی سال چہل و چہارم مین **اور** نکاحمین لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور وفات پائی اونہون نے سال ۶۲ھ مین اور وہ آخرین ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وفات مین اور بقولی آخرین سب کی میمونہ تھین **اور** نکاح مین لائے زینت بنت جحش کو اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھین اول عقد نکاح زینب الی ارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین بعد ازان زید نے طلاق دی اوسوقت ازواج طاہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائے مدینہ مین سال بستم مین اور اونمین

ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مین وفات مین اور پہلے وہی اوٹھائی گئین اور بروایت نقش کے اور مراد نقش سے وہ ہے کہ اوپر شانہ کے چنچو چوب مضبوط کی گہین مشکل گہوارہ تا سترہ زیادہ ہووے اور انکا حمین لائے جو برینہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین اسیر ہوکر آئین تہین کہ یہان اوسکا سابق غزوات مین مذکور ہوا اور وفات پائی سال پنجاہ وششم مین اور نکا حمین لائے صفیہ رضی اللہ عنہا کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تہین اسیر ہوئین غزوہ خیبر مین پس آزاد کیا اونکو اور اوآنا دی مہر اونکا مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہم مین اور نکا حمین لائی میمونہ کو اور وہ خالہ خالد بن الولید اور عبداللہ بن عباس کی ہین وفات پائی اوسی جگہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو نکاحمین لائے تہے اور نام اوس موضع کا سرف ہی سال پنجاہ ویکم مین اور بقولی سال شصت وششم مین اور اوپر تقدیر اخیر کے آخر ازواج مطہرات مین سے ہوئین وفات پائی اور یہ جملہ مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے سر سے انتقال فرمایا تہا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہین تہین سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اور نکا حمین لائے زینب بنت خزیمہ کو سال سی ام مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ نرہین مگر تہوڑے دن دو یا تین مہینے بعد ازان وفات پائی اور سوائے اونکے جن تہین کہ آنحضرت اونکو نکاحمین لائے یا خطبہ کیا اور یہ امر بانجام نہ پہونچا از انجملہ فاطمہ بنت ضحاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو نکاحمین لائے جو آیہ تخیر نازل ہوئے مخیر کیا اس امر مین کہ صحبت آنحضرت مین رہے یا دنیا اختیار کرے اوسنے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جدا کیا بعد ازان پشک شتر التقاط کرتے اور کہتی تہی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور از انجملہ شراف خواہر دحیہ کلبی کہ برقی چاہا اوسکو اور دخول نفرمایا اور نخولہ بذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا اپنی نفس کو بآنحضرت یعنی بغیر مہر کے نکاحمین آئے اور بقولی بخشندہ اپنی نفس کی ام شریک تہی اور اسماء جونیکہ مین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے اوسکو مس فرماوین کہا بخدا تجھسے پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت نے مفارقت فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور رایکہ زن فقاری اور رعالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی قبل از دخول اور بنت الصلت اور وہ مر گئی پہلی اوس سے کہ آنحضرت ساتہہ اوسکے نزدیک ہوئین اور رایکہ زن اوجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا نزدیک ہوتا اوسکے ساتہہ فرمایا اپنا نفس مجہی دے کہا کوئی زن رئیسہ اپنی نفس کو ساتہہ بازاری کے دیتی ہے پس آنحضرت نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایکزن کو اوسکے پدر نے کہا کہ وہ داغ سفید رکہی حالانکہ اوسکو کوئی علت نہ تہی جب جوع کیا داغ سفید پایا اور خطبہ فرمایا ایکزن کو اوسکے پدر سے اوسنے صفت بیان کی اور کہا زیادہ اس سے وہ ہے کہ کبہی بیمار نہیں ہوئی ہے فرمایا اوسکو نزدیک خدا کے کچہہ خیر نہین ہوئے ہے پس ترک کیا اور رتہا ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہ قول اصح اقوال ہے مگر صفیہ

اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا **وصل** بیان اولاد مین - اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایک قاسم ہی اور کنیت آنحضرت کی ساتھہ نام اوسکی تھی **اور** عبداللہ کہ طیب اور طاہر دو لقب اوسکی ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کہتا **اور** زینب اور رقیہ **اور** ام کلثوم **اور** فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا **اور** سب دخترون مین چھوٹی حضرت فاطمہ تھین اور یہہ سب بسبب حضرت کے مری تھے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئین اور یہہ سب جماعت بطن خدیجہ سی تھین بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوے اور طفل ہفتاد روزہ ہو کر گذر گئے اور بقولے سات مہینہ کا اور بقولے ہژدہ ماہہ **اور** سب اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات اوسکی چھہ مہینہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی - پس زینب نکاح مین ابی العاص کی تھی پیدا ہوا اوس سے ایک لڑکا کہ نام اوسکا علی تھا کہ حالت صغر مین گذر گیا **اور** ایک دختر امامہ نام کہ جوان ہوئی امیرالمومنین علی اوسکو نکاح مین لاے بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کی **اور** ربیعہ علی مرتضی کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنی نکاح مین لایا اور اوس سے ایک فرزند متولد ہوا یحیی نام **اور** فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تھین متولد ہوے اون سے حسن اور حسین اور زینب اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم محسن صغر سن مین گذر گیا **اور** رقیہ بھی قبل از بلوغ **اور** زینب کو عبداللہ بن جعفر نکاح مین لاے پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اوسکے مرا **اور** ام کلثوم سے نکاح کیا امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک پسر زید نام پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کی عون بن جعفر نے بزنی چاہا بعد اوسکی محمد بن جعفر نے اوسکے بعد عبداللہ بن جعفر **اور** رقیہ بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی تھین پس متولد ہوا اوسسے ایک پسر عبداللہ نام کہ صغر سن مین گذر گیا **اور** رقیہ نے وفات پائی جسدن زید بن الحارث فتح بدر کی مدینہ مین لایا پس حضرت عثمان بعد اوسکے نکاح مین لائی ام کلثوم کو اور وہ بھی عقد عثمان مین متوفی ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان **اور** رقیہ عتبہ پاس اور ام عتبہ پاس کہ دونو پسر ابولہب کی تھی تھین **وصل** اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ ہے حارث **اور** قثم **اور** زبیر **اور** حمزہ **اور** عباس **اور** ابوطالب **اور** عبدالکعبہ **اور** حجل **اور** ضرار **اور** غیداق **اور** ابولہب **اور** صفیہ **اور** عاتکہ **اور** اروی **اور** ام حکیم **اور** برہ **اور** امیمہ **اور** اس جماعت سے تین شخص اسلام لاے حمزہ **اور** عباس **اور** صفیہ **وصل** اسامی موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - زید بن الحارثہ اور پسر اوسکا اسامہ **اور** ثوبان **اور** ابوکبشہ اور وہ بدر مین حاضر تھا جسدن کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے وفات پائی **اور** انسہ **اور** شقران اور بقولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے وارث ہوئے تھے

اپنی پدر سے اور بقولی اوسکو عبدالرحمن بن عوف سے خریدکیا اور رباح اور یسار اوسکو عرنیون نے مارا اور ابو رافع اوسکو عباس نے خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گذرانا تہا جسوقت کہ خبر اسلام عباس کی پہونچائی آنحضرت نے اوسکو آزاد کیا اور اوسکے نکاحین دیا سلمی کو کہ مولاۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی پس اوس سے ایک پسر پیدا ہوا عبداللہ نام کہ نویسندہ وحی امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کا تہا اور ابو موہبہ اور فضالہ اور اوسنے شام مین وفات پائی اور رافع اس جماعہ مذکورین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا اور زعم کہ اوسکو ابو رافع جذامی نے گذرانا تہا اور وہ مارا گیا غزوہ وادی القری مین اور رکرکرہ اور اوسکو ہودہ بن علی یمامی نے پیشکش بہیجا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا اور زید بلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور ابو رقیطی ہدیہ مقوقس سے اور رداقدیا ابو داقدا اور رشام اور ابو ضمیرہ وہ قینی سے تہا اور رورتنین اوسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام اور ابو عبید اور ابو سفینہ کہ پہلے غلام ام سلمہ کا تہا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی کہ جب تک زندہ رہے خدمت آنحضرت کرے کہا اگر شرط نکرتے تو بہی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکرتا مین اور رابو ہند اور رابخشہ کہ حدی کہتا تہا شتر ونکو اور ابو اماوہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ اس سے شمار کیے مین وصل جواری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیہ اور ام ضمیرا اور ریار یہ اور شیرین اور سلامۃ ان کہ برکہ اوسکا نام تہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کنار مین رکہا تہا۔ اور جمیلہ اسامی بنی قریضہ سے میمونہ بنت سعد اور رعقرہ اور رخولہ وغیرہما وصل اسامی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن مالک اور ربیعہ اور اسماء دختران حارثہ اور ربیعہ بن کعب اسلمی اور عبداللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذومخمر یا ذومخبر کہ برادرزادہ یا خواہرزادہ نجاشی کا تہا اور یکیرین شراخ لیثی اور ابو ذغفاری وصل اسامی نکاہبانون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کہ روز بدر حراست کی اور زکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمہ انصاری کہ روز احد دوبار حراست کی اور زبیر نے روز خندق اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القری مین اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس موقوف رکہا کہ کوئی نگاہبانی کرے وصل اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجانب بادشاہون روزگار کے عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کے بہیجا اور نجاشی لقب بادشاہ حبشہ ہی اور نام اوسکا اصحمہ تہا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عبری مین عطیہ ہی پس نگارنامۂ آنحضرت اپنی دونون انگون پر اور اترا تخت سے اور بیٹہا اور پر زمین کے اور سلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سال نہم مین پس آنحضرت نے

تا یابنده او پیاده سکے نا بخانه او اکی **او** دحیه کلبی کو بجانب بادشاه روم کے کہ نام اوسکا ہرقل تا پس ثابت ہوئی تردیک اوسکے
بنوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دلائل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر قوم اوسکی نے اوسکے ساتھ موافقت نکی اور بخوف
ازالۂ سلطنت کے اسلام نلایا **او** رعبد اللہ بن خذافہ کو طرف کسری بادشاہ فارس کے پس کسری نے پارہ پارہ کیا نامہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ پارہ پارہ کیجو سلطنت اوسکی پس عنقریب مرگیا **او**
حاطب بن ابی طنعہ کو بجانب مقوقس کے بھیجا اور مقوقس لقب اوس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور اسکندریہ اوسکے تصرف مین ہووے
پس نزدیک اسلام آیا اور ہدیہ بھیجا بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور شیرین اور اسپ سفید کہ دلدل نام تھا **او**ر
بقولی ہزار دینار اور بیس جامہ بھی **او** رعمرو بن العاص کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندا سے بادشاہان عمان کے پس وہ دونو
مسلمان ہوئے اور مانع نہ آئے عمرو کو رعیت سے اخذ زکوۃ مین اور امضائے قضا مین پس عمرو وہین رہا تا انکہ آنحضرت فی دخالت عاقبا
اور سلیط بن عمر کو طرف ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کی پس اوسنے اکرام سلیط کیا اور خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
کہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے ہو اور مین خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہون پس مجھے بعض تصرف امر خلافت مین
دو۔ پس آنحضرت نے قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا **او**ر شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کہ ایک
شہر ہے شام سے پس دیکیا نامہ آنحضرت کو اور کیا مین معہ لشکر اوس جہت کو روانہ ہوتا ہون بادشاہ روم نے اس ارادہ
سے منع کیا **او**ر مہاجر بن امیہ کو بجانب حارث حمیری کے یمن مین بھیجا **او**ر علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے
پس مسلمان ہوا **او**ر ابو موسی اشعری **او**ر معاذ بن جبل کو بجانب یمن پس مسلمان ہوئی رعیت یمن کی اور اوسکے سب بادشاہ
بغیر قتال کے **وصل** اسامی نویسندگان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے اربعہ **او**ر عامر بن **او**ر عبد اللہ بن ارقم
اور ابی بن کعب **او**ر ثابت بن قیس بن شماس **او**ر خالد بن سعید **او**ر حنظلہ بن ربیع **او**ر زید بن ثابت **او**ر معاویہ **او**ر مغیرہ
بن شعبہ **وصل** اسامی کتبا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ بزیادت عنایت مخصوص تھے۔ خلفاء اربعہ **او**ر
حمزہ **او**ر جعفر **او**ر ابو ذر **او**ر مقداد **او**ر سلمان **او**ر حذیفہ **او**ر عبد اللہ بن مسعود **او**ر عمار **او**ر بلال **وصل**
اسامی عشرہ مبشرہ۔ خلفای اربعہ **او**ر سعد بن ابی وقاص **او**ر زبیر بن العوام **او**ر عبد الرحمن بن عوف **او**ر طلحہ بن عبید اللہ **او**ر عبیدہ بن الجراح
اور سعید بن زید **وصل** دواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ افراس سے دس راس تھے اور اس جگہ اختلاف بھی ہے
سکب اور ادہم اوسکے برذون احد سواے تھے بیشانی اور قوایم اوسکے سفید تھے الا دست راست کہ برنگ بدن تھا اور اوسکو

فرہی مناسب اور ہموار ہی بدن تے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سابقت اوپر اوسکے فرماتے پس سبقت کرتے اور خوشوقت ہوتے **اور** مر تجزر وہی ہے کہ خزیمہ بن ثابت فی اوسکے حق مین گواہی دی **اور** لزاز ہدایای مقوقس ہی **اور** لحیف ہدیہ ربیعہ **او** طرب ہدیہ فروہ جذامی **اور** ورد ہدیہ تمیم داری **اور** ضریس - **او** ملاوح - **اور** سبجہ کہ اوسکو تاجران مین سے خریدا تہا **او** سبقت کی اوپر اوسکے تین بار پس دست مبارک اوپر مونہہ اوسکے پھیرا اور فرمایا انت الاجود یعنی نہین تو مگر دریا - اور بحر است کشادہ گام اور تیز رو کو کہین **اور** استر سے تین راس **ودلدل** ہدایای مقوقس سے اور وہ اول استر ہی کہ اسلام مین اوپر اوسکے سوار ہوئے **او** فضہ قبول فرمایا اوسکو ابوبکر صدیق رضی سے **اور** ایلیہ ہدیہ بادشاہ ایلہ سے **اور** سرکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تہا کہ اوسکو یعفور کہتی تے **اور** منقول نہین کچھ جنس گاوے سرکا آنحضرت مین **اور** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیر دار تہین عایہ مین اور وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کی اور یا یہ ہیجا طرف آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیر دار مواشی بن عقیل سے **اور** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ناقہ تہی قصوی نام کہ اوپر اوسکے ہجرت کی تہی اور جب وحی نازل ہوئے کوئی چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی الا قصوی کہین کہ غضبا اور جدعا بہی نام اوسکا ہی ایک بار ایکدن شتر اعرابی کی ساتہہ دوڑایا شتر نے سبقت کی اور یہ امر اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت نے فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے کہ کوئی چیز امور دنیا سے غالب نہ آوے الا ایکوقت اوسکو مغلوب کرے **اور** سرکا آنحضرت تین تنور اس برتہین **او** ایک برتی کہ شبیر نوشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص وہیا کی تہی **او** ایک خردس تا سفید رنگ **وصل** اسلحہ مین - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیر تہین از انجملہ ذوالفقار کہ غنائم بدر مین اموال بنی الحجاج سے ہاتہہ آئی تی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکہا گویا اوسکی ایک طرف مین شکست پڑی ہے اور تعبیر کی کہ مسلمانونکو ہزیمت رو دیوے اور وہ صورت روز احد متحقق ہوئی **او** تین شمشیرین اموال بنی قینقاع سے ہاتہہ مین لاے تے قلعی **او** تبار او رحتف اور منجملہ سیوف سے مجذم **اور** رسوب نہین **او** ایک اور سیف آپنی پدر سے میراث پائی تہی **او** عضب کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تہی **او** قضیب کہ وہ اول شمشیر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حمایل کیا **اور** پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزہ تے نام ایک کا مثنی اور تین باقی بنی قینقاع سے ہاتہہ آئی تے **او** ایک نیم نیزہ تہا کہ اوتا یا جاتا تہا روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیدین مین **او** ایک چوبک سرکج تہی بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کے کہ اوسکو عرجون کہتی تے **او** ایک عصائی بارک

کہ اوسکو ممشوق کہتے تھے اور جامہ کمانین اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اوسکے صورت کرگس بنائی تھی بخدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برسم ہدیہ آئی تھی آنحضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر اوسکے رکھے پس وہ صورت معدوم ہوئی - انس رضی اللہ عنہ نے کہا نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تھا اور درمیان نعل اور قبیعہ کے چند حلقہ سیم تھے اور قبیعہ ایک چیز ہے کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سے تیار کرین اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب باریک شمشیر کے سیم وغیرہ سے تیار کرین اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو زرہ تھین کہ اونکو سلاح بنی قینقاع سے تصرف مین لائے تھے ایک سعدیہ اور دوسری فضہ اور ایک زرہ تھی کہ اوسکو ذات الفضول کہتے تھے پہنا اوسکو روز حنین مین اور کہین کہ نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زرہ حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی وہ کہ اونہون نے روز قتل جالوت پہنی تھی - اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خود تھا کہ اوسکو ذوالسبوغ کہتے تھے اور ایک کمربند تھا ادیم سے اور اوسمین تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید تھا **وصل** اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی چھوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ ایک نوع ہے چادر یمن سے اور ازار یمانی اور دو جامہ صحاری اور ایک قمیص صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمینہ اور حمیضہ جادر علمدار اور ایک کلیم سفید اور چند کوفیہ وغیرہ بلند تین یا چار اور ایک لحاف رنگین لبورس اور پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک طرف تھا پرسم سے کہ اوسمین آئینہ اور شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکھتے تھے اور فراش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چرم سے تھا اور حشو اوسکا بجاے پنبہ لیف خرما تھا اور ایک قدح تھا کہ تین جگہ سے بصدائع سیم مضبوط کیا تھا اور ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آونکلان صفر سے کہ اوسمین حنا اور وسمہ کرتے تھے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو سر پر رکھتے تھے جسوقت کہ سر مبارک مین اثر حرارت پاتی تھے اور پیالہ تھا شیشہ سی اور ایک آونکلان صفر سے اور پیالہ تھا کلان اور پیمانہ تھا چہارم حصہ قفز کے کہ چہارم حصہ صاع کا تھا اور ایک انگشتری تھی سیم سے کہ نگین اوسکا بھی سیم ہی تھا اوپر اوسکے کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تھا اور بقولی نگین آہن سے تھا اور جائی وصل نگینہ ساتھ حلقہ سیم مضبوط کیا تھا اور بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دوموزہ سادہ ہدیہ بھیجا تھا پس آنحضرت نے پہنا اوسکو اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کلیم تھا سیاہ اور عمامہ کہ اوسکو سحاب کہتے تھے اور پیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تھے نماز جمعہ کے لیے سوائے اون دو جامون کے کہ سارا یام مین پہنتے تھے اور رومال تھا کہ روے مبارک بعد وضو خشک فرماتی تھے **وصل** کمال صوری آنحضرت کہ شاہد ہی ساتھ تحقیق علو مکان اونکے نزدیک بعد اتیانی کے منقسم ہی اوپر تین قسم کے **قسم اول** ذاتی ہے

اور قسم ثانی فعلی جیسا کہ نماز روزہ اور صدقہ اور امثال اوسکی قسم ثالث قولی قسم اول ذات شریف اور صورت جمیل اونکی ہے اور تیسری ذات شریف حضرت کی اجل ذوات اور اکمل و افضل و اطہر و انور اور صورت شریف احسن و اجمل و اجلی ذات صور کی اور علماء شکر اللہ سعیہم نے حلیہ شریف حضرت کا وہ جو اونکو پہنچا اور اونکے فہم مین آیا ضبط اوسکو کیا اور صفت بیان پر لکھا اور مقصود اوس سے تصور جمال اور مطالعہ کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اوسکو ملحوظ رکھنا اور مشق اور مراقبہ اوس کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ دائم وہ جمال جان فزا نظر مین رہے اور مفارقت نکرے اور یہہ اقرب طرق ہی واسطے حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت اوسکی اوپر طریق التمال دوام کے میسر نہو باری وقت صلوۃ اور سلام مین کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکھے واللہ ولی التوفیق اور قسم ثانی کہ فعلی ہے افعال زکیہ اور احوال مرضیہ حضرت کے ہین کہ معلوم اور ماثور ہین اور صحف اور دفاتر اوس سے مملو اور مشحون اور کافی ہے اس باب مین وہ رکل عالم اور اعمال و حسنات اوسکے میزان حضرت مین ہین اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاسیس فرمائین راہین ہدایت و ارشاد کی اور باہر لائے خلق کو ضلالت اور غوایت سے اور تشریع فرمائے احکام سنت اور روشن صلوۃ و صیام اور حلال و حرام کے وصل کیفیت تعلق مین بجناب معلی القاب اور عکوف اوپر باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانا چاہیے کہ جو دولت رکنا حضرت کو حق تبارک و تعالی نے تسلیم کیا قیامت مین اونکو خلق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہے اور عام کیا اونکو شفاعت کے لیے اور نہین ہے کسیکو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اوسکو ساتھ وسیلہ کے کہ مقام محمود ہے اور حقیقت مین نہین معنی وسیلہ کے مگر واسطہ وصول کا بمطلوب اور وہ شفاعت ہے اور یہ جو جانا اور پہچانا اس مقصد کو پس لازم پیروی جناب اور وقوف جناب کو اور تحقیق نہین جانتا اور پہچانتا طالب کسی چیز کو کہ لائق بحال اوسکے ہے مگر بواسطے شیخ مرشد کے راہ بتادے اوسکو یا بواسطہ جذب الٰہی کے کہ کشف کرے وہ اوپر اوسکے اور اگر شیخ میسر نہ آوے تو لازم پکڑے اہل اللہ کو اور جملہ طریق اہل اللہ کی چار چیزین ہین۔ ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اوسکا میل باسوے اللہ سے دنیا اور آخرت مین اور دوم اقبال علی اللہ بکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے اور سیوم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز مین کہ طلب کرے اون امور سے کہ متعلق ہین بمصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ترک ماسوے اللہ ہے نظراً و اعتقاداً و اعتماداً و علماً اور چہارم دوام ذکر خدا نظر بجلال و جمال اوسکے خواہ ذکر لسانی ہووے یا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی وہ بھی دو قسم ہے قسم اول۔ دوام استحضار اوس صورت بدیع المثال کو اور اگر ہی طالب کہ احیانا

بدیدار فایض الانوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام مین مشرف ہوا ہے پس استحضار کرے اوسی صورت کو کہ منام مین دیکھی ہے **اور** اگر ہرگز مشرف نہین ہوا صفات آنحضرت کو بعینہا یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر **اور** رہووے حال ذکر مین گویا کہ حضرت اوسکے روبرو حاضر ہین حالت حیات مین اور دیکھتا ہے حضرت کو مناسب باجلال وتعظیم وہیبت وحیا **اور** اگر نہو سکے اوس سے یہ صورت بصفت مذکورہ پس اگر گاہی بزیارت قبر شریف اور قبہ منیف کے مشرف ہوا ہو استحضار اوسکا کرے اپنی ذہن مین اور درود بھیجے گویا کہ استادہ ہے پاس قبر شریف کے باجلال وتعظیم یہانتک کہ مشاہدہ کرے روحانیت حضرت کو ظاہر وباہر **اور** اگر زیارت قبر شریف اور روضہ منیف بھی مستعد نہین ہوا پس دائم صلوۃ وسلام بھیجے اوپر حضرت کے اور تصور کرے کہ وہ سنتے ہین درود وسلام اوسکا پس لازم پکڑے اس طریق کو کہ اسمین بھی سعادت کبری اور مکانت نہ لقے واللہ الموفق والمعین **اور** قسم ثانی تعلق معنوی سے استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال وجلال کے اور منجلی باوصاف خداے کبیر متعال کی مشرف بنور ذات الٰہی کے آباد وازال مین محیط ساتہ کل کمال حقی وخلقی کے مستوعب ہر فضیلت وجود کو صورتاً اور معناً حقیقتاً اور حکماً عیناً وشہادۃً ظاہراً وباطناً **اور** اگر نہو سکے کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برزخ کلی ہین قائم حقایق وجود قدیم وحدیث مین پس وہی ہین حقیقت ہر ایک کی جہتین سے ذاتاً وصفاتاً اسلیے کہ وہ مخلوق ہین نور ذات سے جامع اسماء وصفات وافعال وآثار اوسکے کو حکماً وعیناً پس حسبوقت معلوم ہوئین طالب کو اشیاء مرقومۃ الذکر آسان ہووے استحضار کمال محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ ہے انشاء اللہ تعالے **تنبیہ** حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ظہور ہی ہر عالم مین لائق بحال اوس عالم کے پس نہین ظہور اوسکا عالم اجسام مین مثل ظہور اوسکے عالم ارواح مین - اس لیے کہ عالم اجسام مین تنگی ہے گنجایش نہین رکہتا اوس چیز کی کہ گنجایش رکہی عالم ارواح **اور** نہین ظہور حضرت کا عالم ارواح مین مانند ظہور اونکے عالم معنی اسلئے کہ عالم معنی الطف واوسع ہے عالم ارواح سے **اور** نہین ظہور آنحضرت کا ارض مین مثل ظہور اونکے سماء مین **اور** نہین ظہور اونکا سموات مین مانند ظہور اونکے یمین عرش سے **اور** نہین ظہور اونکا یمین عرش سے مثل ظہور اونکے عند اللہ فوق العرش کہ نہین وہان آکن اور نہ کیف پس ہر مقام مین اعلی ہوتا ہے اور اکمل اور اتم ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام انزل واسفل سے **اور** ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے یہانتک کہ منتہا ہے ہوتا ہے اوس محل مین استطاعت نہ کرے کہ دیکھے اوسکو کوئی انبیا اور اولیا سے **وصل** ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اوس صورت لطیف کا ساتہ معانی عزیزہ منیفہ کے اگرچہ تصور اور خیال اور تفکر کے ہووے ثمر ملوک کا اوپر جناب عزت کے اور موجب وصول کا بدرگاہ مرتبت

اوسکی کے ہے اور یہ بجہۃ اوسکی ہی کہ متصل متعلق بکرتی ہے خاطر اوسکے ساتھ جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس عاشق ہوتا ہے دل اوسکا اور پرصورت روحانیہ حضرت کی پس قریب ہوتا ہے اوسنے پس ہوتا ہے نزدیک اوسکی اور ساتھ اوسکے اور جب کہ ہوا یہ نتیجہ صلوۃ بزبان کا پس کیا ہوگا نتیجہ صلوۃ بقلب و روح اور سر کا اور نہین صلوۃ مگر قرب و اجتماع اور وصال و اقبال جیسا کہ وارد ہوا ہے لغت مین اور جو نتیجہ عمل ظاہری کا کہ بھیجنا صلوۃ کا اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ہوئے کہ قرب یکمان ہے جنت مین نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قرب ہے مقعد صدق مین نزدیک ملک مقتدر کے کہ وہان نہ این ہے اون کیف فافہم

فصل چوتھی بیان خلافت خلفاء راشدین اور اہل بیت وغیرہ مین بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت

ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت خاتم رسالت کے یہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہ کہے گا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین اوسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا مرے نہین بلکہ حق تعالی نے اونکو رفع سما فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسول افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے مگر ایک رسول اوسکے پہلے بھی رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم لوگ الٹے پاؤن پھر جاؤگے دین سے سب لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے مگر سعد بن عبادہ نے بیعت نہین کی بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اونکی پیروی کرنے سے تمام لوگون نے بیعت کی اور یہ حال ہوگیا کہ سب ہی بیعت پر متفق ہوگئے یہ بیعت درمیان عشرہ ربیع الاول سنہ ہجری نبوی مین واقع ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ بن ابی لہب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب اور یہ سب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ہوگئے لیکن بیعت کرنا علی مرتضی کا سنا ابوبکر صدیق کی روایت قاضی جمال الدین بن واصل مین آیا ہے اور بروایت زہری کے عایشہ صدیقہ سے خلاف اوسکے بیان بارہوین اور تیرہوین سال ہجری کا نیرہوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی اوسوقت ہرقل درمیان حمص تھا جب اوسکو خبر پہونچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کھا کر بھاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے مسلمانون کے درمیان مین گھر گئے اور جبکہ خالد بن الولید اور ابوعبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب انہون نے بصرہ کا قصد کیا اہل بصرہ نے بہت کروہ واسطے مقابلہ کے جمع کیے پہر آدمیون نے صلح کرلی اور صلح اس بات پر ٹہری کہ ہر راس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہون دیا کرین **وفات خلیفہ اول** واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبب موت مین اختلاف ہے کہتے ہین

کہ یہودیون نے برنج مین ملاکر زہر کھلایا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی چیز مین زہر ملاکر اونکو اور حارث بن کلدہ کو دونو کو دیا تھا حارث نے کہا کہ ہمنی زہر آلودہ کھانا کھایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ ایک برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون نے انتقال کیا - اور حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سرد روز مین غسل کیا بسبب اوس غسل کرنیکے بخار لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز کو بھی باہر نہ آئی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی کہ وہ نماز پڑہا دیا کرین اور خلافت بھی اونکے سپرد کی تھی بعد اذان شام کی وقت شب سہ شنبہ کو میان مغرب اور عشا کے ہفتہ اخیر جمادی الآخرین درمیان ۱۳ سنہ ہجری کے وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت اونکی دو برس تین مہینہ دس دن تھے اور عمر شریف ترسیٹھ برس کی اور اونکو بعد وفات کے اونکی زوجہ اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھائے گئے تھے اوس تابوت مین خلیفہ اول رکھی گئی اور حضرت عمر نے اونکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑہی اور بعد حفر قبر کے سراونکا دونو موندہون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرکے دفن کیا حلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش قد سبک چہرہ اور معرق الوجہ تھے یعنی عروق اونکے چہرہ کی نمودار رہتی تھین اور آنکھین غائر اور فک باہر کو اوٹھا ہوا اور ہندہائی انگشتان پر بال نہ تھی اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے اور اونکے فضائل مین بہت احادیث وارد ہین ایک اونمین سے وہ کہ خراج کیا ابن حصین نے کہا نہین پیدا ہوا ذریت آدمؑ مین بعد نبیین و مرسلین کے افضل ابوبکر سے رضی اللہ عنہ

بیان خلافت خلیفہ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عزی سے لوگون نے اوس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئی پس بعد خلافت حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑہا اور لوگونکو سنایا کہ اے لوگو قسم ہی خدا کی کہ میری نزدیک قوی تر ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف ترقوی سے وہ کہ حق اوسکا لیا جاوے - اور اول مین یہہ احکام اصدار فرمائی کہ خالد بن ولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو حبش اور شام کا سردار مقرر فرما کر روانہ کیا اور حضرت عمر کا اول نام امیر المومنین کہا گیا تھا اس لیے کہ حضرت ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتے تھے اونکو کہتے امیر المومنین نہین کہا یہہ خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس ابو عبیدہ بعد روانگی دمشق کے باب الجابیہ کی طرف اور ترے اور خالد جانب شرق باب توما پر اور عمرو بن العاص دوسرے طرف اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ششماہ کے رہا آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر ابو عبیدہ سے صلح کرلی اور دروازہ وا کردیا - ابو عبیدہ اونکو امن دیکر اندر گئی اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات حاصل ہوئی - پہر ابو عبیدہ نے خبر فتح دمشق حضرت عمرؓ کے تئین لکھنہ بھیجی واضح ہو کہ ملک

عراق بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین فتح ہوا **بیان سنہ چودہ ہجری** ماہ محرم سنہ چودہ ہجری مین خلیفہ دوم نے تعمیر بصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے لئے اس سال مین نشان کیے گئے اور بعض پندرہوین سال مین حکم بنا بصرہ کا ہوا اور اسی سال مین قحط پڑا خلیفہ اول نے وفات پائی عمر انکے ستانوین برس کی تھی مگر بعد انتقال خلیفہ اول کے انکا انتقال ہوا **بیان سنہ پندرہ** ہجری سال پانزدہم ہجری مین شہر حمص بعد حصار بدت طویلہ کی فتح ہوا اور بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتھ آیا بعد فتح اسکے رومیون نے صلح چاہی پر ابو عبیدہ اور باشندگان شہر زمین صلح ہو گئی جیسے باشندگان حمات سے اور اسیطرح باشندگان معرہ سے کہ زمانہ سابق مین اوسکو معرۃ الحمص کہتے تھے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور بمعرۃ النعمان انصاری ہے پر ابو عبیدہ مذکور نے لاذقیہ کو فتح کیا بزور شمشیر بعد آن جبلہ اور انطرطوس بعد ازان قنسرین جسے قنسرین بھی بولتے ہین اور خالد پہنچے اوسمین بہت روی پوشیدہ تھے اونسے خوب جنگ واقع ہوئی آخر الامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور فیما بین اہالی اس شہر کی صلح قرار پائی مثل صلح اہل حمص کے لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہان کے سکان سے کہا کہ صلح منظور الا آخر الامر ہم اس شہر کو ویران کرین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان حلب اور انطاکیہ اور منبج اور دلوک اور سرمین اور تیرین اور عزاز کو فتح کیا اور اطراف شام غالب آئی پر خالد نے مرعش کو فتح کیا اور وہان کے رہنے والونکو جلا وطن کر کے تمام شہرون کو ویران کیا۔ اور قلعۃ الحدث کو فتح کیا اسی سال مین اور بعضی کہین سولہوان سال تھا اور ہرقل مایوس ہو کر ملک شام سے قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تھوڑی دور جاکر پھر متوجہ بطرف شام ہوا پھر قیاریہ اور صبصطیہ کو فتح کیا اور اسی شہر مین حضرت یحیی بن ذکریا علیہما السلام کی قبر ہے اور تابلس اور لداور یافا یہ سب بلا فتح کیے اور بیت المقدس کا محاصرہ مدت دراز تک رہا آخر کار سکان بیت المقدس نے ابو عبیدہ سے کہا کہ مثل اہل شام ہمسے صلح کرو بشرطیکہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہم سے صلح کرین یہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکھ بھیجا چنانچہ خلیفہ ثانی نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو بجای اپنی مدینہ منورہ مین چھوڑکر آپ تشریف لائی اور بیت المقدس کو فتح کیا اور اسی سال مین حضرت عمر نے مشی اور دیوان مقرر کیا اور انعام و بخشش مسلمانون کے لیے ٹھہرائی قبل ازین کسیکو کچھ بخرمال غنیمت نہ ملتا تھا اور بعضی کہتے ہین یہ امر سنہ بیس ہجری مین مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پچیس ہزار اور جسکو قرابت قریبہ بجناب حضرت رسالت مآب تھی اوسکے لیے زیادہ مقرر کی بس اہل بدر کو پانچہزار اور اصحاب حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چار ہزار اور من بعد انکی تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو ایک ہزار اور جو اونکی پیچھے تھے اونکو بانسو پہ تین سو پہ ڈھائی سو پہ ڈیڑھ سو پہ سو تنخواہ انعامون کی مقرر ہوئی **بیان سنہ سولہ ہجری**

درمیان اس سال کے مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو یا قتل کیا اور سجاذ کہ ایک محل سفید تھا اوس کا محاصرہ کیا اور سعد بن وقاص اوسمین فروکش ہوئے اور محل کسرے کو مسجد جامع بناکر نماز پنجگانہ مین شروع کردین اور جس قدر مال کہ قسم سیم وزر اور ظروف اور لباس سے ہاتھ آیا اوسکو ضبط کیا کہ تفصیل اوسکی مین طوالت ہے اور اسی سال مین جبلۃ بن الیہم غسانی کہ جسکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس بشان وشوکت وحشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو تشریف لیگئی اور جبلہ نے بھی حضرت کے ساتھ حج کیا اتفاقا اثنائے طواف مین کہ جبلہ کر رہا تھا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کہ ملبوس بہ لگ کر نکلا جبلہ نے اوسکو ایک گھونسا ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹھ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرت نے اوسکی طلبی فرماکر کہا کہ قصاص دے یا درگزرنہ وہ بھی ایک گھونسا ایسا ہے مارے گا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام نے دونو کو مساوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجھی یہ خیال تھا کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہوجاویگی زمانہ جاہلیت سے حضرت نے فرمایا اس خیال کو دلسے دور کر جبلہ نے کہا مین نصارا ہوجاتا ہون حضرت نے فرمایا مین تیرا سر تن سے جدا کردونگا جبلہ نے کہا آجکی رات مجھے مہلت ہو چنانچہ جب رات ہوئی جبلہ اپنے جاہ وحشم شام مین چلا گیا اور وہانسے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر نصرانی آدمی اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے اور تنصر اختیار کیا بیان سنہ سترہ ہجری کا درمیان اس سال کے شہر کوفہ موسس اور مخطط ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ نے مقیم ہوکر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جنہون نے اوسکی بیعت نکی تھی اونکے خاندان بیچکر اوسکی قیمت بیت المال مین داخل کی اور ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ شکم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تھین نکاح کیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقا وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے تھی چار شخصون نے دیکھا کہ جماع کر رہا ہے بہرحال کیفیت اوس کا حضرت عمر کو لکھ بھیجا حضرت نے اوسے عہدہ سے معزول فرماکر ابو موسی اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا

ذکر سنہ اٹھارہ ہجری اور اس سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہورہا تھا اور امرا کیا فارس سے تھا بعد وقوع قصہ دراز کہ اوسکے لکھنے مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکے لیئے دو ہزار دینار مقرر فرمائے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ منورہ اور حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو اپنی ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا ادا کی اور برکت دعائے حضرت عباس کے خوب بارش ہوئی اور اسی سال مین ایک وبا کہ جسکو طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوئی چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح کہ جنکا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح الفہری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہین فوت ہوئے بعد ازان معاذ بن جبل انصاری

اور عمرو بن العاص — الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اوس وبا مین تہیہ ہوئے اور یہہ ہوائے وبائی ایک مہینہ کامل ہی پر رہی مدینہ مین بھی یہہ وبا پہیل گئی اور اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لیگئی اور جو لوگ کہ وہان مرگئی تہے اونکی میراث تقسیم فرماکر ماہ ذیقعدہ مین مراجعت فرمائی **ذکر سنہ اونیس اور بیس** ۱۹ ۲۰ ہجری درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ اور برقہ عمرو بن العاص اور زبیر بن العوام کے فتح ہوا اور سنہ بیس مین بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور رباب صغیر کی تردیک مدفون ہوئے **ذکر سنہ اکیس** ۲۱ **ہجری** اس سال مین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی کہ اونکے ساتھ ڈیڑہ لاکھہ آدمی تہا اور سپہ سالار اونکا فیروزان بہہ دو نوبت جنگہائے شدید وصعب کے مسلمانون نے عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بہاگ گیا اور اسی سال مین دینور اور ہمیرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوے اور اسی سال مین خالد بن الولید نے وفات پائی لیکن مدفون ہونے مین اختلاف ہی بعض کے تردیک حمص اور بعض کے تردیک مدینہ مین **ذکر سنہ بائیس** ۲۲ **ہجری** اس سال مین آذربائیجان اور ری اور جرجان اور قزوین اور دیلمان اور طبرستان یہہ سب بلاد فتح ہوئی اور عمرو بن العاص شہر برقہ پر گئے وہان کے باشندون نے خراج دینے پر صلح کرلی پہر بجانب طرابلس جاکر اونکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور احنف بن قیس نے اوپر ملک خراسان کی جنگ کی اور بزور جرداڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئی اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک بخارا سے ہین اور کتب اونکی ایامنہ ہی فوت ہوئے یہہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہے **ذکر وفات خلیفۂ دوم سنہ تیئیس** ۲۳ **ہجری** واضح ہو کہ درمیان اسی سال کی ابولولو نے کہ جسکو فیروز بہی کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان تمام تر خنجر پہلو مین زیر ناف خنجر مارا یہہ واقعہ چہٹی تاریخ ماہ ذیحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی اور یک شنبہ کو مدفون ہوئے اونہون نے کل دس برس اور چہہ مہینہ آٹھہ دن خلافت کی قبر اونکے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات باب خلافت مین یہہ ارشاد کرگئی تہے کہ حضرت علی مرتضی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم جس سے راضی ہون وہ امیر المومنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبدالرحمن بن عوف سے درباب خلافت کہا اونہون نے انکار کیا **حلیہ** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس پر بال نہ تہے عمر شریف پچپن سال اور بقول بعض ساٹھہ اور بعض کے نزدیک تریسٹہ برس کی تہی **اور فضیلت و زہد والصاف** اور شفقت مین مسلمانون پر تفوق رکہتے تہے اور فضائل اونکے شمار سے خارج ہین **ذکر سنہ چوبیس** ۲۴ **ہجری** درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل مشورت مثل علی مرتضی اور حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بہت گفتگو اس باب مین تین روز تک

رہے آخر عرش تنگ ہو کر یہ تجویز کی کہ جسکو عبد الرحمن خلیفہ مقرر کردین سب اوسکی اطاعت کرین یہ حال سنکر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس پاس تشریف لیگئے اور صلاح فرمائی اونہون نے فرمایا کہ مین تمہارے مقدمہ مین دست انداز نہین ہوتا بیٹے اول نہ کہا تہا کہ اس امر مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلو کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کی کس سے متعلق رہیگا تمنی انکار کیا۔ الغرض عبد الرحمن نے روبرو سب اہل مشورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہوکر علی مرتضی کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور عہد کو صادق جانکر اوسکی کتاب اور اوسکے حبیب کی سنت پر عمل کریا اور دونو خلفا کی طریق پر چلنا علی مرتضی نے جواب دیا کہ مجکو یہی امید ہے کہ حسب علم اور طاقت اپنی کی اقتدا اقتفا کتاب و سنت کا کرونگا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اونسے بھی یہی کہا جو حضرت علی مرتضی سے کہا تہا اور دست مبارک حضرت عثمان کا پکڑکر کہا کہ اے خدا اے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ بیٹے بابا پنا اور پگردن عثمان کے رکھدیا یہہ کہکر بیعت کرلی اس امر سے حضرت مرتضی علی کو نسبت بہ عبد الرحمن کو نہ تکدر حاصل ہوا۔ یہہ حال دیکھکر مقداد بن الاسود نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ تمنی دینی حق علی مرتضی مین دا ہنہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہت سعی اور کوشش اس باب مین کی تجھسے کیا کہون مقداد نے کہا مجھے بہت تعجب ہے قریش سے کہ اونہون نے ایسی شخص کو منظور نکیا میرے نزدیک کوئی مردان سے بہتر علم اور عدل مین نہین ہے عبد الرحمن نے کہا ای مقداد خدا سے ڈر مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہوجاوے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اقارب اور رشتہ دار ملکون پر مسلط کیے اوسوقت عبد الرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تمہارے کام ہین اونہون نے کہا مجھے یہہ معلوم اور خیال نہ تہا۔ چنانچہ عبد الرحمن نے جدائی حضرت عثمان مین انتقال کیا **ذکر خلافت خلیفہ سوم واضح ہو** کہ تاریخ تیسری محرم ۲۴ سنہ ہجری مین حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے لوگون نے بیعت کی اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان منبر پر آئے اور خطبہ بلیغ ادا فرمایا بعد انان منبر سے اوترے اور جو لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ کی زمانہ مین حاکم تہے اونہین کو برس دن تک مقرر رکہا پھر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تہا معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو اونکی جگہہ مقرر کیا بعد چند اونکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بہائی تہا اور زاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تہے حاکم کوفہ کیا **ذکر سنہ پچیس ہجری** اور اس سال مین ابو ذر غفاری نے کہ صحابی تہے وفات پائی **ذکر سنہ چھبیس ہجری** اور اس سال مین حضرت عثمان نے عمر بن العاص کو مصر سے معزول کرکے اونکی جگہہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا **ذکر سنہ ستائیس اور سنہ اٹھائیس ہجری** اور اس سال مین حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اجازت لڑنی کی سمندر مین جاکر جہاد کی تہی اوسوقت معاویہ نے ایک لشکر جریدہ قبرس کی طرف روانہ کیا اور عبد اللہ بن سعد بہی مصر سے وہان جا پہونچے دونون سے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے جنگ کی آخر الامر سات ہزار دینار

سالانہ بطور جزیہ مقرر ہوگیا اور صلح قرار پائی **ذکر سنہ ۲۹ انتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موسی اشعری کو حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ بن عامر کو بجاے اونکے نصب کیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ اوسنے حالت سکر مین نماز فجر پڑہائی تہی **ذکر سنہ تیس ۳۰ ہجری** اس سال مین عثمان رضی اللہ عنہ کو یہہ معلوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگون مین اختلاف ہو رہا ہی اہل عراق یہہ کہتی ہین کہ ہمارا قرآن صحیح ہی بہ نسبت اہل شام کو کیونکہ ہمکو ابو موسی اشعری کی قرآن سے نقل حاصل ہوئی ہی اور اہل شام یہہ کہتی ہین کہ ہمارا قرآن سب سے صحیح ہی کیونکہ ہمکو مقداد بن الاسود سے پہنچا ہی اسیطرح اور اطراف مین بہی اختلاف واقع تہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورہ کیا آخرالامر یہہ مقرر ہوا کہ خود قرآن کہ بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکہا گیا ہے اور بخانۂ حفصہ موجود ہے وہان سے لیکر شہرت دیجیاوے جمیع نسخ قرآن شریف سوائی اوسکے احراق کردیے جاوین چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا اور اوس کلام اللہ سے نقول لیکر اوراونٹ بہروا کر بلاد و امصار مین جابجا روانہ کیے۔ اور کاتب یہہ لوگ تہی۔ زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر۔ اور سعد بن العاص۔ عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی **ذکر سنہ ۳۱ اکتیس ہجری** اس سال مین یزدجرد بن شہریار بن پرویز آخر بن بادشاہان ملک فارس کا تہا ہلاک ہوا اور اوسکے سبب ہلاک مین اختلاف ہے اور اسی سال مین اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی اور ابوسفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال مین وفات پائی **ذکر سنہ بتیس ۳۲ ہجری** درمیان اس سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان تہا مدینہ منورہ مین سے تہی وفات پائی **ذکر سنہ تینتیس ۳۳ ہجری** اس سال مین ایک گروہ کوفہ کے نے یہہ کام کرنے شروع کیے کہ حضرت عثمان نے اکثر اقارب سے اوپر لوگون کے عامل فرمائی ہین حالانکہ اونکو لیاقت حکومت نہین ہے چنانچہ یہہ خبر سعید بن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکہہ بہیجی اونہون نے حکم کیا کہ جو لوگ یہہ بات کہتی ہین اونکو معاویہ کی پاس ملک شام کی طرف روانہ کردو جب وہ معاویہ بن سفیان کے پاس گئے اوسنے بہت سا بہ تہا کیا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا اسمین کوئی فتنہ برپا ہو جاوے اونہون نے دوڑکر قریش معاویہ ازراہ بی ادبی پکڑلی اوسنے اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع دی عثمان نے لکہہ بہیجا کہ ان سبکو سعید بن العاص کے پاس روانہ کردو اون لوگون نے وہان جاکر بہی وہی کلام بے باکانہ شروع کیے اور اہل کوفہ بہی اون لوگون کے ہمراہ ہوگئے **ذکر سنہ چونتیس ۳۴ ہجری** اس سال مین سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کما حقہ اونکے ساتہہ اہل کوفہ نے کیا تہا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے ہین کہ ابو موسی اشعری ہمارا امیر و حاکم مقرر ہوا اور درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود نے ہوا اعمر اوسکی تہی **ذکر وفات خلیفہ سوم سنہ پینتیس ۳۵ ہجری** درمیان اس سال کے ایک جماعت ملک مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی اور بقول بعضی سات سو کی اور بعضے پانسو بیان کرتے ہین اور علی ہذا القیاس ایک گروہ کثیر سے

اور ایک بصرہ سے آئی مصر والون کی یہہ خواہش تہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہوون اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اور بصرہ والی چاہتے تہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیوین یہہ خواہشین لیکر مدینہ مین داخل ہوئے جبکہ روز جمعہ ہوا اور حضرت عثمان نماز جمعہ کے لیے گہر سے باہر آئے اور نماز بجماعت ادا فرمائی بعد ادائے نماز منبر پر جاکر خطبہ پڑہا اور ادن گروہون سے جو اطراف سے آئے تہے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بہی واقف ہین کہ تمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنفرین فرمائی ہے یہہ سنتے ہی اون لوگون نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا اور لوگون پر سنگ باری شروع کی حضرت عثمان رضہ کو لوگون نے مسجد سے گہر پہنچایا اسلیے کہ اونکے اسی ہنگامہ مین ایک پتہر لگ گیا تہا اور پر منبر کے کہ اوس سے بیہوش ہوکر گر پڑے تہے جب یہہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کی اوسی کہ بہیجا کہ تم یہانسے چلے جاؤ چنانچہ وہ چلے گئے اور باشندگان مدینہ سب اپنی اپنی گرونین بیٹہ رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنی گہر مین محصور رہے بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ مروان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجیے اور عبداللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول کردو حضرت عثمان نے قبول کیا اور حضرت علی رضہ نے لوگون کو سمجہا کر بہیجدیا اور وہ بات رفع دفع ہوگئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کے ساتہہ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا کیا یہہ لوگ مدینہ سے نکلے تہے کہ راہ مین تہی کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آتا دیکہا اور وہ اونسے راہ مین ملا اور انہون نے پوچہا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا کہ مصر کو حاکم انہون نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اوسنے جواب دیا کہ یہہ نہین ہین دوسرے حاکم پاس جاتا ہون جو ابن سرح ہے یہہ سنکر اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اوس پاس ایک نامہ نکلا کہ اوسپر حضرت عثمان کی مہر تہی اور یہہ لکہا تہا کہ جسوقت محمد بن ابی بکر مع اپنی ہمراہیون کی تیرے پاس پہنچے درکنار کہی کہ تو معزول ہے قبول نکرنا اور کسی حیلہ سے اوسکو مار ڈالنا اور اوس ناقہ جو یہہ ہمراہ لایا ہے کچہہ عمل نکرنا پس یہہ نامہ دیکہتے ہے محمد بن ابی بکر نے مع مہاجرین اور انصار کے یکجانب مدینہ مراجعت کی اور سب اصحاب کو جمع کیا اور نامہ دکہایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسکا حال پوچہا اونہون نے کہا واقعی مہر تو میری ثبت ہے اور خط بہی میرے کاتب کا ہے لیکن مینے نہین لکہوایا اور اس امر پر قسم کہائی اوسوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کردو عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان مین ایا فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اور سعی اور کوشش اوسکے قتل مین کرنے لگے حسن بن علی اور عبداللہ بن زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے بہیجا اندر جانے نہدیا اور منع کیا حتی کہ حضرت امام حسن رض مجروح ہوئے آخرکار وہ لوگ دیوار پر چڑہ گئی اور ہمسایہ کے گہر مین سے عثمان رضی اللہ عنہ کی گہر مین جاکر اونکو شہید کیا اونمین محمد بن ابی بکر

بھی شریک تھا اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے اور تلاوت قرآن میں مشغول تھے یہ واقعہ جانکاہ اٹھارویں ذیحجہ ۳۵ھ ہجری میں واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر انکی میں اختلاف ہی بعضے پچہتر برس اور بعضے بیاسی اور بعضے نوے کہتے ہیں اور بعضے سوا سے اسکے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں اور جنازہ شریف بسبب مخالفت اون لوگوں کی تین روز تک دفن نہیں ہوا بعد ازاں علی مرتضیٰ رضؓ نے فرمایا کہ انکو دفن کرو وہ حلیہ اونکا میانہ قد خوب صورت داغ چیچک کی بڑے بڑے روی مبارک کی اوپر گندم گوں مقدم الرأس بال نہ تھے اور ریش مبارک کترواتے تھے اور دو بیٹیوں حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تزویج فرمائی تھی اس لیے اونکو ذوالنورین کہتے ہیں اور کاتب اونکا مروان بن الحکم بن العاص پسر عم اونکا تھا اور قاضی زید بن ثابت اور فضائل اونکے بہت ہیں اونمیں سے ایک یہ کہ جیش العسرت کے لیے بہت شتر مال کے دیئے تھے اور جب مجاہدین غزوہ تبوک میں بہت گرسنہ تھے اور سوقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر موافق گذارہ لشکر کے خرید کر کر اونچھروں پر بار کر کے بھیجا تھا جب وہ سامان بخدمت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا اوسوقت حضرت نے دست مبارک بلند فرما کر یہ دعا فرمائی کہ بارخدایا میں راضی ہوا عثمان سے تو بھی راضی ہو اوس سے اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمان کے باب فتنہ اور فساد وا ہو گیا ذکر خلافت علیہ چہارم واقع ہوا نام باپ ابوطالب پدر علی کرم اللہ وجہہ کا عبد مناف تھا اور یہ بمعنی عبید الطالب کے ہیں یہ رسول مقبول کے چچا زاد بھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہیں پس علی مرتضیٰ رضؓ ماں کی طرف سے بھی ہاشمی ہیں اور باپ کی طرف سے بھی جس روز کہ حضرت عثمان رضؓ مقتول ہوئے اوسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے بیعت کرلی مگر کیفیت بیعت میں اختلاف ہے بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہو کر جن میں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاس آئے اور استفسار کیا کہ اب کسکو خلیفہ مقرر کریں جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجھسے کچھ نہ پوچھو کچھ حاجت نہیں جسکو تم اختیار کرو میں بھی اوس سے راضی ہوں سب نے عرض کی کہ ہم سوا ہی آپ کی کسیکو اختیار نہیں کرتے اس امر میں بہت سی تکرار رہی سب نے کہا آپ ہمارے تردیک احق اور اقدم ہیں اور طلحہ بن عبداللہ نے اول جناب امیر المومنین سے بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتھ طلحہ کا جنگ احد میں جاتا رہا تھا حبیب بن ذویب نے یہ حال دیکھکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ امر بیعت تمام ہوتا نہیں معلوم ہوتا بعد ازاں زبیر نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت سے راضی ہو فبہا والا میں بیعت سے راضی اور موجود ہوں دونوں نے کہا کہ نہیں ہم ہی تمسی بیعت کرتی ہیں اور بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد از بیعت دونوں نے یہ اظہار کیا کہ ہمنے بخوف جان اپنی کی بیعت کی تھی پھر دونو بعد چار مہینے کی بیعت سے مکہ کو چلے گئے اور سعد بن ابی وقاص

اور عبداللہ بن عمر اور انصار نے بھی بیعت نہ اختیار کی۔ اور سعید بن زید۔ اور عبداللہ بن سلام۔ اور صہیب بن سنان۔ اور اسامہ بن زید اور قدامہ بن مظعون۔ اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا۔ اور حسان بن ثابت۔ اور کعب بن مالک۔ اور سلمہ بن مخلد۔ اور ابو سعید عذری اور نعمان بن بشیر۔ اور محمد بن مسلمہ۔ اور فضالہ بن عبید۔ اور کعب بن عجرہ۔ اور زید بن ثابت ان لوگوں نے بیعت قبول کی اور بوقت مقتول ہونے حضرت عثمان کے ابن عباس مکہ میں تشریف رکھتے تھے پھر مدینہ میں تشریف لائے اور حضرت علی مرتضیٰ کے پاس جب گئے تو مغیرہ بن شعبہ کو اوسکے پاس سے نکلتے دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ پہلے تو اوسنے یہ مشورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمان کو بالفعل معزول کرنا مناسب نہیں اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں جب تک کہ بیعت نہ کرلیں اور امر خلافت مستقر اور مستحکم نہ ہو جاوے پھر اسنے انکار کیا تھا آج آکر یہ کہا کہ جو آپ کی رائے عالی میں آوے وہ کیجئے میری بھی وہی رائے ہے ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے تو آپکو اوسنے نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اوسکے خلاف بری مصلحت دی مجکو خوف ہی کہ مبادا اہل شام نہ پھر جاویں اور طلحہ اور زبیر کی طرف سے بھی مجھے اطمینان نہیں میرے نزدیک یہ مصلحت ہے کہ معاویہ کو ابھی آپ موقوف اور معزول حکومت شام سے نہ فرماویں کیونکہ اگر اوسنے آپ کی بیعت قبول کرلی تو پھر ہر ایک کا معزول اور موقوف کردینا کچھ کام نہیں رکھتا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی وہ بدون ذالقہ تلوار بازی نہ آویگا اوسوقت حضرت ابن عباس نے کہا کہ یا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہیں صاحب رای نہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہوکر کہا کہ تمکو ان باتوں سے کیا کام ابن عباس کہتے ہیں اوسوقت میں یہ کہا کہ جو حضرت کو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے تو تابع مرضی حضرت کے ہیں اور مغیرہ مدینہ سے نکلکر مکہ میں چلے گئے **ذکر سنہ چھتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل و حاکم مقرر کرکے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے۔ اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عمار بن شہاب کو کہ مہاجرین سے تھے کوفہ کا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا اور عبداللہ بن عباس کو ملک یمن کا صوبہ دار کیا اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرماکر روانہ کیا جب یہ شخص تبوک پہنچا وہاں اوس سے چند سوار عرب کے ملے اور پوچھا تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ امیر شام اونہوں نے کہا اگر تجھی سوائے حضرت عثمان کے کسی اور نے بھیجا ہے تو اولٹا پھر جا اوسنے کہا کیا تم حال عثمان رضی اللہ عنہ سے مطلع نہیں ہو کہا کہ ہاں ہم سن چکے ہیں سہیل یہ حال سنکر راہ سے لٹا پھرا آیا اور قیس بن سعد والی مصر ہوگیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ میں پہنچا ایک فرقہ نے اوسکی اطاعت منظور کی اور دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کوفہ کی راہ میں طلحہ بن خویلد الاسدی نے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کے خون کا بدلا لینا چاہتے ہیں وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں مراجعت کرآیا اور ولید کوفہ اول سے ابو موسیٰ اشعری تھا اور عبداللہ جب یمن میں پہنچا وہاں کا

عامل یعلی بن منبہ تمام زر محصولہ و موجودہ لیکر بجانب مکہ روانہ ہوا۔ اور حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب زر اوسکے حوالہ کردیا **بیان حضرت عایشہ و طلحہ و زبیر کی جانیکا بجانب بصرہ** جب حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمان نے شربت شہادت چکھا یہ امر اونپر دشوار گذرا اور طالب قصاص ہوئین اور طلحہ اور زبیر اور عبداللہ بن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ سے معاون و معاضد عایشہ صدیقہ رضے اللہ عنہا کی ہوئی اور ایک لشکر عظیم متجمع ہوگیا بعد از مشاورت یہ قرار پایا کہ بجانب بصرہ جاکر اپنا تسلط کرلینا چاہیے اور معاویہ ملک شام مین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے سمجھ لیگا اتفاقاً اس اثنا مین عبداللہ بن عمر بھی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین وارد ہوئی اونسے یہ لوگ طالب بیعت اپنی ہوئی اونہون نے ابا کیا وہ سب جماعت صحابہ ہمراہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوے اور یعلی بن منبہ نے عایشہ صدیقہ کو ایک شتر کسوہ دینار کو خریدکیا تھا مذکر گذرا نا اور بقول بعضے اشتی کا خریدا تھا اور اسکو عسکر کہتے تھے **بیان مجمل جنگ جمل کا** واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کی ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ساتھ ہوئے اور ایک جماعت حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کے اور نصف جمادی الاخرین بمقام خریبہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے زبیر کو کہلا بھیجا کہ مجھسے کچھ کہنا ہی الغرض جسوقت زبیر مقابلہ مین آئی علی مرتضی نے یاد دلایا کہ ایک روز تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان غنم کے گئے تھے اور پیغمبر خدا نے مجکو دیکھکر تبسم فرمایا تھا تمنے باعث پوچھا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے زبیر اسمین کچھ بات ضحک کی نہین تم علی سے محبت رکھتا اوسوقت تمنے کہا تھا مین اونسے محبت رکھتا ہون آنحضرت نے فرمایا کہ نہین تم اونسے مقابلہ کروگی تمنے کہا تھا کہ کیونکر ہوسکتا زبیر یہہ بات سنکر یہہ بات کہنی لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین تمسے ہرگز نہین لڑیگا اسلیے کہ مجھے حدیث حضرت کی یاد آگئی زبیر کے بیٹے نے کہا کہ درباب نہ لڑنے کی حضرت علی سے جو تمنے قسم کھائی ہے اوسکا کفارہ ادا کردو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی غلام مکحول کو آزاد کیا جنگ کے لیے اور جانبین سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عایشہ رضہ اوس شتر پر کہ جسکا عسکر نام سوار تھین آخر الامر حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی اور مروان بن الحکم نے طلحہ رضہ کی ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوے اور بہت سے اوس جنگ مین شہید ہوے اوسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کر ڈالو چنانچہ ایک شخص نے اوسی ایسا ضربہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عایشہ رضی اللہ عنہا اپنی ہودج مین تا شب یہین رہین آخر محمد بن ابی بکر برادر عایشہ صدیقہ نے اونکو بصرہ مین مکان عبداللہ بن خلف مین اوتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشون کو ملاحظہ کیا اور نماز جنازہ پڑہ کر اونکو دفن کیا اور زبیر رضہ جنگ جمل سے بارادہ مدینہ منورہ جاتی تھے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹھا تھا لوگون نے اوس سے کہا کہ یہہ زبیر آتے ہین احنف نے کہا کہ دو لشکرون کو مقابلہ کرو اگر آپ چلے آئے عمیر بن جرموز المجاشعی نے جب اوس سے

یہ کلام سنا دہاں سے اوٹھکر زبیر رضی کے متعاقب ہوا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین پہنچے وہان اونکو سوتا پاکر اور سر مبارک اونکا بدن سے کاٹ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین لے گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے۔ ازان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم مدینہ مین جاکر اپنے گھر مین بیٹھو چنانچہ وہ ماہ رجب اسی سال مین تشریف لیگئین اور بہت لوگون نے اونکی متابعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بسبب احتیاج اونکی لیے مہیا کرکے حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جاکر اونکو پہنچا دو چنانچہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لے گئین اور اوس سال کا حج ادا فرماکر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول کہ تعداد مقتولین جنگ جمل فریقین سے دس ہزار مرد تھی۔ بعدازان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئے اور وہان کا انتظام فرماکر بہر تمام عراق و یمن و خراسان وغیرہ کا سرانجام کیا اور جریر بن عبداللہ بجلی کو بطرف شام باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرار بیعت کروالی اور یہ کہی کہ سب بیعت مین سب مہاجرین و انصار داخل ہوچکی ہین تم بھی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کرنے مین آخیر و دیکھی اوس اثنا مین عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکھا کہ سب اہل شام اوپر اخذ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متفق ہین عمرو نے اون لوگون سے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہوکر علی مرتضی سے جنگ کرین لیکن باین شرط کہ جب تمہاری فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کرنا اوسنے منظور کیا چنانچہ اوسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ سے قیس بن سعد عبادہ متولی مصر تھا ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت نہ اختیار کی تھی اور جدا ایک پہ مین قریب مصر کے جسکو خربتا کہتے ہین جا رہی تھی اور قیس سے نہ ملی تھی اور قیس نے بھی بنا بر مصلحت وقت کچھ اونسے تعرض نکیا تھا ہرچند معاویہ نے بہت خطوط بھیجے اور چاہا کہ قیس مجھسے متفق ہوجاوے اوسنے قبول و منظور کیا تب تنگ ہوکر قیس کی طرف سے ایک خط جعلی بنا کر روبرو اوسکے پڑا اور آگاہ کیا کہ قیس مجھسے متفق ہے چنانچہ اسی واسطے اون لوگون سے جو اوسکی فرمان بردار نہ تھی خارج ہوکر خربتا مین جا رہی ہین کچھ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہ خبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرماکر بھیجدیا اوسکے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر مصر مین گئے اوسوقت قیس نے اونکو یہ وصیت کی کہ اہل مصر سے تم ہرگز تعرض نہ ہونا اور نہ ہونے نہ دینا اور ایک قاصد کی زبانی اہل خربتا کو پیغام بھیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے خارج ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے مگر چھ ماہ کی مہلت دو تاکہ دیکھین کہ انجام کار کیا ہوتا ہے محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا [illegible] ہجری واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے [illegible] کہ لشکر صفین مین شریک تھی اور [illegible] گذر گیا کہ جنگ ہوتی رہی [illegible] کچھ قرار نہ پایا آخر الامر

ابتداے ماہ صفر مین جنگ شروع ہوئی کہتے ہین کہ نوے لڑائیان صفین مین واقع ہوئین اور ایک سو دس روز جانبین کا قیام اوس جگہ رہا اور شام کی طرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق کے پچیس ہزار شہید ہوئے کہ جنمین پچیس آدمی جنگ بدر کی تھی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی یار دلسوز تاکید یہ فرمایا کہ جب تک طرف ثانی سبقت بجنگ نکرین تم ہرگز ابتدا بجنگ نکرنا اور مفرور کو قتل نکرنا اور اوسکے اسباب اور اموال سے مزاحم نہوتا اور کسیکا ستر وا نکرنا۔ الغرض عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر انکی نوے برس کے اور ہاتہ مین رعشہ اور بآواز بلند یہ کہتے تھے کہ ہم تمسے علی تاویل القرآن محاربہ کرتے ہین کہ باوجود ادعاے اسلام کے خلافت علی مرتضیٰ سے اختلاف و انحراف کرتی ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہوئے۔ اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ بین وارد ہوا ہی کہ رسول خدا صلعم نے عمار کے حق مین ارشاد فرمایا تہا کہ تو ایک فرقہ باغیہ سے حرب کریگا کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اوسنے ایک نیزہ مارا کہ اوسکی صدمہ سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر اونکا تن سے کاٹ لیا اور دونو مخاصمت کرتے ہوئے عمرو معاویہ پاس آئے لطلب انعام معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونو جہنمی ہو۔ اور عمرو نے کہا کہ مین اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب ہوتا۔ پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اوسوقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد جرار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہوگئین اور باواز بلند معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچہ فائدہ مترتب نہین آؤ ہم تم باہم لڑین عمرو نے معاویہ سے کہا کہ علی نے بات تو انصاف کی کہتے ہین کہا خاک انصاف ہے مین خوب جانتا ہون کہ جو کوئی اونسے لڑا ہے وہ کبہی فتح مند نہین ہوا۔ عمرو نے کہا کہ پہر لڑائی چہوڑے ہی نہین بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضیٰ کی طرف کی مبارز غالب آئی اوسوقت کلام مجید نیزون پر کیا کہ باواز بلند کہا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان ہی اوسوقت اہل عراق نے علی مرتضیٰ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ آیہ قرآن کو نہین مانتے حضرت علی نے جواب مین ارشاد کیا کہ تم اپنی حق و صدق پر معاندین و مخالفین سے محاربہ کیے جاؤ کہ یہ لوگ دیندار نہین اور نہ صاحب قرآن مین انکو خوب جانتا ہون تمہارے خدع اور فریب کے لیے قرآن نیزون پر بلند کیے ہین جب مسعود بن فدکی تمیمی اور زید بن حسین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ مین موجود تہے اور انکا لقب قاری مقرر ہوا اونہون نے یہ بات کہی کہ یا علی قرآن کو ماننا اور مسلم رکہنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اوسوقت ایا اور انکار خوب نہین ورنہ ہم آپکو سپرد مخالفین کردینگے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمہین میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین منظور تو جو تمہاری راے مین آوے وہ بات کرو اونہون نے کہا کہ حضرت کسیکو بہیجکر اشتر کو بلوالیوین چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر نہ آیا اور کہا کہ یہ ساعت یہان سے حرکت و جنبش کی نہین پس فرقہ باغیہ نے کہا کہ تمنے اوسکو حکم جنگ دی رکہا ہے بلا کیون نہین لیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری رو برو بلا چکا تم سنتے تہے کہا پہر دوبارہ آدمی اوسکے بلانیکو بہیجے نہین تو ہم آپکو معزول کردینگے

غرض کہ اشتر حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے ایکو فریب دیا ہے اور سب فریب مین آگئے پس چند مرد قرار نے اس جانب سے معاویہ سے دریافت کیا کہ کس لیئے تم نے قرآن اوٹھائی ہین کہا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک ہماری طرف سے اور ایک تمہاری جانب سے حکم مقرر ہووے اور اونسے یہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین ہے فریقین اوپر اوسکے عمل کرین - اوسوقت اشعث بن قیس اخرج الخوارج حاضر تھا اوسنے کہا ہم تو ابی موسی اشعری سے راضی ہین - حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اونہون نے کہا ہم تو اونہین سے راضی ہین آپ نے فرمایا وہ مردِ ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہے اون لوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ نسبت اوسکو آپ سے اور معاویہ سے برابر ہو حضرت علی رضؓ نے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اوسکو بھی نمانا - غرض لاچار ہو کر علی مرتضیٰؓ نے اونہین کا کہا منظور کیا اور ابی موسی اشعری کو اپنی جانب سے حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص بن واہل معاویہ کی طرف سے مقصف قرار پایا یہ دونو حکم علی مرتضیٰؓ پاس حاضر ہوئے اور اقرار نامہ فریقین سے لکھنا قرار پایا کہ عبارت اوسکی یہ ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ اقرار نامہ ہے جسپر اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علیؓ رضی اللہ عنہ نے - انتہی ہے عبارت جسپر تحریر مین آئی تھی کہ عمرو نے کہا یہ امیر تمہارے ہین ہماری نہین احنف نے کہا لفظ امیر المومنین محو کرو اشعث بن قیس نے کہا محو کرنا ضرور چاہیئے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر ایکبار روز شریک ہوا مین سنت رسول مقبول مین اس لیئے کہ جسوقت مینے جنگ حدیبیہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اقرار نامہ لکھنا شروع کیا محمد رسول اللہ مینے لکھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیئے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اسکو محو کردو مینے عرض کی کہ میری طاقت نہین اور مجھسے نہین ہو سکتا کہ مین محو کردون غرضکہ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اوسکو محو کر دیا اور مجھسے فرمایا کہ تجھی بی ایسا ہی معاملہ درپیش آویگا آخر الامر یہ اقرار نامہ تیرہوین تاریخ صفر ۳۸ھ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہ وعدہ قرار پایا کہ علی مرتضیٰؓ اور معاویہ مقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کی ملاقات کرین اور اگر اس سال نہ اتفاق ہو تو سال آیندہ اوزح مین مجتمع ہلون اسلئے علی مرتضیٰ بجانب عراق تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئی اور اسی سال مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابو موسی اشعری کو چار سو آدمی کا سردار مقرر کرکے روانہ کیا اونمین عبداللہ بن عباس ہی تھے اور حکم کیا کہ انکے پیچھے نماز پڑہنا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کی روانہ کیا متعاقب آپ بھی اذرح مقام اوزح پر ملگیا اور در باب خلافت مین الحکمین گفتگو ہوئی ابو موسی نے کہا کہ ہم دونو حکمونکی راے اس بات پر متفق ہے کہ جس امر مین بلائی اس امت کی ہو وہ امر کرنا چاہیے عمرو نے کہا راست ہی ذرا آگی بڑہ کر بیان کیجئے ابو موسی نے کہا کہ مینے تو دونو کی بیعت سے خلع کیا اب تم لوگ جسکو پسند کرو اوسکو خلیفہ تجویز مقرر کرلو یہ بات کہکر علحدہ ہو گیا عمرو حکم دوم نے

ابوموسی کی جگہ کھڑے ہو کر یہ بیان کیا کہ تمنے سنا جو ابوموسی نے کہا میں بھی اوسکے صاحب یعنی علی مرتضی کی خلافت سے تبرا کیا اور اپنی صاحب معاویہ کی خلافت سے کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمان رضہ کا اور اونکے خون کا طالب ہی راضی ہوں کہ سب سے احق ہی اونکی جگہ قائم مقام ہونیکا اوسوقت ابوموسی نے خفا ہو کر اوسکے حق میں بد دعا کی اور کہا کہ ای عمرو تو نے مجھسے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہ کہکر وہ تو سوار ہو کر طرف مکہ معظمہ روانہ ہوا اور عمرو معہ اہل لشکر بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوئے اوسی روز سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ہر قدم میں ضعف آیا اور معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارج نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نے اونسے اپنی حق کا دعوا کیا اور اونہوں نے نہ مانا۔ اور جو قاصد حضرت مرتضی علی کا اونکے پاس جاتا تھا اوسکا سر کاٹ ڈالتے تھے۔ اور یہ خارجی چار ہزار آدمی تھے ہر چند حضرت علی کرم اللہ وجہہ انکو وعظ اور پند فرماتے تھے اور جنگ و جدل سے مانع آتے لیکن سود مند نہوتا تھا آخر الامر علی مرتضی رضہ نے بجانب کوفہ مراجعت کی اور لوگونکو اوپر جنگ معاویہ کے برانگیختہ کیا لیکن ہمت اونکی پست ہو گئی تھی سب نے کہا کہ بالفعل ہمسے سبب کسل اور ماندگی کے جنگ ناممکن ہے جب آرام کرلین گے بعد تسکین اور اطمینان کے جنگ کرین گے اسپر واسطے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو تشریف لیجانی کوفہ کی ضرورت ہوئی **ذکر سنہ اربعین و ثمانیہ** ۴۸ ہجری اس سال میں معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے اوپر مصر کے روانہ کیا اوسوقت محمد بن ابوبکر رضہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی۔ آپ نے اونکی اعانت کے لئے اشتر کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریائے قلزم کے متصل پہنچا کسیتے شہد میں زہر ملا کر اوسی کھلا دیا وہ مر گیا اور عمرو مصر کی جانب پہنچا اصحاب محمد بن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن عمر نے اونکو شکست دی اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہو گئے محمد بن ابی بکر بھاگ کر اویر خربتا کے پہنچا تھا کہ اوسکو گرفتار کرلیا اور معاویہ بن حدیج پاس روانہ کر دیا اوسنے اوسکو قتل کرکے لاش اوسکی گدھے پر لدوا کر اوسکو آگ سے جلا کر نیست و نابود کر دی اور عمرو مصر میں داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی جب یہ خبر عائشہ صدیقہ رضہ کو پہنچی کہ بھائی میرا محمد بن ابی بکر اسطرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے لئے بد دعا شروع کی اور تمام اہلبیت اس دعا میں شریک عائشہ صدیقہ رضہ تھے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکے مقتول ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ پھر معاویہ نے اپنا لشکر اوپر عاملین علی رضہ کے واسطے غارت کے بھیجا چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو بجانب عین التمر اور سفیان بن عوف کو بجانب ہیت اور ابناء اور بدا ین کے روانہ کیا اور عبداللہ بن مسعدہ انفزازی کو بسمت تیماء روانہ کیا۔ حضرت علی نے بھی سوار بنا بر مقابلہ روانہ فرمائے تیم میں جنگ باہم واقع ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر چند موا عظ بمنہ ارباب حرب و مقابلہ بالشکر معاویہ کو سنکو فرماتے تھے لیکن کوئی متاثر نہوتا تھا **ذکر سنہ واحد و تمانین** ۴۱ ہجری اس سال میں عبداللہ بن عباس عامل بصرہ نے زیاد کو بجانب ملک فارس روانہ کیا زیاد وہاں جاکر خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے کہا کہ عہد نوشیروان سے آج تک ہمنے ایسا تظم و نسق نہیں دیکھا

ذکر سنہ چالیس ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق مین ہے اور معاویہ شام مین اور ملک مصر بھی معاویہ کے تصرف مین تھا اور عبداللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل ہین تھے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صغیر السن اوسکے معاویہ نے گرفتار کر کے مروا ڈالے **بیان شہادت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ** اور بیان اخبار ریحان گذارا اور ناقلان آثار غم طراز یون لکھتے ہین کہ بعد شیخ حافظ ابن حجر نے اہل خوارج سے یعنی عبدالرحمن بن ملجم المرادی **اور** عمر بن بکر التیمی **اور** برک بن عبداللہ التمیمی کہ جسکو حجاج بھی کہتی ہین باہم مشاورہ کیا ابن ملجم نے کہا کہ مین تو تنہا اوسکو کافی ہون **اور** برک نے کہا کہ مین اوپر قتل معاویہ کے مستعد ہون **اور** عمرو ابن ابی بکر بولا کہ عمرو بن العاص سے مین سمجھ لونگا یہ عہد و پیمان باہم موثق ہو گیا عبدالرحمن بن ملجم نے دو آدمی اور ایک وردان قبیلہ تیم الرباب سے دوسرا اسبیب بن الاشیج کو ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کی لیے تشریف لائے تھے سبقت کر کے ایک ضرب شمشیر بارہی طارق پر لگی وہ بھاگ گیا اور وردان بھی مفرور ہوا ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی لوگون نے اوسکو گرفتار کر لیا اور حضرت علی پاس آئے آپ نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور تقوی اور پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کے جاری تھا کہ روح مطہر نے بجانب ملاء اعلی پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون **حلیہ شریف** گندم گون میانہ قد فراخ چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے اور پیشانی پر خوبصورت کثیر الشعر **بیان فضائل** ۔ بروایت ابن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ فرمایا نہ نازل ہوئے کوئی آیہ مگر مجھے شان نزول اوسکی اور مکان نزول اور شخص منزل علیہ معلوم تھا اسلیے کہ میرے رب نے مجھے بخشا تھا قلب فہمیدہ اور زبان گویا **اور** مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھسے حال کتاب اللہ کا زمین کوئی آیہ مگر مجھے خبر ہے کہ رات مین نازل ہوئی یا دن مین یا سہل مین یا جبل مین **اور** منجملہ کرامات اوکی سے ایک یہ ہے کہ کچھ بات آپ نے ارشاد کی پس تکذیب کیا اوس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ مین تیرے اوپر دعا کرتا ہون اگر ہی تو کاذب اوسنے کہا بہتر دعا کر و پس دعا کی اوپر اوسکے حتی کہ نہ حرکت کی وہانسے کہ جاتی رہی بینائی اوسکی غرض کہ فضائل و کرامات اوکی بسبب بطوالت کلام نہین لکھی گئے **بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ** واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضیٰ کے سب مسلمانون نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے اونکو لکھا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اوپر جہاد دشمن کے **اور** قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے جب امام حسنؓ سے بیعت کی کہا کہ کشادہ کرو اپنا ہاتھ تا کہ جنگ مخالفین پر اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر و ثوق ۔ امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان کتاب اللہ و سنت رسول پر کہ دونو ثابت ہین اور ہر ایک

جو آپ سے بیعت کرتا تھا یہ شرط و عہد فرماتے تھے کہ میرے مطیع اور متقاد رہنا جسکو میں معاف کروں تم بھی درگذر کرنا اور جس سے میں جنگ کروں تم بھی جنگ کرنا اس فرمانے سے سبکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادہ جنگ رکھتے نہیں **ذکر سنہ اکتالیس ۴۱ ہجری** اس سال میں امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور وہ آخر خلفای راشدین مہدیین کے ہیں ساتھ نص اپنی جد شریف صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوالی امر خلافت ہوئے بعد قتل پدر بزرگوار اپنی کی ساتھ بیعت اہل کوفہ کی پس اقامت فرمایا خلافت کو چھ مہینے چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق محقق خبر جد امجد صادق المصدوق اپنی کی کہ خلافت میری بعد تیس برس کے ہی الی آخر الحدیث **اور یہ** چھ مہینہ مکمل اور متمم اون تیس ۲۹ برس کے تھے اور بعد انقضای ان چھ مہینہ کی چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف لیگئے اور معاویہ بھی متوجہ ہوا پس جسوقت کہ تلاقی اور تقابل فئتین ہوا معلوم کیا امام حسن ؓ نے کہ غلبہ احد الفئتین بدون قتال و جدال کثیر ناممکن ہے پس لکھا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے اونکی طرف بشرطیکہ خواہان ہوا اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے کوئی خبر بطرح کہ تھا ایام خلافت علی رضی اللہ عنہ میں اور اسپر کہ ادا کرے اونسے دیون اونکے پس قبول کیا معاویہ نے جو امام حسن نے چاہا تھا اور سفید کیا کاغذ سفید اور کہا جو چاہو لکھ لو بعد ازاں امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالای منبر صعود فرمایا پس بعد حمد و ثنا یہ ارشاد کیا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ جل ذکرہ وعزہ ہمنے ہدایت کی ساتھ جد امجد میرے کے اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو بعد ذلت کی اور کثرت بعد قلت کی یہ فرمایا کہ معاویہ نے منازعت کی میرے ساتھ اوس امر میں کہ وہ میرا حق تھا نہ اوسکا پس نظر صلاح امت اور قطع فتنہ مسالمہ اور مصالحہ کیا یعنی ساتھ معاویہ کے اور رہو قوف کی جنگ باوجودیکہ تم سب نے بیعت میرے ساتھ اس امر پر کی تھی کہ جس سے میں صلح کروں تم بھی صلح کرو اور جس سے میں جنگ کروں تم بھی جنگ کرو پس میرے نزدیک حقن دماء بہتر ہے سفک دماء سے پس وجود اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حق میں فرمایا تھا یہ میرا بیٹا سید ہی اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب اوسکے درمیان فئتین عظیمتین کے مسلمین سے رواہ البخاری **بیان فضائل** روایت کی ہے شیخین نے براء سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ امام حسن رضی اللہ عنہ دوش مبارک پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے یا الٰہی میں اسکو دوست رکھتا ہوں پس دوست رکھ تو اسکو اور روایت کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین رضی اللہ عنہما دو نور ریحان میرے ہیں دنیا سے **اور** ترمذی انس سے روایت کرتا ہے کہ کہا سوال کیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون اہل بیت حضرت سے آپ کی نزدیک زیادہ محبوب ہیں فرمایا حسن ؓ اور حسین ؓ غرضکہ احادیث فضائل حسنین میں بہت وارد ہیں لکھنا اونکا طوالت ہی **بیان**

ماثر امام همام تھے حسن رضی اللہ عنہ سب حلیم کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور ممدوح - ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے حلیہ مین **اور روایت** کیا ہے حاکم نے عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا بدرستی حج کیی امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیادہ پا اور مراکب آپ کی روبرو کھینچی جاتے تھے **اور** روایت ہے ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسن ع اپنی مال سے دو بار اور قسمت کیا مال اپنا اللہ تین بار یہانتک کہ ایک پاپوش دیتے تھے اور ایک رکھتی تھے اور ایک موزہ رکھتی تھے اور ایک دیتی تھے **اور** اتفاقا ایک بار ستا حضرت نے کہ کوئی شخص خدائے عزوجل سے دس ہزار درم مانگ رہا تھا پس بھیجدیا وہ اوس پاس اور تھی جود و عطا امام حسن علیہ السلام کی ہر برس لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اوسکو روکا اور نہ بھیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضاقت شدیدہ حاصل ہوئی چاہا کہ لکھکر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین لیکن دست مبارک کو لکھنے سے روکا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کہ حضرت پوچھتے ہین اے حسن رض کیونکر ہی تو مینے کہا بخیریت ای پدر بزرگوار اور شکوہ کیا مینے تاخر مال کا پس فرمایا کیا مانگتی ہے تو نے دوات تاکہ لکھی طرف مخلوق کی کہ مثل تیرے ہے اور یا دولاوے اوسکو کہا مینے نعم یا رسول اللہ پس کیا کردن مین پس فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ مین مرقوم ہی اور لکھنی تمام قصہ مین عبارت بڑھتی ہے اس لیے نہین لکھا **بیان سبب وفات** اور تھا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہ کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زوجہ حضرت پاس یزید نے زہر بھیجا کہ دیوے امام حسن ع کو اور اوسکو اپنی نکاح مین لاوے بعد اوسکے اور وعدہ کیا اوسکے لیے دنیا لاکھ درم کا پس زہر دیا اوسنے اور بیمار رہے حسن چالیس دن پس وفات پائی بھیجا جعدہ نے طرف یزید کے پیام واسطے طلب لاکھ درم موعودہ کی پس القای وعدہ کیا اور کہا مین ناراض تھا کہ تو حسن ع پاس رہے پس کیونکر خوش آوے مجھے کہ اپنی پاس رکھون تجھے **اور** رستہ وفات امام حسن علیہ السلام مین اقوال ہین بعضے اونچاس اور بعضے پچاس اور بعضے اکیاون کہین لیکن اکثر اور پڑھا نی کے ہین **اور** تھا سبب مرض آنحضرت اسہال کا کہی اور پارہ پارہ ہوتا معا کا یعنی ہنگام اجابت دستون کے پارہای جگر اور روده بریده ہو کر نکلتی تھے پس ہر گاہ قریب ہوئی اوتکی وفات آئے امام حسین علیہ السلام اور کہا اے میرے بھائی کسنے تیرے ساتھ یہ حرکت کی کہا تم چاہتے ہو کہ اوسکو قتل کرو فرمایا ہان کہا قاتل یہ اوہی ہے جسکا مین گمان کرتا ہون لیکن اللہ تعالے شدید الانتقام ہی وہ کفایت کرتا ہے **اور** اگر جز یہ گمان ہی وہ نہین پس نہین چاہتا مین کہ میرے انتقام مین کوئی بی گناہ مارا جاوے بعد ازان کہا ہر آئینہ تحقیق پلایا گیا مجھے زہر کئی بار **اور** نہین پلایا گیا کبھی سخت تر اس سے **اور** یہی روایت کیا ہی کہ امام مسموم نے خواب مین دیکھا کہ گویا درمیان آنکھون میری کی قتل ہوا اللہ مکتوب ہی جو یہ خواب سامنی سعید بن المسیب کے بیان کیا کہا کہ زمان وفات جناب امام حسن قریب پہنچا ہے پس جب وقت رحلت قریب آیا جناب امام حسین کو وصیت فرمائی کہ مینے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا ہے کہ بعد مرگ مجھے اپنی گھر مین جگہہ دیوین اور اونہون نے وعدہ کیا ہے پس بعد میرے وفات کی خبر سنو میرا آگے روضہ رسول خدا کی لیجانا اور عائشہ صدیقہؓ سے بحصول اجازت کی مجھی جوار مزار جد امجد میرے دفن کرنا لیکن مین جانتا ہون کہ بنی امیہ اس کام سے باز نہین گے پس اونسے نزاع نکرنا اور جنازہ میرا بقیع مین لیجانا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور آپکی عمر شریف اوسکی پینسٹھ برس اور چھہ مہینے کوئی دن کم اور پیدائش پندرہوین شعبان سال سوم مین ہجرت سے بروایت صحیح اور بعض کی نزدیک مضان مین

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

اور سبب شہادت اونکی کا وہ ہے کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا یزید پلید اور تسلط پایا اور پر مملکت کی اور وہ ماہ رجب سال شصتم مین ہجری سے شہر دمشق مین اتفاق پڑا پس لکھی نامی طرف اقالیم کی بجہت لینی عقد بیعت کی اپنی لیئے اور لکھا نامہ ولید بن عقبہ اپنے عامل کو کہ مدینہ مین تھا واسطے لینے بیعت کی امام حسین علیہ السلام سے پس آپ نے ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اس لیے کہ یزید ظالم اور فاسق اور دائم الخمر تھا۔ الغرض ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسینؑ کو بلایا حضرت ساتھہ جماعہ غلامون اور موالیون اپنے کی تشریف لیگئے اور سب کو اوپر دروازہ سرائے ولید کی چھوڑ کر تنہا اوس پاس گئے وہ براہ تعظیم پیش آیا اور عرض مضمون نامہ یزید عنید کا کرکے خواہان بیعت ہوا حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ مین یزید سے بیعت نہین کرونگا کہتی ہین کہ مردان خبیث شرارت اپنی سے باز نہ آیا اور ہاتہہ جنبش طمنیت سے نہ اوٹہایا اور ولید سے کہا کہ ای امیر حسینؑ کو بی اخذ بیعت یہان سے جانی نذے کہ بار دیگر اوپر اوسکے قدرت پاوینگا تو جس کر اور اوس سے بیعت لی اور اگر بیعت سے باز رہے حکم اوسکی ہلاک کا دے تا خلیفہ تجھسے راضی ہووے۔ ولید نے کہا وای اوپر تیرے ای مردان مجھی اوپر مارڈالنے حسینؑ کی ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سے غرب تک تمام مجھی بخشین مین ہرگز قصد اوسکے خون کا نکرون گا مردان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے وہان سے مراجعت بدولتہ فرمائی اور بقصد رواگی مکہ معظمہ مشغول ہوئے اور جو تھی تاریخ شعبان مین داخل مکہ ہوئے اور وہان اقامت اختیار کی جو خبر خروج حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ معظمہ مین دیارہ امصار مین مشتہر ہوئی اور لوگون نے اطراف و جوانب سے اوپر اس سانحہ کے وقوف پایا اہل کوفہ نے باطاعت و انقیاد آنجناب کے تفق ہوکر بیعت سنی نامی علی سبیل التواتر والتعاقب اوپر طلب کی بھیجے جسوقت قریب ایک سو پچاس نامون کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئی اوسوقت آپ نے روانہ فرمایا اپنے پسر عم مسلم بن عقیل کو اونکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی اونکو اوپر نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہرگاہ حضرت مسلم نے رخصت اقامت بجانب کوفہ کیا خانہ مختار بن عبید مین اور بیعت کی حسینؑ کی اونکے ہاتہہ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے یہہ خبر نعمان بن بشیر کو کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تہا اور صحابی پیغمبر پس تہدید کی لوگونکو اوپر اس کام کی اور مجرد تہدید پر کتفی ہوکر نہ

متعرض اور مانع تھوا یہانتک کہ تو بت بارہ ہزار سے گذر گیا اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس ۳۰ ہزار اور ایک مین چالیس ہزار تک
پہنچی اور حال تعاقل و تہاون اور ترغیب و امداد خفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تھا سب پر ظاہر و ہویدا ہوا۔ بعضی
بدتہاون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور سابقہ سعایت اور شکایت نعمان کے مشغول ہوئی۔ اور لکھا مسلم بن یزید
حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے طرف یزید کے آ کر آگاہ کیا امر مسلم اور میل اہل کوفہ سے بجانب اونکی پس معزول کیا یزید نے
نعمان کو اور حاکم کیا بجاے اوسکے عبید اللہ بن زیاد کو اور تہا وہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا عبید اللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے
اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیون کے اور توہم مین ڈالا لوگونکو کہ حسین ع ہین پس لوگ باستقبال پیش آئے
تاریکی شب مین اور سلام کیا اور کہا مرحبا تجکو اے پسر رسول خدا آیا تو نیک آنا پس خاموش رہا ابن زیاد تا آنکہ داخل ہوا مکان
نشست حاکم مین جب صبح ہوی جمع کیا ابن زیاد نے لوگونکو اور پڑہی اوپر اونکے سند اپنی حکومت کی اور تہدید و تحذیر کی
اہل کوفہ کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتھ قوت تدبیر کے اور پوشیدہ ہوے مسلم خانہ ہانی بن عروہ مین پس بہیجا ابن زیاد
باغنا دنے محمد بن اشعث کو ساتھ ایک فوج کے طرف گہر ہانی بن عروہ کے پس لائے اوسکو اور قید کیا اوسے ابن زیاد نے اور محبوس
کیا سبب وساوس کوفہ کو اپنے پاس قصر مین اور پہنچی یہہ خبر مسلم کو پس آوازدی خاصون اور رفیقون اپنونکو پس جمع ہوئے ہمراہ
اونکے چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے اسراے روساے کوفہ کو ساتھ قبائل
عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ باز رکہین اونکو رفاقت مسلم سے پس سمجہایا اسیرون نے اپنے عزیزونکو اور سب متفرق
ہوگئی اور شام تک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب پیدا ہوی وہ پانسو بہی چلے گئے اور باقی رہے حضرت
مسلم تن تنہا پس آمد و شد کرتے تہے راہ مین یہانتک کہ آئے گہر مین ایک عورت کے اور طلب کیا اوس سے پانی پس بلایا اوسنے
مسلم کو اور داخل کیا اپنے گہر مین اور تھا بیٹا اوس زن کا مولی یعنے غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور
خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد نے عبید اللہ کو پس بہیجا ابن زیاد نے عمرو بن حریث کو تعاقب اور محمد بن اشعث کو پس محاصرہ کیا
اون دونون نے خانہ اوس زن کا کہ نام اوسکا طوعہ تہا اور قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ جمعیت شجاعت بنی ہاشم فی
نہان ہٹہنا گہر مین گوارا نکیا پس باہر آئے باشمشیر کہ جنگ کرتے تہے اونکے ساتھ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتھ امان کے اور لایا
ابن زیاد مسلم کے پاس مسلم کو پس ابن زیاد نے اوتکو گردن مارا اور ڈالا تن مبارک اونکا طرف لوگون کے اور اوپر اوسکے کینچا پانی کو
اور تمامیہ واقعہ بتیسری دیجہ سال شصتم مین ہجری سے اور مارا ابن زیاد نے ہانی محمد اور ابراہیم دو تو بیٹون مسلم کو

اور سر مسلم اور سران دو لنو مظلومون کے اوپر نیزہ کی رکھکر روبرو پھرایا **ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام سمت کربلا و مبتلا شدن بکرب و بلا** اب اصغای حال حضرت اور روانگی اونکی مکہ سے طرف کوفہ کی اور پہنچنا کربلا مین اور مبتلا ہونا سانحہ کرب و بلا کے۔ اس سانحہ ہوش ربا پر گوش عبرت نیوش رکھنا چاہیے کہ جس روز یعنی تیسری ذیحجہ کہ روز شہادت حضرت مسلم تھا روانہ ہوے امام حسین علیہ السلام مکہ سے یجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو اور سبب روانگی آنحضرت کا یہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکھا تھا اس لیے آنجناب نے تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسین ع نے تہیۂ سامان سفر فرمایا منع کیا اونکو ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری اور ابو واقد لیثی نے پس نہ رکے روکنی اونکے سے اور فرمایا مینے سنا ہے اپنے پدر بزرگوار سے اور اونھون نے رسول مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گوسفند ہووے کہ معبہ بسبب اوسکے حلال ہووے پس نہ ہونمین وہ گوسپند اور رجانا چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبداللہ بن زبیر تھے کہ اونکو اندر مکہ کے مارا اور یہہ سفک دم باعث اوپر استحلال کعبہ کے ہوا ہر چند کہ یہہ کشت و خون بیحد و ظلم واقع ہوا لیکن جو بمنجر بہ ہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے ساتھہ کمال حزم و احتیاط اور مراعات آداب کعبہ کے گوارا نکیا اور روانہ ہوئے ساتھہ جمعیت بیاسی تن کی اہل بیت اور یارون اور غلامون اپنی کے پس بستی اثنائے راہ مین خبر قتل مسلم کی اور انتشار اونکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پھرینگے تا انتقام اپنی باپ کا ان اشقیا سے نہ لیوین گے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر ہے نہین حلاوت زندگی مین بعد مرگ

بالجملہ جو پسران عقیل ستک راہ مراجعت کے ہوئے حضرت متوجہ بعراق ہوئے تا وہ کہ پہنچے اوس جگہہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے۔ پس ملاقی ہوا بآنحضرت حر بن یزید ریاحی کہ ہمراہ اوسکی ہزار سوار مسلح ہمراہیون ابن زیاد سے تھے۔ پس کہا حر نے حسین ع سے کہ ابن زیاد نے مجھی بھیجا ہے تمہاری طرف اور حکم کیا ہے کہ جدا نہون مین تمسے تا آنکہ لیجاؤن تمہین اوسکے پاس۔ اور بخدا کہ مین اس امر سے کارہ ہون پس نہین مجھے ممکن بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف خدا کے تمہاری کے پس حسین ع نے حر کو کہا کہ مین نہین آیا اس شہر مین تا نہین پہنچی میرے پاس نامی اہل کوفہ کی اور نہین آئے میرے نزدیک اونکی جانب سے ایلچی اور تم اہل کوفہ سے اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آوے نہین تمہارے شہر مین وگرنہ مراجعت کرونگا پس کہا حر نے یا امام حسین بخدا سوگند کہ مجھی حال نامون اور ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور نہین ممکن مجھی کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین چھوڑنیکا حضرت کو تا وہ کہ لیجاؤن آپکو ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیمابین واقع ہوئی۔ قصہ کوتاہ جب حضرت امام حسین ع نے مرضی حر کی در بابت کی

عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سابق قضا اور قاید قدر نے لوگوں کو کشان کشان کربلا مین لا ڈالا واقعہ کربلا اب یہ واقعہ لاجواب سنیے اور کارگذاری دیکھیے تقدیر کا ہے جب حضرت امام حسین راہ کوفہ سے پھرے اور متوجہ ہوئی بسمت کربلا اور پہنچی وہان دوسری تاریخ محرم سال شصت ویکم مین اور نام اوس مکان کے سے استفسار فرمایا کہا اس مکان کو کربلا کہتی ہین پس فرمایا کہ یہ جگہ کرب وبلا ہے پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فروکش ہوئے اور احمال واثقال اپنے واکیی اور فرود آیا حر اور اوسکا لشکر مقابل حسین کے زمین کربلا مین ترجمہ طبری مین مرقوم ہے کہ جب امام حسین کربلا مین پہنچی خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ جماعہ کثیر کے ملائکہ سے تشریف لائی اور حسینؑ کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند میرے جانتا ہون کہ دشمن درپے قصد مارنے تیرے کے ہین اور درصدد قتل تیرے کے پڑی ہین پس یہہ سب میری شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک ہے کہ خدا تعالی تجھی بدرجہ شہادت پہنچاوے گا اور بہشت تیرے لیے آراستہ ہے اور مان باپ تیرے منتظر بیٹھے ہین پس جناب آنحضرت علیہ الصلواۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسینؑ کے رکھکر فرمایا اللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَاَجْرًا یعنی یا الٰہی عطا فرما حسینؑ کو صبر اور اجر پس حسینؑ خواب سے بیدار ہوئے اور اہل بیت اپنی سے یہہ خواب بیان کیا سب رونے لگے اور آیہ کریمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اوپر زبان کے جاری کی القصہ جو خبر وصول امام مقبول جگر گوشہ بتول کی کوفہ مین بزمین کربلا بگوش ابن زیاد ملعون پہنچی اور وہ جو ہاتھہ جوڑ تعدی اوسکے سے وقوع مین آیا اوسکو سننا چاہیے کہ لکھا ابن زیاد نے نامہ بجانب امام حسینؑ واسطے طلب بیعت یزید کے پس ہرگاہ پہنچا نامہ آگے امام حسینؑ کی پڑھا اوسکو اور پھینک دیا اور فرمایا قاصد سے کہ میرے پاس اس نامہ کا جواب نہین ہے۔ پس رجوع کی ایلچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اوسکا اور جمع کیا لوگونکو اور سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز کردانا اور کہا ابن زیاد کہ حاکم کیا تہا ابن سعد کو اپنی خروج سے واسطے جنگ حسینؑ کے پس کہا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ یا خروج کر جنگ حسینؑ کے لئے اور یا مسترد کردی ہمکو سند ہماری کہ حکومت ری اور اوسکے اضلاع کی تجھی ہمنے دی ہے اور اپنی گھر بیٹھہ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت ری اور بقول وحکم ابن زیاد مشغول ہوا اور نکلا قتال امام حسینؑ کے لیے سامنہ لشکرون کے پس ہمیشہ ابن زیاد تجہیز لشکر اور سامان ابن سعد کے لیے کرتا تہا تا آنکہ مجتمع اور فراہم ہوئے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار و پیادہ سے اور اوترے اوپر کنارے آب فرات کی اور حائل ہوئے حسینؑ اور اوسکے اصحاب اور یا نیکے درمیان مین اور تہے اکثر مخبرین بجنگ ہی لوگ کہ جنہون نے نامہ لکھہ لکھہ کر طالب بیعت کے حضرت سے ہوئے تہے کہتے ہین کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ ومستعد بجنگ امام حسینؑ کے ہوا حضرت بھی اپنی مقام سے

متحرک ہو کر روبرو انکے کھڑے ہوئے اور انکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو مین کون ہون تامل کرو کہ تمہین خونریزی اور ہتک حرمت میری درست ہے یا نہین اور علی ہذا القیاس بہت فضائل اور مناقب اپنی بیان فرمائے اور حجت اوپر اعدا کے تمام فرمائی پس جب لشکر ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کے بند کیا کار اوپر اہل بیت کے تنگ ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکھا کہ تین کام سے ایک کام اختیار کر۔ یا مجھی بجانب مکہ جانے دی۔ یا اجازت دی کہ مین رخت غریمت اپنا اور شہر کی طرف کھینچ لون اور وہان جا رہون۔ یا مجھی نزید پاس بھیجدے اوسنے نانا اوکام اوپر حضرت اور اہلبیت کی تنگ پکڑا اور ترجمہ صواعق سے منقول ہے کہ جسوقت اوپر امام حسین ع کے یہ سختی گذری نصیحت اپنی بھائی امام حسن علیہ السلام کی یاد کرتے تھے اور روتے تھے کہ وقت رخصت فرمایا تھا کہ ای حسین ع سفرہائے کوفہ اور اونکے اعوان سے پرحذر رہنا اور اونکے اقوال پر خروج نکرنا کہ موجب خفت اوپر بانی ہوویگا جب نوبت بہ تنگی پہنچی پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تمہارے حق رفاقت تھا بجا لائے تم تھوڑے اور طرف ثانی بہت مہتی اپنی بیعت سے تمکو خارج کیا جسطرف چاہو روانہ ہو کہ مین اپنی جان سے ناامید ہوا۔ سب نے عرض کی کہ یہ ہمسے نہوگا کہ تمکو دست اعدا مین مبتلا چھوڑ کر اپنی جان سلامت لیجاوین ہم فردای قیامت جدامجد تمہارے کے سامنے کیا عذر کرین ہم سب اپنی جانین آگے تمہارے فدا کرین گے پس سب نے ہمت چست باندھی اور رہا تہ اپنی حیات سے دھویا اور سب منتظر شہادت بیٹھے کہ لشکر ابن سعد بمقابلہ آکر ارادہ کارزار ہوا پس وہ جوانان پڑا اب اوسکو ستا چاہیے کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کرینگے امر فرمایا اپنے اصحاب کو پس بنائی خندق گرد اگرد لشکر کے اور ایک حصہ واسطے قتال کی رکھی اس اثنا مین لشکریان ابن سعد سوار ہوئے اور نرغہ کر لیا لشکر امام حسین ع کو اور جنگ شروع ہوی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیون امام حسین ع نے دل بمرگ رکھا ہے فرداً فرداً عہدہ جنگ اونکی سے ہم برنہ آسکین گے تیر برسانے شروع کیے یہانتک کہ جو کوئی لشکریان حسین ع سے جنگ کے لیے جاتا زندہ نہ پھرتا اور کشتہ ہوتی تھے اہلبیت امام حسین ع اور یارون اونکے سے ایک بھی ایک کی بیان تک کہ کشتہ ہوئی زیادہ اوپر پچاس کے القصہ جب بیانتک حال پہنچا اوسوقت امام حسین ع نے فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریاد رسی کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دافع مین یہ استغاثہ فقط بنا بر اتمام حجت تھا تا معلوم کہ اس حال مین کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام ہوتا ہے کہ ناگاہ حرین یزید یاحمی کہ پہلے ذکر اوسکا گذر چکا ہے اوپر گھوڑی کے سوار ہو کر متوجہ بطرف امام حسین ع کی ہوا اور کہا اے فرزند رسول مقبول اول مین خروج لایا اوپر تیرے اور اب تیرے گروہ مین ہون پس فرمایا حمی تا ہون مین کشتہ تیرے مددگاری مین تا پاؤن مین فردای قیامت شفاعت تیری جدکی پس حملہ کیا

اور پر لشکر ابن سعد کے پس مقاتلہ کیا ساتھ اوس قوم کے یہانتک کہ مارا گیا اور مارا گیا ساتھ اوسکے بھائی اوسکا اور دو بیٹے اور ایک مولا اوسکا بھی یعنے غلام آزاد کیا ہوا۔ پس جو موالیان اور یاران حسین علیہ السلام ایک ایک نے داد شجاعت میدان جنگ مین دیکر اپنی جانین فدائی تولائی فرزند رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت مصطفے کے کین اور سوائے تن چند کی غریبون اور فرمانبرداری نرہے جناب سید الشہدا نے فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ صف قتال سے باہر آکر متوجہ بہ لشکر اعدا ہو دین کہ سب برادر اور برادرزادے اور تمام عزیزون نے فریاد کی کہ جب تک ایک تن ہم مین سے جان قالب مین رکھی ممکن نہین کہ حضرت کو بنا بر جنگ روانہ ہونے دیوین پس بصوفت یہہ بھی مرتبہ بعد اخری بدرجہ شہادت فائز ہوئے چار نا چار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ السلام کی تن تنہا ساتھ لشکر اشقیا کے پہنچے پس اشتداد پایا قتال نے یہانتک کہ کشتہ ہوئے سب یاران و فرزندان و برادر سید الشہدا کے اور باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی بنفس نفیس اوس حال مین شمشیر برہنہ تھی دست مبارک مین پس بسبب مقاتلہ کیا اور یا ہر شخص کو کہ آتا تھا مقابلہ مین تا آنکہ جماعہ کثیرہ دست تیغ بیدریغ حضرت سے ہاویہ دوزخ مین پڑے اور تزلزل عجیب اور لغزش غریب نے لشکر مخالف مین راہ پائی پس جب عرصہ مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دور سے حملہ کیا اور حضرت کو باران سہام پکڑ لیا جب اس سے بھی عقدہ کشائے نہوئی شمر ذی الجوشن علیہ اللعنہ نے اور حیلہ اوٹھایا اور آتش تدبیر تازہ کی کاسہ فریب مین ڈالی اور آکے آیا ساتھ لشکر اپنے کے پس حائل ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور خیمہ حرم محترم کی پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ وای اوپر تمہارے ای گروہ شیطان قتال ساتھ تمہارے مین کرتا ہون پس کیلیے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم کی کہ وہ قتال نہین کرتے پس کہا شمر ملعون نے اپنی رفیقون سے باز رہو عورتون سے اور قصد کرو طرف حسین کی پس خود معے اپنی یارون کی متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب سے جماعہ شمر لعین اور دوسرے جانب سے فوج دوسری نے حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان مین لیا اور اسقدر تیر اور نیزے دونو طرف سے اوپر سر امام مظلوم تن کے برسائی کہ اوس بکہ تا زمیدان وغا نے جام تسلیم و رضا کا ہاتھ مین لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہو کر اوپر زمین شہادت کے گر کے عنان عزیمت کی حیات اس جہان سست بنیان سے یکسو کینچکر رخت بقا بفردوس اعلی کینچا اور از بسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام و رماح غربال ہو گیا تھا خولی بن یزید نے گھوڑے سے اوتر کر چاہا کہ بقطع سر مبارک مشغول ہووے کہ ہاتھ اوسکا کانپا اور شبل بن یزید اور بقولی شبل بن زیاد نے گھوڑے سے اوتر کر سر مبارک کے تن سے جدا کیا اور آگے اپنی بھائی کے ڈالا۔ بعد ازان وہ جو ہاتھ لشکریان شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیہ آل طہ و یسین کے گذرا بیان اوسکا وہ ہے کہ آئے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوانون بنی ہاشم سے اور سب عورتونکو حکم کیا

این

ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو پس سوار ہوئے اپنی گھوڑون پر اور ٹھکرایا تن نازنین حسینؑ کو اور روندا اور بیحاسر مکرم امام معظم کو ساتھ لشکر بن مالک اور خولی بن زیاد کے طرف ابن زیاد کے۔ اب اسامی شہدای اہل بیت کی کہ ساتھ جناب سید الشہدا کے کربلا مین شہید ہوئے سنا چاہئے اور سرشک غم دیدہ پرنم سے ماتم ان اخیار اہل عالم مین برسانا چاہیے پس شہید ہوئے ساتھ سید الشہدا کے پانچ شخص اونکے برادرون سے۔ عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبد اللہ بن علی جعفر بن علی۔ اور تین پسران امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبد اللہ بن حسن عمر بن حسن۔ اور کہا گیا ابو بکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سید الشہداؑ کے دو بیٹون اونکے نے علی اکبر پس ہر آئینہ مقاتلہ کیا بحضور پدر بزرگوار اپنی کے تا آنکہ شہید ہوئے معرکہ جنگ مین اور شہادت پائی اور عبد اللہ شہید ہوئے صغر سن مین پہنچا اونکے حلق معصوم پر تیر ایک بدبخت کا بدبختون فوج اعدا سے کنار پدر بزرگوار مین اور جان دی۔ اور شہید ہوئے ساتھ امام مظلوم کے محمد اور عون دو لڑکے عبد اللہ بن ابی طالب کے اور عبد الرحمن اور جعفر بیٹے عقیل بن ابی طالب کے پس یہ جماعت ہمراہ سید الشہدا کے سولہ یا سترہ مرد خیار اہلبیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوئے اور وقوع پایا بروز عاشورا شہادت اوس شاہ شہیدان نے سال اکسٹھ مین ہجرت سے اور تاسن شریف حضرت کا اوسدن بقول صحیح پچپن سال اور پانچ مہینہ اور پانچ دن القصہ جو سر مبارک سید الشہدا مے سراو رشہیدان کربلا کے ساتھ اسیرون اہل بیت رسول خدا کے کوفہ مین پہنچا جو کچھ دست عناد وجور و بیداد ابن زیاد سے نسبت بدو دمان مصطفےٰ گذرا شمہ اوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جسوقت اسیران اہلبیت رسالت اور بدبان خاندان نبوت باسر سید الشہدا اور تمام شہدا کربلا کے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد ملعون نے قصر امارت اپنی کو آراستہ کیا اور ساتھ ہیبت و وقار کے کوشک مین بیٹھ کر دربار عام کیا جب وضیع و شریف مردم کوفہ سبی حاضر آئے سبایای اہلبیت مصطفےٰ اور ذکور و اناث ذریت رسول خدا کو باسر مبارک سید الشہدا اپنے روبرو طلب کیا جب سر مبارک پیش نظر اوسکے آیا بار بار اوسکو دیکھکر تبسم کرتا تھا اور ایک چوب کہ اوسکے ہاتھ مین تھی لب و دندان مبارک پر مارتا تھا۔ زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اوس مجلس مین موجود تھے کہا کہ ای ابن زیاد اپنی چوب کو دندان مبارک حسینؑ سے جدا کر اور اوسپر مت مار بخدا سوگند کہ مینے بارہا دیکھا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان حسینؑ کو بوسہ دیتے تھے۔ بعد ازان زید بن ارقم سے ضبط گریہ نہو سکا خون آنکھون سے روان کیا ابن زیاد شقاوت نہاد نے جو سخن زید بن ارقم کا سنا اور حال اوسکے گریہ کا بچشم خود دیکھا کہا بخدا کہ جسنے تیری چشم کو پر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور بسبب خرافت نہ پہنچتا البتہ مین تجھکو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ اے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کرون مین کہ موجب آزردگی اور غصہ تیرا لگا ہووے سابق سے۔ کہ دیکھا مینے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسن علیہ السلام کو ران راست پر اور حسین علیہ السلام کو ران چپ پر بٹھایا کر دست مبارک اوپر سر دونوں اونکی کو پھیر کر فرمایا کہ بار خدایا مین انکو اور مؤمنین صالحین کو تیرے سپرد کرتا ہون پس ای ابن زیاد راست کہو کہ ساتھ امانت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کرتا ہے تو اور کہا اے لوگو حق سبحانہ وتعالے تمسے خوشنود نہو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تمنے اور ابن مرجانہ یعنے ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور رکھتے ہین کہ سمرہ بن جندب صحابی کہ حاضرین مجلس سے تھا جب ضرب خیزران اوپر لب و دندان شاہ شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبط سے باہر اکر ساتھ یزید مرید کے مخاطب ہو کر کہا کہ کاٹے اللہ تعالے تیرا ہاتھہ کہ چوب اوپر لب و دندان حسین علیہ السلام کے کہ بوسگاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی مارتا ہے تو یزید عنید غصہ ہوا اور کہا ای سمرہ اگر شرف صحبت تیرا ساتھہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا ابھی تجھے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق مین ملاحظہ صحبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے تو اور ساتھہ جگر گوشگان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے ایسا معاملہ کیا تو نے کہ کوئی کافر کسی مسلمان سے نکرے یہ کہا اور اوس مجلس سے کھڑے ہوے **فایدہ جواز لعن بر یزید مرید** حاصل کلام یہ کہ اس بات مین شک نہین کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تھا یہی ہی مذہب مختار جمہور اہل سنت وجماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل مفتاح النجا مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور شرح عقاید نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ مین اسفار معتبرہ سے باشواہد اور دلائل مذکور ومسطور ہے چنانچہ استاد ایزد یہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ رسالہ حسن العقیدہ مین حاشیہ کہ اوپر کلمہ علیہ مایستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکھتے ہین کہ علیہ مایستحقہ کنایہ ہے لعنت سے اور کنایہ ابلغ ہے تصریح سے **بیان دفن** سر مبارک دفن سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام مین اختلاف ہے قول محقق یہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بمکان بقیع مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید نے سر مبارک کو امام حسین علیہ السلام کے مدینہ منورہ مین بھیجا اور اوسکو کفن دیکر نزدیک مزار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین مروی ہے کہ سید مبارک سید الشہدا کا کربلا مین ہے اور سر مبارک بقیع مین بہلوی حضرت امام حسن علیہ السلام مین اور وہ جو کہین کہ سر مطہر کو کربلا مین دفن کیا ہے صحت نزکی صحیح اور معتمد وہے قول اول ہے کہ سر مبارک مدینہ منورہ مین مدفون بمکان بقیع ہے **بیان روانگی اہلبیت رضی اللہ تعالے عنہ بسوے مدینہ منورہ** منقول ہے کہ جب یزید علیہ مایستحقہ نے اہلبیت رسول مقبول اور ذریت بتول کو روانہ بدینہ منورہ کیا اور نعمان بن بشیر کو ساتھہ ایک جماعہ کے سوارون سے مقرر کیا کہ اونکو مدینہ مین پہنچا دے چنانچہ امام علی بن الحسین علیہ السلام

سر سید الشہدا

سر سید الشہدا مع اور سروں شہدا کے دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہل بیت کی روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور یہ روانگی عاری حلیہ ذلت و خواری سے نہ تھی **القصہ** جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کہ طرف یزید مرید سے متعین تھا بتوفیق سعادت ازلی سابقہ حسن خدمت کی راہ مین ذریت سید الشہدا سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام حسبما کہ چاہیے اپنی طرف سے بجا لاکر مدینہ مطہرہ مین پہنچایا اور جس روز کہ خبر مراجعت اہل بیت رسالت کی مدینہ مین پہنچی اولاد مہاجر و انصار مع دیگر اہالی مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لیئے دوڑے بمجردی کہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جگر گوشہاے بتول کو مبتلا بمصیبت واندوہ دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری سے اوپر اونگے گذری کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ عارض حال ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئے وہ بیان نہین کیجاتی کہ فرداے فرداے زنان و یتیمان اہل بیت نبوت کو بکنار بگرفتی تھین اور روتی تھین ناآنکہ ہمراہ ذریت بتول کے متوجہ روضہ مقدسہ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہوکر زار زار روتی تھین اور بزبان حال یہہ ابیات کہتی تھین **ابیات** یارسول اللہ برآر از روضہ سر تا بنگری اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین در بلاے دشمنان دین گرفتار آمدہ کس مباد اندر جہان یارب گرفتار اینچنین پوشیدہ نرہے کہ بیان واقعہ کربلا اور مصایب اہلبیت مصطفےٰ علیہ التحیہ والثنا کے کہ دل قلم اوسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات تقریر اوسکے سے جیحون ہوا ایسی نہین کہ حیطہ احصا مین سماوین یا میزان استیفا مین تلین اور یہی تفصیل روایات خالی تفریط و افراط سے اور بیان واقعی عاری خلط و اختلاط سے نہین اس لیئے اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور ہاتھہ اور قلم کو اوسکی تفصیل سے کینچا **بیان اخبار اس واقعہ ہایلہ مین** اخبار و آثار اس باب مین بہت وارد ہین اونمین سے جو کہ مشہور و متواتر ہین نقل کیا جاتا ہے ان سب سے وہ ہی جو روایت کی طبری نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ البتہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق مجھہ کو جبرئیل علیہ السلام نے بایتکہ فرزند میرا حسین کشتہ ہوئے بعد میرے زمین طف مین اور لاے میرے پاس یہہ خاک پس آگاہ کیا مجھہ کو کہ وہ مرقد اوسکا ہووے پوشیدہ نرہے کہ طف بالفتح والتشدید ایک موضع ہے قریب بکوفہ کہ بالفعل مشہور ہے بکربلا اور از انجملہ وہ ہے جو برلایا ابو داود حاکم ام الفضل دختر حارث یعنی مادر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس خبر دی مجھی یہہ کہ امت میری قریب ہے کہ مارے میرے بیٹے حسین کو اور دی خاک سرخ زمین مقتل اوسکی سو مجکو اور برلایا اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک روز پہلوی مبارک اپنی پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوے درحالیکہ اندوہگین تھے اور چشم مبارک آنحضرتؐ

مین خاک سرخ تھی اوسکو زیر و بالا کرتے تھے کہا نبی یہ کیا خاک ہی ای پیغمبر خدا فرمایا کہ خبر دی مجھی جبرئیل نے کہ تحقیق تیرا فرزند یعنی حسین
علیہ السلام کشتہ ہووے زمین عراق مین اور یہ خاک اوس مقام کی ہے اور بربلا یا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن سے کہا کہ تھا مین
ہمراہ حسین علیہ السلام کی اوپر دو نہرون کربلا کی کہ دو قطعہ فرات کی ہین پس نظر کی حسین علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوشن کے
پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکھتا ہون طرف ایک سگ
ابلق کے کہ مونہہ ڈالتا ہے خون مین میرے اہلبیت کے اور تھا شمر یعین ابرص کہ جدا ہوگی بدن کی ذی داغون سفید سے دو رنگی پیدا کی تھی فی الواقع
کہ یہ ملعون نسبت اورون کے زیادہ تر حریص خون اہلبیت تھا جیسا کہ مخبر صادق نے اشارہ سا تھا اوسکے فرمایا اور اخراج کیا
ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ائے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی رضی اللہ عنہ اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا
علی مرتضی نے کہ یہ جگہ سلانے اونکے شتر ونکی ہے اور موضع خیمہ گاہ ... رمکان اراقہ اونکی خون کا اور کئی نوجوانون کا آل محمد
سے کہ کشتہ ہوون گی اس میدان مین کہ روے اوپر اونکے آسمان اور بربلا یا حاکم اور بیہقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور حالانکہ سر و ریش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تھی پس کہا مینے کیا حال ہے
اے پیغمبر خدا فرمایا کہ ابھی مقام قتل حسین مین حاضر تھا مین اور اخراج کیا بیہقی اور ابو نعیم نے بیرہ ازدی سے کہا کہ جسوقت
شہید ہوی امام حسین علیہ السلام خون برسایا آسمان نے پس صبح کی ہمنے باین حال کہ خم اور سبو ہمارے اور ہر طرف کہ ہمارے
ملک سے تھا پر خون تھا اور بربلا یا ابو نعیم طریق سفیان سے جدانی سے کہا کہ حاضر ہوی دو مرد قتل امام حسین ع کو پس اکیے
اونمین سے دراز ہوا عضو تناسل اوسکا یہانتک کہ لپیٹتا تھا اوسکو اور کہین کہ کمر مین باندہتا تھا اور کہین کہ گردن مین مثل ریسمان
پیچیدہ کرتا تھا اور دوسرا پس حال اوسکا یہانتک پہنچا کہ استقبال کرتا تھا پکہال پیاز آب کو ساتھہ دہن پانی کی یہانتک کہ سارا
پی جاتا تھا پانی اوسکا اور سیراب ہوتا تھا اور علی ہذا القیاس قاتلان دیگر ساتھہ عذاب و نکال اسکے مبتلا ہو کر واصل جہنم کے ہوے
اور باقی آثار و علامات سے نوحہ جن ہے اوسکو سننا چاہیے اور اخراج کیا ابو نعیم نے صہیب بن ثابت سے کہا ستا مینے ایک کنج
جنبون سے کہ روقی تھی اور حسین ع کے درحالیکہ لیتی تھی مسح کیا اور یوسہ دیا پیغمبر نے پیشانی اوسکی پس تھا واسطے اوسکے
نور اور رلمعان رخسارون مین اور پدر و مادر اوسکے تھے عمدگان قریش سے اور تھا جدا اوسکا بہترین جدہا۔ یہ تھا نوحہ جنبہ کا
اور پوشیدہ نرہے کہ مراد اس مقام سے نوحہ ہے رونا ساتھہ یاد کرتے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت امام حسین علیہ السلام
کی ہے نہ نوحہ متعارفہ اور سیرت اہل بدعت اور معمول زمان جاہلیت کہ وہ باتفاق علما حرام اور احادیث صحیحہ مین وعید شدید

اور براو کے وارد ہوئی ہے اور برایا ابو نعیم طریق عبداللہ بن لہیعہ سے کہ محدث مشہور ہے ابی قبیل سے کہا کہ جسوقت شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام قطع کیا سر مبارک اونکا اور رہیئی اول منزل مین کہ بینی تے فیند کو پس نکلا اوپر اونکے ایک قلم آہن سے پس لکھی ایک سطر خون سے کہ آیا امید رکھتی ہین وہ گروہ کہ قتل کیا حسین ع کو شفاعت اونکی جد کی دن حساب کی اور پر ازہا بصیرت اور اصحاب معرفت کی پوشیدہ اور پنہان نرہا ہو۔ کہ یہہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان اونکا گذرا بریان سامع اور محبت قاطع ہین اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید الشہدا کے لیکن ایک امر عجیب تر اوس سے تصور مین نہ آوے سانتہ گوش حق نیوش کے سنا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اوسکے ہوتا ہے اور اخراج کیا ابن عساکر منہال بن عمر سے کہا کہ مینے بخدا سوگند دیکھا سر امام حسین ع کو اوسوقت کہ اوٹھایا تھا اوپر نیزہ کے اور مین دمشق مین تھا اور آگے سر مبارک کے ایک مرد پڑہتا تھا سورہ کہف تا آنکہ پہنچا اس آیت پر کہ معنی اوسکے یہہ ہین آیا سمجھا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم عجوبہ نشانیون قدرت ہمارے تھے۔ گویا کیا حق تعالے نے سر مبارک کو سانتہ زبان تیز فصیح کے پس کہا عجب تر اوس سے کشتہ ہونا میرا اور اوپر نیزہ کے اوٹھایا جانا میرے سر کا خاتمہ بیان حال قاتلان خسران مال مین اوپر اونکے کہ جنہون نے تضیع کتب تواریخ کا کیا ہے پوشیدہ نرہا ہو۔ کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اوسکے ہیم و شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود بشہادت شاہ شہیدان ہوا قطع نظر عذاب نکال اخروی سے کہ مستحق اور سزاوار اوسکا ہے اس دار ناپایدار مین سانتہ سزا اعمال اپنی کی پہنچا جیسے بقتل پہنچے اور بعضی نابینا ہوئے اور بعضی روسیاہ اور بعض کا اندک فرصت مین ملک و دولت ہاتہہ سے گیا اور بعضی تشنگی مین مرگئے اور بعض سانتہ اور عقوبات کی مبتلا ہوی۔ یہہ ہے شمہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تے۔ اب حال براختلال خواص کا مثل یزید عنید اور ابن زیاد منبع فساد اور ابن سعد اور شمر پلید پیکر اور نظر اونکے کا مجملا سنا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ جو قتل امام حسین سے دل خوش کیا حق تعالی نے اوس سرآمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند شاق تر ہو دین لیکن بلحاظ سزاے اعمال اوسکے احتمال اونکا سہل ہے سانتہ ارتکاب افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کی بی شائبہ تکلف ناصبہ حال اوس بدمآل سے نمودار تہی اور بعد اوسکے تخریب مدینہ منورہ ہے ہاتہہ بیداد اوسکے سے تین روز تک عوام و خواص سکنہ اوس بلدۂ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان پائی اور سات سو مرد صحابہ سے کشتہ ہوئے اور خانہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تاراج کیا اور تین روز تک نمازی مشرف بنماز مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہوے اور سگ گریا اوپر منبر منیف کے مسجد شریف مین جگہ پیشاب کرتی تے سوائے اوسکے اور اعمال قبیحہ کہ قلم اوسکی تحریر سے لرزتا ہے یزیدیون نے مسجد نبوی مین کہ مورد جنود

ملائکہ مقدسہ تھے ظہور مین لائے اور ازانجملہ ہتک حرمت کعبہ معظمہ کہ سنگہائے شامیون سے صحن حرم پر ہوگیا اور ستون مسجد کی شکستہ اور لباس کعبہ کو سوختہ کردیا اور پردہ کہ اوپر دروازہ کعبہ کے کشیدہ تھا اوسکو ہمیشہ نذر کا کیا یہانتک کہ چند روز خانہ کعبہ نے لباس اور اہل بیت ایذا وہراس مین رہے اور رتکاب منہیات شرعیہ کی قبیل زنا ولواطت اور شرب خمر اور تزویج برادر یا خواہر اور امثال اوسکے کہ دلیل صریح اور تائید کفر اوکافری اوسکی کے ہے بجائے خود مصرح ہے القصہ اوس شوربخت نے تین سال اور سات مہینہ ابتلا ایسے عقوبات کی بادشاہی کی اور پندرہوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر بلاد شام سے ہے واصل جہنم ہوا اور ستین عمر اوسکے اوتالیس کو پہنچی تھے کہ باطوق لعنت اور سلاسل نکبت دنیا سے گیا معاویہ پسر یزید کو کہ حیات یزید مین ولیعہد اور خلیفہ کیا تھا اور پر تخت سلطنت کے بٹھایا بمجرد یکہ معاویہ بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدائے جل وعلی اور نعت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے کہا کہ خلافت آمین مضبوط خدا اور خلفائے باصفا کا ہے میری جد معاویہ بن ابوسفیان نے ازراہ خلاف ساتھ علی مرتضیٰ کے کہ احق والیق بخلافت تھے نزاع اور جدال کیا بعد اوسکے میرا پدر کہ بسیط حکمی اہلیت واستحقاق نرکھتا تھا اور پر تخت سلطنت کی بیٹھا اور استحکام اپنی حکومت کی لیے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جوان مرا اور نکال ومال دارین بطمع حکومت چندروزہ ہمراہ اپنے لیگیا یہ کہکر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ محاربہ ساتھ امام حسین ؑ کے بہت برا تھا کہ میرے پدر نے کیا بازگشت اوسکی بسوی جہنم ہے۔ مین اس خلافت مین لذت نہین پاتا اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین عقد بیعت کرون مسلمانون سے یہہ کہکر باہر آیا پس منبر سے اوترا اور بعزلت بیٹھا اور دروازہ اپنی گھر کا اوپر موندھ خلائق کی بند کیا اور بعد ازان بجوار رحمت حق کے ملا۔ اور ابن زیاد شقاوت بنیاد قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد اور شمر کو بھی مختار نے بعد تسلط اپنی کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجا سے منقول ہے کہ واقعہ مختار مین ستر ہزار آدمیون شام سے مقتول ہوئے اور یہہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ست وستین ہجری بعد اڑتیس برس کے معرکہ کربلا سے اتفاق پڑا اور بروایت صحاح مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اوسکے سرداروں کا روبرو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا اور میان سرون کی جاکر سوراخ بینی ابن زیاد مین گیا اور اندکی زمانہ پھر کر اوسکے موندھ سے باہر آیا اور پھر اوسکے بینی مین جاکر غائب ہوا الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندے اور حوئی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبداللہ بن قیس اور حکم بن طفیل اور زبیر بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتھ عقوبتون کی مبتلا ہوکر کشتہ ہوئے اور اون سب کے تن بیسر بیسم آہو کی چھوڑے اور کہوڑے اوپر اوتکے دوڑائے یہانتک کہ عظام اونکی ریزہ ریزہ ہوکر ساتھ خاک کی برابر ہوئے۔ اور

پوشیدہ نرہے کہ کتب تاریخ مین اختلاف ہے بعض مین ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پیا قتل ابن زیاد سے ہی - اور بعض مین اوسکے پیچھے اور کسیطرح ہو منتقم حقیقی نے سزاے اعمال قاتلون سید الشہدا کی مختار کے ہاتھ سے اونکی کنار مین کیی اگرچہ شقاوت ازلی نے آخرکار اوپر ناصیۂ اعتقاد مختار کی کیا تفصیل حال بدمآل اوسکی کتب تاریخ مین مسطور ہے پس جب کہ مختار کوفہ کے اور اطراف وجوانب اوسکے مسلط ہوا اور داعیہ اوپر عبداللہ ابن زبیر کے کیا پس عبداللہ برادرزادہ مختار نے وقوف پاکر مصعب بن زبیر اپنی بہائی کو ساتھہ محاربہ مختار کی نامزد کیا جو مصعب بن زبیر بمحاربہ مختار روانہ ہوا درمیان مصعب اور مختار کے طرح جدال وقتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوی اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا بمجرد یکہ مصعب بن زبیر نے اوپر کوفہ اور اوسکے نواحی کے استیلا پایا عبدالملک جنگ مصعب کے لیے اوٹھا اور ہنگام قتال گرم کیا آخرالامر فتحیاب ہوا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر مقتول ہوے - اور ابن عمر لیثی سے منقول ہے کہ عبدالملک سے کہا کہ میتوا ولا سر مبارک امام حسین ع کا دارالامارۃ مین رویرو ابن زیاد کی دیکیا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگے مختار کی اور پس ازان سر مختار کا حضور مصعب مین من بعد سر مصعب کا تبرے مجلس مین دیکھتا ہون اس دارالامانۃ سے پناہ بدمکان ہے کہ بازگشت روس سابق اس جگہ ہوئی ہے عبدالملک باصغا اس سخن کے مجلس سے اوٹھا اور کہا کہ بناء اس قصر کی نامبارک ہے منہدم کرو پس جو عبدالملک نے اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کو فداو اوسکے نواحی تصرف مین عبدالملک کے آئی چاہا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبداللہ بن زبیر کے مکہ مین بھیجے اول دہلہ مین کہ پیش اجابت نکی کہ حرم خدا مین کہ جدال وقتال اوسمین حرام ہی کیونکر محاربہ عمل مین آوی - ایکدن حجاج نے آگے عبدالملک کی حاضر ہو کر کہا کہ مینے کل رات خواب مین دیکھا کہ سر ابن زبیر کا اوسکے تن سے کاٹا ہے مینے عبدالملک نے جانا کہ حجاج راضی بغرمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہے پس اپنی فوجکو بانتخاب نام حجاج کی کر کے مکہ مین بھیجا حجاج کہ اصل اوسکی طائف سے ہی تھی جب وہان پہنچا اور سپاہ جمع کی اور متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور زائرۂ قتال کو ساتھہ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا اور کمر اوپر کشتن خون کی باندہ کر دامن محافظت آداب کعبہ کو یکسر ہاتھہ اعتقاد سے چھوڑا تا وہ کہ تمامی حرم محترم ساتھہ خون کشتون کے رنگین ہوا - اور عبداللہ بن زبیر نے شربت شہادت چکھا بعد اوسکے کہ یہہ مرحلہ بسی طے ہوا حکم مستمر اوانیون نے شام اور عراق اور حجاز مین استقرار پکڑا اور نہ ایاۃ تک دوام واستمرار پایا - اور وہ جو تفسیر سورہ انا انزلناہ مین بذیل کریمہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر کے حضرت امام حسین ع سے مروی ہے کہ مراد ہزار ماہ سے مدت سلطنت بنی امیہ ہے ظہور مین آیا یہہ ہی روداد وقایع کہ ترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا - اور من بعد اسکے وہ جو جلوہ شہود پکڑا بخوف اطناب کلام اوسکے بیان سے

طے تسمیع مناسب جانی **فصل پانچوین** بیان خلفاے بنی امیہ اور فضائل اہلبیت اور احوال امام اعظم مین۔ خلفائے بنی امیہ چودہ ہین
اول اونمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ مروان الحوزی ان خلفا نے کچھ اوپر نوے برس سلطنت کی اتی جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتے ہین
اور معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی کہ جس روز حسن بن
کے حکم جمع ہوئے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت نامہ اوس روز مرتب ہوا
جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت فرماکر سپرد معاویہ کی جب سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا **بیان سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری**
اس سال مین عمر بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ عمرو مذکور
ایک اون تین مین کا ہے جو ہمیشہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تھے **او**ر دوسرا ابوسفیان بن حرب **او**ر عبداللہ بن الزبعری تھے
اور تین ہی شخص حضرت کی طرف سے مجیب تھے۔ حسان بن ثابت **او**ر عبداللہ بن رواحہ **او**ر کعب بن مالک **بیان سنہ ۴۴ ہجری**
اس سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملالیا تھا اوس کا حال یہ ہے کہ سمیہ ایک کنیز تھی حارث بن کلدہ ثقفی کی اوسنے ایک
غلام رومی سے اوسکا نکاح کردیا تھا اوس غلام سے کہ ایک فرزند پیدا ہوا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان بھی ایام جاہلیت مین
بجانب طائف گئے تھے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گھر مین اوترے کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور حالت نشہ مین ابوسفیان کو خواہش
عورت کی ہوئی ابی مریم نے کہا سمیہ موجود ہی پس ابوسفیان نے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل رہا اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا
اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی اوسی سال مین وہ زیاد کو جنی تھی مگر جب یہ زیاد جوان ہوا تو فصیح و بالغ ہوا
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی ایام خلافت مین اوسکو حاکم فارس کردیا تھا۔ جسوقت حضرت امام حسنؑ نے خلع خلافت فرمایا
ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار نکی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہ حال مغیرہ
بن شعبہ نے دیکھا وہ معاویہ کے پاس گیا سنہ پینتالیس ۴۵ ہجری مین معاویہ نے اوسکے روبرو زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین
بنی ہوئی ہے اور میری اطاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے کہا مجھے آپ اجازت دیجیے مین اوسکو جاکر فہمایش کرون معاویہ نے
حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکھا کہ ہمنے تجکو امان دی کچھ خوف مکرنا چنانچہ مغیرہ وہان گیا چونکہ زیاد مین مغیرہ اور ابن زیاد کی دوستی
اور اتحاد کمال تھا اوسکو اپنی ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کروادی۔ پھر معاویہ نے لوگونکو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو
بھی جسنے سمیہ کو ابوسفیان پاس حاضر کیا تھا درمیان طائف کے شہادت کے لیے طلب کیا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب
ابوسفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین داخل کیا یہ امر لوگون پر شاق اور ناگوار

اور سبکو بر معلوم ہوا خصوصاً بنی امیہ کو اس لیئے کہ زیاد حرب کا ولد ایک غلام رومی سے تھا اور وہ امیہ عبد شمس کے نسب مین داخل ہوا پر معاویہ نے زیاد کو حاکم بصرہ کردیا اور خراسان اور سجستان کو اوسکی مضافات سمیت یہانتک کہ ہند اور بحرین اور عمان یہ سب اوسکے متعلق ہوگئے **بیان سنہ ۴۵ پینتالیس ہجری** اس سال مین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان جاکر خوب انتظام اور انتساق کیا اور لوگونکو نہرائین دین یہانتک کہ وہ سب مٹ گئی اور بعد فوت مغیرہ کی اوسکو حاکم کوفہ کردیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کرکے بصرہ مین چھوڑ گیا یہ شخص بھی زیاد کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خونریزی اور قتل مین اوسکے مثل تھا اور عمال معاویہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سب کیا کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہ لیتے تھے بلکہ ابو تراب کہا کرتے تھے اور فی الحقیقت حضرت علی کو یہ کنیت بہت پسند آتی تھی **اور** اسی سال مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئی کہ اہل شام تمام اونکی جانب میل رکھتے تھے معاویہ نے ایک نصرانی سے اونکو زہر دلوایا۔ **بیان سنہ ۴۶ چھیالیس اور سنہ ۴۷ سینتالیس** ہجری اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد فوت ہوئے یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہوکر آئے تھے اور بشرف اسلام مشرف ہوئے کہتے ہین کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ متصف تھے **بیان سنہ ۴۸ اڑتالیس** ہجری درمیان اس سال کے معاویہ نے لشکر کثیر اور بہ قسطنطنیہ کے ہمراہ سفیان بن عوف کے روانہ کیا اونھون نے وہان جاکر بلاد روم اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کیا چنانچہ اس لشکر مین ابن عساکر اور عمرو بن زبیر اور ابو ایوب بھی شریک تھے یہ سب صحابی رضی اللہ عنہم ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر اور احد اور سایہ علی مرتضی کی جنگ صفین اور ماسوای اوسکی اور محارب مین شامل رہے ہین **بیان سنہ ۴۹ انچاس اور پچاس** ہجری اس سال مین بلدۂ قیروان موسس ہوا اور سنہ پچپن مین طیار ہوگیا حال اوس کا یہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا یہ صحابی صلحا سے تھے جب افریقیہ پر گئے وہان کے باشندونکو قتل کیا اسلیئے کہ وہان کے رہنے والے کا یہ دستور تھا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہوجایا کرتے تھے اور اسی سال مین وحیہ کلبی بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ سے جو منسوب ہی طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہ صحابی جنگ بدر مین حاضر ہوئے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اکثر بصورت وحیہ کلبی میرے پاس آیا کرتے تھے **بیان سنہ ۵۱ اکاون** اسی سال مین سعید بن زید جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہین فوت ہوئے **بیان سنہ ۵۲ اور سنہ ۵۳ ترپن** ہجری اس سال مین زیاد بن ابیہ درمیان ماہ رمضان کی بسبب عارضہ خارش کے فوت ہوئے اور پیدائش اونکی سنہ تین ہجری مین ہوئی تھی **بیان سنہ ۵۴ چون اور پچپن اور چھپن** ہجری اس سال مین معاویہ نے سعد بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حاکم خراسان کیا اونھون نے بخارا جو سمرقند اور صغد تک پہنچتا ہی اور کفار کو شکست دیکر تا بہ ترمذ گئی اور اوسکو صلح کرکے فتح کیا۔ جو لوگ کہ ہمراہ اونکے اس جنگ مین مقتول ہوئے اونمین سے قثم بن عباس بن عبد المطلب بھی یہ بھی مقتل سمرقند مدفون ہوئے اور اونکے بھائی عبد اللہ بن عباس طائف مین شہید ہوئے **اور** قصل شام مین **اور** بعد افریقیہ مین **اور** اسی سال مین معاویہ نے لوگونسے اخذ بیعت اپنی اور یزید کے لیئے کیا اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی

مروان بن الحکم کہ معاویہ کی طرف سی متولی مدینہ منورہ تہا چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ والی بہی اختیار کرین حضرت امام حسین علیہ السلام نے منظور نکی اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے بہی بیعت یزید اختیار نکی ان لوگون کی انکار سی اور بہی بازرہی آخرالامر معاویہ ہزار سوار اپنی لیکر حجاز مین آیا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی اس باب مین گفتگو بہی لیکن انجام کار اون نے بیعت یزید سوای اشخاص محدودۃ الذکر کی قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سی یہہ بات کہدی تہی کہ عبدالرحمن سی ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سی پاس قرابت رسول ہی اونسی درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتہہ لگے اوس سی ہرگز درگذر نکرنا **بیان سنہ ۵۸ ہجری** **اور اٹہاون ہجری** درمیان اس سال کی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور اونکی بہائی عبدالرحمن بن ابی بکر بہی اسی سال مین فوت ہوئے **بیان سنہ ۵۹ اونسٹہہ ہجری** اس سال مین سعید بن العاص بن امیہ نے رحلت کی اور نوفل ابن مالک کہ سال اول ہجری مین ہوا تہا اور انکے والد عاص نے بروز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تہا **اور** اسی سال مین حنظلہ نے کہ جسکا نام جرول بن مالک تہا وفات پائی وجہ تسمیہ انکی حنظلہ سبب کونا ہی قدا اوسکے تہی اول یہہ شخص مسلمان ہوا پہر مرتد ہوگیا پہر مسلمان ہوا **اور** اسی سال مین ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور یہہ اون اشخاص سی ہین جو دایم خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہا کرتے تہے اور اونسی احادیث کثیرہ مروی ہین اونکی روایت کو صحیح جانتے ہین **بیان سنہ ۶۰ ساٹہہ ہجری** واضح ہو کہ درمیان اس سال کی ماہ رجب مین معاویہ ابی سفیان نے وفات پائی اور انتیس سال تین مہینہ سات دن خلافت کی اور عمر انکی بہتر برس اور بقول بعضی ستر برس اور بعضی کی نزدیک اور بہی روایت ہی پر ضحاک بن قیس نے اونکی نماز جنازہ پڑہی کہ یزید مین معاویہ اوسوقت وہان موجود نہا ہر اربن مین کہ مضافات حمص سی ہی وہان تہا پس حال وفات سی اوسکو آگاہ کیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کی اوسنی آنکر قبر پر نماز پڑہی **بیان احوال معاویہ** اپنے باپ ابی سفیان کی ساتہہ برو زفتح مکہ مسلمان ہوگئے اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاتابت لیا کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اونکو عامل شام کا کردیا چنانچہ چار برس اونکے سامنی حاکم رہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ست خلافت مین بہی قائم رکہا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت مین سرداری کرتے رہی اور چار برس تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی محاربہ کرکی شام پر غالب آئی بہر تقدیر چالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کی خلق کا یہہ حال تہا کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتے تہے اور حلم اور غصہ کو غالب رکہتے تہے اور اقربا سی سلوک **بیان انتخاب یزید** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ بن خلیفہ ثانی بنی امیہ سی اور ماہ رجب سنہ ساٹہہ ہجری مین بجہ یزید خلیفہ ہوچکا۔ اوسوقت اپنی عامل سی جو مدینہ مین تہا یہہ کہلا بہیجا کہ حسین ابن علی اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سی کہو کہ میری بیعت منظور کرین ابن عمر نی یہہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سی بیعت کرلینگے اوسوقت کی مضایقہ مین بہی موجود ہون اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور ابن زبیر دونو جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور بیعت یزید منظور نکی **بیان سنہ ۶۱ اسٹہہ اور ۶۲ باسٹہہ اور ۶۳ تریسٹہہ ہجری**

اس سال مین سب اہل مدینہ نے متفق ہوکر بیعت یزید کی چھوڑدی اور اوسکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکالدیا۔ جب یہ حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر روانہ بجانب مدینہ کیا اور حکم دیا کہ بعد حرب جب مدینہ فتح ہو لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہووے اور غارت اموال اور امتاع رہے بعد ازان اسطرح سے سب سے اقرار کرلینا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہ اقرار لیکر اخذ بیعت کرنا اور بعد از حصول فراغت بسمت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اہالی شام سے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گیا تمام مہاجرین و انصار مدینہ کو اوسنے لڑے اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب شہید ہوے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت اشراف و انصار سے محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نے حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت دراز اور یہ جنگ ستائیسوین ذیحجہ سنہ ترسٹھ کو واقع ہوئی تھی غرض کہ مسلم نے باقیماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار اور غلام ہین پس جب یہانکی مہم سے انفراغ کلی حاصل ہوئی اوسوقت بجانب مکہ روانہ ہوا **بیان سنہ چونسٹھ ہجری** اور چونکہ مسلم مذکور مریض تھا قبل از پہنچنے مکہ معظمہ کے مرگیا اور اوسکے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر اسکو نی ہوا یہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مذکور کے واقع ہوا۔ جسوقت حصین وہ پہنچا مکہ معظمہ کے گیا اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت سی بیادبی کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر سے کہا کہ میری رائے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دعوا کرین۔ اور اگر تم میرے پاس آؤ تو مین تمہاری بیعت اختیار کرون اور بجانب شام روانہ ہون۔ عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین بسمت ملک شام روانہ ہوا مگر بعد از روانگی حصین کی عبد اللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونے پر نہ امت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کی پاسمانده مدینہ مین رہگئے تھے وہ سب ہمراہ حصین کے بجانب ملک شام راہی ہوے **بیان مرگ یزید پلید بن معاویہ** واضح ہو کہ یزید بن معاویہ درمیان ایک قریہ کے مضافات حمص سے چودہوین ربیع الاول سنہ چونسٹھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی آرتیس برس کی تھی اور مدت خلافت تین برس چھ مہینے **حلیہ** اوسکا گندم رنگ سفید چشم منہ پر داغ چیچک کے داڑھی خوبصورت دراز **اخبار معاویہ بن یزید** واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب یزید بن معاویہ فوت ہوا اوسوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی یہ شخص جوان اور دیندار تھا اوسکی خلافت کل تین مہینہ رہی اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز رہا اسکے فوت ہوا عمر اسکی بیس برس کی تھی اور اواخر ایام زندگانی مین اپنے اقربا سے کہا کہ مجھسے کار خلافت نہین ہوسکتا اور نہ کوئی شخص مجھکو مثل عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کرون اور نہ مثل اہل شوری کوئی ہے اس لیئے تم سبکو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ مقرر کرلو یہ کہکر اپنے گھر مین چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا۔ کہتے ہین کہ اوسنے بوقت مرگ یہ وصیت کردی تھی کہ ضحاک بن قیس تا قائم اور مقرر رہو کسی خلیفہ کے لوگونکو نماز پڑہایا کرے بیعت کرنا لوگونکا عبد اللہ بن زبیر سے

جبکہ معاویہ یزید فوت ہوا اور سوختہ لوگوں نے مکہ مین عبداللہ بن زبیر سے بیعت کی اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اوسنے قصد کیا کہ مکہ مین جاکر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرون لیکن یہ وہ ہمراہ اوسکے جو لوگ بنی امیہ مین سے ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا۔ کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ مین تہا یہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ سے وہان رہنے نہ پاوے اگر انمین سے ہمراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا بنی امیہ سے سازش کر لیتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت مقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچہ چلہ نہین ہو سکتا جبہ وقت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ مین بیعت ہو گئی۔ اور عبیداللہ بن زیاد والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کر لی اور عراق و حجاز اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ضحاک بن قیس نے بھی عبداللہ بن زبیر سے مخفی بیعت کر لی تہی اور حمص مین نعمان بن بشیر انصاری نے بھی بیعت کی قریب تہا کہ تمام امر خلافت طرف عبداللہ بن زبیر کے راجع ہو جاوے اس لیے کہ یہ مرد زاہد اور پارسا اور شجاع تہے الا دو نقص تہے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الرائے

بیان اخبار مروان بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چہارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر مین ملک شام پر قائم ہوا اور تمام بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اور تمام ملک شام مین تسلط مروان بن الحکم کا ہو گیا اوسوقت مروان نے بجانب مصر خروج کیا اور پیش از روانگی اپنی اوعمرو بن سعید بن عاص کو روانہ کیا اوسنے مصر مین داخل ہو کر ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے مروان بن الحکم کی بیعت ٹہرائی پہر بعد تنظیم و تنسیق مصر کے مروان بجانب دمشق آیا اور تا اختتام ۶۴ سنہ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ رہا اور ابن زبیر در میان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تہے اور اسی سال مین ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو سر نو تعمیر کیا **بیان سنہ پینسٹہ ہجری وفات مروان** سبب مرنے مروان بن الحکم یہ ہوا کہ اوسکی زوجہ ام خالد بن یزید بن معاویہ نے کہلا اوسکا گھونٹ ڈالا اور پکاری کہ ہای میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ پینسٹہ مذکور مین ہوا اور اوسکو دمشق مین دفن کیا عمر اوسکی تریسٹہ ۶۳ برس اور مدت خلافت نو مہینے اور اٹہارہ روز **ثمرہ از احوال مروان** اوسکے باپ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج فرمایا تہا وہ بجانب طائف چلا گیا تہے کہ خلافت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سوم عثمان رضی اللہ عنہ نے اوسکو بلا لیا تہا اور یہ مروان وہی ہے جسنے طلحہ رضہ کو بضرب تیر جنگ جمل مین شہید کیا تہا **بیان اخبار عبدالملک** واضح ہو کہ عبدالملک پانچوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے یہ رمضان سنہ پینسٹہ ۶۵ مین لوگون نے اوس سے بیعت کی اور خلافت اوسکی ملک شام اور مصر مین مستقل ہو گئی **خروج مختار ثقفی سنہ چہیاسٹہ ہجری** ۶۶ درمیان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام خون سید الشہدا کے خروج کیا اور سبب اوسکے بہت لوگ شریک ہو گئے اور کوفہ پر غالب آیا اور رجم غیر نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے فقط قاتلین سید الشہدا سے محاربہ کیا اور کہا کہ شمر ذی الجوشن کو میرے حوالہ کر دو یہانتک کہ اوپر اوسکے فتح پائی اور قتل کیا اور خولی الاصبحی کے گہر کو جسنے سر مبارک امام حسین علیہ السلام جسد مبارک سے جدا کیا تہا محاصرہ کیا اور بعد قتل خولی اوسکے گہر کو جلا دیا اور عمر بن ابی وقاص کو کہ منجملہ مقاتلین سے تہا قتل کیا

اور ابن عمر کو بھی اور دونوں کے سر محمد بن حنیفہ پاس کہ حجاز مین تھی بھیجدیئے اور یہ واقعہ ماہ ذیحجہ سال مذکور مین گذرا تھا

قتل عبید اللہ بن زیاد ۶۷ھ سر سنہ ہجری نبوی صلعم اس سال مین درمیان ماہ محرم کی مختار مذکور نے لشکر آمادہ کیا واسطے جنگ کی عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر موصل کے تسلط رکھتا تھا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ جانبین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کی لوگ بھاگ گیے اور عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن اشتر کے ہاتھ سے اسی معرکہ مین بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا ابراہیم نے اوسکا سر کاٹ کر ہمراہ اور سرون کے مختار پاس روانہ کردیا اسطرح پر حق تعالی جل شانہ نے انتقام امام ہمام کا بدست مختار اخذ کیا ۔ ہر چند کہ نیت مختار کی بخیر نہ تھی لیکن بظاہر کار نیک اوس سے ظہور مین آیا اور اسی سال مین ابن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کو اوپر بصرہ کے حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمراہ لیکر مصعب پاس آیا اور دونو متفق ہوکر کوفہ پر پہونچے اور مختار سے لڑی مختار کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل ہوئی اور کوفہ مین مختار کو محصور کیا ولیکن وہ حالت محاصرہ مین بھی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا اور اوسکے اعوان و انصار نے مکان خالی کردیا ۔ مصعب نے سب کے سر یک قلم جدا کیے کہتے ہین کہ اس جنگ مین سات ہزار آدمی مقتول ہوئے اور مختار ماہ رمضان مین شہید ہوا عمر اوسکی سر شصٹہ برس اور بقولی بعض اکثر اور بعض کے نزدیک اونہتر اور سوای اسکے اور بھی منقول ہے اور ابو بحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عیادہ نے کوفہ مین وفات پائی یہ شخص تابعین سے بڑی رتبہ کا گذرا ہے اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ تحنف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی جنگ صفین مین حاضر تھا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسیکے شریک نہین ہوا **بیان سنہ ۶۸ھ اٹھہتر ہجری** اس سال مین عبد اللہ بن عباس طائف مین عازم ملک بقا ہوئے اور محمد بن حنفیہ طائف مین رہا کیے یہانتک کہ حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبد اللہ بن بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین برس پیدا ہوئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی تھی کہ ای خدای اسکو علم دین کا فقیہ کر چنانچہ ایسے ہی عالم عدیم المثل ہوئے ببرکت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اور اونکو بسبب کثرت علم حبر کہا کرتے تھے **بیان سنہ ۶۹ھ اونہتر اور اکہتر ہجری قتل مصعب** رض واقع ہوا کہ درمیان سنہ ہجری کے عبد الملک نے سامان جنگ مہیا کرکے بجانب عراق کوچ کیا اور ادہر سے مصعب نے بھی سامان جنگ کرکے اوسکا مقابلہ کیا اور جانبین سے محاربہ شروع ہوا آخر سپاہ کے اہل عراق نے عبد الملک سے خفیہ سازش کرلی تھی مصعب کو چھوڑ کر اوس سے جا ملی باوجود اسکے مصعب خوب لڑی آخر الامر شہید ہوئے معہ اپنے فرزند دلبند کے عمر اونکی چھبیس برس کی تھی

ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین اور مصعب اور عبدالملک سے قبل از خلافت مصعب سے دوستی تھی اور مصعب کی دو زوجہ تھین ایک سکینہ بنت الحسین ؑ اور دوسری عائشہ بنت طلحہ ان دونون سے ایکمرتبہ نکاح کیا تھا القصہ بعد اس واقعہ کے عبدالملک کوفہ مین گیا اور وہان کی باشندون نے اوس سے بیعت کی اور دونو عراق اوسکے زیر حکم ہو گئے **بیان سنہ ۷۲ بہتر ہجری** اس سال مین عبدالملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ بارادۂ جنگ عبداللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور مین بسمت مکہ شریفہ راہی ہوا اور طایف مین درمیان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع ہوئی اور جملہ اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ مین محصور ہوے اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولیان مارے اور تمام سال محاصرہ رہا **بیان قتل ابن زبیر سنہ ۷۳ ہجری** اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ کیئے رہا مگر ابن زبیر نے اپنی تئین سپرد کرونگے سے لڑنا بہتر اور مناسب جانا اور جمادی الآخر سنہ مین شہید ہوے اور عمر اوسکی ستر برس کی تھی اور یہ اول فرزند ہین جو مہاجرین مین سے بعد ہجرت متولد ہوے اور یو برس خلافت کی کہتی ہین کہ یہ شخص کثیر العبادت تھے کہ چالیس برس اپنی پیٹھہ سے چادر نہ اوتاری تھی اور اوسی سال مین بعد شہید ہونے ابن زبیر کے اہل حجاز اور یمن نے عبدالملک سے بیعت کی اور سب نے اوسکی اطاعت منظور کی **اور** اوسی سال مین عبداللہ ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوے یہ واقعہ تین مہینہ بعد شہید ہونے ابن زبیر سے وقوع مین آیا اور عمر انکی ستاسی برس کی تھی **بیان سنہ ۷۴ چہتر ہجری** اس سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرکے جسطرح پر کہ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا اوسی طور سے تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا **بیان سنہ ۷۵ پچہتر ہجری** اس سال مین عبدالملک نے طرف حجاز کی ایک پروانہ دربارہ ولایت عراق کی بھیجا کہ اوسکا یہی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج مین ایک شخص مسمے بہ شبیب خارجی پیدا ہوا اور اوسنے بہت لوگونکو اپنی ہمراہ جمع کرکے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کی مآل کار جمعیت شبیب خارجی مین تفرقہ پڑا اور وہ گھوڑے سے گرکے ایک نہر مین ڈوب گیا **اور** علی ہذا القیاس اور بہ حجاج کے عبدالرحمن بن اشعث نے خروج کیا اور سب جماعتونکو شکست دیکر تقویت حاصل کی اور عبدالملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بھیجی یہانتک کہ عبدالرحمن شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہو گئی اور وہ ہزیمت پاکر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبدالرحمن کے بادشاہ ترک پاس بھیجدیا اور کہدیا کہ اگر عبدالرحمن مذکور کی سپرد کردیتی مین کچھہ تاخیر عمل مین آویگی تو مجھی فوراً عازم اوسطرف کا جان لینا بمجرد استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبدالرحمن کو مع اوسکے چالیس ہمراہیون کے گرفتار کرکے حجاج پاس بھیجدیا مگر عبدالرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سے اپنی تئین گراکر ہلاک کیا **بیان سنہ ۷۶ چھہتر و سنہ ۷۷ ستتر و ثمانی و ثمانین**

واقعیاسی ہجری اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہ شخص اسمی واقوی مشہور تھا اور اونکو حجاج نے والی خراسان کردیا تھا اور مہلب نکو مرو الروذ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو خلیفہ اپنا چھوڑا بوقت مرگ مہلب نے اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیر دیکا دیا اور کہا کہ تم ان تیرونکو مجتمع توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہی یعنی اگر تم متفق رہوگے کوئی اوپر تمہارے غالب نہ ہوسکیگا اور اگر متفرق ہوجاؤگے تو ہلاک ہوگے **بیان سنہ ۸۲ بیاسی ہجری** اور اس سال مین خالد بن یزید بن معاویہ نے بھی وفات پائی یہ شخص بنی امیہ مین بسخاوت وفصاحت اور عقلمند مشہور تھا۔ **بیان سنہ ۸۳ تراسی ہجری** اس سال مین حجاج نے ایک شہر مسمے بہ واسط آباد کیا **بیان سنہ ۸۴ چوراسی اور پچاسی ہجری** اور سنہ پچاسی مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا **بیان سنہ ۸۶ چھیاسی ہجری** درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی عمر اوسکی ساٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اوسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اوسکے مونہہ سے جذبو آیا کرتی تھی اور بسبب صفت بخل کی اوسکو شیخ الجذبی کہا کرتے تھے یہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دین دار تھا جب خلیفہ ہوا مجتہد نیا نے سب بھلا دیا اور دین داری جاتی رہی اور بدل کر اور ہی کچھ ہوگیا **بیان خلافت ولید بن عبد الملک** واضح ہو کہ یہ چھٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرنے عبد الملک کے ولید سے لوگون نے بیعت کی نصف ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری مین بسبب ایفا اوس عہد کے کہ اوسکے باپ سے ہوگیا تھا اور اسکو تعمیر مکانات کا بہت شوق تھا اور سب کام اوسکی مستحکم اور مضبوط اور اوسکے ایام خلافت مین اکثر بلاد وامصار مفتوح ہوے ازانجملہ جزیرۂ اندلس اور ماوراء النہر اور اوسیکے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف سے جاری ہوئی **اور** مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم مین خط وکتابت جاری کرکے اوسکو فتح کیا اور لوگونکو مقید **اور** محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا **اور** درمیان اسی سنہ مذکور کے ولید نے اپنے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو والی مدینہ مقرر کرکے روانہ کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کے مکان مین فروکش ہوا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کیئے وہ لوگ یہ ہین۔ عروہ بن الزبیر بن العوام **اور** عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود **اور** ابو بکر بن عبد الرحمن **اور** ابو بکر بن سلمان **اور** سلمان بن یسار **اور** قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق **اور** سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض **اور** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر **اور** عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ **اور** خارجہ بن یزید۔ پس ان سبکو بلا کر عمر ابن عبد العزیز نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری راے کے نہ کیا کرون اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجکو بیشک

جتا دیا سب نے یہہ رائے بہند کی **بیان سنہ ستاسی اور اٹھاسی ہجری** اس سال مین ولید نے عمر ابن عبد العزیز کو حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد اور گھر کو ڈھا کر ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کروے اور اون بیوت قیمت بیت المال مین سے دفع کر دینی چاہیے۔ چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوے اور مزدور عمارت مسجد کے لیئے ولید پاس حاضر ہوے اور عمر ابن عبد العزیز اس امر سے علحدہ ہو گیا **اور** اس سال اٹھاسی ہجری مین ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی تعمیر شروع کی اور اوسکی تعمیر مین زر خطیر صرف کیا **بیان سنہ نواسی سے ترانوین تک** اس سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا **بیان سنہ ۹۴ چورانوین ہجری** اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خایف ہو کر مکہ معظمہ مین مقیم ہوے چنانچہ حجاج نے ولید کو کہہ بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہی ہین اونکو میرے پاس روانہ کر دو چنانچہ ولید نے حسب الایما اوسکے اپنی عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القشیری تھا یہہ حکم صادر کیا کہ جن لوگونکو حجاج نے طلب کیا ہے جلد اوس پاس روانہ کر دے اوسنے اون لوگونکو اوس پاس بھیجدیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا۔ سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین مین اخذ علم عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تھا اور عدیل اپنا نر کہتی تھے **اور** اسی سال مین سعید بن المسیب جو تابعین مین فقہاے کبیر مین سے شمار کئی جاتے تھے فوت ہوے **اور** یہی اسی سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ سنہ پچانوین مین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب نے جو معروف بامام زین العابدین ہین مدینہ طیبہ مین وفات پائی اور بقیع مین مدفون ہوے عمر شریف اوکی اٹھاون برس کی تھی **بیان سنہ ۹۵ پچانوین ہجری** درمیان اس سال کی حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور خراسان فوت ہوا عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تھی اور تیس ۳۰ برس تک حاکم عراق رہا کہتی ہین کہ حجاج صغیر العینین لیست آواز فصیح الکلام تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے **وفات ولید بن عبد الملک سنہ ۹۶ چھیانوین ہجری** واضح ہو کہ ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور مین ولید بن عبد الملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن عبد الملک نو برس سات مہینے تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا۔ اور عمر بن عبد العزیز اوسکے چچا کے بیٹے نے اوسپر نماز پڑھی عمر اوسکی بیالیس برس چھ مہینہ کی تھی ہمیشہ خلل نزلہ سے ناک سے پانی جاری رہتا تھا اور بیٹی اوسکی اٹھارہ تھے اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لیئے اکثر کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کئے تھے اوس مسجد کے پہلو مین ایک کنیسہ تھا اوسکو منہدم کر کے مسجد مین شامل کر لیا تھا اور باپ اوسکا عبد الملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کی

لکنت زبان کے سبب کہا کرتا تھا کہ تو لائق حکومت ملک عرب نہین ہے **بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک** یہ ساتوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بھائی ولید مرگیا اوسوقت لوگون نے اوسکی بیعت خلافت جمادی الآخر سنہ ۹۶ ہجری مین اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ مین تھا جب اوسنی خبر وفات اپنے بھائی ولید کی پائی بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اہل دمشق سے بخصال پسندیدہ پیش آیا اور سبکے جور اور ظلم کو محو اور مرتفع کیا اور اپنی چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد

بیان سنہ ستانوین اور اٹھانوین ہجری درمیان اس سال کے سلیمان بن عبد الملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور دیے پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا اور اسی سال مین یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے والی تھا جرجان اور طبرستان کو فتح کیا

وفات سلیمان بن عبد الملک سنہ ۹۹ ننانوین ہجری اس سال مین درمیان ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک نے وفات پائی دو برس آٹھ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تھی گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مائل بہ نسوان

بیان خلافت عمر بن عبد العزیز واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن عبد شمس بن عبد مناف یہ شخص آٹھوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ہے اوسکی خلافت کے لیے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت مرض شدید مین وصیت کی تھی جب وہ مرگیا اوسوقت یہ ماہ صفر سنہ ۹۹ مین خلیفہ ہوا اور لوگون نے اوس سے بیعت کی **بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ کو واضح ہو کہ جمیع خلفاء بنی امیہ سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک بالاے منابر کیا کرتے تھے جب یہ خلیفہ ہوا اوسنے یہ رسم بد موقوف کردی اور اپنے تمام نائبونکو جا بجا لکھا کہ اس رسم بد سے باز آوین اور موقوف کردین چنانچہ روز جمعہ خطبہ پڑہا اور آخر خطبہ کے یہ آیت پڑہی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالی حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے اور احسان کے اور دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور برے کام اور ظلم وستم سے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو اوس روز سے سب علی مرتضی موقوف ہوگئی اور سب خطیبون نے اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا اور باعث صدور اس امر نیک اور کار خیر کے کثیر بن عبد الرحمن خزاعی نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے **بیان سنہ سو**

اور ایکسو ایک ہجری اور وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ نرہے کہ درمیان ۱۰۱ھ ہجری کے عمر بن عبد العزیز پچیسویں تاریخ ماہ رجب دن جمعہ کے خاصہ وہین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون - قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفدا یہ لکھتا ہے کہ ظاہر امیرے نزدیک دیر سمعان معروف بہ دیر تقہر ہے جو کہ مضافات مرۃ النعمان سے ہے قبر اوسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہ شخص زہر دیا گیا تھا بسبب اس بات کے کہ بنی امیہ نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص مدت دراز تک زندہ رہا تو ہمارے ہاتھ سے سلطنت بالکل گئی اس لیے کہ بعد اپنے جسکو لائق خلافت جانتا گا اوسکو ولیعہد مقرر کریگا اسواسطے لوگون نے اوسکو شربت مین زہر ملا دیا پیدائش اوسکی بموجب ایک قول کے مصر ہی ۶۱ھ اکسٹھ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینہ کی عمر اوسکی چالیس برس چند ماہ کی موئی تھی سیرت نیک رکھتا تھا اور تابع خلفاے راشدین کا **بیان خلافت یزید بن عبد الملک** مخفی اور مخجب نرہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی العاص بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف نوان خلیفہ خلفای بنی امیہ سے ہی اور مان اوسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبد الملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوس سے بہت لوگ متفق ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اوسنے حرب کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ہلاک ہوئی یہہ لوگ بکرم و شجاعت مشہور ہین **بیان سنہ ۱۰۲ ایکسو دو ہجری** اس سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاے سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا - یہہ عبید اللہ برادر زادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہی اور بیان فقہاے سبعہ علی سبیل الترتیب یون ہے **اول** عبید اللہ بڑا عالم علماے تابعین سے ہے اور اوسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے **ثانی** عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی اور والدہ عروہ کی اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے یہہ فقیہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے اور اوسنے درمیان ۹۳ھ اور بقول بعض چورانوے مین وفات پائی پیدائش اوسکی ۲۲ھ بائیس ہجری مین ہوئی تھی **ثالث** قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تھے **رابع** سعید بن المسیب قرشی یہہ علم حدیث اور فقہ کے جامع تھے اور زاہد اور عابد دو برس خلافت عمر رضی اللہ عنہ سے گذرے تھے کہ تولد انکا ہوا اور ۹۱ھ اکانوین یا ترانوین یا چورانوین یا پچانوین ہجری مین علی اختلاف الروایت وفات پائی **خامس** سلیمان بن یسار مولاے حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین اونہون نے ۱۰۰ھ سنہ ایکسو سات

ہجری مین اور بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہین وفات پائی عمر اونکی بہتر برس کی تھی **سادس** ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ المخزومی القرشی ہین انکی کنیت اور نام ایک ہی ہے یہ عالم سادات تابعین سے ہین مشہور یہ راہب قریش دادا انکا حارث بھائی ابوجہل بن ہشام کا تھا اونہون نے ۹۴ھ ہجری مین وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین پیدا ہوئے تھے **سابع** خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ہین باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ مین مشہور تھا جنکے حق مین رسول خدا نے ارشاد کیا تھا کہ زید علم فرائض خوب جانتا ہی خارجہ مذکور درمیان سنہ ننانوین ہجری مین اور بقول بعض سو ہجری مین فوت ہوی مدینہ منورہ مین بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان ادراک کیا ہی یہی سات خلیفہ فقہاے مدینہ کے مشہور ہین **بیان وفات یزید سنہ ایکسو تین اور ایکسو چار اور ایک سو پانچ ہجری** اس سال مین یعنے ایکسو پانچ مین تاریخ پچیسوین شعبان کو یزید بن عبدالملک نے وفات پائی عمر اوسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہین اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بھای ہشام کو اپنا ولیعہد کر دیا تھا پھر بوقت مرگ اپنی پسر ولید بن یزید بن عبدالملک کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے وہ خلیفہ ہوے اور یزید کے گھر مین دو عورتین تھین کہ اونپر فریفتہ اور مبتلا تھا ایک جبابہ اور دوسری سلامۃ القس چنانچہ بعد مرنے جبابہ کے سترہ دن پیچھے مرگیا **بیان خلافت ہشام بن عبدالملک** واضح ہو کہ یہ سوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ مین سے ہی عمر اوسکی بوقت خلیفہ ہونیکے چونتیس برس کئی مہینہ کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبدالملک ہشام وہان موجود نہ تھا اوس پاس قاصد گیا اور وہ وہانسے سوار ہوکر روانہ دمشق ہوا **بیان سنہ ایکسو چھ سے ایکسو دس تک** اس سال مین حسن بن الحسن بصری رح نے وفات پائی قول انکا ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا تھا اور یہ مشاہیر تابعین سے ہین اور انہین برسون مین محمد بن سیرین رح نے بھی انتقال کیا اور سیرین رح مکاتب انس بن مالک کے تھے بعد ادا کرنے بدل کتابت کے آزاد ہوگئی تھے اور محمد بن سیرین بہت صحابہ سے روایت کرتا ہی از انجملہ ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور نامور تابعین مین سے تھے فن تعبیر مین خوب دخل تھا **بیان سنہ ایکسو گیارہ سی سنہ ایکسو سولہ ہجری تک کا** درمیان انہین سنین کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے بعالم بقا انتقال فرمایا شریف انکی بہتر سال رہی بسبب انکا باقر بسبب تبحر کے علوم مین تھا پیدایش انکی ۵۷ھ ہجری مین ہوی جب کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے اونکو تین برس کا تھا وفات انکی حمیمہ مین جو ایک شہر ہی واقع ہوئی وبعد وفات جنازہ انکا ولے گئے بقیع مین دفن کیا **بیان سنہ ایکسو سترہ ہجری** درمیان اس سال کے اور بقول بعض ایکسو بیس مین نافع مولی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوے نافع مذکور اکابر تابعین سے گذرے ہین عبداللہ بن عمر اور ابا سعید خدری سے بہت کچھ سنا ہی اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتین کی ہین اہل حدیث بیان کرتے ہین کہ امام شافعی رح مالک بن انس سے

روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے **بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور ایکسو اونیس ہجری** ان سنین مین مسلمانون نے ترکستان کی ملکون مین جنگ کی اور فتح یاب ہوئے اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترک کو قتل کیا اور سلطان ترک کو بھی مار ڈالا اس جنگ مین سپہ سالار مسلمانون سے اسد بن عبداللہ القشیری تھا **بیان سنہ ۱۲۰ ایکسو بیس ہجری** اس سال مین ابو سعید عبداللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قرا سبعہ سے تھا انتقال کیا **بیان ایکسو اکیس ہجری** اس سال مین مروان بن محمد بن مروان نے کہ جزیرہ ارمینیہ پر حاکم تھا صاحب السریہ کہ ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ ارسال کیا کرتا تھا اوسمین توقف کیا اوسنے اوس سے محاربہ کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم کے قلعات بزور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتھ آئی اور انہین سنین مین نصر بن سیار نے اوپر بلاد ماوراء النہر کی جہاد کیا اور ترکستان کی بادشاہ کو قتل کیا اور مرد مان فرغانہ کو قید جاکر اسیر و گرفتار کیا اور اسی سال مین اور بموجب قول بعض سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس مین زید بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم اوپر اہل کوفہ کے خروج فرمایا اور دعوت بیعت کی چنانچہ اکثرون نے اوسی بیعت کی اور دون ایام مین والی کوفہ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر الثقفی اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقا ایک تیر پیشانی نورانی پر بزور مقام پہنچا ہر چند لوگون نے اونکو دولتخانہ مین پہنچا کر تیر نکالنا چاہا لیکن اوسی حال مین طائر روح اونکا بروضہ رضوان فوراً پرواز کرگیا جب کہ یوسف والی مصر کو یہ خبر پہنچی اوسیوقت لاش مبارک منگوا کر اور سر تن مطہر سے جدا کرکے ہشام بن عبدالملک پاس بھیجدیا اور جسد اطہر کو بالائی دار کنیجا اور تا حیات ہشام وہ جسم عالیمقام اوپر دار رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کردو اور ہنگام شہادت زید عمر شریف بیالیس برس کی تھی **بیان سنہ ۱۲۳ ایکسو بائیس** اس سال مین ایاس بن معاویہ بن قرۃ المزنی نے کہ مشہور بفراست و ذکا تھا اور ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز مین قاضی بصرہ نے وفات پائی **بیان سنہ ایک سو تیئیس اور سنہ ایکسو چوبیس ہجری** انہین سنین مین اور بعضے کچھ اور ہی روایت کرتے ہین محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر اوسکی تہتر برس کی تھی مشہور بزہری منسوب بزہرہ بن کلاب یہ زہری تابعین مین بڑے عالم تھے دنسل صحابہ کرام کو دیکھا تھا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک اور سفیان ثوری وغیرہ کی روایت کی ہے عادت زہری سے ایک عادت یہ تھی کہ جب گھر مین بیٹھتے کتابون کو گرد اپنے رکھتے اور مطالعہ ہر کتاب مشغول ہوتے **بیان سنہ ایکسو پچیس ہجری وفات ہشام** اس سال مین ہشام بن عبدالملک چھٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام خلافت اوسکے بیس برس نو مہینے کچھ اوپر بیماری اوسکو درد گلو کی تھی عمر بچپن برس کی رصافہ مین مدفون ہوا۔ اپنی بعد کئی بیٹے چھوڑے از انجملہ ابو عبدالرحمن کہ والی اندلس تھا جبکہ سلطنت بنی امیہ زائل ہوگئی تھی اور شہر رصافہ کو ہشام نے از سر نو آباد کیا تھا اس لیے کہ آپ ہی ہوا

وہان کی بہت خوب تھی یہ شہر اسلیئے اوسنے آباد کیا تہا کہ خلفای بنی امیہ بخوف وہاسے ابن بہاک جایا کرتے تہے **بیان خلافت ولید بن یزید بن عبد الملک** واضح ہو کہ یہ گیارہوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے بعد وفات ہشام کی ۱۲۵ھ مذکور بروز چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق وفجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا **اور** تاریخ ابن اثیر مین لکہا ہے کہ اس سال مین قاسم بن ابی برقاری نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو چھبیس ہجری و مقتول شدن ولید بن یزید** اس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل اوسکی طرف سے اوپر عراق کی تہا اوسنے خالد کو بعذاب شدید قتل کیا اور ولید بہی اسی سال مین مقتول ہوا حال اوسکا یہہ ہی کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبد الملک نے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی اور لہو ولعب اور شرب خمر اور ہم صحبتی فساق کی قتل کیا اور جانب ولید سے جو عبد الملک بن محمد بن حجاج عامل دمشق تہا وہ وبا کی خوف سے ایک یہہ مین کہ مشہور بقطن تہا فرو کش ہوا اس لیئے یزید بن خوف وخطر دمشق مین داخل ہوا مع اپنی لشکر کے اور عبد العزیز بہی اوسکی ہمراہ ہو گئی اوسنے دو سو سوار روانہ کرکے گرفتار کرنے عبد الملک عامل ولید کی جانب قطن روانہ کیے اونہون نے اوسکو گرفتار کر لیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کی گرفتاری کے لیئے طیار کرکے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین عروج پکڑا اوسوقت بعضے عبید ولید نے اوسکو خبر دی کہ ولید مقام اعذق مین جو مضافات عمان سے ہی قیام کرتا ہی پس ولید اپنے ہمراہیونکو لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی دی اور خوب لڑا مگر ہمراہی اوکے سب بہاگ گئے جبکہ وہ تنہا رہگیا لاچار ایک مکان مین مختفی ہو کر دروازہ بند کر لیا پس لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسی مکان مین اندر جاکر مار ڈالا اور سر کاٹ لائی اور یزید بن ولید پاس بیجدیا یزید نے اپنے پدر ولید کا سر کٹا ہوا جو دیکہا سجدہ شکر بجا لایا اور اوس سر کو بالائے نیزہ کرکے تمام دمشق مین تشہیر کیا۔ یہہ شخص اٹہائیسون جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین مقتول ہوا اور اوسنے ایک برس تین مہینہ خلافت کی عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی اور بعضے اوسکی یہی بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین طرفا مین شمار کیا جاتا تہا مگر شرب خمر اور لہو ولعب اور سماع غنا مین شب وروز مشغول تہا **بیان خلافت یزید بن ولید** معلوم ہو کہ بارہوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا یہہ ہے اٹہائیسون جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند خلافت ہوا اور وجہ تسمیہ اس یزید کا بناقص یہہ تہا کہ عشر خراج مین جو ولید نے مقرر کیا تہا یزید نے اوسکو ناقص اور کم کر دیا تہا اور جو خراج ہشام کے وقت مین معین ومقرر تہا وہی بدستور سابق رہنے دیا اسلیئے اوسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مقتول ہوا اور یزید مسند خلافت پر قایم ہوا اوسوقت اہل حمص نے اوس سے بغی ہو کر اوسکی بہائی عباس کے گہر پر چڑہائی کی اور سب مال ومنال اوسکا غارت کیا اور اوسکی حرم کو بہی بغلیہ اور تسلط لیگئی اور ارادہ کیا کہ یزید سے دمشق مین جاکر محاربہ کیجیے بمجرد استماع اس خبر کے یزید نے بہی ایک لشکر آمادہ کرکے اوسکی مقابلہ کیلیے

راونہ کیا اور مقابلہ فریقین کا قنیۃ القاب مین واقع ہوا اور جنگ شدید بعمل آئی مگر اہل حمص کو شکست ہوئی اور یزید اور انکی غالب آیا اور اوسنے اخذ بیعت کی بعد ازان باشندگان فلسطین نے اوپر عامل یزید مذکور کی تاخت لاکر فلسطین سے نکالدیا اور یزید بن سلیمان بن عبد الملک کو اپنا سردار کروانا اوسنے یزید ناقص کے لڑائی کے لئے سیکو فراہم کیا جبکو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ایک لشکر بسرکردگی سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کو روانہ کیا اوسنے بحکمت عملی جمعیت مخالفین متفرق کردی پس ازان سلیمان بن ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل طبریہ سے بیعت بنام یزید ناقص اخذ کی بعد ازان یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہان کا عامل مقرر کیا اور عراق و خراسان کو فراہم کردیا اس سبب نصر بن سیار خراسان مین بغی ہوگیا۔ پہر یزید بن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سے معزول کرکے اوسکی جگہہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا اور اسی سنہ ۱۲۶ ہجری مین مروان بن محمد یزید سے منحرف ہوگیا اور اسی سال مین یزید ناقص فی میسوین ذیحجہ کو ارتحال بعالم بقا کیا دمشق مین مدت خلافت پانچ شہر بارہ روز عمر اوسکی تیس برس کی اور بعضی کچہہ اور ہی روایت کرتے ہین حلیہ اوسکا گندم رنگ طویل القامت خوردسر خوبصورت غرض کہ جب یزید بن ولید فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بھائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفائے بنی امیہ کا ہے مسند نشین خلافت ہوا مگر اوسکی خلافت ذی رونق و استقرار نپایا کبھی امیر تصور کیا جاتا تھا اور کبھی ہے مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذاری اور بعضی کہتے ہین کہ نسترہ روز خلافت غیر مستقلہ کی **بیان سنہ ۱۲۷ ہجری** اور اسی سال مین عبید الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور اسی سال مین مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر خربہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے معزول کرے جب وہ قنسرین مین پہنچا سب وہان کے باشندے اوس سے متفق ہوگئے جسوقت قریب حمص پہنچا وہانکے لوگون نے بھی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہوگئے جب کہ مروان قریب دمشق آگیا اوسوقت ابراہیم نے مقابلہ اوسکے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کو روانہ کیا بجمعیت ایک لاکھہ بیس ہزار آدمی کے اور مروان بن محمد کے لشکر مین فقط اسّی ہزار جوان تھے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی اور بہت آدمی جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بھاگ گیا اور ابراہیم سے جاملا دونون متفق ہوکر دونو بیٹون ولید بن یزید کو جو قید مین تھے مار ڈالا۔ پہر ابراہیم وہان سے بھاگ کر روپوش ہوگیا اور سلیمان بن ہشام نے اور بیت المال کی تسلط پاکر خوب غارت کیا اور اپنی ہمراہیون اور سپاہ پر تقسیم کرکے دمشق سے باہر آیا **بیان خلافت مروان بن محمد** یہ خلیفہ چہاردہم سب سے پچھلا بنی امیہ کا ہے اور درمیان اسی سنہ ۱۲۷ ہجری کے ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا اونہون نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا اور حاضر ہوکر مروان سے بیعت کی

اور اسی سال مین اہل حمص مروان سے بغی ہوگئی چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار اوسکو فتح کیا کہ اس اثنا مین خبر آئی کہ اہل غوطہ بھی سرکش ہوگئی ہین اور یزید بن خالد کو اپنا متولی کرلیا ہی اور اہل دمشق کو محصور اس لیئے مروان نے دس ہزار سوار جرار بسرکردگی ابو الورداد و عمر بن الصباح کی اوس جانب روانہ کیے ان دونون نے دمشق مین جاکر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا اور ظفریاب ہوئی اور مال بہت ہاتھ آیا اسبات کو کچھ عرصہ نگذرا تھا کہ اہل فلسطین جادہ اطاعت سی منحرف ہوگئی اور سردار اونکا ثابت بن نعیم مقرر ہوا۔ جب مروان نے صورت حال اس تہج پر معلوم کی فوراً ابو الورد کو لکھا کہ بطرف فلسطین کی روانہ ہو چنانچہ اوسنے اہل طبریہ کو شکست دیکر اور پر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی سیار اور معاون اوسکے سب بیباک گئے بعد ازان مروان قرقیسیا مین گیا اوس جگہہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار آدمی اہل شام کی اور ایک لشکر قنسرین کا اپنی ہمراہ لیکر مستعد بجنگ ہوا غرضکہ فیما بین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن ہشام کو شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اوسکے لشکر کے مقتول اور باقی مفرور ہوئے پر بقیہ السیف نے مجتمع ہوکر دوبارہ مروان سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پر اہل حمص مروان سے بغی ہوگئی چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ کیے رہا آخر کو امان چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تہا اوسکو مروان کی سپرد کردیا۔ اور اسی سال مین محمد بن واسع الازدی نامہ نے انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد شمس کے احباسی تہا اور کنیت اوسکی ابو بحر اور علم نحو اور لغت مین امام وقت تہا فوت ہوا۔ کتبی رحمہ اللہ کہتا ہی کہ یہ شخص فرزدق شاعر کو نسبت بخطا اور غلطی کرتا تہا اور اوسکی ہجو لکہی تہی بیان ۱۲۸ سنہ اکیسو اٹہائیس ہجری اس سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بجانب عراق واسطے مقابلہ خوارج کی روانہ کیا اور اسی سال مین عاصم بن ابی النجود کہ قراء سے تہی فوت ہوے

بیان ۱۲۹ سنہ اکیسو انتیس ہجری اس سال مین بنی العباس نے خراسان مین لوگونکو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سی طلب کیا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا تہا کہ ابراہیم نے بدست ایک قاصد کے منع کر بہیجا کہ تو اپنی کام مہم مین مشغول رہ مگر جو مال کہ تیری پاس سے ہمراہ لیے قحطبہ کی ادہر روانہ کردے اوسنے جسقدر مال کہ اوس پاس تہا بہیجدیا اور آپ خراسان مین چلا آیا اور مرو کے متصل جاکر اظہار دعوت بنی العباس کیا یعنی لوگونسی کہا کہ بنی العباس دعوی خلافت رکہتی ہین سب نے قبول کیا اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار کے خراسان کے جو بنی امیہ کی طرف تہا اکثر مکاتیب جنکی بیان مین تطویل ہے جاری رہتی تہے اور اسی اثنا مین ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت رکہتی تہے قتل کیا اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور ابو مسلم نے باشندگان خطونیہ جو کہ سواد کوفہ سے ہی وہان تکا تہا بیان ۱۳۰ سنہ اکیسو تیس ہجری اس سال مین ابو مسلم شہر مرو مین داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سی بہاگ گیا

اور اسی سال میں اور بعضے کہتے ہیں کہ ۱۳۲ھ میں ربیعۃ الرائے بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوئے اونہوں نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے **بیان سنہ ایکسو اکتیس ہجری** اسی سال میں نصر بن سیار نے درمیان سادہ قریب ری کے وفات پائی عمر اوسکی پچاس برس کی اور اسی سال میں ابو حذیفہ واصل بن عطاء الغزال فوت ہوا اوسکی پیدایش سنہ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اخذ علم کیا تھا الا اس مسئلہ میں مخالف مذہب اپنی اوستاد کی تھا کہ اصحاب کبار مسلمین سے نہ مسلمان ہیں نہ کافر اسلیے وہ اور اوسکے متبع مشہور بہ معتزلہ ہیں واصل بن عطا قوم کا حلاج نہ تھا بلکہ سوت کاتنی والیونکو نوکر رکھتا تھا اور اسی سال میں مالک بن دینار جو ایک موالی اسامہ بن ثوالقرشی سے تھا فوت ہوا یہ شخص عالم وزاہد مشہور تھا **بیان سنہ ایکسو تیس ہجری** اس سال میں قحطبہ بت لشکر خراسان لیکر طالب یزید بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہ مرد اس پہلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ گم ہوگیا بعضے کہتے ہیں ڈوب گیا اور بعضے کہتے ہیں وہ مقتول ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ قایم مقام اپنی بدلکا ہوا اور اسی سال میں ابو العباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول اور بقول بعض ربیع الآخر کوفہ میں خلیفہ ہوا اور اپنے بھائی عیسے بن موسی بن محمد کو بجانب حسن بن قحطبہ روانہ کیا اور یحیی بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بھائی حسن کی درمیان مدائن کے روانہ کیا اور چند ماہ ابو العباس السفاح نے لشکر میں قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ میں فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کوفہ میں ہے **بیان اخبار مروان وقتل شدن او** واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے خلفاے بنی امیہ کا اوسکو مروان الجعدی بھی کہا کرتے تھے وہ حران میں تھا وہانسے بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی کی جو کہ بنی العباس کی جانب سے شہرزور پر غالب تھا چلا جب مقام زاب پر پہنچا وہاں فروکش ہوکر ایک خندق کندہ کروائی ساتھ اوسکے ایک لاکھ بیس ہزار جوان جنگی تھے اور دوسرے جانب سے ابو عون بھی شہرزور سے مع اپنی جمعیت کی بطرف زاب روانہ ہوا اور عقب اوسکے ابو العباس السفاح بھی لشکر لیکر آیا اور اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تھے از انجملہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس مروان نے ایک جسر بالاے زاب بناکر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بھی بجانب مروان متوجہ ہوا اور بجانب یمین ابو عون اور بجانب یسار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی اور تکاسل لشکر کی شکست ہوئی اور بھاگا حالت فرار میں اکثر آدمی غرق ہوئے اور شکست مروان اوپر تمام کی ہفتہ کی روز کیا تھا جمادی الآخر ۱۳۲ھ ہجری میں ہوئے تھے بعد از شکست موصل میں آیا پھر وہاں سے کوچ کرکے حران میں اور بیس روز اوس جگہ قیام کیا

کہ اس باتمامین لشکر سفاح آپہنچا مروان معہ اسباب اور اہل بیت اپنی کی طرف بمص مقرر ہوا اور جب عبداللہ بن علی حران مین داخل ہوا اوسوقت مروان حمص سے بھاگ کر دمشق مین آیا اور وہان سے فلسطین مین اور عبداللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہان سے کوچ کر کے فلسطین مین آئے اور سب اصحاب مروان بھاگ گئے اور اوسکی آنکھ مین ایک تیر لگا کہ اوسکے صدمہ سے مر گیا ایک انار فروش فی باشندگان کوفہ سے اوس کا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ ۱۳۲ سنہ مذکور مین مقتول ہوا۔ اور دو بیٹے اوسکی عبداللہ اور عبیداللہ بجانب حبشہ بھاگ گئے اہل حبشہ اونسے خوب لڑے چنانچہ عبداللہ مقتول ہوا اور بیٹیان مروان کی صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کی روبرو حاضر کی گئین اونکی باب مین حکم ہوا کہ انکو بجانب حران روانہ کردو۔ عمر مروان کی باسٹھ برس کی تھی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس نو مہینے پندرہ دن کنیت اوسکی ابا عبدالملک ہے۔ مان اوسکی ام ولد کردیہ تھی حلیہ مروان سفید رنگ بزرگ چشم کلان سر ریش انبوہ ریع سفید یا فی سیاہ

بیان مقتولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلمان بن ہشام بن عبدالملک کو سفاح فی امن دیا مگر سدیف شاعر فی چند شعر و رباب قتل اوسکے پر سی وہ ستر سفاح فی حکم دیا کہ سلمان کو مار ڈالو اور عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس پاس چند آدمی بنی امیہ مین سے قریب نوی کے جمع ہو کر ہمراہ اونکی سفرہ پر کہانا کہانیکو حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبداللہ غلام بنی ہاشم عبداللہ عم سفاح کے پاس حاضر ہوا اور چند بیتیان اونکی باب قتل مین پڑہین عبداللہ فی حکم دیا کہ ان سبکو مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر مردی پینکے چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور عبدالملک بن مروان اور ہشام بن عبدالملک کی قبرین اوکہاڑ کر پینکے دین اور اجسام اونکی بعد سولی دینکے جلا دیئے اور جسکو اولاد بنی امیہ سی پایا قتل کیا غرض کہ کوئی خلفائے بنی امیہ سے باقی نرہا بجز چند اطفال شیر خوارہ کی یا جو کوئی اندلس کی طرف بھاگ گیا تھا اور اسیطرح سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس فی بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین اونکی راہ مین ڈلوادین کتون نے بہاڑالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تھا جب اوسنے یہ حال دیکہا کسی جانب کو بھاگ گیا اور جبال مین روپوش ہو گیا

وصل فضایل اہلبیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول ہے صواعق سے **واضح ہو** کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہل بیت مین وارد ہین کہ اون سب کی لکہنے مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اس لیے چند آیات اور احادیث اونمین سے بجز تحریر لائی جاتی ہین

اول آیات قرآنی سے کہ شان اہل بیت مین نازل ہوئے ہین یہ ہے **ایت** انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنے سوائے اسکے نہین کہ چاہتا ہی خدا تعالی تا لیجاوی تمسی پلیدی ای اہل بیت پیغمبر کی اور پاک کری تمکو خوب پاک کرنی کا۔ اکثر مفسرین اسطرف گئے ہین کہ یہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کی **اور** بعضے نے کہا ہی کہ ازواج کی شان مین ہی اسلیے کہ بیت مین سکنای رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساتھ دلیل خطاب **ایت** واذکرن ما یتلی فی بیوتکن کی کہ اونمین کی شان مین

ہے اور اہل بیت نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جن لوگون پر صدقہ حرام ہی اور اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین کہ بعض کو ادنین صلاحیت ہی دلیل ثانی کی اور یہ منقول ابن کثیر سے ہی **حدیث اول** منجملہ احادیث فضائل ہرزوی ہی یہ روایت احمد ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہہ آیہ کسی شخص کی شان مین نازل نہین ہوئی مگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا اور حسنین رضی اللہ عنہم کی **اور** ابن جریر نے مرفوعا باین لفظ روایت کی ہے کہ نزلت ہذا الآیۃ فی خمسۃ فی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و فی علی و حسن و حسین و فاطمہ رضی اللہ عنہم اور طبرانی نے بھی روایت کی ہے **اور** یہ روایت دیگر مین بعد تطہیر کے یہ وارد ہوا ہے کہ فرمایا انا حرب لمن حاربتم و سلم لمن سالمتم و عدو لمن عاداہم یعنی مین لڑنے والا ہون جو اوسسے لڑے اور صلح کرنیوالا ہون جو اوسسے صلح کرے اور دشمن ہون جو اوسسے دشمنی کرے **اور** ایک روایت مین آیا ہے کہ بقیہ ذخران اور اقارب اور ازواج اپنی کو ساتھہ ان چادر کے متضمن کیا۔ آیت دوسری آیات فضائل اہلبیت سے **آیت** ان اللہ و ملئکتہ الی آخرہ دلیل اسپر کرتی ہے کہ صلوۃ اوپر اہلبیت کی مامور بہ ہے اسلیے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازکو قائم مقام اپنی نفس کا کیا ہے جسوقت اونکو بخت عیالائے فرمایا اللہم انہم منی و انا منہم فاجعل صلوتک و رحمتک و رضوانک و مغفرتک علی و علیہم یعنے الٰہی یہ مجھسے ہین اور مین انسے پس کر صلوات اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اوپر میرے اور اوپر انکے **اور** امام فخر الدین رازی کہتے ہین کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین پانچ چیز مین اول سلام مین کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہلبیتہ مین **آیت** سلام علی الیاسین۔ ثانی صلوۃ مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت آنحضرت کی تشہد مین۔ ثالث طہارت مین رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حق مین فرمایا طہ اور باب اہلبیت مین و یطہرکم تطہیرا۔ رابع تحریم صدقہ مین اوپر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خامس محبت مین **قال اللہ تعالی** فاتبعونی یحببکم اللہ و قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ آیۃ چوتھی آیات فضائل اہلبیت سے **آیت** وقفوہم انہم مسئولون ہی یعنی عقائد و اعمال انکی سے پوچھینگے۔ واسطے زیادتی توبیخ اونکی کہ آیا حق موالات اور مواسات اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو وصیت کی تھی بجالائے تا اوسکے ثواب کو پہنچین یا آنکہ اوسکو ضائع کیا اور اوسکی بجا آوری مین اہمال تا عقاب اور وبال اوس اہمال کا اونکی طرف عائد ہووے۔ نقل ہی یہ مین ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت حضرت رسالت کون ہین کہا اہلبیت وہ ہین کہ صدقہ اوپر اونکی حرام ہی **اور** یہ روایت کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی وہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق چھوڑتا ہون مین تمہارے درمیان دو چیز ین نفیس اگر اونکی ساتھہ تمسک ہو بعد میرے کبھی گمراہ نہوگی ایک ایک اون دونون سے اعظم ہے دوسری سے ایک کتاب اللہ کہ ایک حبل ممتد ہی زمین سے آسمان تک۔ دوسری عترت اور میرے اہلبیت ہین اور یہ دونون جدا نہونگے اوسوقت تک کہ وارد ہون مین میری پاس اوپر حوض کوثر کے پس نظر کرون کہ میرے بعد تعظیم و تکریم اونکی کس طور بجا لاتے ہو اور

ایک - روایت مین آیا ہی کہ فرمایا جبکہ تا ہو تمہارے درمیان تین چیزین کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مراد سنت سی بوقت اطلاق شرع مین وہ احادیث ہین کہ قرآن اونکی ساتھ ناطق نہین ہوا اور امر اور نواہی سے قولا اور فعلا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدور پایا اگر مطلق سنت مراد لیوین تو سنت بھی کتاب اللہ ہی ذکر کتاب اللہ اوس سے مستغنی ہے اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب فرمائی ہی اپنی امت کو کہ بقرآن اور سنت اون لوگون کی کہ اعلم نسبت او کتاب اللہ ہین یعنے اہلبیت متمسک ہو اور مجموع ان احادیث سے بقایا انکا قیامت تک مستفاد ہوتا ہی **اور** روایت طبرانی اور ابی الشیخ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالی تین ہین جسنے کہ محافظت حرمات ثلثہ کی اختیار کی محافظت اپنی دین اور دنیا کی بجا لایا اور جسنے کہ محافظت نہ کی محافظت دین اپنی کی بجا نہ لایا کیا ہین وہ کیا ہین فرمایا حرمت اسلام - اور میری حرمت - اور حرمت صلہ رحم میری کی - اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہین اور میرے اہلبیت جنت ہین ایک درخت ہین اور شاخین اوس درخت کی دنیا مین ہین پس جو کوئی چاہی قرب آفریدگار اپنے کا راہ خیر اور اطاعت اختیار کرے - آیہ پانچوین آیات فضائل اہلبیت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی قول حق تعالی کا **آیت** واعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنی تم سب مضبوط اور انصار پنگل مارو ساتھ حبل اللہ کی کہ دین حق تعالی کا ہے یا عہد اوس کا یا قرآن یا متابعت رسول اللہ وجان یا اہل بیت جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آیت چھٹی آیات فضائل اہلبیت سے ام یحسدون الناس علی ما اتاہم اللہ من فضلہ ہے یعنی بلکہ حسد لیجاتی ہین اوپر اون لوگون کی کہ دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سی - مراد بہ ناس اس آیہ مین اہلبیت ہین اور مراد اعطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصرت اور اعزاز دین ہے - آیہ ساتوین آیات فضائل اہلبیت سے **آیت** وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم ہی یعنی نہین اللہ تعالی کہ عذاب کرے اونکو اوسنے قریش کو حال آنکہ تو اونمین ہو **اور** احادیث مین وارد ہوا ہی جیسیکہ سوا لخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اہل عرض ہین اہلبیت آنحضرت ہی امان اہل زمین ہین اور منجملہ احادیث وہ کہ ایک جماعت نے بسند قوی روایت کی ہین کہ نجوم امام اہل سما ہین اور میرے اہلبیت امان میری امت کی **اور** یہی ایک روایت قوی مین وارد ہوا ہی کہ اہلبیت میری امان اہل ارض ہین جب وہ ہلاک ہون پہنچی گا اہل ارض کو آیات سی کہ اوسکی ساتھ موعود ہین **اور** طرق متعددہ سی کہ بعض اونمین سے مقوی بعض ہین وارد ہوا ہی کہ مثل میری اہلبیت کی درمیان تمہاری مثل کشتی نوح کی ہی جو کہ اوپر اوسکی سوار ہوا نجات پائی اور جسنے اوس سے تخلف و انحراف کیا ہلاک ہوا یا ڈوبا **اور** بعضے نے علما سی کہا ہی احتمال رکھتا ہی کہ مراد اہل بیت سے کہ امان اہل زمین کی ہین اونکی علما ہون اسلیے کہ اونکی علما ہادی راہ ہین مثل نجوم کی جسنے مانی ہین کہ وہ معدوم اور مفقود ہووین جو علامات کہ موعود اہل ارض ہین ظاہر ہووین - آیہ آٹھوین فضائل اہلبیت سے **آیت** انی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدی کی ہی یعنی تحقیق مین البتہ بیشک آمرزندہ ہون اوسکی لیکی کہ شرک سی توبہ کی اور ایمان لایا

اوپر میرے اور نیک کام کئی پیرا راہ راست پائی۔ آیہ نوین آیات فضایل اہل بیت سی آیت فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین یعنی پس جو کوئی جھگڑے اور مجادلہ اور خصومت کرے تیری ساتھ اے محمد در باب عیسی پیچھے آنے اور حاصل ہونے اوسکے علم سی تجکو کہ وہ بندہ اور رسول ہی پس کہہ کہ آؤ بلاوین ہم اپنی بیٹون اور تمہارے بیٹونکو اور عورتین اپنی اور عورتین تمہاری کو اور اپنی نزدیکون اور تمہارے نزدیکون کو پھر مباہلہ کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی اوپر دروغ کویون کی یعنی نفرین کرین ہم اوپر اہل کذب کی۔ تفسیر جامع البیان مین لایا ہی کہ مراد بانفسنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین اسلئے کہ حضرت علی مرتضی رض کو نفس اپنا پڑھا ہی اور مراد بابنائنا حسین رضی اللہ عنہما ہین اور مراد بہ بسائنا سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پس یہانسی معلوم ہوا کہ اس آیت سی وہی مراد ہین اور یہی معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما اور اونکے ذریت فرزند پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ساتھہ آنحضرت کی منسوب ہین بسبب تمام صحیح نافعہ دنیا اور آخرت مین اور واسطے تیمم فایدہ کی ایک حدیث بھی ذکر کرتی ہین ہم صحت پہونچا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت اوپر منبر کے تھے فرمایا کیا ہی حال اوس قوم کا جو ہین کہ رحم اور قرابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفع نہین بخشتی اونکی قوم اور امت کو بروز قیامت سوگند بخدائے عزوجل تحقیق کہ رحم اور قرابت میری متصل اور پیوند میرے ہین دنیا و آخرت مین اے لوگو بدرستی کہ مین آگی تمہارے ہونگا وردو مین اوپر حوض کی آیہ دسوین آیات فضایل اہلبیت سے آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ہی یعنی عنقریب ہی کہ عطا کرے تجکو آفریدگار تیرا ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ شفاعت در باب گناہگاران امت کی پس خوشنود ہووے تو یعنی یہانتک تیری لیے بخشے کہ کہی تو پس راضی ہوا مین۔ اوطبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا مینے کہ فرمایا اول وارد ان حوض میرے اہل بیت ہونگے اور جو کوئی محبت کرتا ہوا اونسی میری امت سے اور حافظ ابو داود دمشقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سبب اپنی نام کا کہ فاطمہ رکھا مینے جانتی ہے تو اور علی نے تجسیہ وجہ تسمیہ اوسکی پوچھا تا پس فرمایا ان اللہ قد فطمہا وذریتہا عن النار یعنی بدرستی کہ خدا تعالی نے جدا کیا ہے اوسکو اور اوسکی ذریت کو آتش دوزخ سی اور طبرانی نے بسند قوی کہ رجال اوسکی ثقات ہین روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالی تجکو اور کسیکو تیری اولاد سے عذاب نکریگا آیت کی نے بیان فضایل اہلبیت سے آیت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ یعنے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس وہ لوگ بہتر ہین خلایق ہین اور دارقطنی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس شب مین کہ میری نوبت نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تھی اوس ہنگام مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا میرے حجرہ مین آئین اور علی کرم اللہ وجہہ

عقب اوکے تھے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای علی تو ساتھہ اپنی اصحاب کی بہشت مین داخل ہوگا۔ آیت بارہوین
آیات فضائل اہلبیت سے **آیت** وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم یعنی اور بیشک وہ البتہ علم ہی قیامت کا پس
نہ شک کرو تم اوسمین اور پیروی کرو میری یہ ہے راہ سیدہی۔ مقاتل بن سلیمان اور اوسکے اتباع نی مفسرین سی کہا ہی کہ یہ آیت شان حسنی مین
ہے جیسا کہ آوےگا احادیث مصرحہ مین کہ وہ اہلبیت نبوی سے ہوگا اور اوسوقت مین یہ آیت دال ہی ساتھہ برکت اور کثرت کی نسل فاطمہ رضی اللہ
عنہا اور علی رضی اللہ عنہ مین اور دال ہے اوپر اوسکے کہ نسل اونکی مفتاح باب حکمت اور معدن رحمت ہین **اور** ایک روایت احمد اور ابوداود
اور ترمذی سی وہ ہے کہ دنیا تمام اور آخر نہین ہونیکی جب تک کہ مالک نہ نیا نمودے ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ اسم اوسکا موافق اسم میرے
ہے زمین کو پر از عدل کریگا جیسا کہ پر ہوئی ہوا ور ظلم سے اور اوسکے زمانہ مین بابان آسمان سے برسے اور زمین گیاہ اوگادے اور
کوئی چیز اپنی نفس مین انگاہ نرکھی اور یہ مرد درمیان اونکی سات برس یا نو برس جیوی اسطرح کہ زندہ تھا وہ مردونکی مین یعنی کہین کا
خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تماشا دہ اس نعمت اور دولت کا کہ ہم رکتے ہین کرتے۔ آیت تیرہوین آیات فضائل اہلبیت سے
آیت وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم ہے اخراج کیا ثعلبی نے تفسیر اس آیت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اونہون نے
اعراف ایک موضع بلند ہے صراط سے کہ اوپر اوسکے عباس اور حمزہ اور علی بن ابی طالب اور جعفر رضی اللہ عنہم ہونگی پہچانینگی اپنی مجرمون کو
ساتھہ بیاض وجوہ کی اور دشمنون اپنونکو ساتھہ سواد وجوہ کی جو وہین آیہ آیات فضائل اہلبیت سی **آیت** قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی یعنی تہین طلب کرتا مین اوپر ابلاغ پیام الہی کی کوئی اجر مگر محبت اور مودت ہے ذوی القربی کے۔ بیان مین ابن عباس سی منقول ہی
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لاے اکابر انصار نی خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر کہا کہ تم ہمارے
بہن کی بیٹے ہو اور راہ دین ہمکو ہدایت کرتی ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہین اور مال کم آکر فرما دے جتنی حال کہ پیدا کیا ہی ہمی طیب اپنی نفس
کی واوین ہم تا خدام عتبہ علیہ ضرور یات مین خرچ فرماہین اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی
وسلم نہین مانگتا مین تمسے ساتھہ پہنچانی پیغام الہی کی کچھہ مزدوری الا المودۃ فی القربی مگر محبت اور دوستی میری خویش واقربا کی **آیت** ومن
یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا یعنی جو کوئی کسب کریگا نیکی زیادہ کرین ہم اوسکے لیے اوسمین نوبی۔ یعنی دوچند کرین ہم ثواب اوس نیکی کا **آیت**
ان اللہ غفور رحیم یعنی کہ خدا تعالی بخشنے والا بردبار ہی۔ تفسیر اس آیہ مین مروی ہے بروایت احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم نی ابن عباس سے
کہ جو یہ آیت نازل ہوئی اصحاب نی کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش واقربا آپ کی کہ دوستی اونکی واجب ہمکو ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکی غرضکہ یہ آیت متضمن ہی طلب محبت اہل بیت نبوت مین اور وہ کہ یہ محبت کمال ایمان سی ہے

پس لازم ہے کہ افتتاح اس مقصد کا ساتھ آیہ دوسرے کے کریں ہم اور بعد ان وہ احادیث کہ اس باب مین وارد ہین ایراد کرین قال اللہ تعالی آیت
ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا فرمایا اللہ تعالی نے بدرستی جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئی اچھے عنقریب ہووے کہ پیدا کرے
اونکے لئے حق تعالی دوستی دل خلق مین یعنی محبت اونکی دلونمین ڈالی بے اسباب اور وسایط کے جیسا کہ صحیح مسلم مین آیا ہی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا
جسوقت خدا تعالی کسی بندیکو اپنی بندونمین سے دوست رکھی جبرئیل علیہ السلام اوسکو دوست رکھی اور منادی کرے آسمان مین کہ خدا تعالے
فلانے بندیکو دوست رکھتا ہی تم بھی دوست رکھو پس اہل آسمان اوسکو دوست رکھین بعد ازان وضع کرے محبت اوسکی زمین مین تا اہل
زمین اوسکو دوست رکھین۔ دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تادیب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلتون
کے اول ساتھ دوستی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ دوسرے ساتھ محبت اہلبیت مرے کی۔ تیسرے ساتھ قرأت قرآن کی **نقل ہے**
کہ دختر ابولہب ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین آئی بعض لوگون نے اوسکو کہا کہ یہ ہجرت تجکو کچھ فائدہ نہ دیوے اسلئے کہ تو دختر حطب ناری کی ہے
اوس دختر نے یہ حرف سمع مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین پہونچا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہووے اور منبر پر جاکر
فرمایا کیا ارادہ کیا اوس قوم نے کہ مجکو ستانے مین درباب خویش واقربا میرے کہ جو شخص خویش واقربا میرے کو ستاوے
گویا اوسنے مجھی ستایا اور جسنے مجھکو ستایا خدا کو ستایا۔ اور روایت اس حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی اور ابن سنده اور بیہقی نے بالفاظ
متقاربہ کی ہی اور نام اوس دختر کا ایک روایت مین درہ وارد ہوا ہی اور بواسطہ شیخ اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی حق میری عترت کا اور حق انصار اور عرب کا نجانے پس وہ ایک اون تین سے ہے۔ یا منافق اور یا ولد الزنا یا
مرد ہی کہ مان اوسکی غیر طہر مین ساتھ اوسکے حاملہ ہوئی ہے **اور** بصحت پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھ تن ہین
کہ اونکو لعنت کی ہے مینے اور خدا تعالی نے بھی اونکو لعنت کی ہے اور سب پیغمبرون نے **اول** جو کوئی کہ زیادتی کرے کتاب اللہ مین
دوئی چیز **ثانی** وہ کہ اعتقاد بقضا وقدر نہ رکھتا ہو **ثالث** وہ کہ تسلط حاصل کرے کسی قوم پر بجبر تا ذلیل کرے جسکو خدا تعالی نے عزیز کیا ہے
اور عزیز کرے جسکو کہ خدا تعالی نے ذلیل کیا ہے **رابع** وہ جو کہ حلال جانے جسکو کہ حق تعالی نے حرام کیا ہے **خامس** جو کوئی حلال جانے
میری عترت سے وہ جو خدا تعالی نے حرام کیا ہے **سادس** جو کہ ترک سنت میری کرے **اور** ایک روایت مین زیادہ کیا ہے **سابع**
کہ احمد فی المسند جابر سے نقل کیا ہے سب علی اور سب اہلبیت **اور** علماے کرام نے تصریح کیا ہے سزاوار وہ ہے کہ آرام ساکنان بلدہ طیبہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اگرچہ اوسنے کوئی بدعت یا مثل اوسکے کوئی اور چیز صادر ہوئی ہو ساتھ رعایت حرمت جوار شریف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس بطریق اولی تعظیم و تکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول اور ذریت بتول کی فرض اور واجب

ہے اور آیہ مذکورہ اشارہ ہی اوپر ترغیب کے ساتھ صلہ اہل بیت کے اور اونکی مسرور کرنیکی۔ دیلمی نے فوعار روایت کی ہی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ساتھ متوصل ہووے اور اوسکو میرے نزدیک نعمت کہ بسبب اوسکے روز قیامت مین اوسکے لیئے شفاعت کرون مین چاہی کہ ساتھ میرے اہلبیت کی متوصل ہووے اور اونکو خوش رکھی اور عسکری نے انس سے روایت کی ہے کہ کہا ایک زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تھے اس اثنا مین علی کرم اللہ وجہہ آئے اور سلام کیا اور کھڑے رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوہ اصحاب مین نظر فرماتی تھے تا دیکھین کہ کون شخص صحابہ سے اونکو جگہ دیتا ہی اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بجانب راست آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اپنی جگہ سے اوٹھے اور کہا یا ابا الحسن آؤ اور بیان بیٹھو اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ و آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور آنحضرت خوش ہوئی اور مروی ہے کہ جب علی مرتضی اور ابوبکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بزیارت آنحضرت آتے حضرت علی ابوبکر کو کہتی تم اگے ہو ابوبکر کہتے تقدم نہین کرتا مین اوپر ایسے شخص کی کہ سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی حق مین کہ فرمایا منزلت علی کرم اللہ وجہہ میرے نزدیک مثل منزلت میر کی ہے نزدیک میرے پروردگار کے اور بخاری مین ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت مین کہ قحط اور کم بارانی ہوتی تھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس دعائی استسقا کی لئی آتی تھے اور کہتی تھے کہ پیش ازین ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوسل ہوتے تھے ہم ایام قحط مین پس برکت دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی باران عطا فرماتا تھا اور اب عم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ کرتی ہین ہم اور امید عطائے باران تیری درگاہ سے رکھتی ہین ہم بعد ازان حق تعالے باران رحمت بی نہایت مرحمت فرماتا تھا اور مروی ہے بروایت ابن عبد اللہ کہ کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ گذری اوپر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے ایسی وقت کہ وہ سوار ہون مگر یہ کہ فرود آتی تھے حتیٰ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکے سامنی سے گذرتی تھے بعد ازان سوار ہوتے تھے اسلیئے کہ وہ جانتی تھے اس امر کو کہ عم رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہووین اور وہ سوار اور دار قطنی نے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے سوال مسایل کرتے تھے اور وہ جواب دیتی تھے اوسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخ بخ لہ اس سے کہ مین زندہ رہون درمیان قوم کی کہ ابو الحسن نہووین۔ مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن مثنی ابن حسن سبط نے مانہ حداثت سن اپنی مین نزدیک عمر بن عبد العزیز کے آئے جب عمر بن عبد العزیز نے اونکو دیکھا مجلس اپنی برہم کرکے استقبال اونکا کیا اوسکی قوم نے صدور اس امر سے اوسکو ملامت کی عمر نے جواب مین کہا کہ ایک ثقات رواۃ سی مجھے خبر دی ہے کہ زبان مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہے مینے کہ فرمایا سوای اسکے نہین کہ فاطمہ پارہ ہرا ایک حصہ ہے مجھے جو کہ خوش کرتا ہے مجھے جو کہ خوش کرتا ہی

اوسکو اور مین جانتا ہون کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اگر زندہ ہوتین شاد و خورم ہوتین اس تعظیم و تکریم سے کہ نسبت بہ بیٹا اونکی کیجاتی ہے اور خطیب نے روایت کی ہے کہ امام احمد حنبل پاس اگر کوئی لڑکا یا جوان قریش سے یا اشراف اور سادات سے آتا اوسکو اگی بٹھاتی اور آپ پیچھے اور امام اعظم تعظیم اور توقیر سادات اور اہلبیت کی بہت کرتے تے اور امام شافعی بنا بر مبالغہ تعظیم و توقیر کے اور دوستی اور محبت اہلبیت کی مشہور اور معروف بہ تشیع ہوئے **وصل** بیان مین اوسکی جو پیغمبر صلے علیہ وآلہ وسلم نے خبر دے دی کہ میری اہلبیت کو بعد میرے پہونچیگا امت میری سے قتل اور ناقومان برداری اور بتحقیق کہ دشمن اس قوم ہماری کو نسبت ہماری اور ہماری اہلبیت کی نبی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخزوم مین اور حاکم نے کہا ہی کہ یہ حدیث صحیح ہے **وصل مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے اصحاب مین منقول خزانۃ الروایات سے** فتاوی سراجیہ مین لکھتا ہے کہ امام ابی حنیفہ رح نعمان بن ثابت نے اور اک کیا ہی آخر عہد علی بن ابیطالب رض کا اور ثنا لیگی اونکو باپ اونکے حال آنکہ ابو حنیفہ صغیر السن تھے پس دعا فرمائی اونکے لیے حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے ساتھہ برکت کے ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الدین نسفی نے اور یہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سماعت حدیث سات صحابہ رضوان اللہ سی کی ہی بعض اونمین سے کہ رہین چنانچہ اونسی انس بن مالک **اور** عبد اللہ بن حسین الزبیر **اور** عبد اللہ بن ابی اوفی **اور** واثلہ بن الاسقع **اور** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم مین **اور** بعض اناث مثل عایشہ بنت عجرد کی۔ اور ابو حنیفہ نے اخذ کیا ہے علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم فقہ مین بجانب حماد بن سلیمان کی ہے اور حماد تلامذہ ابراہیم نخعی کے ہین اور ابراہیم نخعی نے اخذ علم علقمہ اور اسود اور قاضی شریح سی کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **اور** فتاوای صوفیہ اور تجنیس اور مزید مین کہا ہے بقول صحیح کہ ابا حنیفہ نے تابعین سے **اور** سراجیہ مین خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ کہا بدرستی اللہ تعالی نے کہ اعلم کو بعد اپنی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابہ مین اور بعد صحابہ تابعین مین پہر اونکے بعد امام اعظم اور اونکے یارونمین اس بات سے جو چاہے راضی ہووے اور جو چاہے غصہ ہووے **اور** مضمرات مین کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ ہم پاتی ہین توریت مین جسی حق تعالے نے نازل کیا ہی اور پر موسی کی بدرستی اللہ تعالی کی لیکن عنقریب ہے کہ ہووی امت محمد صلی علیہ وآلہ وسلم مین ایک نور کہ کنیت کیا جاوے ساتھہ ابو حنیفہ کے **اور** حکایت کی ہے کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی ابو حنیفہ سے پس فرمایا اے ابا حنیفہ مجھے یہ بات بسماعت پہنچی ہے کہ تو مسائل دین مین قیاس اور ترک کرتا ہے احادیث پیغمبر جد امجد کی پس عرض کی ابو حنیفہ نے یا بن رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم مین حضرت سی تین مسایل پوچھتا ہون مجھی جواب دیجیے ایک اونمین سے یہ ہے کہ نماز افضل ہے

اور اعظم شان ہیں یا روزہ فرمایا نماز نے کہا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ قیاس کے البتہ کہتا ہیں کہ عورت جب پاک ہو حیض سے قضا کرے نماز نہ اور نہ قضا کرے روزہ۔ لیکن کہتا ہوں میں اتباعا للنص قضا کرے حائض روزے اور نہ قضا کرے نماز میں اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ منی انجن اور مذی یا بول فرمایا بول پس کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول میرا مخالف نصوص کے البتہ کہتا میں کہ غسل بالبول اقرب الی القیاس ہے لیکن کہتا ہوں ساتھ وجوب غسل کے بعد خروج منی کی بالاتفاق نہ بعد بول کے عملاً ساتھ آیہ اور خبر کے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اضعف و اعجز ہے یا مرد پس فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے عورت اضعف ہے پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوائے کتاب اور اخبار کے البتہ ہوتی نصیف میراث میں واسطے عورت ضعیفہ کے الیق لیکن کہتا ہوں میں جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے مرد کے لئے مثل حصہ دو عورت کے ہے۔ یہی ہے مذہب میرا کہ بیان کیا میں نے علی کتاب اللہ اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ازاں علی اقاویل الصحابہ پس ازاں اور بر اجماع امت کے پھر اگر نہیں پاتا میں کوئی چیز از اشیاء اربع سے کہتا ہوں میں ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اکرام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے ابو حنیفہ کو اور لطف و مہربانی اور عذر چاہا اوس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اوسکے بابت۔ روضہ میں لکھا ہے کہ سنا میں نے ابا الفضل کو کہ حکایت کرتے ہیں حال ابو حنیفہ رح سے کہ وہ کرتے رات کی تین حصہ ایک حصہ تدریس کے لئے اور ایک نماز کے اور ایک نوم کے لئے اتفاقاً گذرے ایکدن لڑکوں میں کہ بازی کر رہی تھے پس بولا ایک او میں سوائے لڑکو بہا ایک مرد ہی نہیں سوتا تمام شب نماز پر ہتا ہے صبح تک پس رو دئے امام اعظم اور کہا اے نفس مرا اللہ سے کہ لوگ گمان کرتے ہیں بخصے جو چیز کہ نہیں ہے تیرے پھر نہ سوئی بعد اسکے کسی رات یہانتک کہ روایت کیا ہے کہ امام اعظم نماز فجر پڑھی ہے ساتھ وضو عشا کے چالیس برس تک مغرب میں ہے کہ ولادت ابو حنیفہ کی سنہ اسی ہجری میں ہوئی ہے اور سراجیہ میں ہے کہ وفات پائی ابو حنیفہ رح نے کہ عمر اونکی ستر برس کی تھی سنہ ایکسو پچاس ہجری النبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمۃ الطبع

تراویح تمام خاتمہ جامع فضائل انسانی و مجمع کمالات ثانی مولوی سید محمد بہاء الدین ابن مدعو محمد عبد اللہ الکنتوری اعظم اللہ امالی

بعد حمد و نعت کے دینداروں کو بشارت ہو اور خدا پرستوں کو بشاشت کہ درین زمان میمنت انجام اور فرخندگی تو امان نسخہ نادرہ روزگار و شہیر ہر دیار و اقطار جلد دوم **عجائب القصص** بزبان اردو ترجمہ قصص الانبیا مولفہ عالم حاذی شرع

واصول ومحوی معقول ومنقول متبع شریعت متین ومخترع قوانین ترجمہ کتب دین مبین مولوی محمد فخر الدین جزاہ اللہ خیر الجزا یوم یفر المرء من اخیہ

والبنین جسکی عبارت نہایت سلیس اور مضامین بغایت نفیس جملہ دو جلدون مین احوال جناب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام

وسائر انبیاء اعظم سے جناب خاتم نبوت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسطرح کا بیان ہے کہ ہر صفحہ مین تجلی

نور کا ایقان ہے ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے تا جناب خاتم الانبیا اکرام کا حال دیکھہ لیجیے بیٹھے بیٹھے تمام جہان کی سیر کیجیے

واہ عجب تماشا ہے اور عجیب نضارت پیدا ہے کہ اوسپر نثار دل وجان ہے ہر صفحہ رنگ افزای گلزار جنان ہے درحقیقت

حضرت مترجم ومولف لعل بے بہا واسطے شائقان اہل اسلام کے ظرف تمام پر ڈالا ہے ولو لولا ہا بنا بر رضای

خاطر ارباب دین وقلوب مومنین صدف خفا سے نکالا ہے الحق کہ ایک مدت سے تاجران اور علماء دوران خصوصاً

نواح سہارنپور ودہلی اور مغربی وجنوبی اہل اسلام اس کتاب کی خواہش مین تھے اور رہین کہ یہ مبسوط کتاب مجلہ طبع سے

آراستہ ہو چنانچہ بمشکل تمام ایک نسخہ ناقص وغلط دستیاب ہوا چونکہ لائق طبع نتھا نسخہ دوسرا باعانت وتحریک جناب

نواب حاجی محمد احسن اللہ صاحب بہادر طبیب سلطانی حال متوسلان سرکار بردوہا تہہ لگا اوسی سے درست

کیا گیا اور ساتھ بقایہ ترجمہ مذکورۃ الصدر رہی جو جناب حکیم صاحب موصوف کے کوشش ومساعی

مجھوڑہ سے چھپا تھا نہایت بندرت وقلت مجلدات اوسکے طبع ہوئی تھے کہ سوای خاص خاص

لوگونکی اوسکے پاس یہ نعمت غیر مترقبہ تھی اسوجہ سے نظر بانتفاع عام خواص وانام

اب یہ کتاب عمدہ بیحد وحساب باہتمام تام وتصحیح مالا کلام حسن مساعی

کارپردازان مطبع نامی ومشہور ومنسوب بجناب منشی

نولکشور صاحب واقع لکھنؤ مین اواخر ماہ

جمادی الاولی سنہ ۱۲۸۱ ہجری زیور انطباع سے

متحلی وسمو فقط

احمد الیسوع